بریلوی حضرات کی مستند کتابوں سے لئے گے مستند حوالوں کا مجموعہ

ہدیہ بریلویت



تالیف:
مفتی محمد مجاہد صاحب زید مجدہ

پسند فرمودہ
متکلم اسلام حضرت مولانا
محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ



ان کے دلوں میں مرض تھا اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کردیا۔ (القران)

بریلوی / رضاخانی حضرات کی مستند کتابوں سے لیے گئے مستند حوالوں کا مجموعہ

ہدیہ بریلویت



تالیف وترتیب:

حضرت مولانا مفتی محمد مجاہد صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

نام کتاب ---- ہدیہ بریلویت

مؤلف ---- مفتی محمد مجاہد

کمپوزنگ ---- عادل شہزاد

تعداد ---- ۱۱۰۰

قیمت: -/500روپے

اشاعت اول ---- ۶ ستمبر ۲۰۱۲

{ملنے کے پتے}

۱۔ مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور

۲۔ مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار لاہور

۳۔ جیلانی کڈز کیمپس، جہانزیب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

فہرست مضامین

حصہ اول: بریلوی مذہب کی حقیقت

مقدمہ

نحمدہٗ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد!

قارئین گرامی قدر۔ اسلام سچا مذہب اور دین ہے اسکی اشاعت، پاسداری اور حفاظت کرنا ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے۔ مسلمان کو اس ذمہ داری کا پوری کرنا اپنے لئے سعادت سمجھنی چاہیے۔ چاہے وہ کسی طور سے ہو۔

ایک ہوتی ہے اشاعت دین اور ایک ہوتا ہے تحفظ دین۔ اشاعت بھی ضروری ہے اور تحفظ تو اس سے بھی ضروری ہے اور یہ تحفظ دین کا کام صرف وہ علماء کرام سرانجام دے رہے ہیں جو دین کی عمارت کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہیں جو باطل بھی دین کے کسی حصے پر اعتراض کرنا چاہے وہ توحید ہو یا مقام رسالت یا مقام صحابہ کرام یا کچھ اور تو وہ ان کا راستہ روکنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس دور میں تحفظ دین کی سعادت علماء دیوبند کے حصے میں ہے کیونکہ دیکھئے ختم نبوت کے مسئلے پر ہمارے اکابر کی کئی جماعتیں کام کررہی ہیں دیگر مسالک کی کوئی جماعت نہیں۔ اسی طرح جہاد کے عنوان میں صرف اکابر دیوبند ہی آگے ہیں۔ اسی طرح توحید و رسالت کے حوالے سے انہی اکابرین کی کوششیں صرف ہو رہی ہیں۔ اور تقریری، تحریری صورت میں بھی یہ دین کا تحفظ کررہے ہیں۔ تقبل اللہ مساعیھم الجمیلۃ۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے مخلص دوست شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد مجاہد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **ہدیہ بریلویت** ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنے مختلف اکابرین اور ہم عصر ساتھیوں کی کتب سے ایسا مواد یکجا کیا ہے کہ میں سمجھتا

ہوں رد بریلویت میں یہ اپنی مثال آپ ہے اور اس کتاب کو جو صحیح طور سمجھ لے دنیائے بریلویت کو لاجواب کرنے کیلئے اس کے پاس بڑا ہتھیار ہوگا۔ اور بریلویت اس کے آگے دم دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو جائیگی۔ (انشاء اللہ)

اس وقت کی اہم ضرورت تھی کہ بریلویت کا رد نئے انداز میں کیا جائے بحمد اللہ وہ بھی اس میں موجود ہے کہ بریلوی اپنے فتوؤں سے خود ہی کافر ہوئے۔ رضاخانیت کی کمر ابن شیر خدا مولانا مرتضی حسن چاند پوری، سلطان المناظرین مولانا منظور نعمانی، امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمھم اللہ نے توڑی اور عقل کا بادشاہ جسے کہا جائے تو غلط نہیں میری مراد علامہ ڈاکٹر خالد محمود حفظہ اللہ بھی اس فتنے پر اکیلے ہی اتنا کام کر چکے ہیں کہ صدیوں میں کوئی جماعت اتنا کام نہ کر سکے اور رہی سہی کسر مفتی مجاھد صاحب نے نکال دی۔

اللہ اس کو قبول فرمائے اور نافع بنائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالی علیہ و سلم

علامہ کاشف رضا قادری

٢٨ جنوری ٢١٠٢

عرض مؤلف

الحمد اللہ الذی جعل لکل امۃ شرعۃ و منھا جاً و زاد الاحسان و الامتنان حیث اخرجنا لسائر الناس اخراجا و اکمل الصلوۃ و السلام و احسنھا علی محمد ن العربی الامی نبی الانبیاء و علیٰ الہ وازواجہ واصحابہ الذین کانوا انصار الا سلام و خیر الاتقیاء۔

امابعد!

اورنگزیب عالمگیر کی وفات سے چار سال پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث پیدا ہوئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں اپنے سچے جانشین پیدا کیے۔ جس وقت شاہ صاحب کے چار فرزند شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالغنی اور شاہ عبدالغنی کے بیٹے شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیھم ہندوستان میں اپنی علمی کرنیں بکھیر رہے تھے تو عین اسی وقت انگریز ہندوستان میں اپنے قدم جما چکا تھا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتوی دیا تو انگریز کو یہ بات کہاں گوارہ تھی۔

انگریز نے ایک سازش بنائی کہ اس خاندان کے علماء کے خلاف کچھ فتوی فروش علماء کھڑے کیے جاویں جو فرقہ بندی کے عنوان سے عامۃ الناس کو ان علماء حقہ سے نفرت دلا سکیں۔ جن علماء سو کو ان کے مقابلہ میں لایا گیا ان میں سرفہرست مولوی فضل رسول بدایونی، عبدالسمیع رامپوری غلام دستگیر قصوری اور احمد رضا خان صاحب شامل ہیں۔

مذکورہ بالا شخصیات کا پہلا مورچہ شاہ اسمعیل شہید سے شروع ہوا اور ساتھ ہی علماء دیوبند کے خلاف محاذ آرائی شروع ہوگئی۔ اور ان پر جھوٹے الزامات لگا کر ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ بلکہ ائمہ حرمین شریفین پر بھی کفر وارتداد کے فتوے لگا کر ج

کے ساقط ہونے کے فتوے دیے گئے۔ جو آج تک جاری وساری ہیں۔
علمائے دیوبند کی عبارات کو قطع وبرید کر کے جو مطالب ومعانی بیان کیے گیے علماء دیوبند یکسر ان کی تردید کرتے چلے گئے لیکن کہاوت مشہور ہے ہے الٹے بانس بریلی کو۔
گذشتہ چند برسوں سے بریلویت کے پروپیگنڈہ میں بہت تیزی آگئی ہے۔ عوام کو ان کے پروپیگنڈہ سے آگاہ کرنے کے لیے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے۔ کتاب کی تالیف میں درج ذیل اکابر علمائے دیوبند کی کتب سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

1۔ مناظر اسلام فاتح رضاخانیت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
2۔ محقق اسلام حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
3۔ مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

مزید اپنے علماء معاصرین میں جن حضرات کی علمی دستاویزات سے مواد کو یکجا کیا گیا ان میں تین شخصیات قابل ذکر ہیں۔

1۔ فاتح مناظرہ کوہاٹ فاتح رضاخانیت مولانا ابوایوب قادری حفظہ اللہ
2۔ حضرت مولانا عبدالرزاق حفظہ اللہ، چکوال
3۔ حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی مدظلہ

یہ تمام تر مواد علماء وعوام کے لیے یکساں ناقابل تردید دستاویز ہے اور رضاخانیت کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔ نیز اصلی حوالہ جاتی تمام کتب بندہ کے پاس دستیاب ہیں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ اصلی کتب سے حوالاجات کو جمع کیا گیا ہے۔

بندہ عاجز
محمد مجاہد احمد
۲۳ فروری ۲۰۱۳

تقریظ

مولانا محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ تعالی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالی نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری پیغمبر منتخب کیا، خاتم النبیین ﷺ ہونے کے ناطے انہیں جزئیات کے ساتھ ساتھ اصول دے کر مبعوث فرمایا اور قیامت تک کے لیے اسلام کو کامل ومکمل بنا دیا۔ آپ علیہ السلام سے اس دین کامل کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لیا، جنہوں نے پوری ذمہ داری اور جدوجہد سے حضرات تابعین تک پہنچایا اور طبقہ در طبقہ یہ دین اسلاف واکابرین امت کے واسطے سے ہم تک پہنچا ہے۔ دین کامل میں اگر کسی نے اضافہ یا کمی کی کوشش کی اور الحاد وبدعت کا ارتکاب کیا تو علماء حقہ نے بروقت ان کی تردید کر کے دین متین کو ان آلودگیوں سے محفوظ کیا۔

عصر حاضر میں پائے جانے والے فتنوں میں ایک فتنہ بدعات ورسومات کا بھی ہے جو عقائد واعمال میں اسلاف و

اکابرین امت کے منہج سے ہٹا ہوا ہے۔ زیر نظر کتاب "ہدیۂ بریلویہ" اس موضوع پر ایک عمدہ اور اچھوتی تحریر ہے جسے عزیزم مفتی محمد مجاہد سلمہ نے ترتیب دیا ہے۔ جو اس موضوع پر ایک لاجواب اور علمی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اہل بدعت کیلئے ذریعہ ہدایت بنائے اور مؤلف کو شایان شان جزا عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

محمد الیاس گھمن

3 ستمبر 2012

حصہ اول

بریلوی مذہب کی حقیقت

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

1. عقائد کے لئے دلیل کہاں سے لیں؟

۱) عقیدہ کے لیئے صرف وہی حدیثیں قابل قبول ہوں گی جو قطع اور یقین کا فائدہ دیں۔ (فتح الباری۔ ج8۔ ص431) عقیدہ کے اثبات کے لیے خبر واحد صحیح بھی ناکافی ہے۔ (شرح مواقف۔ ص727۔ شرح فقہ اکبر ص68)

۲) عقیدہ کے لیئے نص قرآنی پیش کی جائے۔

۳) (جب) حلال اور حرام کے مسئلہ میں صوفیاء کرام کی بات حجت اور سند نہیں (تو عقائد میں انکی گول مول اور مجمل باتیں کب قابل قبول ہوسکتی ہیں)۔

(مکتوبات دفتر اول۔ ص335۔ مجدد الف ثانی)

۴) لا عبرة با الظن فی باب ا لا عتقا د یات (شرح العقائد۔ ص170)

۵)۔ آحاد لا تضید فی الا عتقاد (شرح فقہ اکبر۔ ص101-68)

۶) قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر جب بسند صحیح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو تو اسکے مقابلے میں اگر کوئی بڑے سے بڑا مفسر بھی کچھ کہے تو اسکی بات مردود ہوگی۔ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہی قابل اخذ ہوگی۔ جبکہ اسکی سند بھی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو۔

۷) اگر قرآن مجید کی کسی آیت کا ایسا مطلب بیان کیا جائے کہ جس سے قرآن کریم کی دوسری آیات یا بعد کو نازل ہونے والی آیات سے تعارض واقع ہوتا ہے تو ایسا مطلب قطعاً باطل ہوگا۔

بریلوی حضرات کی گواہی

۸)عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض ہرزہ بانی ہے(۔انباء المصطفی ص4 ۔الصیونی المکیہ ص152 ۔احمد رضا خان بریلوی) یعنی خبر واحد حدیث قرآن کی قطعی آیات کے مخالف مقبول نہ ہوگی۔

۹)عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابلے میں اخبار،احاد سے استناد محض غلط ہے۔
(انباءالمصطفیٰ۔ص289۔احمد رضا)

۱۰)اعتقادیات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا،احادِ صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے۔ (الدولۃ المکیہ ۔ص82۔احمد رضا)

۱۱)(عقیدہ کے لیے)وہ آیات جو قطعی الدلالت ہو جس کے معنی میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر ہو۔(جاءالحق۔ص51۔احمد یار)

۱۲)عقیدہ کے لیے قطعی دلیل کی ضرورت ہے۔قرآن کی آیت یا حدیث متواتر یا اجماع قطعیات الدلالت جن میں نہ شبے کی گنجائش نہ تاویل کی راہ پیش کی جائے۔
(دس عقیدے۔ص81)

۱۳)دلیل کتاب وسنت سے لائی جائے۔مشائخ کے فعل وقول سے نہیں دی جاتی۔
(انوار جمال مصطفیٰ۔ص424۔نقی علی خان)
(نور العرفان۔ص234-344)

۱۴)عقائد میں ظن کافی نہیں

۱۵)خبر واحد قرآن کے مقابل حجت نہیں (مقیاس حنفیت ۔ص247۔عمر اچھروی)

2.اکابرین امت اور رضا خانیت

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

قارئین گرامی قدر !ارشاد خداوندی ہے'' واتبع سبیل من اناب الی ''اور رحمۃ کائنات علیہ التحیات والصلوٰت کا ارشاد گرامی ہے البرکۃ مع اکابرکم معلوم ہوا اکابرین

اہلسنت کی پیروی ہمارے لیے ضروری قرار دی گئی ہے ہمیں اپنے عقائد واعمال میں ان کی پیروی کرنی ہے اور اس میں اصول یہ بھی مدنظر رہے جو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کی پیروی کرنا (ابن ماجہ)۔اور یہ بھی یاد رہے کہ سواد اعظم سے مراد بقول شیخ عبدالحق دھلوی اور ملا علی قاری علماء کی اکثریت ہے۔اس ترتیب سے امت کو چلنے کا راستہ آسان رھیگا۔

بہر حال اکابر اھل السنّت سے محبت اور ان کی اتباع ہی میں خیر و برکت ہے۔سیدی عبد الوھاب شعرانی لکھتے ہیں:

''جو اھل السنۃ والجماعت کی پیروی کرنے والا ہے اس کا دل ان کی اتباع کی وجہ انس سے بھرپور ہے اور جو ان کے مخالف ہے اس کا دل غم وتنگی سے بھرا ہوا ہے انکے ساتھ ضد کی وجہ سے۔'' (الیواقیت والجواہر۔ص3)

رضا خانی حضرات کا دل اکابر اھل سنت سے تنگ ہے اور ان سے غصے میں بھرا ہوا ہے یہ بات محض الفاظی نہیں اس کا ثبوت اگلے آنے والے اوراق میں آپ دیکھ لیں گے اور آپکو یقین آجائے گا کہ یہ فتنہ رضا خانیت اکابرین اھل السنۃ سے اتنی نفرت رکھتے ہیں کہ ان کے معمولات ومنقولات پر فتوی کفر وگستاخی لگا دیتے ہیں اور اکابرین اھل سنت سے مراد صحابہ کرام تک کے افراد ہیں۔رضا خانی حضرات ان کی اتباع کی بجائے ان پر کفر وگستاخ ہونے کے فتوے لگا دیتے ہیں۔

مسئلہ نمبر1

۱)مولوی عبدالرشید رضوی صاحب لکھتے ہیں نبی ﷺ کو بشر یا تو رب تعالی نے فرمایا یا خود نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے یا کفار نے اب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے وہ نہ تو خدا ہے اور نہ ہی نبی لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔ (رشد الایمان۔ص45)

۲)اور یہی بات مفتی احمد یار نعیمی صاحب نے تفسیر نور العرفان ص636 پر لکھی ہے

۳)اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی کہتے ہیں قران پاک میں جابجا انبیاء کے بشر کہنے

والوں کو کافر فرمایا گیا۔ (خزائن العرفان۔ص5)

۴)اور مفتی احمد یار نعیمی صاحب نے یہاں تک کہہ دیا کہ انکو بشر ماننا ایمان نہیں۔
(تفسیر نعیمی۔ج1۔ص100)

معلوم ہوا کہ جو بھی انبیاء کو بشر کہے یا مانے وہ کافر ہے۔

اب دیکھئے کہ کس کس نے بشر کہا

۱)سیدہ طیبہ طاہرہ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کان بشرا من البشر (شمائل ترمذی۔ص23) یعنی حضور ﷺ بشر تھے۔

۲)سیدنا ابوبکرؓ نے فرمایا (جب مشرکین سرکار طیبہ ﷺ پر ظلم کر رہے تھے) کیا اس آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ (بخاری۔ج1۔ص520,519)

۳)سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک رجل صالح نے خواب دیکھا جب ہم اس مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا رجل صالح سے مراد حضور علیہ السلام ہیں۔ (مشکوۃ شریف۔ص563)

۴) قاضی عیاض فرماتے ہیں: محمد ﷺ اور باقی انبیاء بشر ہیں (شفاء شریف)۔ اسی عبارت کو علامہ خفاجی اور ملا علی قاری نے بھی نقل کیا ہے۔

۵) مجدد الف ثانی لکھتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام نفس انسانیت میں عام لوگوں کے ساتھ برابر ہیں اور حقیقت اور ذات میں سب متحد ہیں تفاضل یعنی ایک کا دوسرے سے افضل ہونا صفات کاملہ کے اعتبار سے ہے۔ (مکتوبات امام ربانی۔دفتر اول۔مکتوب نمبر 266)

اب دیکھئے یہ کفر و بے ایمانی کے فتوے کہاں تک جا پہنچے (معاذ اللہ)

۶) مزید یہ کہ فرشتہ کہتا ہے ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد آگے مومن جواب دیتا ہے اشھد انہ عبداللہ و رسولہ (بخاری۔ج1۔ص184) یعنی فرشتہ بھی حضور ﷺ کو آدمی کہتا ہے۔

عن البراء بن عازبؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم رجلا مربو

عاً۔۔الخ "یعنی آپ علیہ السلام میانہ قد آدمی تھے۔" (شمائل ترمذی)

آپ دیکھئے کئی صحابہ کرام اور ام المومنین اور اکابرین امت نے آپ ﷺ کو بشر کہا ہے۔

مسئلہ نمبر 2

(صحابہ میں کینہ معاذ اللہ)

مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں جن جنتی لوگوں کے دلوں میں جو کینہ وغیرہ تھے وہ یہاں دور کردیئے جائیں گے۔ جیسے حضرت علی و امیر معاویہ رضی اللہ عنھما وغیرہ۔
(تفسیر نور العرفان۔ص318)

مسئلہ نمبر 3

۱) مفتی احمد یار نعیمی کہتے ہیں قرطاس کے موقعہ پر جو حاضرین بارگاہ میں اختلاف ہوا وہ بھی خلاف ایمان نہیں کیونکہ رائے کا اختلاف کفر نہیں۔ مخالفت کا جھگڑا کفر ہے۔
(نور العرفان۔ص766)

۲) امیر معاویہ حضرت علیؓ کے دشمن نہ تھے خون عثمانؓ کی وجہ سے مخالف تھے۔
(نور العرفان۔ص296)

آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ ظالم کیا کہنا چاہتا ہے۔

مسئلہ نمبر 4

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں جو مرکز چھوڑ کر غنیمت لینے چلے گئے وہ طالب دنیا تھے جیسے عبداللہ ابن جبیرؓ کے ساتھی۔ (نور العرفان۔ص84)

جبکہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

دنیا مردار اور طالب دنیا کتے۔ (رسائل نعیمیہ۔ص502)

دیکھیے بات کہاں تک جا پہنچی۔

مسئلہ نمبر 5

ڈاکٹر مجید اللہ قادری کہتے ہیں قارئین کرام یہ دونوں مترجم (شیخ الہند اور حضرت تھانوی) لفظ "نجدین" کے معنی کو نہیں پا سکے جس کے باعث ترجمہ بھی غلط کر دیا اور سورہ بلد کے استفہام کی لذت بھی مسخ ہوگئی۔ (انوار کنز الایمان۔ص 574)

جبکہ صحابہ کرام سے یہی تفسیر مروی ہے جس پر رضا خانی مولف اعتراض کر رہے ہیں۔ ابن کثیر نے سیدنا علیؓ سیدنا ابن مسعودؓ سیدنا ابن عباسؓ اور مجاہد عکرمہ ابی وائل ابوطلحہ محمد بن کعب اور امام ضحاک اور عطا خراسانی نے یہی تفسیر کی جو مولانا تھانوی اور شیخ الہند نے کی ہے۔ کہ نجدین سے مراد خیر اور شر ہے۔

(تفسیر ابن کثیر۔ج 8۔ص 426۔سورہ بلد نمبر 10) بلکہ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو یہ نجدین دو راستے ہیں خیر اور شر کا راستہ (ص 427)

اور آگے ابن کثیر کہتے ہیں یہی قول درست ہے قارئین کرام دیکھے یہ فتوے کس پر لگے۔

مسئلہ نمبر 6

مفتی احمد یار نعیمی کہتے ہیں جنت صرف انسانوں کیلئے ہے (رسائل نعیمیہ۔ص 366)

جبکہ

۱) دوسری جگہ یہی مفتی صاحب انبیاء علیہم السلام کیلئے یہ کہتے ہیں کہ انکو بشر ماننا ایمان نہیں۔
(تفسیر نعیمی۔ج 1۔ص 100)

۲) اور خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کہتے ہیں جو ذات اقدس سب سے پہلے بشر (ابو البشر) سے بھی پہلے موجود ہو اس مقدس و مطہر ہستی کو بشر کہنا یا ماننا کس طرح صحیح ہے۔
(انوار قمریہ۔ص 94)

آپ دیکھیں بشر انسان ہی کا نام ہے جو نبی پاک علیہ والسلام کو انسان نہ ماننے اور پھر یہ بھی کہے کہ جنت صرف انسانوں کیلئے ہے بتایئے یہ بات کس کی توہین کر رہی ہے۔

مسئلہ نمبر 7

۱) بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ امام ابن جریر علامہ سمرقندی حنفی قاضی بیضاوی شافعی، علامہ احمد خفاجی، ملا علی قاری حنفی اور علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نور ہدایت ہیں۔ (تبیان القرآن۔ج 3۔ص 134)

۲) تفسیر خازن میں ہے لانه يهتدى به كما يهتدى فى الظلام با لنور
(رسائل نعیمیہ۔ص 61)

یعنی آپ ﷺ نور ہدایت ہیں۔

۳) تفسیر مدارک میں ہے لانه يهتدى به كما سمى سراجا ---- یعنی آپ نور ہدایت ہیں۔

جبکہ

مولوی فیض احمد اویسی کہتا ہے قد جاء كم من الله نور میں نور مطلق ہے اسے نور ہدایت کی قید لگانا گمراہی ہے۔ (احسن البیان۔حصہ دوم۔ص 26)

آپ خود انصاف فرمائیں۔

مسئلہ نمبر 8

۱) تفسیر خازن میں ہے فقال محمد بن اسحاق و الكلبى و الضحاك آزر اسم ابى ابراهيم و هو تارخ (تفسیر خازن۔ج 2۔ص 27) یعنی آزر سیدنا ابراہیم کے والد ہیں بقول ان مفسرین کے۔

۲) حافظ ابو القاسم ابن عساکر نے جو آپ علیہ السلام کا نسب لکھا ہے وہ ایسے ہے۔ ابراهيم بن آزر اور تارخ بن ناحور بن شاروغ
(تبیان القرآن۔ج 3۔ص 552)

۳) یہی سعیدی صاحب لکھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حسن، اور ابن اسحاق

نے کہا کہ آزر حضرت ابراھیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔(ص553)

اور امام رازی کہتے ہیں ان نص الکتاب فی ھذہ الایہ تدل علی ان آزر کا فر ا و کان والد ابر اھیم علیہ السلام(تفسیر کبیر۔ج5۔ص33)

یعنی قرآن کی نص یہ کہتی ہے کہ آزر کافر تھا اور ابراہیم علیہ السلام کا والد تھا۔

جبکہ

۱) مولوی حنیف قریشی کہتا ہے۔حضرت ابراھیم علیہ السلام کو کافر ومشرک شخص آزر کا بیٹا ثابت کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا۔

(آزر کون۔ص7۔حنیف قریشی)

۲) دوسری جگہ لکھتا ہے۔آزر کو نسب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک کی طہارت برقرار نہیں رہتی۔

(آزر کون۔ص13۔حنیف قریشی)

۳) مولوی اشرف سیالوی لکھتا ہے۔حضرت ابراھیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر ومشرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے۔اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے۔

(گلشن توحید ورسالت۔ص154۔ج۔اشرف سیالوی1)

دیکھیے ان باتوں کی زد میں کون کون آئے۔

مسئلہ نمبر9

۱) مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتوی کفر ارشاد فرمایا ہے۔ (مقیاس حنفیت۔ص43)

۲) اور کرنل انور مدنی صاحب لکھتے ہیں نام نہاد مولوی جو جاھل ،ان پڑھ ہیں من دون اللہ کے معنوں میں انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو لے آتے ہیں۔۔۔۔اگر پھر بھی کوئی جاھل ضد کرے تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ تعالی کے باغی کی سزا قتل ہے۔ (صاحب کلی علم غیب۔ص117۔انور مدنی)

۳) اور عنایت اللہ سانگلہ ھل کہتا ہے۔مقدس ہستیوں پر من دون اللہ کا اطلاق جہالت کے سوا کچھ نہیں۔(مقالات شیر اھلسنت۔ص۔21۔عنایت اللہ)

جبکہ

۱) علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اس آیت قل ادعو الذین زعمتم من دونہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ انسانوں کا ایک گروہ جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتا تھا پھر جنوں کا وہ گروہ ایمان لے آیا انسان انکی عبادت میں لگے رہے یہ آیت ان کے رد میں نازل ہوئی۔

۲) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو اللہ کے ساتھ شریک کرتے تھے۔اور انہوں نے حضرت عیسی اور انکی ماں اور عزیر علیھم السلام کی عبادت کی۔(روح المعانی۔ج15۔ص126) دو جلیل القدر صحابہ کرام نے من دون اللہ سے مراد مسلمان اور انبیاء علیھم السلام لیے ہیں۔

۳) اور تفسیر جلالین میں ہے قل ادعو الذین زعمتم انھم الھتہ من دونہ کلملا ئکۃ وعیسی و عزیر (رد شرک وبدعت۔ص218)

۴) اور تفسیر ابن جریر میں ہے اسی آیت کے ذیل میں ہے کا نوا یعبدون الملا ئکہ و عزیر ا و المسیح۔

۵) تفسیر قرطبی میں ہے اسی آیت کے ذیل میں ہے قل ادعو الذین تعبدون من دون اللہ وزعتم انھم الھۃ وقال الحسن یعنی الملائکہ و عیسی و عزیراً۔

(رد شرک وبدعت۔ص213)

۶) تفسیر کبیر میں ہے اسی آیت کے تحت لکھا ہے ان المشر کین کا نوا یقولون لیس لنا اھلیۃ ان نشتغل بعبا دۃ اللہ فنحن نعبد بعض المقر بین من عبیداللہ وھم الملا ئکہ ۔۔۔۔و اللہ تعالیٰ احتج بطلان قولھم فی ھذ ہ الایۃ

(رد شرک وبدعت۔ص215)

۸) تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ذیل میں ہے قیل انھا نزلت فی الذین عبد والمسیح وعزیرا۔

۹) تفسیر روح البیان میں ہے اسی آیت کے ذیل میں کا لملائکۃ و المسیح وامہ عزیز (ردشرک وبدعت۔ص216)

۱۰) تفسیر معالم التنزیل میں ہے افحسب (افظن) الذین کفروا ان یتخذو ا عبادی من دونی اولیاء اربا باً عیسی و الملائکہ۔۔۔الخ

(ردشرک وبدعت۔ص222)

۱۱) تفسیر خازن میں ہے اسی آیت کے ذیل میں۔۔۔عیسی و الملائکۃ (ردشرک وبدعت۔ص224)

نوٹ: یہ ردشرک وبدعت رضاخانی حضرات کی ہے جس پر ابوداؤد محمد صادق، تابش قصوری کی تقریظیں بھی ہیں۔ان سب تفاسیر میں من دون اللہ سے مراد انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ لیے گئے ہیں اب رضاخانی حضرات سوچیں کہ یہ فتاوی جات کن کن شخصیات کے نام ہیں۔

خدایا یہ لکھتے میرا ہاتھ کانپتا ہے دل خون کے آنسو روتا ہے مگر کیا کروں اگر امت مسلمہ کو بچانا مقصود نہ ہوتا تو میں کبھی نقل نہ کرتا۔نعیم الدین مرادآبادی لکھتا ہے ابورافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپکی عبادت کریں اور آپکو رب مانیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لیے بھیجا۔(خزائن العرفان۔پارہ3۔ال عمران نمبر79۔۔۔150)

اس میں نبی پاک علیہ السلام نے اپنے آپ کو غیر اللہ کہا ہے۔آپ دیکھئے مقیاس کا فتوی جو پہلے نمبر پر ہے وہ کس پر اور باقی جو من دون اللہ سے ملائکہ وعزیر اور مسیح علیہم السلام مفسرین نے مراد لیے ہیں وہ بھی کئی فتووں کی زد میں آئے۔

مسئلہ نمبر10

۱) علامہ آلوسی لکھتے شیخ الاسلام ابن تیمیہ (روح المعانی۔جلد 16 ۔آیت نمبر55۔ص694)

۲) اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن شیخ علامہ مفتی شہاب الدین ابو المحاسن عبدالحلیم ابن شیخ الاسلام ابی البرکات عبدالسلام بن عبداللہ ابی القاسم محمد بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحرانی

(البدایہ والنہایہ۔ج14۔ص782,781)

۳) اور علامہ شامی لکھتے ہیں شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن تیمیہ الحنبلی (شامی باب المرتد) دوسری جگہ لکھتے ہیں رائیت فی کتاب الصارم المسلول شیخ الاسلام ابن تمیہ الحنبلی (شامی باب الجزیہ)

جبکہ

بریلوی مناظر مفتی حنیف قریشی کہتے ہیں انہیں شیخ الاسلام والمسلمین قرار دینا پھر چند لوگوں کا سہارا لیکر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کرنا اور نظریہ وحدت الوجود کو شرک قرار دینا شریعت کے مقابلے میں نفس وہوا پرستی اور سراسر بے لگامی نہیں تو اور کیا ہے اور یہ اخلاق کریہ کی کونسی قسم ہے۔(مناظرہ گستاخ کون۔ص512)

مسئلہ نمبر11

۱) حدیث شریف میں ہے ان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون (ترمذی۔ج2۔ص42۔۔۔ابن ماجہ۔ص288) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالی کو ناظر کہا ہے۔

۲) سید علی ہجویری لکھتے ہیں طالب حق کو چاہیے کہ اپنے ہر کام میں باری تعالی کو شاہد و ناظر

سمجھے۔ (کشف المعجوب۔ص70۔ضیاءالقران)

۳) شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں یا حاضراً عندی یاعالماًبی قریباً منی
(الفتح الربانی۔مجلس نمبر25)

۴) دوسری جگہ لکھتے ہیں و اذ قال سبحانك اللهم وبحمدك و تبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غيرك علم انه يخاطب من هو سامع منه مقبل عليه ناظر اليه (غنیۃ الطالبین۔ج2۔ص192) شیخ نے خدا کو حاضرو ناظر کہا ہے۔

۵) امام غزالی لکھتے ہیں ومیداند کہ ناظر است بوی ہمہ اطراف وے (کیمیائے سعادت۔ص63)

۶) شیخ عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں حق تعالیٰ حاضر ہے غیب نہیں (مکتوبات قدوسیہ۔ص 731)

۷) حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں حق تعالیٰ جزئی کلی چھوٹے بڑے احوال پر مطلع ہے اور حاضرو ناظر ہے (مکتوبات۔دفتر اول۔مکتوب نمبر 78)

۸) خواجگان چشت کا اس پر اجماع ہے کہ طالب صادق کیلئے ایک ذکر اور ایک فکر کافی ہے مراقبہ (فکر) یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو حاضرو ناظر جانے۔
(سبع سنابل۔ص128)

۹) سلطان العارفین فرماتے ہیں:

ناں یقین کمال مکمل ایہہ گل ثابت ہوئی
دونہیں جہانیں حاضر ناظر باجھ خدا نہ کوئی (دیوان باھو۔ص1)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب بزرگان دین حاضرو ناظر کا لفظ خدا تعالیٰ کیلئے استعمال کررہے ہیں۔

جبکہ رضاخانی کہتے ہیں

۱) الیاس عطاری قادری صاحب سے سوال ہوا کہ اللہ عزوجل کو حاضر ناظر کہہ سکتے ہیں

یانہیں

جواب: نہیں کہہ سکتے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب۔ص571)

الیاس قادری نے دلیل کے طور پر اعلیٰ حضرت کا قول پیش کیا ہے کہ ان سے سوال ہوا خدا کو ہرجگہ حاضرو ناظر کہنا کیسا ہے اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے۔

یہ لفظ بہت برے معنیٰ کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز (بچنا) لازم ہے۔

۲) خواجہ قمرالدین سیالوی نے ان الفاظ کے متعلق فرمایا کہ ان کا اس ذات اقدس کیلئے استعمال جائز نہیں۔ (انوار قمریہ۔ص65)

۳) مفتی وقارالدین اس کے متعلق لکھتے ہیں حاضرو ناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان کے معانی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا بولنا جائز نہیں۔
(وقار الفتاوی۔ج1۔ص66)

۴) اویسی صاحب لکھتے ہیں صاحب درمختار رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ یا حاضر اور یا ناظر کفر نہیں ظاہر ہے مستلزم جواز نہیں اس لیے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ۔
(ندائے یارسول اللہ۔ص35)

یعنی خدا تعالیٰ کو حاضرو ناظر کہنا مکروہ یا حرام ہے۔ دیکھیے یہ اتنے فتاوی جات کا محمل کون کون بنانے کیلئے رضاخانی تیار ہیں۔

مسئلہ نمبر 12

غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں۔

۱) علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ امور تبلیغیہ میں آپ پر سہو اور نسیان جائز نہیں یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ رشدوہدایت کی تبلیغ فرمائیں اور کوئی غلط بات بتادیں البتہ دنیاوی معاملات میں اور عبادات میں بعض اوقات آپ پر نسیان طاری ہوجاتا ہے لیکن علی الفور اللہ تعالیٰ آپ کو امر واقعہ سے آگاہ کردیتا ہے۔
(شرح مسلم۔ج2۔ص147)

۲) شیخ عبدالحق محدث دھلوی فرماتے ہیں باید دانست کہ سہو ونسیان بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در اقوال در آنچہ متعلق باخبار وابلاغ باشد جائز نیست ودر افعال اختلاف ست ومختار نزد اہل حق جواز ست زیرا کہ احادیث صحیح دیں باب وارہ شدہ وپس چارہ نیست از قائل شدن بدان ومحذور نے ہم لازم نمی آید۔ (اشعۃ اللمعات۔ج 1۔ص 471)

شیخ نے بھی بھول اور نسیان کی نسبت نبی پاک علیہ السلام کی طرف کی ہے۔

جبکہ

فیض احمد اویسی بریلوی صاحب لکھتے ہیں

۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نسیان کا وھم وگمان کرنا پاگل پن ہے۔
(انسان اور بھول۔ص 358)

۲) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر مورد نسیان کوئی سمجھتا ہے تو وہ اپنی عقل وفہم کا دشمن ہے۔ (انسان اور بھول۔ص 363)

۳) انکی ذات کو کوئی بھولنے والا کہے تو اس جیسا بد بخت دنیا میں کون ہوگا (عقائد سیدنا صدیق اکبر۔ص 30) اب آپ انصاف فرمائیں یہ بدبختی و پاگل پن ہونے کا فتوے کس کے سر لگے گا۔

مسئلہ نمبر 13

۱) شیخ یحیی منیری لکھتے ہیں دیکھو یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کوئی شخص پیدا نہ ہوگا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ایسا پیدا کرنا انکی قدرت سے باھر ہے۔ نہیں نہیں اگر وہ چاہے تو ہر لحظہ میں ہزاروں مظہر جمال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند پیدا کردے۔ (مکتوبات صدی۔ص 254)

۲) امام رازی لکھتے ہیں: خدا تعالی حضور علیہ السلام کی مثل پر قادر ہے۔
(تفسیر کبیر۔ج 8۔ص 474۔فرقان نمبر 51)

جبکہ رضاخانی کہتے ہیں

۱) نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختم نبوت کے منکر اور کذب الہیہ کے قائل ٹھہرے اور یہ بھی کفر ہے۔ (دیوبندیوں سے لاجواب سوالات۔ص 1052)

۲) نظیر (محمد ﷺ کی نظیر) کو ممکن بالذات ماننے والا ختم نبوت کا منکر اور کذب الہیہ کا قائل ٹھہرا۔ (دیوبندیوں سے لاجواب سوالات۔ص 1052)

کیا امام رازی اور شیخ یحیی منیری ان فتوؤں سے بچے؟

مسئلہ نمبر 14

۱) ایک حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کل بروز قیامت مجھے اور میرے بھائی عیسی علیہ السلام کو دوزخ میں ڈال دیں تو بھی عدل ہے۔ آپ (خواجہ نظام الدین) نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ بے شک عدل ہوگا کہ تمام عالم اللہ تعالی کی ملک ہے اور اپنی ملک میں تصرف کرنا گناہ اور ظلم نہیں ہے۔

(فوائد الفواد۔ مجلس نمبر 13)

۲) مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ہوسکتا ہے کہ کفار عیسائیوں کے کفر کی بخشش ہی مراد ہو اور مقصد یہ ہو کہ اگر تو ان کافروں مشرکوں کو بھی بخش دے تو تجھے کوئی روک نہیں سکتا اس صورت میں یہ عرض ومعروض شفاعت نہیں بلکہ رب تعالی کی بڑائی بیان کرنا ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمان ہے کہ اگر رب تعالی سب کو دوزخ میں بھیج دے تو اسکا عدل ہے اگر سارے بندوں کو جنت دیدے تو اسکا رحم ہے وہاں بھی رب تعالی کی قدرت کا اظہار ہے۔

(تفسیر نعیمی۔ج 7۔ص 212,211)

یعنی خدا کفار کو بھی جنت میں داخل کرنے پر قادر ہے اگرچہ ایسے نہیں کریگا۔

۳) امام نووی لکھتے ہیں:

اگر وہ تمام اطاعت شعاروں اور نیکوں کو سزا دینا چاھے اور سب کو (معاذ اللہ) دوزخ میں داخل کردے تو اس کا عدل ہوگا اور اگر ان کو عزت ونعمت عطا فرما کر جنت میں داخل کردے

تو اس پر قدرت ہے لیکن اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر بالکل سچی ہے۔ کہ وہ ایسا کرے گا ہرگز نہیں۔ (شرح مسلم۔ ج2۔ ص376)

۴) مجدد الف ثانی لکھتے ہیں اگر وہ سب کو (معاذ اللہ) دوزخ میں بھیج دے اور انکو ہمیشہ کا عذاب دے تب بھی اس پر اعتراض کی کوئی مجال نہیں۔

(مکتوبات۔ دفتر اول۔ مکتوب نمبر 266)

۵) مذھب اشعریہ ہے کہ اللہ تعالی کو روا ہے کہ مومن کو دوزخ میں رکھے اور کافر کو بہشت میں رکھے (فوائد الفواد۔ ص209۔ مجلس نمبر 13)

۶) شیخ عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں انبیاء علیھم السلام کا دوزخ میں ہمیشہ رہنا کافروں کا جنت میں ہمیشہ رہنا یہ چیز اگر چہ ممکن ہے حق تعالی کی حکمت میں ممتنع ہے۔

(مکتوبات قدوسیہ۔ مکتوب نمبر 177)

۷) امام غزالی فرماتے ہیں: اگر وہ تمام کفار کو بخش دے تو اسکو کوئی پرواہ نہیں اور اگر تمام مومنوں کو سزا دے تو اسے اسکی بھی پرواہ نہیں اور نہ اس میں کوئی استحالہ لازم آتا ہے۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد۔ ص246)

۸) شاہ عبد العزیز محدث دھلوی فرماتے ہیں حضرت علی المرتضی اور حضرت سجاد (امام زین العبدین) سے متواتر امنقول ہے کہ اگر اللہ تعالی اپنے عبادت گذار بندوں کو ہمیشہ سخت ترین عذاب دے یہ اس کا عدل ہے نہ کہ ظلم۔ (تحفہ اثنا عشریہ۔ ص287)

۹) اگر اللہ تعالی فرمابردار کو عذاب دے اور گناہ گار کو ثواب دے تو یہ اس کیلئے قبیح نہیں۔

(النبراس۔ ص20)

۱۰) شیخ عبد الحق محدث دھلوی فرماتے ہیں کہ اس نے خبر دی ہے کہ مطیعوں کو ثواب دوں گا اور گنہگاروں کو عذاب دوں گا لیکن یہ اس پر واجب نہیں۔ اگر وہ بالفرض اس کے خلاف بھی کرے تو کسی کیلئے مجال نہیں کہ وہ چوں چراں کرے۔ (تکمیل الایمان۔ ص59)

۱۱) علامہ کمال الدین محمد بن ابی بکر صاحب مسامرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بے شک ظلم

سفاہت اور کذب سے سلب قدرت ماننا معتزلہ کا مذھب ہے اور ان پر قادر ہونا لیکن اپنے اختیار سے ان سے امتناع یہ اشاعرہ کا مذھب ہے۔ (ص176)

۱۲) پیران پیر، روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمة الله عليه لکھتے ہیں کہ اگر وہ چاھے ہم میں سے کسی کو بغیر عمل کے ثواب عطا فرما دے یا وہ ہم میں سے کسی کو جیسے چاھے بغیر عمل کے عذاب دیدے پس اس کا اختیار اسی کو ہے جو چاہے وہ کرے اس سے باز پرس نہیں اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی اگر وہ فرضا انبیائے کرام اور صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اسکی حجت بالغہ ہوگی ہم پر یہی واجب ہے کہ ہم کہیں کہ معاملہ و حکم سچا ہے اور ہم چوں چراں نہ کریں ایسا کرنا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے اگر ہوگا حق بجانب ہوگا اور سراپا انصاف ہوگا۔ یہ ایسی بات ہوگی جو ہوگی نہیں۔

(الفتح الربانی عربی اردو۔ مجلس نمبر 61۔ ص584)

جبکہ رضاخانی لکھتے ہیں

۱) مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں خدا تعالی سب جھنمیوں کو جنت میں بھیجنے پر قادر ہو تو کذب باری تعالی لازم آیگا۔ (فھارس فتاوی رضویہ۔ ص409)

۲) اس کے حاشیہ میں ہے: اللہ تعالی کا جاھل ہونا بھی لازم آیگا۔

۳) مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر ہے کہ ابو جھل کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر بک رہا ہے۔

(تفسیر نعیمی۔ ج7۔ آیت 65۔ سورۃ انعام)

۴) امیر دعوت اسلامی الیاس قادری سے پوچھا گیا کہ زید یہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل چاھے گا تو مشرک کو بھی بخش کر جنت میں داخل فرما دیگا۔

الجواب: زید بے قید کا یہ قول کفریہ ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب۔ ص445)

۵) مولنا منظور نعمانی نے لکھا تھا کہ حضرات اھلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو خبر اسنے اپنے کلام

ازلی میں دی ہے اس کے خلاف کرنے سے وہ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتی

(سیف یمانی) اس کے متعلق مفتی اجمل شاہ بریلوی نے فتوی دیا کہ اس کے یہی تو معنی ہوئے کہ وہ کلام جھوٹا ہو سکتا ہے اس کی خبریں غلط ہو سکتی ہیں یہ شائبہ کذب ہوا یا نہیں ضرور ہوا تو صاحب سیف یمانی اپنے قول سے کافر و ملعون ہوا اور اس کے تمام وہ اکابر جن سے یہ عقیدہ لیا ہے وہ بھی اسی حکم میں داخل ہوئے۔ (ردسیف یمانی۔ص 201)

مسئلہ نمبر 15

۱) شیخ جیلانی لکھتے: مکراً من اللہ و امتحاناً

یعنی اللہ کا مکر و امتحان (فتوح الغیب۔ مقالہ نمبر 10)

۲) شیخ عبدالحق محدث دھلوی لکھتے ہیں: مکر خدا آنست

یعنی مکر خدا یہ ہے کہ (تکمیل الایمان۔ص 188)

۳) مولنا روم لکھتے: زآنکہ بودند ایمن از مکر خدا

(مثنوی روم۔ دفتر سوم۔ ج 2۔ص 80)

یعنی کیونکہ وہ اللہ کے مکر سے بے خوف تھے۔

۴) شیخ سعدی لکھتے ہیں: پس ایمن نشوند از مکر خدا مگر گروہ زیاں کاراں

(ترجمہ سعدی۔ اعراف نمبر 99)

یعنی خدا کے مکر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر خراب لوگ

۵) تفسیر حسینی میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔

جبکہ

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں اگر اللہ تعالی کو کسی ایسی صورت کے ساتھ متصف کیا جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر و فریب ۔۔۔۔۔۔ تو کافر ہو گیا۔

(نجوم شھابیہ۔ص 69)

(اس پر 54 بریلوی اکابرین کی تصدیقات ہیں)

اب آپ دیکھیں وہ شخصیت بھی نہ بچی جس کے نام پر ہر مہینے گیارہی شریف کی ٹھنڈی اور میٹھی کھیر کھاتے ہیں (العیاذ باللہ)

مسئلہ نمبر 16

۱) شیخ جیلانی لکھتے واستغفر لذنبك ای لذنب وجودك (سرالاسرار۔ص 74)

یعنی آپ اپنے گناہ کی معافی مانگیں

۲) شیخ دھلوی لکھتے ہیں آمرزیدہ شدہ است برائے تو ہم گناہان تو (اشعۃ اللمعات۔ج 1۔ص 554) یعنی آپ کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

۳) شیخ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں بدرستیکہ بخشید ترا خدا گناہان ترا اولین و آخرین (ارشاد الطالبین۔ص 49) یعنی آپ کے گناہ خدا نے معاف کر دیئے۔

۴) تفسیر حسینی میں ہے واستغفر لذنبك ای لذنب خود۔ یعنی اپنے گناھوں کی معافی مانگیے۔

۵) بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں: متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام نے اس آیت سے یہ مراد لیا ہے کہ اس آیت میں آپکی مغفرت کا اعلان ہے اور امت کی مغفرت مراد نہیں ہے۔ (شرح مسلم۔ج 3۔ص 98)

جبکہ

بریلوی حضرات گناہ کی نسبت نبی پاک علیہ السلام کی طرف کرنا کفر سمجھتے ہیں۔

۱) مولوی محبوب علی خان بریلوی لکھتے ہیں دین و دیانت کے دشمنوں حکومت الہیہ کے غداروں سلطنت مصطفویہ کے باغیوں نے گناہ خطا قصور لکھ مارا

(نجوم شھابیہ۔ص 67)

آگے لکھتے ہیں یہ سارے مترجمین ترجمہ قران سے قطعا نابلد ہیں ورنہ جان بوجھ کر کفریات کے چھکے لگائے ہیں (ص 67,68)

۲) یہ تمام تراجم نصوص قران و حدیث نصوص قرآن و حدیث اور عصمت مصطفے صلی

اللہ علیہ وسلم کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونیکی وجہ سے غلط ہیں۔

(آواز اھلسنت۔ص20۔جنوری2010)

٣) ملک شیر محمد اعوان بریلوی کہتے ہیں کہ ان غیر محتاط تراجم کے مطالعہ سے ایک عام انسان یا ایک غیر مسلم کیا تاثر لے سکتا ہے۔یہی کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن بھی خطاؤں سے پاک نہ تھا کیا یہ تراجم دشمنان اسلام کے ہاتھ میں اسلام اور اھل اسلام کے خلاف ایک مضبوط ہتھیار تھما دینے کے موجب نہیں ہوں گے۔ (انوار رضا۔ص93)

٤) مولوی شیر محمد جمشیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

(فیصلہ کیجئے۔ص24)

٥) مولوی احتشام الحق ملک بریلوی نے بھی یہی لکھا ہے۔(آؤ حق تلاش کریں۔ص14)

٦) مولوی محمد صدیق بریلوی لکھتا ہے ان بدبختوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی گناہ سرزد ہوتے رہے اور پیچھے بھی گویا حضور پرنور اول آخر گناہ گار اور خطا کار تھے(باطل اپنے آئینے میں۔ص5)

قارئین آپ خود اندازہ لگائیں رضا خانیوں کی بے باکی کا

(فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون)

مسئلہ نمبر17

١) حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں: وظیفہ یاشیخ القادر جیلانی شیاء اللہ کے بارے میں لکھا ہے۔ایسے وظیفوں سے احتراز لازم اور واجب ہے اولاً اس وجہ سے کہ یہ وظیفہ متضمن شیاءً للہ ہے۔اور بعض فقہا ایسے الفاظ کو کفر لکھتے ہیں۔ اور آگے لکھتے ہیں ۔اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جن امور میں خلاف ہو ان سے توبہ استغفار کرنے اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔ (مجموعۃ الفتاوٰی۔ج2۔ص190,189)

٢) قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں بعض جہلا جو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاءً للہ یا خواجہ شمس الدین پانی پتی شیاءً للہ کہتے ہیں یہ جائز نہیں بلکہ شرک وکفر

ہے۔

(ارشاد الطالبین۔ص54)

٣) شاہ ولی اللہ نے اس وظیفہ کو شرکیہ وظائف میں شمار کیا ہے۔

(البلاغ المبین۔ص212,231)

اس کتاب کو مولوی عمر اچھروی بریلوی نے شاہ صاحب کی کتاب کہا ہے۔(مقیاس حنفیت)

جبکہ

کاظمی بریلوی کہتا ہے جو شخص یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء اللہ کہنے والوں کو کافر مرتد ملعون جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے وہ اکابر امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون جہنمی اور زانی ہے۔

(مقالات کاظمی۔ج2۔ص314)

مسئلہ نمبر18

١) علامہ آلوسی لکھتے ہیں: جو علم خدا کے ساتھ خاص ہے وہ کلی علم ہے۔

(اصول تکفیر۔ص310)

٢) ملا علی قاری لکھتے: علوم خمسہ کی کلیات خدا ہی جانتا ہے ورنہ جزئیات پر تو بعض اولیاء کو بھی مطلع فرما دیتا۔

(مرقات۔ج3۔ص624)

٣) علامہ عبدالرؤف مناوی کہتے ہیں علم غیب کلی کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(عقائد ونظریات۔ص87)

جبکہ

مولوی عمر اچھروی بریلوی صاحب لکھتے ہیں اللہ کے علم کو کلی سے متصف کر کے اپنی ذات پر قیاس کرنا اللہ کے علم کو محدود کرنا اور صراحۃ شرک ہے۔ (مقیاس حنفیت۔ص296)

دیکھیے کیا اچھروی صاحب کے اس فتوے سے آلوسی ملا علی قاری اور دیگر حضرات کو امن ملے گا۔نہیں۔یہ ہے رضا خانیت کہ اپنے علاوہ سب کو مشرک وکافر سمجھیں۔

مسئلہ نمبر 19

مولوی نور بخش توکلی بریلوی صاحب لکھتے ہیں: ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مشرکین پر بددعا کریں۔ (سیرت رسول عربی۔ص208)

جبکہ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بعض مواقع پر مشرکین کیلیے دعائے ضرر فرمائی ہے اسکو بددعا سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی بھی اعتبار سے لفظ بد کو استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

آگے کہتے ہیں: ایسا کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔

آگے لکھتے ہیں: یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے

آگے لکھتے ہیں: اسکو توبہ کرنی چاہیے۔ (حقائق شرح مسلم و دقائق تبیان القران۔ ص226,225)

مسئلہ نمبر 20

مولوی نعیم اللہ خان قادری لکھتے ہیں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم اشعریوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سواریوں کی طلب گار ہوئی آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اسکے بعد پھر سواریاں دے دیں حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی یعنی آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دے دینے کا حکم فرمادیا جو ہم نے لے لیئے اور آپس میں کہنے لگے کہ شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے۔ (شرک کی حقیقت۔ص315)

جبکہ

فیض احمد اویسی بریلوی کہتا ہے کہ ان کی ذات کو کوئی بھولنے والا کہے تو اس جیسا بدبخت دنیا میں کون ہوگا۔ (عقائد سیدنا صدیق اکبر۔ص30)

مسئلہ نمبر 21

۱) علامہ مرغینانی صاحب ہدایہ لکھتے ہیں بعث رسلاً انبیاء صلوٰت اللہ علیهم اجمعین الی سبیل الھادین (ھدایہ۔ج1۔ص16)

۲) علامہ حسام الدین صاحب لکھتے ہیں امابعد حمد اللہ علی نوالہ والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ (حسامی۔ص2)

۳) شیخ عبدالحق محدث دھلوی لکھتے ہیں۔اللھم صل علی محمد ھادی الخلائق الی الصراط المستقیم ۔۔القویم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۔۔۔۔ (شرح سفر السعادۃ۔ص2)

۴) صاحب سفر السعادۃ علامہ مجدالدین فروز آبادی لکھتے ہیں درود بلا انتھا بر سرور انبیاء خلاصہ اصفیاء و آل واصحاب اتقیاد۔ (شرح سفر السعادۃ۔ص5)

۵) شرح عقائد کا مصنف لکھتا ہے والصلوۃ علی نبینا محمد۔۔۔۔(ص5)

۶) سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں فلما جلست برات با لثناء ثم الصلوۃ علی النبی ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ترمذی شریف)

۷) نبی پاک علیہ السلام نے سیدنا حسن کو دعا قنوت لکھائی اسکے آخر میں ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الامی (سنن نسائی۔ج1۔ص252)

یعنی کئی اکابرین نے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف صلوۃ یعنی درود بھیجا سلام کو ساتھ نہیں ملایا۔

جبکہ

۱) مفتی احمد یار نعیمی بریلوی لکھتے ہیں درود ابراھیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔ (نور العرفان۔ص512)

۲) مفتی اقتدار نعیمی لکھتے ہیں درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھنے کیلئے ہے بیرون نماز یہ درود شریف ناقص ہے۔کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور سلام کے بغیر درود شریف پڑھنا حکم

قران کے خلاف ہے اس لیے مکروہ تحریمی ہے۔اور ہر مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔
(تنقیدات علی مطبوعات۔ص210)

دوسری جگہ لکھتے ہیں نماز والا درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے۔

(تفسیر نعیمی۔ج16۔ص110)

۳) بزم احناف کی شائع کردہ کتاب میں ہے۔اگر صرف نماز والا درود شریف ہی پڑھیں اور تشہد نہ ملائیں تو سلموا کے امر پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ٹھہریں کیونکہ اس درود شریف میں سلام کا لفظ نہیں۔
(استمداد۔ص80)

3. شیخ المشائخ پیر جیلانی کا مسلک اور بریلوی مسلک

رضا خانی سیدنا عبدالقادر جیلانی کے پرلے درجے کے مخالف ہیں صرف پیٹ کے دھندے کیلئے ان سے عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں۔اور یہ کہہ دیتے ہیں ان کے ارشاد گرامی قدر کے خلاف مسئلہ بتانا زہر قاتل ہے اور دنیا وآخرت کی خرابی وبربادی ہے۔
(فتاوی رضویہ قدیم۔ج3۔ص523)

تو ہم آپ کو وضاحت سے یہ بات بتا کر دینا چاہتے ہیں کہ بات بات پر یہ لوگ مخالفت کر کے اپنی دنیا وآخرت کو تباہ کر رہے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں

۱) حضرت شیخ جیلانی ماتم کا رد کرتے ہوئے کہ اگر عاشورہ کا یہ دن قائم کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور ان کے تابعین بھی کرتے کیونکہ وہ اس بات کے زیادہ قریب اور زیادہ مستحق تھے۔
(غنیۃ الطالبین۔ص94۔ج2قدیمی)

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جتنی بدعات بھی رضا خانی حضرات نے نکالی ہوئی ہیں اگر وہ جائز ہوتیں تو صحابہ کرامؓ اور تابعین ضرور ان کو کرتے جیسے ماتم ان ہستیوں کا نہ کرنا دلیل ممانعت ہے اس طرح تمام بدعات کو ان کا نہ کرنا ممانعت اور ناجائز ہونیکی دلیل ہے جبکہ بریلوی دوست یہ کہہ دیتے ہیں کہ انکا نہ کرنا ہمارے لیے دلیل نہیں کہ ہم بھی نہ کریں کیونکہ ہمارے پاس اعلیٰ حضرت بریلوی کی شخصیت ہے جنکو دیکھ کر صحابہ کرامؓ کی زیارت کا شوق کم ہو جاتا ہے وہ جو ہمیں کہہ رہے ہیں کہ کرو تم تو ہم ضرور کریں گے۔

۲) حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ''اپنے دینی کاموں کو فقہاء پر پیش کرو (غنیۃ الطالبین۔ص196۔ج2قدیمی) یعنی فقہا جو کہ ماہرین شریعت ہیں وہ قرآن وسنت کی روشنی میں تمھیں جو جائز بتائیں اس پر عمل کرو۔اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔کیونکہ فقہاء کا کام مسئلہ بتانا ہے بنانا نہیں ہے۔یہ لوگ قرآن وسنت کی تہہ

میں چھپے ہوئے مسئلے نکال کرامت کو دیتے ہیں۔آپ آیئے رضاخانیت کی طرف کہ وہ کیا کہتے ہیں۔(i) مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں۔نماز جنازہ کے بعد دعاء کو فقہاء منع کرتے ہیں پھر آگے عبارات بھی نقل کی ہے(جاء الحق۔ص280)(ii) خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔فقہاء نے یہاں تک تصریح فرمائی کہ مسجدوں میں بلند آواز سے ذکر کرنا بھی مکروہ ہے(شمائم العنبر۔ص125)غرضیکہ جتنی بھی بدعات رضاخانیوں کے پاس ہیں ہر ایک کو کسی نہ کسی فقیہہ نے ضرور بدعت قرار دیا ہے تو سرکار طیبہ ﷺ کا فرمان جو سرکار غوث زمان نے نقل کیا ہے اسکو دیکھا جائے تو ان بدعات کو کرنا چاہیے؟ ہر گز نہیں۔

۳) حضرت شیخ لکھتے ہیں اس شخص کیلئے کہ جو روضہ پاک کے پاس حاضر ہو اور آقا کی خدمت میں صلوۃ وسلام عرض کرنا چاہے وہ کیا کرے۔شیخ لکھتے ہیں منہ قبر شریف کی طرف کرے اور پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور پھر یہ دعا پڑھے السلام علیك ایها لنبی ورحمته الله و بر کاته اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم انك حمید مجید (غنیۃ۔ص36۔ج1قدیمی)

لو جی پیران پیر تو وہاں بھی درود ابراھیمی پڑھنے کو کہہ رہے ہیں۔

جبکہ رضاخانی حضرات تو یہاں بھی درود ابراھیمی سے روکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے(تفسیر نعیمی۔ج6۔ص110)

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر حضرت شیخ سے مخالفت وسینہ زوری ہے۔

بریلوی حضرات کا نظریہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا بے دینی اور بعض کے نزدیک کفر ہے اور یہ انتہائی برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کیلیے استعمال نہیں کرنا چاہیے جبکہ حضرت شیخ لکھتے ہیں۔هذا خطاب لحاضر یا حاضراً عندی الخه۔(مجلس نمبر25۔فتح ربانی)

یہاں شیخ نے اللہ جل شانہ کیلئے حاضر کا لفظ استعمال کیا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں جب نمازی ثناء پڑھے تو جان لے کہ انه مخاطب من هو سامع منه مقبل علیه ناظر الیه (غنیۃ الطالبین۔ص192۔ج2قدیمی)

کہ وہ اس ذات سے مخاطب ہے جو اسکی بات سن رہی ہے اور اس کی طرف متوجہ ہے اور اسکو دیکھ رہی ہے۔

قارئین ذی وقار شیخ علیہ الرحمتہ نے یہاں اللہ تعالیٰ کیلئے ناظر کا لفظ استعمال کیا ہے بریلوی اکابر نے حاضر و ناضر کے الفاظ اللہ جل شانہ کیلئے استعمال کرنیکی تردید کی ہے۔دیکھیے فتاوٰی رضویہ، تسکین الخواطر، ندائے یارسول، وقار الفتاویٰ، وغیرہ۔

لیکن شیخ نے تو استعمال کیا ہے اب بریلوی حضرات یا تو اپنے فتوے واپس لیں یا اپنے مسلک کو غلط کہیں۔کیونکہ شیخ کا استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ کہنا جائز ہے جبکہ تمھارے نزدیک ناجائز اب اپنی عاقبت کو خراب نہ کرو۔اور شیخ کی مان لو۔

۴) حضرت شیخ نے روافض کے بارے میں حدیث نقل کی ہے کہ ان کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔الحدیث (غنیۃ۔ص163۔ج1۔قدیمی)

لیکن خانصاحب بریلوی کے سسر صاحب نواب کلب علی غالی شیعہ کے پاس ملازم تھے اور اعلیٰ حضرت بھی کئی دفعہ ان سے یعنی کلب علی سے ملنے کیلئے گئے اور اپنی مستورات کو بھی لے کر جاتے رہے (انوار رضا) یہی شیعہ دوستی تو خانصاحب پر اثر چھوڑ گئی کہ خانصاحب نے سیدہ عائشہؓ کی توہین کی اور گندے شعر آپکی ذات کیطرف منسوب کیے۔اور شیعوں کے عقائد و نظریات کو اھلسنت کے عقائد نظریات کے لبادہ میں اپنے بریلوی حضرات کو دیئے جس پر وہ آج تک مست ہیں۔

۵) حضرت شیخ جیلانی لکھتے واستغفر لذنبك ای لذنب وجودك (سر الاسرار۔ص4۔العارفین) یعنی اے نبی اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے رہا کریں یعنی اپنے وجود کی خطاؤں کی۔

قارئین ذی وقار کیسی صاف وشفاف عبادت ہے کہ لذنبك سے مراد سرکار طیبہ ﷺ کے

وجود مسعود کے ذنب ہیں لیکن خانصاحب بریلوی اور انکی رضا خانی ذریت کو داد دیجیے کہ قرآن مقدس کی تحریف کرتے ہوئے۔

ترجمہ: ایسے کرتے ہیں اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو (کنزالایمان)

آپ دیکھئے کہ خانصاحب نے کس بے دردی سے حضرت شیخ جیلانی کے فرمان ذی شان پر چھری چلائی ہے اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ انکی بات کی مخالفت کرنا زہر قاتل ہے اور دنیا و آخرت کی بربادی ہے تو پھر خانصاحب کو تیاری کر لینی چاہیے کہ انکی دنیا و آخرت ضرور خراب ہوگی۔

۲) حضرت شیخ جیلانی'' لکھتے ہیں اللھم انی اسئا لك بكل اسم ھو لك سميت به نفسك او انز لته فی کتا بك او علمته احد من خلقك او ا ستا ثرت به فی علم الغيب عند ك ۔

(غنیۃ۔ج2۔ص252۔قدیمی)

یعنی اے اللہ اپنے اس نام کے طفیل جو تو نے اپنی ذات کے واسطے مقرر فرمایا اور اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا علم غیب میں اپنے پاس خاص کر لیا ہے (اور کسی کو نہیں بتایا)

معلوم ہوا کہ عند الشیخ علم غیب خالق دو جہاں کے پاس ہے اور اسکو اس ذات بابرکات نے اپنے واسطے خاص کر لیا ہے جبکہ رضا خانی دوست تو انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام کو بھی علم غیب مانتے اور ساتھ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی ہم تو علم غیب عطائی مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلئے تو ذاتی خاص ہے نہ کہ عطائی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ علم غیب کی قسم عطائی ہے نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت کی تصریح کے مطابق جو انہوں نے ملفوظات میں کی ہے کہ علم جبکہ مطلق ہو اور خصوصاً جبکہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ (ملفوظات۔ حصہ سوئم۔ص317)

معلوم ہوا کہ علم غیب وعلم الغیب، عالم الغیب وغیرہ الفاظ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی استعمال ہو

سکتے ہیں مخلوق کیلئے استعمال قطعاً نہیں ہو سکتے۔

۷) شیخ جیلانی اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھتے'' و ما کا ن فيه فتنة وھلا كاو مكر ا من الله و امتحانا'' (مقالہ نمبر 10)

یہاں شیخ نے خدا تعالیٰ کے لیے مکر کا لفظ منسوب کیا ہے

جبکہ رضا خانی دین میں یہ فتویٰ موجود ہے

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کیا جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر۔۔۔۔۔۔۔۔تو کافر ہو گیا۔

(نجوم شہابیہ۔ص9،10) اس پر 54 بریلوی اکابر کے دستخط ہیں۔

۸) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

کہ قادیانیوں کا بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کافروں کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں

(نور الفرقان۔ص688۔ادارہ کتب سلامیہ)

یعنی بتوں کے متعلق نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرنا بدترین کفر ہے بقول مفتی صاحب اب دیکھئے

شیخ جیلانی لکھتے ہیں:

وہ تیرا رب عزوجل ہے اس کے قبضے میں بادشاہوں کی پیشانی ہے اس کے ہاتھ میں لوگوں کے وہ دل ہیں جو بدن کا بادشاہ ہے اور اسمیں متصرف ہے اور مخلوق کا مال اسی کا ہے مخلوق خدا کی طرف سے امین وکیل ہے اور تجھے دینے میں ان کے ہاتھ کی جنبش خدا کے اذن اور حکم سے اور اس کے جنبش دینے سے ہے۔ اسی طرح مخلوق کا دینے سے باز رہنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ سے اس کے فضل کو طلب کرو۔ اور فرمایا کہ جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ تمھارے لیے رزق کے مالک نہیں۔ (فتوح الغیب۔ مقالہ نمبر 20)

یہ آیت بتوں کے متعلق نازل ہونا بریلویوں کے ہاں مسلم ہے جو شیخ جیلانی انسانوں پر فٹ کر رہے ہیں۔ جن میں نیک اولیاء صلحاء سب ہیں۔

۹) شیخ جیلانی لکھتے ہیں لا ن ا لا شتغـال بغیر اللہ عزو جل شرك۔(فتوح الغیب۔مقالہ نمبر53)

کیونکہ غیر اللہ میں مشغول ہونا شرک ہے جبکہ اہل بدعت کا سارا کام ہے ہی غیر اللہ سے۔ مثلاً کہتے ہیں

اگر باب اجابت بند بھی ہو جائے تو کیا غم ہے
کھلتا رہتا ہے دروازہ معین الدین چشتی کا۔

۱۰) حضرت جیلانی لکھتے ہیں خدا کے رسول مقبول محمد ﷺ عاشورہ کے روز ہی پیدا ہوئے۔

(غنیۃ الطالبین۔ص432)

جبکہ پوری دنیا میں ایک بھی بریلوی ایسا نہیں جو عاشورہ (10 محرم) کے دن جشن عید میلاد النبی مناتا ہو۔

۱۱) حضرت جیلانی لکھتے ہیں مسلمانوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔

(غنیۃ الطالبین۔ص346)

معلوم ہوا کہ حضرت جیلانی عید میلاد النبی کے قائل نہ تھے لیکن بریلوی حضرات عید میلاد النبی کو کفر وایمان کا معیار سمجھتے ہیں۔

۱۲) بریلوی حضرات نبی کریم ﷺ کے لیے علم غیب مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قیامت کے دن کا علم تھا۔جبکہ حضرت شیخ عبدالقادر لکھتے ہیں ''خدا تعالیٰ نے جس چیز کو قرآن میں اس لفظ سے تعبیر کیا ہے۔''وما ادراک'' اسکی اطلاع خود رسول ﷺ کے دے دی۔اور جو لفظ'' مـا یدریك ''میں آیا ہے اسکی اطلاع آپ ﷺ کو نہیں دی گئی۔جیسے فرمایا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ قیامت نزدیک ہو مگر اسکا وقت نہیں بتلایا۔(قیامت کے وقت مقررہ کو اسی لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے) (غنیۃ الطالبین۔ص358,359)

۱۳) حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس صورت میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے رہے ہیں اسکو پہچانتا رہا ہوں۔مگر اس دفعہ اس صورت میں میں انکو

ایک نہیں پہچان سکا۔ (غنیۃ الطالبین۔ص128)

معلوم ہوا حضرت جیلانی کے ہاں نبی کریم کے لیئے عقیدہ علم غیب درست نہیں۔

۱۴) حضرت شیخ لکھتے ہیں قبر کے اوپر ہاتھ نہ رکھے اور نہ ہی قبر کو بوسہ دے کیونکہ ہاتھ رکھنا اور بوسہ دینا یہودیوں کی عادت ہے۔ (غنیۃ الطالبین۔ص85)

بریلوی حضرات آج کل درباروں،مزاروں پر کیا کیا کرتے ہیں سب کو معلوم ہے۔

۱۵) بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ معجزہ نبی کا فعل ہوتا ہے جبکہ شیخ جیلانی حضرت موسیٰؑ کے عصا کا سانپ بن جانا کے متعلق لکھتے ہیں۔

ترجمہ:یہ(معجزہ)اللہ کا فعل ہے نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کا۔ (الفتح الربانی۔مجلس نمبر10)

۱۶) حضرت شیخ فرماتے ہیں اے قوم تم شریعت کے متبع بنو اور بدعتی نہ بنو۔

(الفتح الربانی۔مجلس نمبر47)

اور جبکہ بریلوی حضرات بدعت میں دھنسے پڑے ہیں۔

۱۷) حضرت شیخ فرماتے ہیں قضاء الٰہی کو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کرسکتا اور نہ کوئی روکنے والا روک سکتا ہے۔ (الفتح الربانی۔ملفوظات شریف)

جبکہ بریلوی حضرت شیخ جیلانی کو تقدیر کے بدلنے پر قادر مانتے ہیں۔

۱۸) حضرت جیلانی فرماتے ہیں''اے غیر خدا سے اشیاء مانگنے والے تو بیوقوف ہے جبکہ بریلوی حضرات غیر خدا سے مدد مانگنا دین ایمان مانتے ہیں۔

۱۹) حضرت جیلانی لکھتے ہیں توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو۔تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید ہے۔ (الفتح الربانی۔ص778)

جبکہ بریلوی حضرات توحید کو کبھی وہابیت کی ایجاد لکھتے ہیں کبھی کہتے ہیں شیطان بڑا موحد تھا کبھی کہتے ہیں توحید تو شیطان کو بھی حاصل تھی کبھی کہتے ہیں کہ توحید پر نجات نہ ہوگی۔

۲۰) بریلوی حضرات اولیاء سے استمداد کرتے ہیں اپنی حاجات میں اولیاء سے مدد مانگتے ہیں اور اسکو بڑا فخر سمجھتے ہیں جبکہ شیخ لکھتے ہیں''کل بھلائیاں اور عطائیں دینا،منع کرنا،امیر

بنانا،فقیر کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے عزت وذلت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔اس کے غیر
کے قبضہ میں کچھ نہیں پس عقلمند وہی ہے جو اس کے دروازے کو لازم پکڑے اور غیر کے در
وازے سے منہ پھیر لے۔(الفتح الربانی۔مجلس نمبر 3) مزید لکھتے ہیں جو شخص نقصان ونفع کو
غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے وہ اسی غیر کا بندہ ہے جس کی طرف سے
نفع ونقصان کو سمجھا۔(مجلس نمبر 23) مزید لکھتے ہیں جس نے مخلوق سے طلب گاری کی
پس وہ اللہ کے دروازے سے اندھا ہو گیا۔ (الفتح الربانی۔ص 640)

مزید لکھتے ہیں جو کچھ کہنا سننا ہو اپنے رب سے کہے سنے اور اپنی ہر ضرورت حق تعالیٰ سے
طلب کرے۔ (غنیۃ الطالبین۔حصہ دوئم)

(یہ چند باتیں صرف نمونے کے طور پر لکھی ہیں)

4. شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا مسلک اور بریلوی مسلک

نوٹ: بریلوی حضرات کی اکثر جامع مساجد کے باہر لکھا ہوتا کہ یہ مسجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے مسلک پر ہے

حالانکہ بریلوی مسلک اور محدث دہلوی کے مسلک میں زمین و آسمان کا فرق ہے مثلاً

۱) بریلوی حضرات آیت '' لیغفر لك الله'' کا ترجمہ کرنے میں گناہ کی نسبت نبی ﷺ کی
طرف کرنے کو حرام کہتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی نے اس کے ترجمہ میں گناہ کی نسبت نبی پاک
ﷺ کی طرف کی ہے۔ (اشعۃ اللمعات۔ج 1۔ص 137)

۲) بریلوی حضرات بدعات پر حسنہ کا لیبل لگا کر قبول کر لیتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں
''ہر بدعت ضلالت ہے یا ضلالت کا سبب۔ (اشعۃ اللمعات۔ج 1۔ص 150)

مزید لکھتے ہیں سنت کو مضبوطی سے تھامنا اگر چہ وہ چھوٹی ہو بہتر ہے بدعت کو پیدا کرنے سے
اگر چہ وہ حسنہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ سنت کے اتباع سے نور آتا ہے اور بدعت میں گرفتار
ہونے سے ظلمت۔ (اشعۃ اللمعات۔ج 1۔ص 158)

۳) نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ سواد اعظم کی پیروی کرو۔ بریلوی حضرات سواد اعظم سے
مراد عوام کی اکثریت لیتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں ''لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی
گئی ہے کہ اسکی اتباع کرو جس طرف اکثر علماء ہوں۔ (اشعۃ ج 1۔ص 154) بریلوی زہر کا
پیالہ پی سکتے ہیں اپنے علماء کی کثرت نہیں دکھا سکتے نہ ان کے مدارس زیادہ ہیں نہ علماء۔

۴) بریلوی حضرات نماز کے بعد مصافحہ کے قائل اور اس پر عمل پیرا ہیں جبکہ شیخ دہلوی فر
ماتے ہیں کہ ''بعض لوگ نماز کے بعد یا جمعہ کے بعد مصافحہ کرتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ یہ
بدعت ہے وقت کو خاص کرنے کی وجہ سے بہر حال مطلقاً مصافحہ کا سنت ہونا وہ باقی ہے پس

یہ ایک وجہ سے سنت ہے اور دوسری وجہ سے بدعت۔ (اشعۃ۔ج4۔ص22)

اصول یہ ہے کہ جب معاملہ سنت و بدعت میں متردد ہو جائے اسکا ترک بہتر ہے

(شامی۔ج1۔ص600)

۴) بریلوی ''غراب ابقع'' سے ''شہری کوا'' مراد لیتے ہیں اور ''عقعق'' سے ''جنگلی کوا'' مراد لیتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی نے ''غراب ابقع'' کو جنگلی کوا کہا ہے۔

(اشعۃ۔ج2۔ص399)

(یعنی شیخ دہلوی کے نزدیک جو حرام ہے وہ بریلوی کے ہاں حلال ہے)

۵) بریلوی حضرات بڑی شد و مد سے قبروں پر قبوں کے جواز کے قائل ہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں۔ ''قبر کے اوپر عمارت اور قبے نہ بناؤ کیونکہ یہ ساری بدعات ہیں اور مکروہ و مخالف طریقہ رسول اللہ ہیں۔ (شرح سفر السعادہ۔ص349)

۶) بریلوی حضرات تیسرے دن کی قل خوانی کے بڑی شدت سے قائل و فاعل اور اس پر عمل کرنے والے ہیں لیکن شیخ دہلوی لکھتے ہیں۔ یہ تیسرے دن کا مخصوص اجتماع اور دوسرے تکلفات کرنا (جیسے آج کل دیگیں پکائی جاتی ہیں یا بقول اعلیٰ حضرت چنے تقسیم کیئے جاتے ہیں) اور یتیموں کا مال بغیر وصیت استعمال کرنا بدعت و حرام ہے۔

(شرح سفر السعادہ۔ص352)

۷) بریلوی حضرات تعزیت کے لئے دروازوں اور گلیوں میں دریاں بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں ''تعزیت کے لیے دروازے پر یا راستے پر بیٹھنا بہت سخت مکروہ ہے کیونکہ یہ جاہلیت کا کام ہے (شرح سفر السعادہ۔ص352)

۸) آج کل بریلوی میت کے ایصال ثواب کے لیے اکھٹے ہو جاتے ہیں اور بیٹھ کر ختم کرتے ہیں لیکن شیخ دہلوی فرماتے ہیں پہلے لوگوں کی عادت نہ تھی کہ وہ میت کے لیئے نماز کے وقت کے علاوہ جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور نہ وہ قبر پر یا اسکے علاوہ ختم کرتے تھے یہ تمام بدعت ہے۔ (شرح سفر السعادہ۔ص351,352)

۹) بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو تمام اختیارات دیئے گئے تھے۔ اسی وجہ سے آپ نے ایک اعرابی کا کفارہ معاف فرما کر اسے فرمایا کہ یہ کھجوریں خود ہی کھالو کفارہ دینے کی ضرورت نہیں۔ جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں ''نبی کریم ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ابھی تم کھالو بعد میں کفارہ ادا کر دینا۔ (مدارج النبوۃ۔ج2۔ص233)

۱۰) ہمارے بریلوی دوست قبر کو بوسہ بھی دیتے ہیں سجدے بھی کرتے ہیں۔ جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں ''بوسہ اور سجدہ وغیرہ قبر کو حرام و ممنوع ہے۔ (مدارج النبوۃ۔ج2۔ص424)

۱۱) بریلوی حضرات نوافل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے قائل ہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں ''باجماعت نفل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (ما ثبت بالسنۃ شہر رمضان)

۱۳) بریلوی حضرات عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کرام سے کسی چیز کا ثابت نہ ہونا یہ دلیل نہیں ہوتا کہ وہ کام غلط ہے ناجائز ہے۔ اس اصول سے اہل بدعت ساری بدعات کو سہارا دیتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں ''جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے نفل باجماعت ادا کرنے کی کوئی روایت نہیں ہے تو معلوم ہو گیا کہ اسمیں کوئی فضیلت و برتری نہیں (معلوم ہو گیا کہ شیخ محض اس وجہ سے نفل باجماعت کا رد کر رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے اس عمل کا ثبوت نہیں) (ما ثبت بالسنۃ شہر رمضان)

۱۴) بریلوی حضرات لفظ مکر کا اللہ کے لیے استعمال کرنا الحاد و بے دینی سے تعبیر کرتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی لکھتے ہیں خدا کے مکر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کو معصیت میں رکھے اور اس پر نازو نعمت کے دروازے کھول دے تا کہ وہ مغرور و غافل ہو جائے۔ (تکمیل الایمان ص188)

۱۵) بریلوی حضرات کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اسکے خلاف کرنے پر خدا کو قدرت ہی نہیں جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں '' اس نے خبر دی ہے کہ مطیعوں کو ثواب دیتا ہوں اور عاصیوں کو عتاب کرتا ہوں اس طرح ہوگا جو اس نے فرمادیا ہے لیکن اسکے اوپر واجب نہیں ہے اگر بالفرض اسکے خلاف کرے تو کسی کو مجال نہیں کہ کہے کہ ایسا کس واسطے کیا۔

(تکمیل الایمان۔ص60)

١٦) بریلوی حضرات معجزہ کو نبی ورسول کا فعل سمجھتے ہیں جبکہ شیخ دہلوی لکھتے ہیں "معجزہ خدا کا فعل ہے نہ کہ فعل رسول۔ (تکمیل الایمان۔ص116)

١٧) بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو قیامت کا مقررہ وقت بتا دیا گیا (مطالعہ کریں: مقیاس حنفیت)۔جبکہ شیخ دہلوی لکھتے ہیں قیامت کا مقررہ وقت اللہ علام الغیوب کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (اشعۃ اللمعات۔ج4۔ص322)

١٨) حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آئے اور رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی سرکار ﷺ نے جواب دیا "جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے زیادہ نہیں جاننے والا یعنی جیسے سوال کرنے والا لاعلم ویسے جواب دینے والا بھی اس مسئلے میں لا علم ہے مگر ہمارے بریلوی حضرات کو شاید جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ جواب پسند نہ آیا وہ لکھتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اے جبرائیل قیامت سے تو بھی بے خبر نہیں اور میں بھی بے خبر نہیں تو بھی جانتا ہے میں بھی جانتا ہوں (مقیاس) جبکہ شیخ دہلوی پیارے آقا ﷺ کے جواب کے بارے میں لکھتے ہیں "میں (محمد ﷺ) اور تو (جبرائیل) دونوں اسکو (قیامت کو) نہ جاننے میں برابر ہیں۔ (اشعۃ اللمعات۔ج1۔ص45)

5. بریلوی حضرات کا آپس میں کافر کافر کا کھیل

بریلوی حضرات کا سب سے پسندیدہ کھیل ومشغلہ مسلمانوں کو کافر قرار دینا ہے۔ جب بریلوی حضرات ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دے چکے تو مزید کھیل کھیلنے کے لیے بریلوی حضرات نے یہ حل نکالا کہ چلو آپس میں کافر کافر کا کھیل کھیلتے ہیں۔بس پھر کیا ہونا تھا، بریلوی حضرات نے ایک دوسرے کو کفر کے سرٹیفیکیٹ جاری کرنے شروع کر دیے۔ایک بریلوی فتوی دیتا ہے تو دوسرا بریلوی اس کو کفر لکھ دیتا ہے۔دوسرا بریلوی فتوی دیتا ہے تو پہلا بریلوی اس کو کفر لکھ دیتا ہے مثلاً

1. نقش نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا

١) نعلین شریف کے نقش پہ بسم اللہ لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

(فتاوی رضویہ۔جلد21۔ص413)

٢) حضور پاک کے نعلین پاک کے عکس کے درمیان بسم اللہ یا عبد لکھنا جائز ہے۔

(فتاوی بریلوی شریف۔ص352۔محمد عبد الرحیم، محمد یونس رضا)

مخالف فتوی

١) نعلین پاک کے نقش پر بسم اللہ لکھنا یا اللہ لکھنا یا کوئی آیت وحدیث لکھنا شرعاً ناجائز اور بے ادبی ہے۔نہ دائیں نہ بائیں نہ اوپر نہ نیچے۔ جو شخص جانتے بوجھتے۔سمجھتے، عقل رکھتے ایسی گستاخی کرے وہ گمراہ ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

(نقش نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا۔ص3۔مفتی اقتدار احمد نعیمی)

٢) سراسر گستاخی وگمراہی ہے۔

(نقش نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا۔ص9۔مفتی اقتدار احمد نعیمی)

٣) نقش نعل پر اللہ کا نام لکھنا یا قرآن کی آیت لکھنا یا بسم اللہ شریف ہو سخت ترین حرام، حرام اشد حرام ہے۔ (نقش نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا۔ص19۔مفتی اقتدار احمد نعیمی)

2. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بکریاں چرانے والا کہنا

اللہ کے سچے راعی محمد رسول اللہ ہیں۔ آ کر ملو امن چین کے رستہ چلو۔

(اللہ جھوٹ سے پاک۔ احمد رضا خان۔ ص111)

مخالف فتویٰ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بکریاں چرانے والا (راعی) کہنا کفر ہے۔

(ایمان کی پہچان۔ حاشیہ تمہید الایمان ص100۔ حاشیہ مولانا محمد یوسف عطاری)

3. احمد رضا کا حقہ

احمد رضا: حقہ پیتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ ص253۔ احمد رضا)

مخالف فتویٰ

ایک شخص نے حقہ صرف مہمانوں کے لیے بنا رکھا تھا اس وجہ سے وہ حضور پاک کی زیارت سے محروم رہا حقے کی نلی شیطان کا ذکر ہے۔

(انوار شریعت۔ ص329۔ ج ا۔ مفتی محمد اسلم قادری) (افادات۔ احمد رضا، حامد رضا، نعیم الدین، نظام الدین)

4. جانوران صدقہ کی رانوں پر حبس فی سبیل اللہ

امیر المومنین فاروق اعظمؓ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔

(فتاوی رضویہ۔ ص640۔ جلد21۔ احمد رضا)

مخالف فتویٰ

کیا فاروق اعظم ان تمام تصورات لرزہ خیز سے آنکھیں بند کیے تھے۔ کیا فاروق اعظم پر اسماء الہیہ کی عزت وادب لازم نہ تھا۔ کیا یہ جھوٹی تہمت بنا کر فاروق اعظم کے دشمن رافضیوں کی نگاہ میں فاروق اعظم کو بدنام کرنے کی حماقت نہیں؟ ۔۔۔ کیا فاروق اعظم کی عزت پر ایسے

مضطرب ومشکوک ومجہول اقوال کو رد نہیں کیا جا سکتا؟ اور ایسے بے فکر بے صاحبان فتاویٰ کو قدم فاروقی پر قربان نہیں کیا جا سکتا؟ اب بتایئے ایسی مضطرب روایات پر مدعی علیہ کا اتنی بڑی گستاخی بے ادبی کی بنیاد رکھنا کہاں تک روا ہے۔

(نقش نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا۔ اقتدار احمد نعیمی۔ ص53,54)

5. رسول خدا کو بہروپیا کہنا

ہر اک رنگ میں اپنی رنگت دکھا کر۔ زمانے میں بہروپیا بن کے آیا

(اسرار المشتاق۔ غلام معین الدین شاہ گولڑہ شریف۔ ص27)

گولڑہ شریف سے بیان ہونے والا ہر لفظ اور لکھا جانے والا ایک ایک جملہ دلیل وحجت اور سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ (ازالۃ الریب عن مقالۃ فتوح الغیب۔ اشرف سیالوی۔ ص1)

مخالف فتویٰ

رسول خدا کو روپ بدلنے والا، کھیل کھیلنے والا، بہروپیا کہنا ان کی توہین اور کفر ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد15۔ ص308۔ احمد رضا خان)

6. اللہ حاضر وناظر

۱) لفظ حاضر اپنی حقیقی ولغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی شان کے ہرگز لائق نہیں۔

(تسکین الخواطر فی مسئلہ الحاضر والناظر۔ احمد سعید کاظمی۔ ص10)

۲) اسی لیے متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے اس پہ انکار کیا۔ بلکہ علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا۔

(تسکین الخواطر فی مسئلہ الحاضر والناظر۔ احمد سعید کاظمی۔ ص10)

۳) خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ (جاء الحق۔ مفتی احمد یار خاں صاحب۔ ص162)

۴) اللہ کے لیے حاضر وناظر کا لفظ استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد14۔ ص688،640)

۵) اللہ کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا بہت برے معنی رکھتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ قدیم۔ جلد 6۔ ص640)

۶) اللہ کے لیے اس لفظ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(فتویٰ رضویہ۔ فہارس۔ ص384)

۷) اللہ کے اسماء میں شہید وبشر ہے اس کو حاضر وناظر نہ کہنا چاہیے۔

(فتویٰ رضویہ۔ فہارس۔ ص384)

مخالف فتویٰ

۱) القرآن: ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔

(کنز الایمان۔ سورہ انبیاء۔ آیت 78۔ احمد رضا خان)

۲) اگر خدا کو حاضر ناظر نہیں سمجھتا تو محض جاہل ہے۔

(سرور القلوب۔ نقی علی خان۔ عبد الحکیم شرف قادری کی تائید۔ ص216)

۳) کوئی ایسا نہیں جو عرش سے لے کر تا تحت الثریٰ ہر مکان ہر آن میں اللہ تعالیٰ کی طرح حاضر وناظر ہو۔ (انوار ساطعہ۔ ص432۔ مولانا عبد السمیع انصاری۔ تقریظ احمد رضا خان)

۴) التحیات میں کہتا ہے "السلام علیک" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی جس طرح اللہ کو حاضر ناظر مانتے اسی طرح حضور کو بھی۔ (تفسیر نعیمی۔ جلد 1۔ ص58۔ احمد یار خاں)

۵) ہر وقت اور ہر لحظہ خداوند کریم کی ذات کو حاضر وناظر سمجھنا چاہیے

(انوار شریعت۔ ص471۔ ج1۔ مفتی محمد اسلم قادری)

7. حضرت خضر علیہ السلام کی توہین

جس روز حضرت سلطان المشائخ کے یہاں مجلس سرور وسماع ہوتی ہے اس روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی نگہبانی فرماتے ہیں۔

(سبع سنابل۔ مفتی محمد خلیل خان برکاتی۔ ص 147)

مخالف فتویٰ

یہ جملہ سخت ترین گستاخی ہے۔ حضرت خضرؑ اللہ کے نبی ہیں اور اس طرح کے بے ہودہ جملے ان کی شان میں بولنے بدتمیزی کی حد ہے۔۔۔۔۔ یہ مترجم صاحب یا کاتب کی چشم پوشی ہے۔ سخت گناہ ہے اگر مفتی خلیل یا کاتب حیات ہیں تو ان سے توبہ کروائی جائے۔

(تنقیدات علیٰ مطبوعات۔ مفتی اقتدار احمد۔ ص4-5)

8. حضور ﷺ کا علم

جو شخص حضور کے علم کو عزرائیل اور شیطان کے علم کے برابر بھی نہ جانے وہ جاہل وغبی یا گمراہ وغوی ہے۔ (کوثر الخیرات۔ ص94۔ اشرف سیالوی)

(یعنی جو شخص برابر جانے وہ گمراہ وغبی نہیں ہے۔)

مفہوم مخالف: مفہوم مخالف حنفیہ کے نزدیک عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں معتبر نہیں۔ کلام صحابہ ومن بعدہم میں معتبر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ۔ فہارس۔ ص105۔ احمد رضا)

مخالف فتویٰ

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی کریم اور شیطان کا علم برابر ہے تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

(انوار شریعت۔ مفتی نظام الدین۔ جلد 1۔ ص380)

9. انبیاء گناہ پر قادر

حق یہ ہے کہ باوجود گناہ پر قادر ہونے کے گناہ سے اجتناب کے ملکہ اور مہارت کو عصمت کہتے ہیں۔ (انبیاء گناہ پر قادر ہونے کے باوجود گناہ نہیں کرتے)

(مقالات سعیدی۔ غلام رسول سعیدی۔ ص85)

مخالف فتویٰ

اگر کسی بدبخت گستاخ مصنف نے یہ لکھ دیا کہ نبی گناہ کر سکتا ہے مگر کرتا نہیں ہے تو وہ مصنف

خود ابلیس وشیطان ہے۔ (تفسیر نعیمی۔جلد 16۔ص916۔مفتی اقتدار احمد نعیمی)

10. انبیاء علیہ السلام کو بشر کہنا

۱)اس لیے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء علیہ السلام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔
(کنزالایمان خزائن العرفان۔محمد نعیم الدین حاشیہ۔ص5)

۲)انبیاء کو بشر کہنا حرام ہے۔ (جاء الحق۔مفتی احمد یار۔مکتبہ اسلامیہ۔ص165)

۳)ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی۔آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔

(مقیاس حنفیت۔محمد عمر اچھروی۔ص238)

مخالف فتویٰ

۱)انبیاء و بشر ہیں۔ (کتاب العقائد۔محمد نعیم الدین مرادآبادی۔ص9)

۲)آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں۔ (کنزالایمان۔سورہ حم سجدہ۔آیت 6)

11. حضور ﷺ کی توہین کرنے والے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان کہنا؟

حضور کی توہین کرنے والا ایسے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی و رہبر قوم ماننا اگر اسکے اقوال پر اطلاع کے بعد ہے خود کفر و موجب غضب رب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ۔ص260۔جلد15)

مخالف فتویٰ

۱)مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ۔۔۔۔(فتاویٰ رضویہ۔فہارس۔ص169)

۲)مولانا محمود حسن کے ترجمہ میں۔۔۔۔الخ (انوار رضا۔ملک شیر محمد اعوان۔ص94)

۳)مولانا کوثر نیازی نے اپنے مقالہ میں بیان کیا کہ میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیو بندی شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی محمد ادریس کاندھلوی سے لیا ہے۔

(حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت۔مفتی محمد فیض احمد اویسی۔ص12)

۴)یہ مسئلہ ایک بار مولانا احمد علی محدث سہارنپوری مرحوم کے سامنے پیش کیا۔۔۔۔(انوار ساطعہ۔مفتی عبدالسمیع انصاری۔ص273)

۵)مولانا سید حسین احمد مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند کی تالیف۔۔۔۔(انوار رضا۔خواجہ حمید الدین سیالوی بن قمر الدین سیالوی۔ص161)

12. انبیاء کرام اور حضور ﷺ کی طرف نسیان کی نسبت کرنا

۱)یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ (ملفوظات۔حصہ سوم۔ص288۔احمد رضا)

۲)انبیاء کرام کو بعض وقت کسی خاص چیز کا نسیان ہوسکتا ہے۔

(جاء الحق۔ص128۔احمد یار نعیمی)

مخالف فتویٰ

حضور ﷺ پر نسیان کا وہم وگمان کرنا پاگل پن ہے۔

(انسان اور بھول۔ص358۔فیض احمد اویسی)

13. حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نہ تو حضور ﷺ کو عالم الغیب کہتے ہیں نہ مانتے ہیں۔ (نعمۃ الباری۔ص272۔ غلام رسول سعیدی)

مخالف فتویٰ

مضمون طویل ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو اسکے برعکس یعنی حضور انور کو عالم الغیب نہ سمجھنے والوں پر نحوست کے نمونے بھی پیش کرتا۔

(علم غیب کا ثبوت۔ص17۔فیض احمد اویسی)

14. حضور علیہ السلام کو فلاں چیز کا علم نہ تھا

ملکہ شعر گوئی حضور کو عطا نہ ہوا۔ (ملفوظات۔احمد رضا خان،۔حصہ 2۔ص209)

مخالف فتویٰ

وہ کون بد بخت ہے جو قرآن کے خلاف کہے کہ حضور علیہ السلام کو فلاں چیز کا علم نہ تھا اور فلاں بات نہیں جانتے تھے۔ (علم غیب کا ثبوت۔ص5۔فیض احمد اویسی)

15. اللہ کی قدرت

جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے اور وہ قادر ہے کہ کافروں کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر بک رہا ہے۔

(تفسیر نعیمی۔جلد 7۔ص562۔سورہ انعام آیت 62۔احمد یار نعیمی)

مخالف فتویٰ

۱) علماء وہابیہ اس مقام پر ایک مغالطہ بھی دیا کرتے ہیں اور جہلا کے بہکانے کو کہہ کرتے ہیں ۔کیا اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں کہ دوزخیوں کو جنت میں اور جنتیوں کو دوزخ میں ڈال دے۔اس کا جواب یہ ہے کہ نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا یا بالعکس اس پر ہمارا کلام نہیں ہے۔

(مقالات کاظمی۔ص240۔سعید احمد کاظمی)

۲) خواہ وہ تمام شیطان اور سرکشوں کو جنت میں داخل کر دے۔یہ اس کا حق ہے خواہ وہ چاہے کہ اپنے معبود ہونے کے لحاظ سے مقربین وصدیقین کو جہنم میں داخل کر دے۔اس پر کوئی شخص اعتراض نہیں کر سکتا۔

(نجوم الفرقان۔ج8۔ص495،490۔عبدالرزاق بھترالوی)

16. حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے

نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

(حدائق بخشش۔ص62۔حصہ 1۔احمد رضا خان)

مخالف فتویٰ

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی ذات مقدسہ سے

فرمایا اس کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کی ذات حضور علیہ السلام کی ذات کا مادہ ہے یا حضور ﷺ کا نور اللہ کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے اگر کسی نہ واقف شخص کا یہ اعتقاد ہے تو اسے توبہ کرنا فرض ہے۔اس لیے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر وشرک ہے۔

(سعید احمد کاظمی۔مقالات کاظمی۔ص56۔مکتبہ فریدیہ)

17. حضور ﷺ کو اللہ کی طرح حاضر وناظر ماننا

نمازی جس طرح اللہ کو حاضر وناظر مانتے اسی طرح حضور کو۔

(تفسیر نعیمی۔ج1۔ص58۔مفتی احمد یار نعیمی)

مخالف فتویٰ

اگر آپ کی ذات کو علم غیب استقلالی سمجھتا ہے اور بذات ہی ہر جگہ اور ہر مقام میں خداوند کریم کی مانند حاضر وناظر سمجھتا ہے تو اسکے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

(مضمون مولوی نظام الدین ملتانی۔انوار شریعت۔ص243)

18. کفر کا بخشا جانا

اہلسنت کے مذہب میں کفر کا بخشا جانا عقلاً جائز ہے۔معتزلہ ناجائز سمجھتے ہیں۔

(الکلام الاوضح۔ص289۔نقی علی خان۔ضیاالدین پبلیشر کراچی)

مخالف فتویٰ

حنفیوں کے نزدیک کفر کی بخشش عقلاً بھی نہ روا ہے۔

(غلام دستگیر قصوری۔ص437۔تقدیس الوکیل)

19. خدا کو ہر جگہ حاضر وناظر کہنا

۱) بلکہ آپ کے امام الطائفہ نے بھی خدا کو ہر جگہ حاضر وناظر کہہ کر اسکی توہین کی ہے۔

(انوار رضا۔اختر رضا خان۔ص115)

۲) اور میاں جی ہر جگہ حاضر وناظر ہونا خدا کے لیے خاص بتا چکے، اور اسطرح اپنی توحید مزعوم میں روافض سے مل چکے جو حضرت علی کی نسبت حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ مشرکین کے بھی مشابہ ہوگئے۔ جو رام کو ہر شے میں رما ہوا جانتے ہیں۔ (انوار رضا۔ اختر رضا۔ص117)

مخالف فتویٰ

۱) وہ تو (اللہ) ہر جگہ ہمارے ساتھ حاضر ہے مگر ہم اس سے دور ہیں۔

(معلم تقریر۔ مفتی احمد یار۔ص120)

۲) کوئی ایسا نہیں جو عرش سے لے کر تا تحت الثریٰ ہر مکان ہر آن میں اللہ تعالیٰ کی طرح حاظر وناظر ہو۔ (انوار ساطعہ۔ مولوی عبدالسمیع انصاری رامپوری۔ص ۴۳۲)

۳) جو اللہ کو حاضر وناظر نہ سمجھے وہ کافر ہے۔

(شبیہ شیر ربانی۔ قاری غلام عباس نقشبندی۔ص178)

20. کسی کو حضور ﷺ کا امام وشیخ ماننا

مولوی سید امیر صاحب کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی کہ گھوڑے پر تشریف لے جا رہے ہیں عرض کی حضور ﷺ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد اللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے (احمد رضا نے) پڑھایا۔

(احمد رضا۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ص173۔ حصہ 2)

مخالف فتویٰ

۱) کیا ایک برگزیدہ نبی کو غیر نبی بلکہ معمولی مولوی کا مقتدی بنانے کی کوشش فساد قلب نہیں تو اور کیا ہے۔

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔ فیض احمد اویسی۔ص75)، (لطائف دیوبند۔ محمد ہاشمی میاں کچھوچھوی)

۲) کسی کو حضور کا امام وشیخ ماننا کفر ہے۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص632)

۳) کسی کو حضور کا امام ماننا شدید گستاخی ہے۔ گندہ قلم اور گندی زبان ہے۔ بے ادبی۔

(مولوی حسن علی رضوی۔ برق آسمانی۔ص65)

21. شیطان کو علم غیب

اللہ نے شیطان کو علم غیب دیا۔ (نور العرفان ص751 احمد یار نعیمی) (شیطان بھی ایک جن ہے)

مخالف فتویٰ

یہ عقیدہ رکھنا کہ جن کو علم غیب ہے یہ کفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب۔ص318۔ الیاس عطار قادری)

22. رسولوں کو غیر اللہ کہنا

حضرت ربیعہ نے حضور ﷺ سے جنت مانگی تو یہ نہیں فرمایا کہ تم نے خدا کے سوا مجھ سے جنت مانگی تم مشرک ہوگئے۔ بلکہ فرمایا وہ تو منظور ہے کچھ اور بھی مانگو۔ سنو! یہ غیر خدا سے مانگنا ہے۔

(جاء الحق۔ص195 احمد یار نعیمی) ۔۔۔۔ یعنی جناب رسول اللہ ﷺ کو غیر خدا لکھا ہے

مخالف فتویٰ

رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتویٰ کفر ارشاد فرمایا:

(مقیاس حنفیت۔ص42۔ عمر اچھروی)

23. دو خداؤں کا تصور

احمد رضا نے اپنے فتاویٰ میں عنوان باندھے ہیں وہابیوں کے جھوٹے خدا، دیوبندیوں کے جھوٹے خدا، رافضیوں کے جھوٹے خدا، غیر مقلدوں کے جھوٹے خدا، عیسائی کے جھوٹے خدا۔ یعنی اس نے کئی خداؤں کا ذکر کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ج1)

مخالف فتویٰ

مولوی حسن علی رضوی علماء دیوبند کو کہتا ہے۔

گویا اہل دیو بند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں، بریلویوں کا خدا جدا ہے۔ اہل دیو بند کا خدا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر مصنف شیخ شیطانی خود مشرک ہوا۔

(برق آسمانی۔ مولانا حسن علی رضوی۔ ص156)

24. ابو طالب کا شرک پر مرنا

١) ابو طالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے۔ (رسائل رضویہ۔ ص429۔ احمد رضا)

٢) صحیح وکثیر احادیث کفر ابی طالب ثابت کر رہی ہیں۔ (رسائل رضویہ ص431۔ احمد رضا)

مخالف فتویٰ

اشرف سیالوی مولانا سرفراز خان صفدر کو کہتے ہیں علامہ صاحب کا اپنے اکابر کی ارشادات کے برعکس ہر حال میں ابو طالب کو مشرک اور کافر ثابت کرنا اہم مریضہ معلوم ہوتا ہے اور ہر قیمت پر اس کو ثابت کرنا چاہتے ہیں خواہ اپنا ایمان خطرے میں پڑ جائے۔

(گلشن توحید ورسالت۔ ج1۔ 156-155)

25. نبی اکرم ﷺ پر عتاب

رہا عتاب تو فی الجملہ وہ رسولوں کی طرف بھی متوجہ ہوا۔۔ جس سے ظاہر ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی طرف بھی عتاب متوجہ ہوا۔ (التبیان مع البیان۔ سید احمد سعید کاظمی۔ ص32)

مخالف فتویٰ

بعض بے ادب اور گستاخ لوگ اس موقعہ پر اس آیت کریمہ کے نزول کو نبی اکرم ﷺ پر عتاب اور تنبیہ سے تعبیر کرتے ہیں اور سرزنش اور باز پرس قرار دیتے ہیں۔

(گلشن توحید ورسالت۔ محمد اشرف سیالوی۔ ص171)

26. کافر کے لیے اسکے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرنا

جو کسی کافر کے لیے اسکے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور

ے وہ خود کافر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب۔ الیاس قادری۔ ص77) (بہار شریعت۔ ص44۔ مولوی امجد علی)

ابلہ ان بریلوی حضرات کو بھی پڑھ لیں

☆ سید احمد (فتویٰ مظہریہ۔ ص350۔ محمد مظہر اللہ)

☆ مولانا اسماعیل ۔ ص352

☆ مولانا گنگوہی ۔ ص356-361

☆ مولانا اشرف علی تھانوی ۔ (تاجدار گولڑہ۔ ص107۔ اس پر تقریظ عبد الحکیم شرف قادری اور نصیر الدین نصیر کی ہے)

☆ علامہ انور کشمیری ۔ (تاجدار گولڑہ۔ ص107)

☆ محدث کشمیری مرحوم۔ (اصول تکفیر۔ ص27۔ پیر محمد چشتی)

☆ مفتی محمد شفیع مرحوم۔ (اصول تکفیر۔ ص32۔ پیر محمد چشتی)

☆ مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(تفسیر الحسنات۔ ص74۔ ج1)

☆ حضرت مولوی محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

(تحفۃ الابرار مرزا آفتاب بیگ۔ مرزا نواب بیگ چشتی نظامی۔ ص447)

☆ مولانا اشرف علی تھانوی (ضیاء القرآن سے کنز الایمان کا خصوصی اڈیشن)

(حفیظ برکات شاہ، مضمون قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ۔ ص1101)

27. رسول کریم ﷺ کو نبوت کب ملی؟

رحمت دو عالم چالیس سال کے بعد نبی بنے۔ چالیس سال تک آپ ولی تھے نبی نہیں تھے۔

(تحقیقات۔ اشرف علی سیالوی)

مخالف فتویٰ

۱) جو شخص رسول کریم ﷺ کو پیدائشی نبی تسلیم نہ کرے وہ رحمت خداوند سے محروم ہے۔

(تجلیات علمی فی تحقیقات سلوی پیدائشی نبی۔ص14۔مفتی محمود حسین)

۲) غیر نبی کو نبی ماننا اور اسی طرح نبی کو نبی نہ ماننا دونوں کفر ہیں۔

(تنبیہات بجواب تحقیقات۔ص45۔مفتی محمد عبدالمجید خان)

۳) س: جو آدمی رسول پاک ﷺ کو چالیس سال سے پہلے نبی نہیں مانتا اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: وہ جاہل نہیں تو گمراہ ہے گمراہ نہیں تو جاہل ہے۔

(تنبیہات بجواب تحقیقات۔مفتی محمد عبدالمجید ص423۔فتوی: مفتی جلال الدین امجدی)

28. شیطان کا اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے مشابہ کرنا

شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے۔

(مواعظ نعیمہ۔حصہ 1۔ص141۔احمد یار نعیمی)

مخالف فتویٰ

۱) نہ یہ ممکن ہے شیطان آپ ﷺ کی آواز سے کلام کرے اور نہ یہ کہ اپنی آواز کو آپ کے مشابہ کر سکے اور سننے والے اسکی آواز کو آپ کی آواز قرار دیں۔اگر بالفرض یہ ممکن ہو تو تمام شریعت سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ (تبیان القرآن۔غلام رسول سعیدی۔ص778۔ج7)

۲) اگر شیطان آپ ﷺ کی آواز کی مثل پر قادر ہو تو یہ تعظیم کے خلاف ہے۔اگر شیطان آپ ﷺ کی آواز کی نقل اتار سکے اور لوگ شیطان کی آواز کو آپ کی آواز سمجھ لیں تو ہدایت گمراہی کے ساتھ جمع ہو جائے گی۔

(تبیان القرآن۔ص784۔ج7۔غلام رسول سعیدی)

29. حضور سید عالم ﷺ کی طرف بددعا کی نسبت کرنا۔

۱) جب حضور انور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی آپ کو سخت صدمہ ہوا اور آپ نے ان قبیلوں پر ایک ماہ تک بددعا فرمائی۔ (تفسیر نعیمی۔ج4۔ص166)

۲) قبیلہ عصیہ نے چند صحابہ کو قتل کر ڈالا تھا۔حضور ﷺ نے ان پر بددعا کی۔

(تفسیر عباسی حاشیہ قادری۔ص84۔عبدالمقتدر)

۳) بعض کا خیال ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کا ارادہ تھا کہ کفار کے حق میں بددعا فرمائیں۔

(تفسیر الحسنات۔ابوالحسنات محمد احمد قادری۔ص578)

مخالف فتویٰ

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو احزاب کی شکست اور انکے قدم اکھڑے کی دعا فرمائی اسکو بددعا کہنا جائز نہیں۔اور ایسا کہنا رسول اللہ کی سخت توہین ہے۔یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔جن لوگوں نے یہ لفظ لکھے ہیں انہیں توبہ کرنی چاہیے۔

(شرح مسلم۔غلام رسول سعیدی۔ص300-301۔ج5)

30. حضور ﷺ کو ان پڑھ کہنا

۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پچھلی کتابوں میں "اُمی" لقب سے خطاب فرمایا اس لیے کہ آپ ﷺ ان پڑھ تھے۔ (تفسیر مظہر القرآن۔ج1۔ص481۔مفتی مظہر اللہ)

۲) وہ جو پیروی کریں گے خاص رسول نبی ان پڑھ کی۔

(تفسیر الحسنات۔پارہ 6-10۔ج2۔ص853۔ابوالحسنات قادری)

مخالف فتویٰ

۱) حضور ﷺ کو ان پڑھ کہنا بے ادبی و گستاخی ہے۔

(رسائل اویسیہ۔ج7۔ص38۔فیض احمد اویسی)

۲) یہ معنی (ان پڑھ) حضور ﷺ کے لیے سمجھنا پرلے درجے کی بدقسمتی ہے۔

(فیض احمد اویسی۔ج 7۔رسائل اویسیہ)

31. غیر خدا کو قیوم جہان کہنا

۱) قیوم زمان، قطب الارشاد، مجدد عصر۔۔۔۔سیف الرحمن صاحب۔

(ہدایۃ السالکین فی رد المنکرین کے ٹائٹل پر)

* سیف الرحمن کہتا ہے مجھے حسام الحرمین کے تمام فتووں سے اتفاق ہے (اخوندزادہ نمبر) *

مخالف فتویٰ

غیر خدا کو قیوم جہان کہنے پر علماء نے تکفیر کی ہے۔

(فہارس فتاوی رضویہ۔ص280۔احمد رضا)

32. رسول ﷺ کی ناپسندیدہ چیزوں کا ارتکاب کرنا

۱) بچیاں حضور کی شان میں شعر پڑھ رہی تھیں حضور ﷺ نے منع فرمایا اور کہا وہی پہلے والے شعر پڑھو شارحین نے کہا ہے حضور علیہ السلام کو اسکا منع فرمانا اس لیے ہے کہ اسمیں علم غیب کی نسبت حضور ﷺ کی طرف ہے لہذا آپ ﷺ کو نہ پسند آئی۔

(جاء الحق۔ص122۔احمد یار)

۲) بسم اللہ شریف حقہ پیتے نہیں پڑھنا۔ (ملفوظات۔حصہ 2۔ص253۔احمد رضا)

مخالف فتویٰ

۱) نبی کریم ﷺ حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(سگریٹ نوشی کے مضمرات۔مصدقہ محمد حسن علی رضوی۔مصنف مولوی ظفر الدین سیالوی)

۲) اللہ کے نبی کو حقہ پینا اور علم غیب کی نسبت اپنی طرف کرنا دونوں ناپسند ہے جو کہ بریلوی حضرات دونوں کام کرتے ہیں۔فتوی دیکھیں۔

۳) جو لوگ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی ناپسندیدہ چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں وہ رسول اللہ

کو ایذا دیتے ہیں جس پر انکے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

(سگریٹ نوشی کے مضمرات۔ظفر الدین سیالوی)

33. نبی کریم ﷺ کی بشریت

جو ذات اقدس سب سے پہلے بشر (ابو البشر) سے بھی پہلے موجود ہو اس مقدس ہستی کو بشر کہنا یا ماننا کس طرح صحیح ہے۔ (انوار قمریہ۔ص94)

مخالف فتویٰ

جو نبی کریم ﷺ کی بشریت کا منکر ہے وہ تو مسلمان ہی نہیں۔

(مقام مصطفی۔مفتی محمد امین۔ص33)

34. کلیات کی نسبت خالق کی طرف کرنا

علم غیب کلی کی چابیاں اللہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(عقائد و نظریات۔عبد الحکیم شرف قادری۔ص87)

مخالف فتویٰ

کلیات کی نسبت خالق کی طرف کرنا کتنی بڑی جہالت ہے۔

(انوار قمریہ۔ص104)

35. شیطان لعین کا علم، نبی کریم ﷺ کے علم غیب سے زیادہ ماننا

رسول ﷺ اللہ کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ (خالص الاعتقاد۔ص6)

(مفہوم مخالف، صحابہ اور نیچے کے لوگوں کے کلام میں معتبر ہے۔فہارس فتاوی رضویہ 105۔احمد رضا)

مخالف فتویٰ

شیطان لعین کا علم، نبی کریم ﷺ کے علم غیب سے زیادہ ماننا خالص کفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب۔ص223۔الیاس قادری)

36. مِن دون اللہ کے معنی

من دون اللہ۔ کے اندر ملائکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیز علیہ السلام شامل ہیں۔

(مقیاس حنفیت۔ص108۔عمر اچھروی)

مخالف فتویٰ

نام نہاد مولوی جو جاہل وان پڑھ ہیں۔ من دون اللہ کے معنوں میں اولیاء اور انبیاء کو لے آتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اگر پھر بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کا باغی ہے کیوں کہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ کے باغی کی سزا قتل ہے۔

(صاحب کلی علم غیب۔ کرنل انور مدنی۔ص117)

(کرنل انور مدنی کی تعریف کرنے والے۔فیض احمد اویسی۔اللہ بخش نیئر۔حسن علی رضوی۔ محمود ساقی)

37. لاعلمی کی نسبت

۱) پیر مہر علی شاہ لکھتے ہیں اور یہ جو لکھا ہے کہ قیامت سات ہزار سال پہلے نہیں آسکتی میں کہتا ہوں یہ سات ہزار کی تحدید جو آپ نے لگائی ہے یہ منافی ہے لا یجلیھا لوقتھا الا ھو (اعراف نمبر187) کے۔

۲) اور ان احادیث کے جن میں آنحضرت ﷺ نے لاعلمی بیان فرمائی۔

(شمس الہدایہ۔ص66)

جبکہ فیض احمد اویسی لکھتا ہے

۱) آپ کی لاعلمی یا عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا کام ہے۔

(لاعلمی میں علم۔ص15۔فیض احمد اویسی)

۲) بدقسمتوں نے الٹا ایسے کریم کو لاعلم ثابت کرنے کی سعی خام کی ہے (ص17) لاعلمی کی تہمت لگانا گمراہی اور بے دینی ہے (ص24)

۳) لاعلمی کی تہمت لگانا گمراہی اور بے دینی ہے (لاعلمی میں علم۔ص24)

38. نبی ﷺ کا بھول جانا

نبی ﷺ نے فرمایا تھا میں تمھیں کل اسکی خبر دے دوں گا آپ انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔

(تفسیر تبیان القرآن۔سعیدی۔ج7۔ص90)

جبکہ فیض احمد اویسی لکھتا ہے

ان کی ذات کو کوئی بھولنے والا کہے تو اس جیسا بدبخت دنیا میں کوئی ہوگا۔

(عقائد سیدنا صدیق اکبر۔ص30۔فیض احمد اویسی)

39. کیڑے پڑ جانا

ایوب علیہ السلام کی آزمائش ہوئی کہ ان کے سب بیٹے مر گئے حال سارا برباد ہو گیا خود ایسے بیمار ہوئے کہ تمام بدن میں کیڑے پڑ گئے۔ (تفسیر مظہر القرآن۔ج27۔ص981)

جبکہ اویسی صاحب لکھتے ہیں

بعض اسرائیلیات میں ہے کہ آپ کے جسم پر کیڑے پڑ گئے یہ روایات ناقابل حجت ہیں اور اس میں ایک نبی علیہ السلام کی تنقیص اور عیب بھی ہے۔

(انبیاء اکرام کی قرآنی دعائیں۔ص15)

40. کتے کی مثال

۱) مفتی حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں۔ جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اس جنس کی توہین ہے (گستاخ کون۔ص54)

اور ایک اصول مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں

۲) حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔

(نور العرفان۔ پارہ 15۔ بنی اسرائیل۔ آیت نمبر 48۔ حاشیہ نمبر 6)

جبکہ

مفتی نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

حضور ﷺ جو اپنی عبدیت میں ایسے مشہور ہیں کہ اس خاص لفظ سے ظاہر ہو حضور بے نظیر بندے ہیں۔ کلب یعنی کتا ذلیل ہے مگر "کلبھم" اصحاب کہف کا کتا عزت والا

(نور العرفان۔ ص 432۔ پارہ 18۔ سورہ فرقان۔ آیت نمبر 1۔ حاشیہ نمبر 8)

41. نبی ﷺ کے ہوش وحواس

مفتی احمد یار نعیمی صاحب کہتے ہیں صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار جادو کیا گیا جس سے آپ کے ہوش وحواس بجانہ رہے۔ (نور العرفان ص 448۔ شعراء۔ نمبر 153)

جبکہ حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں

انبیاء، واولیاء، وملائکہ مقربین کے بارے میں کہنا کہ وہ بے حواس ہو جاتے ہیں یہ غلط ہے اگر چہ ملائکہ مقربین پر خوف الہٰی اور خشیت کا طاری ہونا حق ہے لیکن ان عظیم ہستیوں کو بے حواس کہنا ان کی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے۔ (گستاخ کون۔ ص 92)

42. نبوت سے پہلے آپ ﷺ کا نبی بنائے جانے کا خیال

حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں سعودی عرب کے وھابی حضرات کی طرف سے ملنے والی ترجمہ اور تفسیر جو مفت تقسیم ہوتی ہے اور دیگر نام نہاد مترجمین کے تراجم سے گریز کریں کیونکہ ان میں کئی مقامات پر مقام الوہیت ونبوت کی تنقیص کی گئی ہے مثلاً سعودیہ سے مفت ملنے والی تفسیر میں ص 1098 پر سورہ قصص کی آیت نمبر 68 کے تحت لکھا گیا۔

یعنی نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ آپ ﷺ کو رسالت کیلئے چنا

گیا۔ (گستاخ کون۔ ص 197)

۲) اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں

۱) آپ کو یہ امید نہیں تھی کہ آپ پر کتاب کا القاء اور نزول ہوگا اور تم رسول بن جاؤ گے۔

(تحقیقات۔ ص 169)

۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں آپ کو معلوم نہ تھا کہ ہم آپ کو مخلوق کی طرف بھیجیں گے اور تم پر قرآن نازل کریں گے۔ (تحقیقات۔ ص 170)

۳) تم وحی کے نزول سے قبل یہ گمان نہیں رکھتے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوگی۔

(تحقیقات۔ ص 170)

۴) تم نبوت کا محل بننے اور شرف رسالت کے ساتھ مشرف ہونے اور ہمارے خطاب کے لائق ہونے کی امید اور آرزو نہیں رکھتے تھے۔ (تحقیقات۔ ص 172)

43. نبی ﷺ کے گناہ

سلطان محمد اصغر علی بانی جماعت اصلاحی وتنظیم العارفین کے حکم سے محمد امیر خان نیازی نے سر الاسرار کا ترجمہ لکھا اس میں ہے "اے نبی اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہا کریں۔

(سر الاسرار معہ عربی متن۔ ص 75)

اب مفتی حنیف قریشی کی بھی سنئے کہتے ہیں

خود سوچیں کہ کیا نبی ﷺ کے گناہ ہو سکتے ہیں کہ جن کی معافی مانگنے کا حکم ہو رہا ہے اور کیا یہ ترجمہ تقدس رسالت کے خلاف نہیں۔ (گستاخ کون۔ ص 201)

44. انبیاء کا بھٹکا ہوا ہونا بے خبر ہونا ناواقف راہ ہونا

۱) نقی علی خان لکھتا ہے اور پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی

(الکلام الاوضح۔ ص 67)

۱) مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے شب معراج میں آپ کو اپنی خاص صفات سے ناواقف پایا

الخ۔ (شان حبیب الرحمان۔ص218)

۳)فاضل بریلوی لکھتے ہیں سورۃ شعراء کی نمبر 20 کے ترجمہ میں مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔

(کنزالایمان)

یہ موسی علیہ السلام کے لیے لکھا ہے جبکہ مفتی حنیف قریشی لکھتا ہے

بھٹکا ہوا ہونا بے خبر ہونا ناواقف راہ ہونا ،راہ بھولا ہوا ہونا یہ مقام نبوت کی ترجمانی نہیں ہے۔ (گستاخ کون۔198)

45. اللہ تعالی کی ذات کو عرش پر

۱)مفتی فیض احمد فیضی لکھتا ہے: جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے یعنی خدائے رحمن جس نے عرش پر قرار پکڑا (مدینے کے اہم اور مشہور واقعات۔ص18,17)

۲)مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے مصدقہ ترجمہ میں ہے "اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے چھ دن میں پھر اس نے عرش پر قرار کیا"۔ (آسان ترجمہ قران۔ص896۔سورۃ الم سجدہ۔آیت نمبر 4)

جبکہ حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں:

اللہ کے عرش کو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے تو جب اللہ تعالی کو عرش پر مستقر مانا جائے تو لازم آئے گا کہ فرشتوں نے معاذ اللہ اللہ تعالی کی ذات کو سر پر اٹھا رکھا ہے اور یہ کفریہ عقیدہ ہے۔

(گستاخ کون۔177)

46. اللہ کا مخلوق کو بھول جانا

اویسی صاحب لکھتے ہیں ۔انہوں نے اللہ کو بھلایا اللہ انہیں بھلا دے گا۔

(انسان اور بھول۔329)

جبکہ حنیف قریشی لکھتے ہیں:

ان وھابی تراجم میں تقدیس الوھیت کا خیال نہیں رکھا گیا اس لیے بھول جانا یا بھلا دیا جانا

مخلوق کے ساتھ خاص ہے۔ (گستاخ کون۔202)

47. حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرک ہونا (العیاذ باللہ)

مفتی حنیف قریشی صاحب لکھتا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سورج کو دیکھا تو فرمایا هذا ربی یہ میرا رب ہے۔ (مناظرہ گستاخ کون۔224)

جبکہ مولوی پیر محمد افضل قادری لکھتا ہے

اس جگہ بھی سب مترجمین نے جملہ خبریہ کے انداز میں ترجمہ کیا جس سے لازم آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتداء میں تارے چاند اور سورج کو رب مان لیا تھا اور بعد میں آپ نے اسی کی تردید کی تھی ان غلط تراجم سے دورات ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرک ہونا لازم آتا ہے۔ (آواز اھلسنت جنوری 2010۔ص 32,31)

48. حضور داتا گنج

اشرف سیالوی لکھتے ہیں حضور داتا گنج بخش علی ہجویریؒ (تحقیقات۔304)

جبکہ

نبیرہ امیر ملت اختر حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں حیلے اور وسیلے کو داتا خیال کرنا کفر ہے داتا صرف اسی کی ذات پاک ہے۔ (سیرت امیر ملت۔ص97)

49. حضور انور ﷺ کو گناہ گار لکھنا:

۱)مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے حضور ﷺ سے فرمایا جارہا ہے اپنی خطاؤں کی اور مسلمانوں کے گناہوں کی مغفرت مانگو۔ (تفسیر نعیمی۔ج1۔ص311)

۲)نقی علی خان لکھتے ہیں معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ۔ (الکلام الاوضح۔ص62)

۳)غلام دستگیر قصوری صاحب لکھتے ہیں تا کہ بخش دے تیری اگلی پچھلی تقصیریں۔ (تقدیس الوکیل۔ص218)

جبکہ

مولوی محبوب علی خان صاحب لکھتے ہیں جب حضور اقدس ﷺ کو درویش کہنے والا کافر ہے تو جوحضور انور ﷺ کو گناہ گار خطا کار قصوروار جان بوجھ کر قصداً لکھے وہ کافر نہ ہوگا؟

اس پر 54 بریلوی علماء کے دستخط ہیں (نجوم شھابیہ۔ص68)

50. اللہ تعالیٰ کی صفات

۱) مولوی احمد رضا لکھتا ہے۔ مکرحق تھا بڑا محب رسول مکرحق (خدا کا مکر)

(حدائق بخشش۔حصہ سوئم۔ص41)

۲) اور ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں اللہ کا ٹھٹھا کرنا یہ ہے کہ۔۔۔

(تفسیر الحسنات۔ج1۔ص150)

۳) اور مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے مصدقہ ترجمہ میں ہے۔اللہ ان سے مذاق کرتا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن۔ص7) اور مفتی مظہر اللہ شاہ لکھتے ہیں اللہ بھی انکو بھول گیا۔

(مظہر القرآن۔توبہ۔ص563)

جبکہ

محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

اگر اللہ تعالیٰ کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کیا جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر وفریب دھوکہ بازی ہنسی ٹھٹھا چالبازی داؤ چلنا بھولنا جھوٹ بولنا ظلم کرنا وغیرہ وغیرہ یا اس کے کسی نام سے ٹھٹھا کیا یا اس کے کسی حکم سے ہنسی کی یا اس کے وعدہ کا انکار کیا یا وعید کا تو کافر ہوگیا۔

(نجوم شھابیہ۔ص69)۔اس پر 54 بریلوی کی تائید ہے۔

51. کفار کی آیتیں مسلمانوں پر لگانا

مفتی احمد یار نعیمی نے نور العرفان کے آخر میں فہرست القرآن المجید لکھی ہے اس میں یہ آیت
انہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لا ترو نھم (اعراف۔آیت نمبر 243)

جو شیطان کے متعلق نازل ہوئی تھی اسکو محبوبان خدا پر فٹ کیا ہے مثلاً لکھتے ہیں

محبوبان خدا دور سے سنتے دیکھتے اور مدد کرتے ہیں اور نیچے یہ آیت لکھی ہے۔

(نور العرفان۔ص991۔ادارہ کتب اسلامیہ گجرات)

جبکہ مفتی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

قادیانیوں کا بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کفار کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں۔

(نور العرفان۔ص688۔ادارہ کتب اسلامیہ گجرات)۔

53. اللہ کا علم

مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں

لیعلم اللہ تاکہ اللہ جان لے یا فرمایا و لما یعلم اللہ الذین جاھدوا ابھی تک اللہ نے مجاہدوں کو نہ جانا (نور العرفان۔ص323۔نعیمی)

جبکہ محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

جہاد کرنے والوں کو بھی خدا نے ابھی تک نہ جانا اور ثابت قدم رہنے والوں کو بھی نہیں جانا تو وہ خدا بے علم جاہل ہوا یا نہیں۔؟ اپنے کفریات کو ترجمہ کے پردہ میں چھپاتے ہو۔خدا کے کلام کی ہنسی کراتے ہو۔ (نجوم شھابیہ۔ص10,9)

53. حضور ﷺ کی شان میں ہلکے لفظ

مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔ (نور العرفان۔ص345)

جبکہ مفتی صاحب

قرآن سے دم درود تعویذ کرنا جائز ہے قرآن کریم جیسے روحانی بیماریوں کا علاج ہے ایسے جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے اگر کسی کو الو، گدھا کہہ دیا جائے تو وہ غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جب جانوروں کے نام میں یہ تاثیر ہے تو رب کے نام میں بھی دفع مرض کا اثر ضرور

ہے۔ (نورالعرفان۔ص778)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن کر کھاتی تھی تلقف ما یافکون لہذا حضور ﷺ بھی اللہ کے نور ہیں مگر بشری لباس میں۔ (نورالعرفان۔ص19)

54. شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

مفتی ظہور احمد جلالی صاحب لکھتے ہیں:

آپ بچپن ہی سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ (شرح حدیث نجد۔ص107)

جبکہ مفتی حنیف قریشی صاحب لکھتے ہیں:

اتنے مشاہیر محدثین، علماء، ائمہ کی طرف سے ابن تیمیہ کی تکفیر و تضلیل و تردید کے باوجود انہیں شیخ الاسلام والمسلمین قرار دینا۔ پھر دیگر چند لوگوں کا سہارا لیکر ابن عربی کی تکفیر کرنا اور نظریہ وحدۃ الوجود کو شرک قرار دینا شریعت کے مقابلے میں نفس و ہوا پرستی اور سراسر بے لگامی نہیں ہے تو اور کیا ہے اور یہ اخلاق کریمانہ کی کونسی قسم ہے۔

(روئیداد مناظرہ گستاخ کون۔ص512)

55. کفرابی طالب

سید محمد امین شاہ صاحب نقوی رضوی فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد لکھتے ہیں:

بعض سرپھرے لوگ اپنی جہالت کی بنا پر سیدنا ابوطالب اور والدین مصطفےٰ پر تقریر و تحریر کے ذریعے سے نت آئے دن مختلف نوعیت کے بے بنیاد اعتراضات پھینکتے رہتے ہیں کہ حضرت ابوطالب نے کلمہ نہیں پڑھا۔۔۔۔۔۔مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا اپنا ایمان ہی مشکوک اور محل نظر ہے (ایمان ابی طالب ص59 ج1)

جبکہ ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں:

وہ حالت کفر مرے اور مذہب اہلسنت میں یہی مشہور ہے۔

(تفسیر الحسنات۔ج3۔ص49)

56. فاضل بریلوی اور کفرابی طالب

۱) فاضل بریلوی لکھتے ہیں: صحیح وکثیر حدیثیں کفرابی طالب ثابت کررہی ہیں۔

(رسائل رضویہ۔ج2۔ص431)

۲) ابوطالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے۔ (رسائل رضویہ۔ج2۔ص429)

معلوم ہو گیا ابوطالب ضروریات دین کا منکر تھا

۳) اور فاضل بریلوی لکھتے ہیں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے (فتاوی افریقہ۔ص119)۔ بقول فاضل بریلوی جو ایمان ابی طالب مانے وہ بھی کافر ٹھہرا۔

اب آگے دیکھئے کون کون پھنسا ہے:

۱) فاضل بریلوی نے حرم میں ایمان ابی طالب کا عقیدہ رکھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ (ایمان ابی طالب۔ج1۔ص93)

فاضل بریلوی صاحب اپنے فتوے میں خود آگئے جنھوں نے کافر کے پیچھے نماز پڑھی بقول خود۔

صائم چشتی، خواجہ قمرالدین سیالوی، عطامحمد بندیالوی، محمود شاہ محدث ہزاری، فیض الحسن شاہ سجادہ نشین آلومہار، قاری علی احمد امام مسجد سنی رضوی جامع مسجد و معلم مظہر الاسلام، امین شاہ صاحب، اقبال احمد فاروقی صاحب، صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، (ایمان ابی طالب پر ان کی تقاریظ موجود ہیں)۔

57. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ''تو'' کا لفظ

فاضل بریلوی نے ان پندرہ جگہ کنز الایمان ترجمہ قران میں تو کا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے استعمال کیا ہے۔

بقرہ نمبر 273 ، یونس نمبر 106 ،العمران نمبر 75 ،السا نمبر 51 ، مائدہ نمبر 41 ، انفال نمبر 50 ،الروم نمبر 48 ،الزمر نمبر 21 ۔ انفطار نمبر 19 ،المرسلت نمبر 14 ، الدھر نمبر 19 ،المنافقون نمبر 4 ،الھمزہ نمبر 5 القارعہ نمبر 3 ،القارعہ نمبر 10

جبکہ نقی علی خان کہتے ہیں

عرب میں باپ، بادشاہ سے کاف کے ساتھ (جس کا ترجمہ تو ہے) خطاب کرتے ہیں اور اس ملک میں یہ لفظ کسی معظم بلکہ ہمسر سے بھی کہنا گستاخی اور بے ہودگی سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو تو کہے گا۔ تو شرعا بھی گستاخ و بے ادب اور تعزیز وتنبیہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔

(اصول الرشاد ۔ ص 228)

58. حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا مزامیر سننا

بریلوی علامہ عطا محمد بندیالوی کہتے ہیں

غنا عام ازیں کہ بغیر مزامیر کے ہو یا یا مزامیر کے ساتھ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر ائمہ مجتھدین تک سب نے سنا ہے۔ (قوالی کی شرعی حیثیت ۔ ص 26)

تصویب وتصدیق شرف قادری نے بھی کی ہے۔

جبکہ مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ذات پر جس نے مزامیر سننے کا بہتان باندھا اس پر اعلانیہ توبہ و استغفار واجب ہے۔ (فتاوی فیض الرسول ۔ ج 2 ۔ ص 545)

59. لفظ یارسول اللہ

[illegible] قمر الدین سیالوی کہتے ہیں: اللہ راضی نہ ہوگا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ''یا محمد'' یا ''یارسول اللہ'' نہ لکھو گے۔ (فوز المقال ۔ ج 4 ۔ ص 445)

[illegible] نظام الدین مرولوی لکھتے ہیں:

[illegible] سیال شریف کے روضے میں اللہ محمد کا طغری بغیر لفظ ''یا'' کے لکھا ہوتا حال موجود ہے۔

(ہو المعظم ۔ تاریخ اشاعت 1979)

60. شاہ اسماعیل شہیدؒ

[illegible] حق خیر آبادی شاہ اسماعیل شہید کے بارے میں لکھتے ہیں

[illegible] اس کے کفر میں شک وتردد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین اور نا مسلمان ولعین ہے۔ (شفاعت مصطفی ۔ ص 247)

جبکہ

۱) مولوی احمد رضا خان کہتے ہیں: علما محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتی و علیہ الفتوی وھوا لمذھب و علیہ الا عتماد دفیہ السلامۃ دفیھا السد۔ (تمہید ایمان ۔ ص 51)

۲) پروفیسر مسعود نے لکھا ہے شاہ اسماعیل شہید

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ۔ ص 257)

۳) اشرف سیالوی کہتا ہے مولنا اسماعیل شہید (مناظرہ جھنگ ۔ ص 223)

۴) فتاوی مظہریہ میں مفتی مظہر اللہ شاہ لکھتا ہے مولنا اسماعیل مرحوم

(ص 350)، مزید لکھتے ہیں: مولنا اسماعیل (ص 350)

۵) پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی ترتیب وتقدیم سے چھپنے والی کتاب میں ہے مولوی محمد اسماعیل مغفور جہاد سکھاں میں شہید ہوئے۔ (تحفۃ الابرار ۔ ص 445)

۶)مفتی محمد حنیف قریشی کہتا ہے شاہ اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(روئیداد مناظرہ گستاخ کون۔ص442)

۷)مولانا ذاکر صاحب کی ادارت میں نکلنے والے رسالے میں ہے شیخ اسماعیل شہید اور سید احمد بریلوی میدان عمل میں نکل آئے۔

(اتحاد عالم اسلام نمبر۔ص114۔شمارہ نمبر12,11)

۸)نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں اسماعیل شہید (کشف المغیبات۔ص29)

61. بسم اللہ شریف کا ترجمہ

۱)مولوی احتشام الحق ملک لکھتے ہیں بسم اللہ شریف کے ترجمہ میں جاہلانہ غلطیاں اور نیچے لکھتے ہیں مترجمین نے ترجمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کی بجائے لفظ شروع سے ترجمہ کا آغاز کیا ہے چنانچہ مترجم کا قول خود اپنی زبان سے غلط ہوگیا کہ اس نے تو اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہی نہیں کیا۔

(آؤ حق تلاش کریں۔ص41۔مصدقہ مولوی شہزاد مجددی صاحب)(فیصلہ کیجئے ص51)

۲)عبد الرزاق بھترالوی صاحب کہتے ہیں اللہ کے نام کو پہلے لانے میں اہتمام شان بھی ہے اور کفار کا رد بھی۔ (تسکین الجنان۔ص30)

جبکہ

۱)مفتی امجد علی صاحب لکھتے ہیں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

(بہار شریعت۔ص158 اس پر تصدیق فاضل بریلوی کی بھی ہے)

۲)مفتی عزیز احمد بدایونی لکھتے ہیں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے

(ترجمہ قادری۔ص98)

۳)مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں بسم اللہ کی با استعانت کی ہے اور اس سے پہلے فعل پوشیدہ ہے اس کے معنی ہیں شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کی مدد سے

(نور العرفان۔ص2)

62. بسم اللہ شریف کے ترجمہ میں ''ہے'' لانا غلط ہے؟

مولوی شیر محمد جمشیدی صاحب لکھتے ہیں مزید غلطی یہ کہ نہایت رحم والا ہے یعنی ''ہے'' لکھنے سے جملہ خبریہ ہوگیا اور خبر میں جھوٹ سچ دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔

(فیصلہ کیجئے ص52,51)اور یہی بات (آؤ حق تلاش کریں ص42,41)میں بھی ہے

جبکہ

۱)مفتی عزیز احمد بدایونی لکھتے ہیں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔

(ترجمہ قادری۔ص11)مصدقہ عبد الحکیم شرف قادری

۲)پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ھمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ (ضیاء القرآن۔ص21۔ج1)

۳)مولوی عبد الرزاق بھترالوی لکھتے ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (نجوم الفرقان۔ج1۔ص161)

۴)ابو الحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔(تفسیر الحسنات۔ص66۔ج1)مصدقہ احمد سعید کاظمی صاحب

۵)مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ (تفسیر مظہر القرآن۔ج1۔ص49)

63. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان

بے شک سرکار اقدس آخر الانبیا ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے۔ (فتاوی فیض الرسول ج1 ص9)

جبکہ

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان بھی مانے وہ کافر ہے۔ (علم القرآن۔ص94)

64. شان نبوت

کاظمی صاحب لکھتے ہیں اہل سنت کے مذہب ہیں انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اس طرح عمل میں بھی پوری شان رکھتے ہیں جو شخص انبیاء علیھم السلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(مقالات کاظمی۔ص311۔ج2)

جبکہ

ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الہی کیا کوئی تیری مخلوق میں مجھ سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے تو اللہ تعالی نے مینڈک کے متعلق وحی فرمائی۔

(تفسیر الحسنات۔ج5۔ص445) مصدقہ کاظمی صاحب

65. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اھل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

(مقالات کاظمی۔ج2۔ص296)

جبکہ

مولوی احمد رضا خان کہتے ہیں:

حدیث صحیح ہے کہ جبرئیل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی جبرائیل حاضر نہ ہوئے سرکار تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام دربار پر حاضر ہیں فرمایا کیوں؟ عرض کیا انا لا ند خل بیتا فیہ کلب او رتصا ویر رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔

(ملفوظات۔ص354)

66. مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

کاظمی صاحب لکھتے ہیں

اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شان اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

(مقالات کاظمی۔ج2۔ص295)

جبکہ

فیض احمد اویسی نقل کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ (عقائد صحابہ۔ص5۔۔۔رسائل اویسیہ۔ج2)

(یعنی وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں)

67. انبیاء علیھم السلام کو بے خبر اور نادان کہنا (معاذ اللہ)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں

انبیاء علیھم السلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت دریدہ دھنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت و گمراہی۔ (مقالات کاظمی۔ص311۔ج2)

جبکہ

۱) مولوی اختر رضا خان لکھتا ہے

آپکو نبوت سے بے خبر پایا تو نبوت کی طرف راہ دی۔ (انور رضا۔ص141)

۲) سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

میں بے خبروں میں سے تھا۔ (تبیان القرآن۔ج1۔ص216)

یہ موسی علیہ السلام کے لئے لکھا ہے۔

٣) دو بریلوی اکابر کے مصدقہ ترجمہ میں ہے اور آپ کو پایا بے خبر تو ہدایت دی۔
(آسان ترجمہ قرآن۔ص1269)

٤) اے یوسف تیرا نام پیغمبروں میں لکھا اور تو نادانوں کے کام کرتا ہے۔
(سرور القلوب۔ص21۔ازنقی علی خان)

68. نبی ﷺ کے معجزات اور کمالات

کاظمی کہتا ہے "اہل سنت کا مذھب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر کو نبی سے بڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے"۔ (مقالات کاظمی۔ج2۔ص323)

جبکہ

حاجی محمد مرید احمد چشتی اپنے پیر خواجہ قمر الدین سیالوی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیے ہیں
میرے آقا کے معجزوں نے کئی عیسیٰ بنا دیے (فوز المقال۔ج4۔ص364)

69. نبی ﷺ کو راعی کہنا

١) مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی صاحب: اللہ کا محبوب امت کا راعی کسی پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے۔
(فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات وتشریحات۔ص52)

٢) اویسی صاحب لکھتے ہیں: آپ نے ہاتھ میں ایک لاٹھی لے لی اور ایک ننھا سا عیالی بن کر روانہ ہوئے۔ (بچپن حضور کا۔ص47۔۔۔رسائل اویسیہ۔ج7)

٣) احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں: اور اسکے سچے راعی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں آ کر ملو امن چین کا رستہ چلو۔۔۔الخ (فتاوی رضویہ۔ج١٥۔ص٤٣٠)

جبکہ

کاظمی صاحب لکھتے ہیں: راعنا کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتا تو وہ واسمعوا وللکافرین عذاب الیم کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا (گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے ص24 اور اویسی صاحب لکھتے ہیں آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بتائی۔
(بے ادب بے نصیب۔ص15)

70. کتب ورسائل پر (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنا پڑھنا

١) اویسی صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے "فضلات رسول ﷺ پاک ہیں"
(رسائل اویسیہ۔ج3)

٢) ایک رسالہ ہے جسکا نام "ہر گل پر شجر میں اسم محمد ﷺ" (رسائل اویسیہ۔ج2)

جبکہ

خود لکھتے ہیں: حمایت رسول ﷺ نظام مصطفے ﷺ شان رسول ﷺ عظمت نام مصطفے ﷺ اس طرح کے اسماء کتب ورسائل پر (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنا پڑھنا جہالت ہے۔
(جدید مسائل کے شرعی احکام۔ص95۔رسائل اویسیہ۔ج7)

71. حضور اقدس ﷺ کو روح کا علم

اویسی صاحب لکھتے ہیں یہود سے دو قدم آگے آج اس (آیت روح) سے استدلال کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو روح کا علم نہ تھا۔

جواب: اس ارشاد سے کہ روح امر رب سے ہے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو اس حقیقت کا علم نہ تھا۔ (امی لقب۔ص26۔رسائل اویسیہ۔ج7) یعنی جو یہ کہے کہ آپ ﷺ کو روح کا علم نہیں تھا وہ یہود سے دو قدم آگے ہے۔

جبکہ

نقی علی خان لکھتے ہیں: وہ جو اقلیم الاسلام میں لکھا ہے کہ خواص کو علم روح کا حاصل ہوتا ہے مگر نا اہل پر منکشف نہیں ہوتا کہ موجب فتنہ وفساد کا نہ ہو۔ اور سرور عالم ﷺ نے بھی اس

لئے اس کا بیان نہ فرمایا کہ افشاء اس راز کا کس وناکس پر باعث فتنہ وفساد ہے اور بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ جو روح کو نہیں جانتا اپنے تئیں نہیں جانتا اور جو اپنے تئیں نہیں جانتا خدا کو نہیں جانتا اور علم اس کا بعض اولیاء واصفیاء وحکماء وعلماء پر ظاہر ہوتا ہے مگر اتباعاً لخیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام زبان پر نہیں لاتے مراد اس سے علم بالوجہ یا علم بوجہ ہے علم بالکنہ روح کا کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔

(الکلام الاوضح۔ص371)

72. حضور ﷺ کے مشابہ ہونا

اویسی صاحب کہتے ہیں: خواب میں ابلیس بھی حضور ﷺ کے مشابہ نہیں ہوسکتا لیکن تھانوی ہوگیا تو کیا ہم کہنے پر مجبور نہیں کہ تھانوی ابلیس سے دوقدم آگے۔

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔ص82)

جبکہ

مکتبۃ المدینہ سے چھپنے والی کتاب ''تذکرہ صدر الشریعہ'' میں حضرت شاہ عالم صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بیمار رہے اور انکو اپنے اسباق رہ جانے کا بڑا افسوس تھا انہیں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی کہ شاہ عالم تمھیں اپنے اسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہذا تمھاری جگہ تمھاری صورت میں بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا کرتا تھا۔

(تذکرہ صدر الشریعہ۔ص38,37)

74. تمام مخلوق

جب تک آدمی یہ نہ سمجھ لے کہ گویا وہ تمام مخلوق قتل (فنا) کر چکا ہے (شرح ملفوظات اویس۔ص27۔۔رسائل اویسیہ۔ج7) یعنی اس وقت تک کامل نہیں بن سکتا۔

جبکہ

پیر محمد چشتی صاحب لکھتے ہیں: تمام مخلوق میں وہ (یعنی ذوات قدسیہ انبیاء، مرسلین علیھم الصلاۃ والسلام) بھی شامل ہیں (اصول تکفیر۔ص197)

75. غیر خدا کو عالم الغیب کہنا

۱) پیر محمد چشتی صاحب لکھتے ہیں نقل کرتے ہوئے اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصہ با لخالق جل و علی نحو القدوس و القیوم و الرحمن و غیرھا یکفر۔ (اصول تکفیر۔ص223) یعنی جو الفاظ خدا کے ساتھ ہوں غیر خدا کے لئے بولنا کفر ہے۔

۲) اور دوسری جگہ لکھتے ہیں علام الغیوب، عالم الغیب، عالم الغیب والشھادۃ جیسے مختص باللہ الفاظ کو غیر اللہ کیلئے استعمال کرنا ممنوع فی الاسلام وناروا ہے (ص284)

غیر خدا کو عالم الغیب کہنا کفر ہے۔

جبکہ

۱) مولوی عبد الحامد بدایونی صاحب لکھتے ہیں: محدثین ومتقدمین علماء وکرام کے نزدیک حضور عالم غیب ہیں۔ (تصحیح العقائد۔ص49)

۲) نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں: آپ کی ذات والا صفات کا اول سے عالم الغیب ہونا ثابت ہوا یا نہیں؟ (کشف المغیاب۔ص23)

۳) اویسی لکھتے ہیں: مضمون طویل ہوجانے کا خیال نہ ہوتا تو اس کے برعکس یعنی حضور انور کو عالم الغیب نہ سمجھنے والوں پر نحوست کے نمونے پیش کرتا۔

(علم غیب کا ثبوت۔ص17)

76. ماکان ومایکون اللہ تعالیٰ سے خاص کرنا

سید بادشاہ تبسم بخاری لکھتے ہیں: ماکان ومایکون ایک محدود زمانے کے علم کے نام ہے اس واللہ تعالی سے خاص کرنا علم خداوندی کو گھٹانا ہے۔

(دیوبندیوں سے لاجواب سوالات۔ص941)

جبکہ

مولانا کرم الدین صاحب لکھتے ہیں: جن کو بریلویہ نے اپنے اکابر میں سے مانا ہے۔ یہ مسئلہ بھی مسلم ہے کہ علم ماان وما یکون خاصہ ذات باری تعالیٰ ہے۔

(آفتاب ھدایت۔ص170)

77. ہولی دیوالی پر مٹھائی

فاضل بریلوی سے سوال ہوا کہ'' کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں۔ ارشاد اس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے۔

(ملفوظات۔ص129۔حصہ اول)

جبکہ

حسن علی رضوی کہتے ہیں ہندوؤں کے تہوار مثلاً دیوالی ہولی وغیرہ جو ہندوؤں کے نمبر 2 خدا سیتا کی سری لنکا سے واپسی کی خوشی میں سیتا سے منسوب کر کے منائی جاتی ہے ہولی بھی ھندو اوتاروں سے منسوب تقریب ہے کی مٹھائی، پوریاں، کھیلیں یا کچھ اور کھانا لینا درست فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ کھلم کھلا علی الاعلان وعلی الاطلاق شرک ہے۔

(محاسبہ دیوبندیت۔ص150,151۔ج1)

78. نبی کریم ﷺ کو غیر نبی سے تشبیہ

کاظمی کہتے ہیں چھ زمینوں میں انبیاء اللہ نہیں پائے جاتے بلکہ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو عبادت وقیادت وعظمت وامتیازی حیثیت میں انبیاء علیھم السلام سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(مقالات کاظمی۔ج2۔ص385)

جبکہ

فضل رسول بدایونی کہتے ہیں''ھو مثلہ فی الفضل الا انہ لم یاتہ بر سالتہ جبر ئیل ''اس شعر میں شاعر نے فضل میں غیر نبی سے تشبیہ دی اس وجہ سے اس میں نبی کریم ﷺ کی اہانت وتحقیر ہے۔

(مجموعہ رسائل فضل رسول۔ص108,190)

79. نور اور نور ہدایت

اویسی لکھتا ہے :قد جاءکم من اللہ نور میں نور مطلق ہے اسے نور ہدایت کی قید لگا نا گمراہی ہے۔

(احسن البیان۔ص26۔حصہ دوم)

جبکہ

۱) نعیم الدین مراد آبادی صاحب کہتے ہیں سید عالم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔ (خزائن العرفان تحت ھذہ الآیۃ)

۲) سعیدی کہتا ہے اکثر مفسرین نے نور ہدایت ہی مراد لیا ہے۔

(تبیان القران۔ج3۔ص139)

80. علم غیب کلی کی چابیاں

۱) شرف قادری کہتا ہے علم غیب کلی کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(عقائد ونظریات۔ص87)

۲) مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب کی تفسیر میں اس آیت کے بھی مفسرین نے دو مطلب بیان فرمائے

(i) غیب ذاتی کوئی نہیں جانتا۔

(ii) کلی غیب کوئی نہیں جانتا۔ (جاء الحق۔ص96)

۳) محمد خان قادری لکھتے ہے (علوم خمسہ) ان پانچ چیزوں کا علم کلی بھی اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔

(معارف رضا۔ص74 مئی جون2009ء)

جبکہ

عمر اچھروی کہتا ہے اللہ کے علم کو کلی سے متصف کر کے اپنی ذات پر قیاس کرنا اللہ کے علم کو محدود کرنا اور صراحتہ شرک ہے۔ (مقیاس حنفیت۔ص296)

81. غیرنبی وغیر رسول کو رسول ونبی کہنا

حسن علی رضوی کہتا ہے: ختم نبوت کا کھلا ہوا صریح انکار ہے کسی بھی غیر نبی وغیر رسول کو رسول ونبی کہنے والے کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔(من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر)

(محاسبہ دیوبندیت۔ج2۔ص323)

جبکہ

میاں شیر محمد شرقپوری صاحب نے ایک آدمی سے کہا تھا کہ لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ کہو۔(انقلاب حقیقت۔ص31)

اسی میاں شیر محمد شرقپوری صاحب کو خود حسن علی رضوی لکھتا ہے شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری

(محاسبہ دیوبندیت۔ص599۔ج2)

82. ذومعنی الفاظ

مولوی حسن علی رضوی کہتا ہے جن الفاظ کا ایک معنی صحیح اور ایک غلط اور بے ادبی وگستاخی پر مبنی ہو تو ایسا ذو معنی الفاظ بھی سخت ممنوع ہے للکفرین میں واضح اشارہ ہے انبیاء علھیم السلام کی شان میں ادنی بے ادبی بھی کفر قطعی ہے (محاسبہ دیوبندیت۔ص375۔ج2)

جبکہ

(1) مولوی احمد رضا خان نے" فعلتھا اذا و انا من الضالین ۔"(شعراء نمبر20) کا ترجمہ کیا ہے موسی نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ راہ کی خبر نہ تھی۔

(2) اور سعیدی نے اس کا ترجمہ کیا ہے میں بے خبروں میں سے تھا۔

(تبیان القرآن۔ج1۔ص216)

اور بے خبر کا معنی لکھا ہے غافل، بے ہوش، ناسمجھ، بے وقوف، جاہل وغیرہ۔

(جامع فیروز اللغات۔ص246)

(3) اور فاضل بریلوی نے کنز الایمان میں لکھا ہے تمھیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی

طرف راہ دی (ضحیٰ نمبر 7) یہ حضور کی طرف منسوب کیا ہے۔اور زلیخا کیلئے "ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں" (یوسف ص30۔کنز الایمان)

جبکہ زلیخا کی خود رفتگی اچھی نہ تھی اور سرکار طیبہ علیہ السلام کی محبوب مندوب تھی۔اب ایسا ذو معنی لفظ نبی پاک ﷺ کے لئے کیوں لکھا؟

(4) اور کاظمی صاحب (طہ نمبر 121) کا ترجمہ کرتے ہیں۔"آدم سے اپنے رب کا حکم بجا لانے میں نسیانا فروگذاشت ہوئی تو جنت کی سکونت سے بے راہ ہو گئے"۔

جبکہ بے راہ کا معنی گمراہ بھی لکھا ہے۔ (جامع فیروز اللغات۔ص247)

(5) اور پیر کرم شاہ بھیروی نے نبی پاک علیہ السلام کے لئے خواجہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔لکھا ہے خواجہ بدر وحنین۔ (جمال کرم۔ج2۔ص105)

جبکہ لغت میں خواجہ کا معنی میں ہیجڑا مخنث بھی لکھا ہے۔ (جامع فیروز اللغات۔597)

83. انگوٹھے چومنا

فاضل بریلوی لکھتے ہیں پیچ آیت کے وقت اس فعل کا ذکر کسی کتاب میں نہ دیکھا گیا اور فقیر کے نزدیک یہاں پر بنائے مذہب ارجح واضح، غالبا ترک زیادہ انسب والیق ہونا چاہیے۔

(ابر المقال۔ص18)

جبکہ

قمر الدین سیالوی لکھتے ہیں انگوٹھے چومنے سے منع کرنے والا ایمان کی دولت سے محروم ہے۔ (فوز المقال۔ص479۔ج4)

84. شریف مکہ

مولوی حسن علی رضوی کہتا ہے شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم شاہ مصطفی رضا خان صاحب نے کم از کم مسلمان شریف مکہ کو حضرت شریف زید مجدہ، انکی دن راتوں میں برکت ہوا یسے دعائیہ

کلمات سے نواز دیا تو مولوی مانچسٹری پر قیامت ٹوٹ پڑی۔

(محاسبہ دیوبندیت ج2 ص210)

جبکہ

فوز المقال میں ہے ابن سعود کے افعال قابل مذمت ہیں مگر غدار شریف مکہ کی حرکات اس سے زیادہ قابل لعنت ہیں شریف اور اس کے بیٹوں کا نامہ اعمال اس قدر سیاہ ہو چکا ہے کہ کوئی عقل سلیم لکھنے والا اس کی غداری ملعونیت سے انکار نہیں کرسکتا۔ابن سعود کی مخالفت کے جوش میں کئی افراد شریف مکہ کی بدکاریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مگر حق چھپانے سے چھپ نہیں سکتا ابن سعود اگر وھابی ہے تو حسین (شریف مکہ) کے فرنگی مذھب ہوئے میں شک نہیں شریف نے خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرکے حرم مکہ میں خونریزی کعبۃ اللہ پر گولہ باری، روضہ نبوی پر ہوائی جہازوں سے بمباری جائز رکھی۔

(فوز المقال ج3 ص45,44)

(i) گویا مصطفےٰ رضا عقل سلیم سے خالی ہے۔ (ii) شریف مکہ کی بدکاریوں پر پردہ ڈالنے والا ہے (iii) فرنگی مذھب کیلئے دعائیں کرتا ہے۔(iv) کعبۃ اللہ پر گولہ باری اور حرم مکہ میں خونریزی روضہ نبوی پر بمباری کو بھی روا سمجھتا ہے۔

85. تحریک خلافت ترک موالات

پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں: تحریک خلافت ترک موالات دونوں کی مشترکہ اساس انگریزوں کی مخالفت مقاطعت تھی (فاضل بریلوی اور ترک موالات۔ص27) آگے لکھتے ہیں : جن علماء نے مخالفت کی ان میں سرفہرست اعلی حضرت فاضل بریلوی کا نام نامی آتا ہے۔

(فاضل بریلوی اور ترک موالات۔ص27)

جبکہ

خواجہ ضیاء الدین سیالوی صاحب نے ترک موالات کے متعلق جو جمعیت علماء ہند کا فتوی تھا اس کے متعلق فرمایا کہ صاحبو اس فتوے کو وہ شخص ناقابل برداشت کہہ سکتا ہے جس کے دل

اس ایمان واسلام کی ذرہ قدر نہ ہو۔ (فوز المقال۔ج3۔ص270)

86. انگریزی گورنمنٹ

حسن علی رضوی کہتا ہے (علامہ خالد محمود دامت برکاتھم کے متعلق) اسکو شیطان نے پمپ مارا کہ اس عبارت میں گورنمنٹ کے لفظ سے پہلے بریکٹ میں انگریزی کا لفظ بند کرکے عبارت یوں کردے (انگریزی گورنمنٹ) (محاسبہ دیوبندیت۔ج2۔ص119)

جبکہ

خود یہی حسن علی رضوی لکھتا ہے (مولانا یعقوب نانوتوی کے متعلق) اس کے بعد مولنا چالیس روپے ماھوار شاھرہ پر ملازم ہوکر (انگریزی) گورنمنٹ کالج اجمیر چلے گئے۔ (محاسبہ دیوبندیت۔ص165۔ج2)

دوسری جگہ حضرت گنگوہی کا قول نقل کرتا ہے: میں جب حقیقت میں سرکار (گورنمنٹ انگلیشیہ) کا فرمانبردار رہاہوں تو (بغاوت کے) جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

(محاسبہ دیوبندیت۔ج2۔ص108)

ایک خیانت یہ بھی کہ "رہاہوں" کردیا جبکہ اصل عبارت پروفیسر مسعود نے نقل کی" میں جب حقیقت میں سرکار کا فرماں بردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا"۔(فاضل بریلوی اور ترک موالات۔ص34)۔تو ڈبل پمپ شیطان نے حسن علی کو مارا ہے۔

87. انبیاء کی طرف گناہ کی نسبت

جو شخص ان کو گناہ گار مانے وہ شیطان سے بھی بدتر ہے۔ (تفسیر نعیمی۔ج1۔ص263)

جبکہ

مولوی احمد رضا لکھتا ہے مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی (فضائل دعا۔ص86)

88. علم غیب کلی

اویسی صاحب لکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونا ہے ان سب کا علم بتادیا اسے علم غیب کلی کہا جاتا ہے۔

(عقائد اھلسنت ۔ص14)

جبکہ

ارشد القادری صاحب لکھتے ہیں جہاں تک مطلقا ذاتی اور کلی علم غیب کا سوال ہے تو وہ ہمارے نزدیک بھی غیر خدا کیلئے ثابت کرنا شرک ہے۔ (زیروزبر ۔ص49)

89. اللہ تعالیٰ کی شان کے نزدیک انبیاء علیھم السلام

اویسی صاحب کہتے ہیں جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے نزدیک انبیاء علیھم السلام چوھڑے چمار کی مثل یا ذلیل ہیں وہ کافر ہے۔ (عقائد اھلسنت ص7)

جبکہ

۱) مولوی احمد رضا خان کہتا ہے عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش ۔حصہ 3)
یہ قصیدہ حضور علیہ السلام کی شان میں لکھا ہوا بریلوی تسلیم کرتے ہیں

۲) نقی علی خان لکھتا ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر وحی آئی اس کے آخر میں ہے جب میرے روبرو کھڑا ہو بندہ ذلیل کی طرح کھڑا ہو۔ (جواہر البیان ۔ص47)

90. مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

عبد السمیع رامپوری صاحب لکھتے ہیں مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی جن کو ہمارے وقت کے منکرین بھی سب بالاتفاق معتمہ علیہ اور مسلم الثبوت جانتے ہیں۔

(انوار ساطعہ ۔ص451 ۔مصدقہ مولوی احمد رضا)

اس سے مفہوم مخالف یہ نکلتا ہے کہ رامپوری بھی ان کو اپنا بزرگ اور پیشوا اور معتمد علیہ سمجھتے ہیں ۔اور اس بات کو فاضل بریلوی نے بھی درست سمجھا تبھی تو تقریظ لکھی۔

دیکھئے

[illegible] سام الحرمین والا کہ جوان کے یعنی مولانا نانوتوی کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر [illegible] احمد رضا اور رامپوری پر لگا۔

91. اہلسنت دیو بند مسلمان

[illegible] صاحب لکھتے ہیں تماشہ یہ ہے کہ کسی دور میں کفار اس محفل سے جلتے تھے اور اس [illegible] میں بعض مسلمان جلتے ہیں۔ (انوار ساطعہ ۔ص296)

[illegible] رامپوری حضرت گنگوہی اور اکابرین دیو بند کا کر رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ انکو [illegible] مانتے ہیں۔

[illegible] رضا خاں کی تقریظ سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اس سے متفق ہے تو اب حسام الحرمین کا [illegible] گنگوہی کے متعلق جو ہے وہ رامپوری اور احمد رضا پر بھی لگ گیا۔

92. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

[illegible] نعیم اللہ لکھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم [illegible] سے ہرگز وسیع تر نہیں (شرک کی حقیقت ۔ص132) یعنی وسیع تو ہے مگر وسیع تر نہیں۔

جبکہ

[illegible] لکھتے ہیں جو شخص یہ کہے کہ مخلوق میں سے فلاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھتا ہے [illegible] ہے۔ (شرک کی حقیقت ۔ص126)

93. ہر جگہ موجود ہونا

۱) مولوی نعیم اللہ خان قادری لکھتے ہیں ہر جگہ موجود ہونا ۔۔۔۔۔۔ یہ سب اللہ وحدہ لاشریک [illegible] ہے۔ (شرک کی حقیقت ۔ص88)

۲) [illegible] حنیف قریشی کہتا ہے وہ ہر جگہ موجود ہے۔ (روئیداد مناظرہ گستاخ کون ص373)

۳) مولوی احمد یار نعیمی لکھتا ہے وہ تو ہر جگہ ہمارے ساتھ حاضر ہے۔ (معلم التقریر ص120)

جبکہ

مولوی الیاس عطار قادری کہتا ہے اللہ عزوجل کو اوپر یا آسمان پر رہتا ہے یا ہر جگہ ہے کہنا کفر لزومی ہے یہ عقیدہ رکھنے والا مسلمان اگرچہ علماء متکلمین کے نزدیک اسلام سے خارج نہیں ہوتا تاھم فقہائے کرام کے نزدیک اس پر حکم کفر ہے لہذا اس پر لازم ہے کہ توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب۔ص114,113)

94. آدم علیہ السلام سے خطاء

مفتی احمد یار نعیمی قلنا اهبطوا منها جمیعا کے تحت لکھتے ہیں اس سے پہلے کی آیت میں اس خطاء کا ذکر ہوا جو آدم علیہ السلام کو بہشت سے زمین پر لائی۔ (تفسیر نعیمی۔ج1۔ص269)

جبکہ

مولوی نعیم اللہ خان قادری لکھتے ہیں یہ خیال بھی دل میں لانا غیرت ایمانی کے خلاف ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کسی گناہ کی سزا میں زمین پر اتارے گئے (شرک کی حقیقت۔ص281)

95. اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا

مولوی احمد رضا خان بریلوی کہتا ہے مجھے شوخی طبع رضا کی قسم (حدائق بخشش حصہ اول ص32)

جبکہ

۱) مولوی نعیم اللہ خان قادری لکھتے ہیں شرک اصغر کو شرک فی المعاملات مثلا اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا (وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے) (شرک کی حقیقت ص ix)

۲) مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں ان مندرجہ تمام احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور شے کی قسم کہنا ممنوع ہے اور بفرمان نبوت غیر اللہ کی قسم بولنے والا کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔ (العطایا الاحمدیہ۔ج3۔ص493)

96. علم غیب کا عقیدہ

بریلوی علامہ ارشد القادری لکھتا ہے انبیاء کے حق میں علم غیب کا عقیدہ ہمارے نزدیک کفر

(زیروزبر ص155)

فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں یا حاضر و یا ناظر پس بکفر یا حاضر اور یا ناظر کہنا کفر نہیں ظاہر ہے کہ نفی کفر مستلزم جواز نہیں ہوسکتا اس لئے کہ ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ۔

(ندائے یارسول اللہ۔ص35)

اب معلوم ہوگیا کہ جو علم غیب کی نسبت کرتے ہیں وہ ارتکاب حرام کررہے ہیں۔

97. عالم الغیب

فاضل بریلوی کہتا ہے بے شک حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک سب ما کان وما یکون انہیں بتایا اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیروں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا۔ (علم غیب رسول ﷺ۔ص24)

جبکہ

دوسری جگہ یہی اعلیٰ حضرت فلاسفہ کا عقول عشر کے علم کے بارے میں جو نظریہ ہے اسکو لکھتے ہیں کہ "یہاں تک کہ کوئی ذرہ ذرات عالم سے ان پر مخفی رہنا ممکن نہیں (آگے رد کر کے لکھتے ہیں) یہ خاص صفت حضرت عالم الغیب والشهادة کی ہے جل و علی قال تعالیٰ۔

نہیں پہنچتی تیرے رب سے ذرہ برابر چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

اور اس کا غیر خدا، کیلئے ثابت کرنا قطعا کفر۔ (فتاویٰ رضویہ ج27 ص144)

احمد رضا اپنے فتوے سے خود کافر ہوا

98. درود اور سلام

۱) مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں و صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین

محمد و آله وصحبه اجمعین (فتاوی رضویہ ج27۔ص88)

۲)و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولنا محمد (فتاوی رضویہ ج27 ص228)

۳)و صلی الله تعالیٰ علی السید الجلیل و آله (فتاوی رضویہ ج27 ص641)

صرف صلوۃ لکھی ہے سلام نہیں لکھا

۴)مولوی احمد رضاخان صاحب لکھتے ہیں: سب درودں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا۔ (فتاوی رضویہ۔ج ۶۔ص ۱۸۳)

جبکہ

۱)بزم احناف کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''استمداد از عباد الرحمان'' میں ہے اگر صرف نماز والا درود شریف ہی پڑھیں اور تشہد کو ساتھ نہ ملائیں تو ''سلموا'' کے امر پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ٹھہریں کیونکہ اس درود شریف میں سلام کا لفظ نہیں۔(استمداد۔ص80)

۲)مفتی اقتدار نعیمی صاحب لکھتے ہیں نماز والا درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے حالانکہ بحکم قرآن سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف۔وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ (تفسیر نعیمی۔ج16۔ص110)

۳)مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں درود ابراھیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔ (تفسیر نور العرفان۔ص512)

۴)درود ابراھیمی صرف نماز پڑھنے کیلئے ہے بیرون نماز یہ درود شریف ناقص ہے۔کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور سلام کے بغیر درود شریف پڑھنا حکم قرآن کے خلاف ہے اس لئے مکروہ تحریمی ہے اور ہر مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔ (تنقیدات علی مطبوعات۔ص210)

اب مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں کہ جو درود مولوی احمد رضا نے لکھے ہیں ان میں سلام نہیں اس وجہ سے ان فتاوی کی روشنی میں،(۱) ناجائز (۲) غیر مکمل (۳) ناقص (۴) اور مولوی احمد رضا گناہ گار (۵) بحکم قرآن جو واجب ہے اس کو ترک کرنے والے وغیرھا۔

6۔ایک درد بھری آہ

بریلوی فتنے سے امت کو بچانے کیلئے یہ درد بھری آہ ہے شاید اسکو کوئی محسوس کرلے اور اس فتنہ سے اپنے ایمان کو اور اپنے دوست واحباب کے ایمان کو بچائے۔

قارئین ذی وقار

بریلوی علامہ نوربخش توکلی نے ایک کتاب ''سیرت رسول عربی ﷺ'' لکھی جس کے متعلق بریلوی حضرات نے یہ باور کرایا کہ

۱)یہ مولانا توکلی رحمۃ اللہ کی وہ تصنیف ہے جس پر انہیں حضور سرور دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی فلہذا یہ کتاب گویا رسول اکرم ﷺ کی منظور شدہ ہے۔

(نہایت الکمال۔ص4۔از فیض احمد اویسی)

۲)مولانا الحاج عبدالحمید لدھیانوی نے خواب میں آپکی وفات کے ایک ماہ بعد آپکو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی کیا وجہ ہے مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا میرے اللہ کو میری کتاب سیرت رسول عربی پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی۔ص38)

(نوٹ): یہ کتاب مندرجہ ذیل بریلوی علماء کے تعاون سے لکھی گئی i۔مولانا محمد خلیل خان فیضی ii۔مولانا محمد اسحاق چشتی iii۔مولانا محمد شوکت سیالوی iv۔ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی v۔محترم خلیل احمد رانا

قارئین ذی وقار اب بات سمجھ آ گئی کہ سیرت رسول عربی خدا کو بھی پسند ہے اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں بھی منظور شدہ ہے اب اس کتاب کی باتوں پر جو بریلوی فتوی لگائے گا وہ فتوی نوربخش توکلی پر تو لگے گا ہی سہی مگر ساتھ ساتھ خدا اور رسول کی توہین کے زمرے میں آئیگا آیئے ملاحظہ فرمایئے۔

مسئلہ نمبر 1:

توکلی صاحب لکھتے ہیں اللہ یستھزی بھم اللہ ہنسی کرتا ہے۔

(سیرت رسول عربی۔ص357۔ضیاء القران)

جبکہ بریلوی کہتے ہیں

اگر ان مترجمین کو تائید ربانی حاصل ہوتی اور ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا سچا تصور ہوتا تو وہ اس سبوح وقدوس کے حق میں دل لگی کرنا، ٹھٹھا کرنا، بتانا، ھنسی اڑانا وغیرہ بازاری محاورے ہرگز استعمال نہ کرتے۔

(انوار کنز الایمان۔ص336۔از مدنی میاں)

دوسری جگہ مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے بھی ھنسی وغیرہ کو بازاری لفظ قرار دیا ہے۔

(انوار کنز الایمان۔ص892)

قارئین ان باتوں کی طرح ہم ڈھیروں بریلوی فتاوی جات پیش کر سکتے ہیں مگر ہم نمونہ کیلئے ان کے جید افراد کے فتاوی نقل کریں گے۔

بریلویوں کے محبوب الملۃ محبوب علی خان قادری برکاتی نے اخیر ہی کر دی ہے اس نے ''ہنسی کرنا'' کو کفری ترجمہ قرار دیا ہے۔ (نجوم شھابیہ۔ص69,22)

اس کتاب پر تقریباً 54 بریلوی اکابرین بشمول حشمت علی قادری اور اجمل سنبھلی کے دستخط ہیں۔

تو قارئین اب آپ دیکھے یہ بریلوی فتوے کہاں جالگے (العیاذ باللہ)

مسئلہ نمبر 2:

توکلی صاحب لکھتے ہیں وما جعلنا القبلة التى كنت عليها الا لنعلم

اور نہیں مقرر کیا ہم نے قبلہ اسکو جس پر تو پہلے تھا (یعنی کعبہ) مگر اسی واسطہ کہ معلوم کریں کہ کون تابع رہے گا۔

(سیرت رسول عربی۔ص107)

جبکہ

ا۔ بریلوی رئیس التحریر علامہ ارشد القادری اس طرح کے ترجمہ کے متعلق لکھتا ہے کہ مندرجہ بالا ترجموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کو معاذ اللہ مستقبل کا علم نہیں ہے کیونکہ ان ترجموں سے نہایت وضاحت کے ساتھ یہ مفہوم نکلتا ہے کہ بیت المقدس کو قبلہ بنانے سے پہلے خدا کو علم نہیں تھا کہ قبلہ بنائے جانے کے بعد کون رسول کی پیروی کرے گا۔

(انوار کنز الایمان۔ص436)

اا۔ بریلوی علامہ مدنی میاں لکھتے ہیں بصیرت ایمانی سے محرومی کے باعث اتنا نہ سوچ سکے کہ معلوم ہو جائے (اور معلوم کر کے وغیرہ) کا محاورہ اس کیلئے استعمال کیا جائیگا جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو۔ (انوار کنز الایمان۔ص336)

ااا۔ پیر محمد افضل قادری لکھتا ہے

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کیلئے معلوم کرے یا معلوم ہو جائے یا وہ جان لے کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔

(آواز اھل سنت۔ص19۔جنوری2010)

IV۔ ملک شیر محمد اعوان لکھتا ہے

اس سے عجیب تاثر پیدا ہوتا ہے کہ معاذ اللہ ایک چیز خدائے علم وخبیر کو معلوم نہ تھی اور اس آزمائش میں ڈال کر وہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ (انوار رضا۔ص86)

قارئین دیکھیں اس فتوی کے زہریلے اثرات سے کس کی توہین ہوئی ہے۔

مسئلہ نمبر 3:

توکلی صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر قسم کھائی۔

(سیرت رسول عربی۔ص513)

آگے لکھتے ہیں: میں کھاتا ہوں اس شہر کی قسم (ص513)

بریلوی علامہ مدنی میاں لکھتے ہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے حق میں قسم کھاتا ہوں کا نازیبا محاورہ

استعمال کر دیا۔ (انوار کنز الایمان۔ص338)

قائین دیکھیں کہ یہ فتوی کہاں تک جائے گا۔

مسئلہ نمبر 4:

توکلی صاحب نے جگہ جگہ آیات قرانیہ کا ترجمہ کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ''تو'' کا ترجمہ کیا ہے۔

(دیکھئے سیرت رسول عربی۔ص662,448,447,544,522,52,513)

جبکہ بریلوی زعما لکھتے ہیں:

(1) اردو میں کسی بھی معزز و محترم کو لفظ ''تو'' سے مخاطب کرنا گستاخی کے زمرے میں شمار ہوتا ہے اگر یہی لفظ ذات باری تعالی کیلئے ہو تو قابل گرفت نہیں کہ مقصود شرک سے اجتناب ہوتا ہے۔لیکن نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ لفظ استعمال کرنا سراسر بے ادبی میں شمار ہوگا۔ (انوار کنز الایمان ص28)

(2) اردو زبان میں تو کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔

(انوار کنز الایمان۔ص528)

(3) فاضل بریلوی کے والد لکھتے ہیں۔عرب میں باپ اور بادشاہ سے کاف کے ساتھ (جس کا ترجمہ تو ہے) خطاب کرتے ہیں اور اس ملک میں یہ لفظ کسی معظم بلکہ ہمسر سے بھی کہنا گستاخی اور بے ہودگی سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو ''تو'' کہے گا تو شرعا بھی گستاخ و بے ادب اور تعزیز و تنبیہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔ (اصول الرشاد۔ص228)

اب آپ دیکھیں یہ فتوے خدا اور رسول پاک کے خلاف نہیں جا رہے رضا خانیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا۔جس خدا کا رزق کھاتے ہو اور جس نبی کے صدقے سے کھاتے ہو اسی خدا اور نبی ﷺ کا احترام نہیں کرتے ہو شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

مسئلہ نمبر 5:

توکل صاحب لکھتے ہیں: آپکے پچھلے اگلے گناہ (بالفرض والتقدیر) معاف کیے گئے۔

(سیرت رسول عربی ص514)

کیا گناہ کی نسبت سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہے آیئے دیکھئے بریلوی کیا کہتے ہیں۔

اب حضور اقدس کو درویش کہنے والا کافر ہے تو جو حضور انور کو گناہ گار خطا کار قصوروار جان بوجھ کر قصدا لکھے وہ کافر نہ ہوگا؟ (ص68۔نجوم شھابیہ)

اس پر تقریبا54 بریلوی زعما و اکابرین کے دستخط ہیں یہ فتوے کہاں تک گئے فافھم وتدبر و لا تکن من المشر کین

مسئلہ نمبر 6:

توکلی صاحب لکھتے ہیں: ایک دفعہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مشرکین پر بددعا کریں۔ (سیرت رسول عربی۔ص275)

جبکہ

بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے

واضح رہے کہ رسول اللہ نے جو احزاب کی شکست اور ان کے قدم اکھڑ نے کی دعا فرمائی اسکو بددعا کہنا جائز نہیں اور ایسا کہنا رسول اللہ کی سخت توہین ہے کہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔۔۔۔۔جس شخص نے بھی آپ کی کسی دعا کو بدکہا اسکو توبہ کرنی چاہیے۔

(شرح مسلم۔ج5۔ص300)

یہ بریلوی فتوی نور بخش توکلی سے ہوتا ہوا صحابہ اور آگے نبی پاک علیہ السلام اور خدا تعالی کی ذات تک جا پہنچا کیونکہ ان کے ہاں یہ کتاب بقول بریلوی اکابرین مقبول و منظور و پسندیدہ بارگاہ باری تعالی اور دربار مصطفے ﷺ ہے (العیاذ باللہ)

مسئلہ نمبر 7:

توکلی صاحب اس آیت وما کنت ترجوان یلقی الیک الکتاب کا ترجمہ لکھتے ہیں:

اور توقع نہ رکھتا تھا تو کہ اتاری جائے تجھ پر کتاب۔ (سیرت رسول عربی۔ص513)

جبکہ

بریلوی مناظر حنیف قریشی کہتا ہے:

سعودی عرب کے وھابی حضرات کی طرف سے ملنے والی ترجمہ اور تفسیر جو مفت تقسیم ہوتی ہے اور دیگر نام نہاد مترجمین کے تراجم سے گریز کریں کیونکہ ان مین کئی مقامات پر مقام الوہیت ونبوت کی تنقیص کی گئی ہے مثلاً سعودیہ سے ملنے والی تفسیر میں ہے ص1098 پر سورۃ قصص کی آیت نمبر 86 کے تحت لکھا ہے یعنی نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے وھم گمان میں بھی نہ تھا کہ آپ ﷺ کو رسالت کیلئے چنا جائیگا۔ (گستاخ کون۔ص197)

تو یہ فتوی قریشی کا خدا اور رسول کی توہین کرتا ہے

مسئلہ نمبر 8:

توکلی صاحب لکھتے ہیں

مولنا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (سیرت رسول عربی۔ص666)

جبکہ

تمام بریلوی مولنا کو کافر کہتے ہیں اور انکو مسلمان کہنا بھی کفر کہتے ہیں اور ادھر خدا اور رسول علیہ السلام ان کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا پسند کرتے ہیں اور منظور ومقبول فرماتے ہیں حنیف قریشی سے لیکر سعید اسد تک اور اشرف سیالوی سے لیکر یوسف رضوی تک تمام رضاخانیوں کو چیلنج ہے کہ خدا اور اس کا رسول تو اکابر دیوبند کو مسلمان سمجھیں بلکہ ان کا اسلام ان کی بارگاہ میں مقبول ومنظور ہے تمھارے کافر کہنے سے دیکھ لو تمھارا فتوی کفر خدا اور رسول تک جا پہنچے گا (العیاذ باللہ)

کیوں اس کتاب کی مقبولیت عند اللہ اور عند الرسول ہونا تمھیں مسلم ہے۔

اب ایک اور کتاب کو دیکھئے جسکو **سبع سنابل** کہتے ہیں اس کے متعلق عبد الحکیم شرف قادری بریلوی لکھتے ہیں سبع سنابل تصنیف اودر جناب رسالت پناہ مقبول افتادہ (سبع سنابل فارسی کلمہ آغاز) یعنی پیر صاحب کی کتاب سبع سنابل رسالت مآب علیہ السلام کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اور یہی بات سبع سنابل مترجم ترجمہ مفتی خلیل خان برکاتی جسکی تصیح عبد الحکیم شاہ جہان پوری نے کی ہے اس کے ص42,43 پر بھی موجود ہے۔

یعنی بریلویہ کو مسلم ہے کہ یہ کتاب آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں مقبول ومنظور ہے۔

اب آیئے دیکھئے کہ بریلوی اس سے بھی متفق نہیں اس میں سے چند باتیں بطور نمونہ ہم عرض کرتے ہیں:

مسئلہ نمبر 9:

اس میں لکھا ہے انسان اللہ کو حاضر وناظر جانے (سبع سنابل۔ص128۔اردو)

جبکہ بریلوی زعمار تو کہتے ہیں

۱) اللہ تعالی کے اسماء میں شہید وبصیر ہے اسکو حاضر وناظر نہ کہنا چاہیے۔

(فھارس فتاوی رضویہ۔ص387)

۲) الیاس عطار قادری سے سوال ہوا کہ اللہ عزوجل کو حاضر وناظر کہہ سکتے ہیں یا نہیں

جواب: نہیں کہہ سکتے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال ص571)

۳) خواجہ قمر الدین سیالوی لکھتے ہیں جن اسماء کو ہمیں تلاوت کرنے یا پڑھنے یا ان کے ساتھ اس ذات اقدس کو پکارنے کی اجازت نہیں دی گئی کہیں بھی یا حاضر وناظر نہیں آیا لہذا جن اسماء کے ساتھ ذات باری کو پکارنے کی اجازت نہیں دی گئی ان کا اس ذات اقدس کیلئے استعمال جائز نہیں۔ (انوار قمریہ۔ص65)

اب دیکھیے بریلوی اس لفظ کا اللہ کیلئے بولنا جائز نہیں سمجھتے جبکہ سرکار طیبہ ﷺ کو جو کتاب

مقبول ہے اس میں تو کہا گیا ہے اب آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ رضاخانی حضرات کا نبوت سے عقیدت کا رشتہ کتنا ہے۔

مسئلہ نمبر 10:

اس کتاب میں لکھا ہے ''ابراھیم خلیل اللہ آزر بت پرست سے پیدا ہوئے''۔
(سبع سنابل اردو۔ص94)

جبکہ حنیف قریشی کہتا ہے آزر کو نسب رسول میں داخل کرنے سے آپ ﷺ کے نسب پاک کی طہارت برقرار نہیں رہتی۔ (آزر کون تھا۔ص13)

ایک جگہ لکھتے ہیں حضرت ابراھیم کو کافر و مشرک شخص آزر کا بیٹا ثابت کرکے نبی پاک ﷺ کی طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا۔ (آزر کون تھا۔ص7)

قارئین دیکھئے سرکار طیبہ علیہ السلام کو جو کتاب مقبول مانی جائے اس میں تو آزر کو والد تسلیم کیا جائے اور یہ لونڈے سرکار طیبہ ﷺ کی منظور شدہ بات کو کتنے برے انداز میں پیش کرے کیا اب بھی بریلویت عشق رسالت کا نام ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

قارئین ذی وقار ہم نے بطور نمونے چند باتیں عرض کردی کہ بریلویت نے جو بے لگامی اختیار کی ہوئی ہے اس کا نتیجہ کتنا خطرناک ہے اور یہ سب احمد رضا خان کی مہربانی ہے جو الو لدسرلابیہ کا نمونہ دکھارہی ہے۔

7. احمد رضا خان بریلوی کی حقیقت

بریلوی علماء، وعوام احمد رضا خان بریلوی کو ایک بہت بڑے مجدد کی شکل میں امت کے سامنے پیش کرتے ہیں اور دنیا جہاں کے بڑے بڑے لقب احمد رضا کو دیے جاتے ہیں۔ اور بریلوی علماء احمد رضا خان بریلوی کے مقابلے میں بڑے سے بڑے عالم کی بھی رد کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ پہلے آپ حضرات بریلوی علماء کی طرف سے احمد رضا خان کی شان میں کی جانے والی تعریف پڑھ لیں۔ پھر اس نام کے مجدد کی حقیقت بھی جان لیں۔

نوٹ: اس پورے مضمون میں دیے گئے تمام کے تمام حوالے بریلوی حضرات کی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔

احمد رضا خان کی تعریف بریلوی علماء کے قلم سے

1. اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم

۱) اعلی حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولی تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اور زبان وقلم نقطہ برابر بھی خطا کرے اسکو نہ ممکن بنادیا۔ (احکام شریعت۔ص27۔احمد رضا)

۲) اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت کے کلام میں جو کچھ ہے ہرگز مبالغہ نہیں ہے بلکہ یہ سراسر حال اور واردات قلبی ہیں۔ جنہیں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ ہی کا قلب مبارک تھا جو ضبط فرماتا تھا۔
(مقدمہ حدائق بخشش۔حصہ 3۔ص8)، (احکام شریعت۔ص26۔احمد رضا)

۳) غیر فصیح اور غلط الفاظ بچپن میں بھی زبان مبارک پر نہ آئے۔ جسم وجان قلب وزبان کے مالک رب تعالی نے آپ کو ہر لغزش سے محفوظ رکھا۔ (سیرت اعلی حضرت۔ص126)

۴) 'ہر موقع پر ان کی زبان ملکوتی قوت کے اقتدار میں حرکت کرتی تھی جہاں سہو ونسیاں کا گویا گزر ہی نہیں ہوتا تھا ان کا ہر جواب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑے غور وتامل کے بعد دیا گیا ہو۔''
(سیرت اعلی حضرت وکرامات۔ص81)

۵) ''ایک جگہ بریلوی حکیم الامت لکھتے ہیں کہ: اعلیٰ حضرت قبلہ کی زبان کھلی تو صاف تھی اور بچوں کی طرح تُتلی مُج نہ تھی۔ غلط الفاظ آپ کی زبان سے سنے ہی نہ گئے''۔

(سیرت اعلی حضرت وکرامات۔ ایضاً ص29)

2. احمد رضا صحابہ کرام سے بڑھ کر

احمد رضا کو دیکھنے سے صحابہ اکرام کی زیارت کا شوق کم ہوگیا۔

(وصایا شریف۔ ص21۔ حسنین رضا بریلوی)

3. احمد رضا انبیاء کے برابر

۱) اعلیٰ حضرت کی ذات عکس پیمبر۔

(سوانح اعلیٰ حضرت: تجلیات امام احمد رضا، ص166۔ قاری محمد امانت رسول)

۲) تو (احمد رضا) دیدار مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (وصایا شریف ص75)

۳) مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلی حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ خود حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ (معارف رضا۔ ص160)

4. جو احمد رضا خان صاحب کا ہم عقیدہ نہیں وہ کافر

۱) ''رہی یہ بات کہ جو اعلیٰ حضرت ہم عقیدہ نہ ہو۔ اس کو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے۔

(الصوارم الہندیہ مع التحقیات لدفع التلبیسات ص ۱۳۸، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

۲) یہی بات انوار شریعت۔ جلد اول۔ ص ۱۴۰ پر ہے

۳) یہی بات فتاوی صدر الفاضل۔ ص ۱۸۲ اور ص ۱۳۴ پر لکھی ہے۔

5. احمد رضا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ

آپ کے اوصاف تک کس کی رسائی ہو بھلا
ہو نبی کے معجزے بس ختم ہے اس پہ سخن (اعلیٰ حضرت۔ اعلیٰ سیرت۔ ص170)

6. احمد رضا کی تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

تیری تعظیم ہے سرکار عرب کی تعظیم
تو ہے اللہ کا اللہ تعالیٰ تیرا (مدائح اعلیٰ حضرت۔ ص 28)

7. اعلیٰ حضرت کی خود فریبی

الحمد اللہ اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا۔ لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ (الملفوظ۔ حصہ 2۔ ص67)

8. احمد رضا کی حمد گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد

آپ کا حامد ہے حامد سید کونین کا
ہے وہ تیری شان احمد رضا خان
(اعلیٰ حضرت اعلیٰ سیرت۔ ص161۔ اکبر بک)

9. احمد رضا خدا کا شاگرد تھا

مولانا بریلوی تلمیذ رحمٰن تھے۔ انہوں نے کسی سے شرفِ تلمذ حاصل نہیں کیا۔

(حیات احمد رضا خان۔ ص53۔۔۔ الامن العلی۔ ص21)

10. احمد رضا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معجزے میں بڑھ کر

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ
ہے زندہ کر رہا ہے مردے خرام احمد رضا کا
(مدائح اعلیٰ حضرت۔ ص25۔ خلیفہ احمد رضا، ایوب علی)

11. مولوی احمد رضا خان قبلہ وکعبہ

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ وکعبہ
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو (مدائح اعلیٰ حضرت۔ ص30)

12. حضرت صدیق اکبرؓ کی برابری کا دعویٰ:

مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی مولانا احمد نورانی کے والد ایک موقع پر مولانا احمد رضا خاں کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ نے وہاں مولانا احمد رضا خاں کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان کا حامل قرار دیا اور آپ کو مخاطب کر کے کہا:

عیاں ہے شان صدیقی تمہاری شان تقویٰ ہے
کہوں اتقیٰ نہ کیوں کر جب کہ خیر الاتقیاء تم ہو (سوانح اعلیٰ حضرت ص 148)

13. احمد رضا خان کا علمی مقام:

۱) بانی دعوت اسلامی مولوی الیاس عطار قادری صاحب لکھتے ہیں کہ: "مجدد اعظم امام احمد رضا خان" (فیضان سنت ص ix سن طباعت سوم، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

۲) مولوی صابر حسین شاہ بخاری قادری صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ: "سنئے کہ اعلیٰ حضرت (مولوی احمد رضا خان صاحب) اس فن میں امیر المومنین فی الحدیث میں"۔

(امام احمد رضا محدث بریلوی اور فخر السادات۔۔سید محمد محدث کچھوچھوی۔ص 25 مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

۳) کیپٹن شکیل احمد اعوان بریلوی صاحب "مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: "امام احمد رضا کی عظیم علمی کاوشوں اور تجدیدی کوششوں کو بہ نظر غائر دیکھا جائے تو آپ امام غزالی، امام فی الدین ابن عربی، امام ابوالحسن شعرانی امام ابو منصور ماتریدی، علامہ ابو بکر محمد بن الطیب باقلانی اور حضرت مجدد الف ثانی جیسی عظیم علمی روحانی اور مصلح شخصیات کی صف میں نظر آتے ہیں۔

(امام احمد رضا اور احیائے دین ص 26 مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

۴) مولوی عبدالطیف نعیمی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور صاحب لکھتے ہیں کہ "فقہ میں احمد رضا کوئی ثانی نہیں"۔ (ارادۃ الادب لفاضل النسب ص ا، مطبوعہ اسلامک بک سروس لاہور)

۵) مولوی عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: "کوئی انصاف پسند اور صاحب نظر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ امام احمد رضا واقعی فقہ میں علامہ شامی سے بھی آگے نکل گئے ہیں"۔ (اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام۔ص 64، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

۶) مولوی غلام رسول سعیدی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ: "طبقات فقہا کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت کا موازنہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ قواعد شرعیہ وضع کرنے کی وجہ سے آپ میں طبقہ اولیٰ یعنی ائمہ اربعہ کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔

(مقالات سعیدی ص 570، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

ایک جگہ یوں احمد رضا کے متعلق لکھتے ہیں کہ: "انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے دماغ میں سیدنا امام اعظمؒ کی مجتہدانہ ذہانت ہے، آنکھوں میں خصاف کی ضیاء ہے، عقل ابو بکر رازی کی ہے اور حافظہ قاضی خان کا معلوم ہوتا ہے۔ (ایضاً ص 550)

۷) ڈاکٹر حسن رضا اعظمی بریلوی لکھتے ہیں کہ: 'امام احمد رضا کی قوت حافظہ قرون اولیٰ کی یاد دلاتی ہے۔ (فقیہہ اسلام ص 20)

۸) آگے لکھتے ہیں کہ: "کیوں نہیں وہ تو محدثین کے امام ہیں" (ایضاً ص 20)

۹) ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: "گویا اعلیٰ حضرت بہ یک وقت ابن ہمام بھی تھے اور ابن عابدین بھی"۔ (ایضاً ص 456)

۱۰) ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: "علم حدیث میں آپ امام سیوطی کے مظہر نظر آتے ہیں تو تفسیر میں ابن جریر کے پرتو ہیں۔ علوم عربیہ میں سحبان کی شان رکھتے ہیں تو امام ابو حنیفہ کے قواعد اصول برتنے میں آپ پر بزدوی سرخسی کا شبہ ہوتا ہے اور صرف انہیں علوم تک نہیں بلکہ جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ کی شان یکساں معلوم ہوتی ہے۔ (ایضاً ص ۴۵۵)

۱۱) احکام شریعت میں مسئلہ ۱۰۰ میں مولوی احمد رضا خان کے القاب یوں لکھوائے گئے ہیں کہ: "قبلہ کونین وکعبہ دارین" (احکام شریعت ص 203 حصہ دوم)

۱۲)۔ مولوی حسن علی رضوی میلسی بریلوی نے مولوی احمد رضا خان پر کتاب مرتب کی جس

کا نام یہ رکھا ہے ''مناقب مجدد اعظم''

۱۴)۔ بریلوی مولوی محمد نور الدین صاحب نظامی حبیبی پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور۔ یوپی لکھتے ہیں کہ: مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی مولانا الحاج شاہ احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (سوانح امام احمد رضا ص30 مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

۱۵)۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس فتاویٰ کو امام ابو حنیفہ نعمان رضی اللہ عنہ دیکھتے تو یقیناً ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مولف کو اپنے اصحاب امام ابو یوسف اور امام محمد کے زمرے میں شمار فرماتے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ ج4۔ عرض ناشر۔ مطبوعہ لائل پور)

۱۶) اعلیٰ حضرت کو میں ابن عابدین شامی پر فوقیت دیتا ہوں کیونکہ جو جامعیت اعلیٰ حضرت کے ہاں ہے وہ ابن عابدین شامی کے ہاں نہیں۔ (فقیہ اسلام۔ ص30)

۱۷) ''علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا (احمد رضا خان) کے شاگرد ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں''۔ (فقیہہ اسلام۔ ص31)

14. فتاویٰ رضویہ انمول چیز ہے

آپ کو اس فتاویٰ میں اچھوتی معلومات ملیں گی گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ جن کو مجھ سے پہلے کسی انسان اور جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ (خطبہ فتاویٰ رضویہ۔ ج1۔ احمد رضا)

15. ایوب علی رضوی صاحب احمد رضا کی شان بیان کرتے ہیں:

حشر میں جب ہو قیامت کی تپش — جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے

جام کوثر کا پلا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح ص48، مطبوعہ بہار پور بریلی ہندوستان)

تو حدیث و فقہ میں یکتا امام — اور مفسر طبری سا احمد رضا

بلکہ طبری کا بھی وہ مرتبہ نہیں — جو ہے تیرا مرتبہ احمد رضا

(نغمۃ الروح۔ ص43)

تم سے کیا وہ دین حق سے پھر گیا

جو پھرا تم سے شہا احمد رضا (ایضاً ص42)

دیوبندی نیچری ندوی سبھی

پڑھتے ہیں کلمہ تیرا احمد رضا (ایضاً ص43)

چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں

اے میرے مشکل کشا احمد رضا (ایضاً ص44)

قبر و حشر و نشر میں تو ساتھ دے

ہو مرا مشکل کشا احمد رضا (ایضاً ص48)

مانگ لے اب جو کچھ مانگنا ہو محب

دینے والا ہے اعلیٰ ہمارا رضا (مدائح اعلیٰ حضرت ص27)

دل ملا آنکھیں ملیں ایمان ملا

جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا (نغمۃ الروح ص42)

مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا

واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا (مدائح اعلیٰ حضرت ص24)

نکیرین آکے مرقد جو پوچھیں گے تو کس کا ہے

ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خان کا (ایضاً ص25)

16. بریلوی محدث کچھوچھوی صاحب کا خطبہ

''تصدیق حق میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پرتو ۔۔۔ باطل چھانٹنے میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظہر ۔۔۔ رحم و کرم میں ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی تصویر ۔۔۔ باطل شکنی میں حیدری شمشیر ۔۔۔ دولت فقہ و درایت میں امیر المومنین ۔۔۔ سلطنت قرآن حدیث کا مسلم الثبوت و زبر المجتہدین ۔۔۔ اعلیٰ حضرت علی الاطلاق امام اہلسنت فی الآفاق ۔۔۔ مجدد مائۃ حاضرہ ۔۔۔ مدید ملت طاہرہ ۔۔۔ اعلم العلماء عند العلماء ۔۔۔ قطب

الارشاد علی لسان الاولیاء۔۔۔فانی فی اللہ والباقی باللہ۔۔۔عاشق کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔۔۔مولانا شاہ احمد رضا خان''۔(امام احمد رضا محدث بریلوی اور فخر السادات۔۔سید محمد محدث کچھوچھوی۔ص30،مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کا اصل چہرہ

☆ نام:

مولوی محمد صابر نسیم بستوی لکھتے ہیں:

حضور کا پیدائشی اسم گرامی محمد ہے۔والدہ ماجدہ محبت وشفقت میں امن میاں،والد ماجد اور دیگر اعزہ احمد میاں کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔جد امجد علیہ الرحمۃ نے
آپ کا اسم شریف احمد رضا رکھا اور تاریخی نام المختار ۱۲۷۲ھ ہے اور خود آپ نے اپنے نام کے اول میں عبد المصطفیٰ لکھنے کا التزام فرمالیا تھا اور اسلامی دنیا میں آپ کو اعلیٰ حضرت اور فاضل بریلوی کے بصد ادب واحترام یاد کیا جاتا ہے۔

(اعلیٰ حضرت بریلوی۔ص25,26)

☆ شجرہ نصب:

احمد رضا۔بن نقی علی۔۔بن رضا علی۔۔بن کاظم علی۔ (حیات اعلیٰ حضرت۔ص2)

☆ شکل وصورت:

۱)ابتدائی عمر میں آپکا رنگ گہرا گندمی تھا لیکن مسلسل محنت ہائے شاقہ نے آپکی رنگت کی آب وتاب ختم کردی تھی۔ (اعلیٰ حضرت۔ص.30 نسیم بستوی)

۲)اعلیٰ حضرت کی دائیں آنکھ میں نقص تھا۔اسمیں تکلیف رہتی تھی اور پانی اترنے سے بے نور ہوگئی تھی۔طویل مدت تک اسکا علاج کراتے رہے مگر وہ ٹھیک نہ ہوسکی۔

(ملفوظات۔ص17-16۔ج1)

۳)کل تو دیدار کا دن اور یہاں آنکھ بیکار ہے کیا ہونا ہے۔(حدائق بخشش ج1 ص75)

۴)اعلیٰ حضرت خود فرماتے ہیں: مجھے نوعمری میں آشوب چشم اکثر ہو جاتا اور بوجہ حدت مزاج بہت تکلیف دیتا تھا۔ (ملفوظات مکمل چار حصے۔ص20۔مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی)

۵)آگے مزید فرماتے ہیں: ایک روز شدت گرمی کے باعث دوپہر کو لکھتے لکھتے نہایا سر پر پانی پڑتے ہی معلوم ہوا کہ کوئی چیز دماغ سے دہنی آنکھ میں اتر آئی، بائیں آنکھ بند کر کے دہنی سے دیکھا تو وسط شے مرئی میں ایک سیاہ حلقہ نظر آیا اس کے نیچے شے کا جتنا حصہ ہوتا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوتا۔ (ملفوظات۔ص20,21)

☆ طبیعت ومزاج:

۱)طبیعت چلبلی تھی: چلبلی طبیعت والے اعلیحضرت احمد رضا خان نے شاید وہ فحش اشعار بازاری عورتوں کے متعلق نقل کیے ہوں۔

(فتاویٰ مظہریہ۔ص392۔مفتی مظہر اللہ بریلوی)

۲)اعلیٰ حضرت بہت تیز مزاج تھے۔ (انوار رضا۔ص358)

۳)یہی وجہ تھی کہ لوگ ان سے متنفر ہونا شروع ہوگئے۔بہت سے ان کے مخلص دوست بھی انکی اس عادت کے باعث ان سے دور چلے گئے۔ان میں مولوی محمد یلیین بھی ہیں جو مدرسہ اشاعت العلوم کے مدیر تھے۔اور جنھیں احمد رضا اپنے استاد کا درجہ دیتے تھے۔وہ بھی ان سے علیحدہ ہوگئے۔مزید اس پر مستزاد یہ کہ مدرسہ مصباح التہذیب جوان کے والد نے بنوایا تھا۔وہ بھی ان کی ترش روئی، سخت مزاجی، بذات نصابی اور مسلمانوں کی تکفیر کی وجہ سے ان کے ہاتھ سے جاتا رہا اور اسکے منتظمین ان سے کنارہ کشی کر کے وہابیوں سے جا ملے اور حالت یہ ہوگئی تھی کہ بریلویت کے مرکز میں امام احمد رضا کی حمایت میں کوئی مدرسہ نہ رہا۔

(حیات اعلیٰ حضرت۔ص211۔ظفر الدین)

۴)اعلیٰ حضرت نے مولانا عبد الحق خیر آبادی سے منطقی علوم سیکھنا چاہا لیکن وہ انہیں پڑھانے پر راضی نہ ہوئے۔اسکی وجہ یہ بیان کی کہ احمد رضا مخالفین کے خلاف نہایت سخت زبان

استعمال کرنے کے عادی ہیں۔

(حیات اعلیٰ حضرت۔ص23 ظفر الدین۔۔۔انوار رضا ص357)

۵) بریلوی نعیم الدین مرادآبادی کو بھی اعلیٰحضرت سے شکایت کرنی پڑی کہ آپ اپنی تحریر میں اتنی شدت نہ استعمال فرمایا کریں۔

(الحجته الفائحه ۔ص2)

۶) سبحان السبوح کی صرف ابتدائی چند ورقوں میں ہذیان ہے۔

(سوانح صدر الشریعہ۔صفحہ68۔آل مصطفیٰ مصباحی)

☆ اعلیٰ حضرت کی حاضر دماغی

۱) ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ انہوں نے سالن کھالیا مگر چپاتیوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ انکی بیوی نے کہا کیا بات ہے؟ خالی سالن کے شوربے پر کیوں اکتفا کیا چپاتیاں کیوں نہیں نوش کیں؟ انہوں نے جواب دیا مجھے نظر نہیں آئیں۔ حالاں کہ وہ سالن کے ساتھ ہی رکھی ہوئی تھیں۔

(انور رضا۔ص360)

۲) ایک دفعہ اعلیٰ حضرت نے عینک اونچی کر کے ماتھے پر رکھ لی۔ گفتگو کے بعد تلاش کرنے لگے عینک نہ ملی اور بھول گئے کہ عینک ماتھے پر ہے۔ کافی پریشان رہے۔ اچانک ان کا ہاتھ ماتھے پر لگا تو عینک ناک پر آ کر رک گئی۔ تب پتہ چلا کہ عینک ماتھے پہ تھی۔

(حیات اعلیٰ حضرت۔ص64۔ظفر الدین)

(واہ رے اعلیٰ حضرت تم تو کہتے ہو۔ مرد وہ ہے جسکی نگاہ تمام عالم کے پار گزر جائے۔ یعنی مکمل غیب کے حصول کے بغیر کوئی شخص ولی نہیں ہوسکتا۔)

(خالص الاعتقاد۔ص51۔احمد رضا)

☆ اعلیٰ حضرت کے طوائفوں سے تعلقات

۱) جناب ایوب علی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور (احمد رضا) کی عمر شریف 6-5 سال ہو گی

اس وقت صرف ایک بڑا کرتا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے کہ سامنے سے چند طوائف زنان بازاری گزریں آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر چہرہ مبارک چھپا لیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ان میں سے ایک طوائف بول اٹھی واہ صاحب منہ تو چھپا لیا اور ستر کھول دیا۔ آپ نے برجستہ اس کو جواب دیا۔ جب نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے، جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔

(حیات اعلیٰ حضرت۔ج1۔ص23)

۲) (سوال) طوائف جن کی آمدنی صرف حرام پر ہو اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اس حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کیلئے شہادت کی حاجت نہیں اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لیکر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے حرام مال سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا بلکہ شیرینی اگر اپنے مال حرام سے ہی خریدی ہے اور خریدنے پر اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا۔۔الخ

(احکام شریعت۔ص164۔حصہ دوم)

☆ اعلیٰ حضرت کا تقویٰ:

(اعلیٰ حضرت کہتے ہیں) میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی 18 یا 20 برس کی تھی ماں اسکی ضعیفہ تھی اسکا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑ دیتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

(ملفوظات احمد رضا۔ج3۔ص68۔احمد رضا)

☆ اعلیٰ حضرت کی صحت اور کھانا:

۱) اعلیٰ حضرت تو بنے کٹے بریلی میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج1 ص72)

۲) حضور اعلیٰ حضرت کی غذا زیادہ سے زیادہ ایک پیالی شوربا بکری کا بغیر مرچ کا اور ایک یا

ڈیڑھ بسکٹ اور وہ بھی روزانہ نہیں بلکہ بسا اوقات ناغہ بھی ہوتا تھا۔

(حیات اعلیٰ حضرت ۔ج1۔ص27)

۳) اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عام غذا روٹی چکی کے پسے ہوئے آٹے کی اور بکری کا قورمہ تھا۔ گائے کا گوشت تناول نہیں فرماتے تھے۔ (حیات اعلیٰ حضرت ۔ج1۔ص90)

۴) احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن ایک بار کہیں مدعو تھے، سب کو اعلیحضرت کے کھانا شروع فرمانے کا انتظار تھا، اعلیحضرت نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اٹھائی اور تناول فرمائی، پھر دوسری ـ ـ ـ ـ پھر تیسری ـ ـ ـ ـ اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے مگر آپ نے سب کو روک دیا کہ اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے سب ختم کر دیں۔ (فیضان سنت۔ تیسرا ایڈیشن۔ صفحہ 282)

۵) اعلیٰ حضرت کے خلیفہ ظفر الدین صاحب لکھتے ہیں: حضور پرنور کے طریقہ نشست عرض کر دوں چونکہ کمر میں ہمیشہ درد رہا کرتا تھا۔ (حیات اعلیٰ حضرت بریلوی۔ ص28)

۶) اعلیٰ حضرت احمد رضا فرماتے ہیں: الحمد اللہ کہ مجھے اکثر حرارت و درد سر رہتا ہے۔

(ملفوظات۔ص64۔مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی)

۷) آپ کے بھتیجے مولوی حسنین رضا خاں لکھتے ہیں: آپ کو چودہ (۱۴) برس کی عمر میں درد گروہ لاحق ہوا جو آخر عمر تک رہا۔ کبھی کبھی اس کے شدید دورے پڑ جاتے تھے۔

(اعلیٰ حضرت بریلوی۔ص21)

۸) لاغری کے سبب سے چہرہ میں گدازی نہ رہی تھی مگر ان میں ملاحت اس قدر عطا ہوئی تھی کہ دیکھنے والے کو اس لاغری کا احساس بھی نہ ہوتا تھا۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی۔ص20)

☆ احمد رضا کی 50 سال کی محنت

مولانا احمد رضا 50 سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے بریلوی دیوبندی یا وہابی۔

(سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص8 مضمون: قاری بھیتی صاحب)

☆ مرنے سے 2 گھنٹے، 7 منٹ قبل وصیت

۱) مرنے سے 2 گھنٹے، 7 منٹ قبل وصیت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں رضا حسنین، حسنین اور تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو، اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف)

۲) آخری وصیت: اعزا سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتے میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف خانہ ساز، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، خواہ بکری کا شامی کباب پراٹھے اور بالائی۔ فیرینی۔ اُردو کی پھریری دال مع ادرک و لوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف خانہ ساز۔ (وصایا شریف)

☆ احمد رضا کا سب سے اختلاف:

۱) حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا کے علمی ذخائر میں یہ تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کسی سے اختلاف کیا ہے بلکہ اصل وقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کونسا فقہ ہے جس سے مولانا احمد رضا نے بالکل اختلاف نہ کیا ہو۔ اگر ایسا کوئی شخص نکل آیا تو یہ ایک بڑی تحقیق ہوگی۔

(مضمون، مفتی شجاعت علی قادری۔ شرح مسلم۔ ج۔7ص25)

۲) عوام الناس میں ایسی شہرت تھی کہ اعلیٰ حضرت نے بریلی کے اندر کفر ساز مشین نصب کر رکھی ہے۔ (سفید و سیاہ۔ص34۔ کوکب نورانی اوکاڑوی ـ ـ ـ انوار رضا)

☆ احمد رضا کا صحابہ سے اختلاف:

مجدد برحق امام احمد رضا قادری حنفی نے اکابر صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل کے موقف سے اختلاف فرمایا ہے۔

(حقائق شرح مسلم و دقائق تبیان القرآن۔ص172,173 اسماعیل قادری نورانی)

☆ احمد رضا کسی مدرسے کا فاضل نہیں:

۱) آپ نے (احمد رضا) حصول تعلیم کے لیے کسی مدرسے میں داخلہ نہیں لیا۔

(خیابان رضا۔ص 18۔ اقبال احمد فاروقی)

۲) اعلی حضرت نے ارشاد فرمایا کے میرا کوئی استاد نہیں۔

(سیرت امام احمد رضا۔ص 12۔ عبدالحکیم شاہ جہان پوری)

☆ احمد رضا خاں صاحب کے اساتذہ کرام:

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کسی باقاعدہ عربی مدرسہ یا دارالعلوم کے تعلیم یافتہ نہ تھے، آپ کی اکثر دینی تعلیم گھر پر ہی ہوئی تھی۔ آپ کے پہلے استاد مرزا غلام قادر تھے، ان کے بعد آپ والد مولانا نقی علی خاں سے پڑھتے رہے۔ مولانا نقی علی خاں بھی کسی معروف عربی مدرسہ یا دارالعلوم کے فارغ التحصیل نہ تھے۔ وہ بھی گھر ہی میں پڑھتے رہے نہ آپ نے کسی مدرسے میں کبھی پڑھایا تھا اس کے باوجود آپ نے مولانا احمد رضا خاں کو تیرہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل کر دیا اور آپ کو اس قابل کر دیا کہ بریلویوں نے آپ کو اسی عمر میں ''علوم وفنون کا ہمالہ'' سمجھ لیا۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر کے ایک مضمون کی سرخی 337)

☆ احمد رضا خاں صاحب اور علم جفر کی تعلیم:

''خیال کیا کہ یہ شہر کریم (مدینہ منورہ) تمام جہان کا مرجع وملجا ہے اہل مغرب بھی یہاں آتے ہیں ممکن ہے کوئی صاحب جفر دان مل جائیں کہ ان سے اس فن کی تکمیل کی جائے''۔

(ملفوظات مکمل۔ص 28)

☆ احمد رضا خاں صاحب اور ستاروں کا علم:

احمد رضا خاں صاحب ستاروں کے اثرات کے بھی قائل تھے المیزان امام احمد رضا نمبر میں ہے۔ ستاروں کے اثرات کے قائل تھے مگر اصلی فاعل حضرت عزۃ جل شانہ کو جانتے تھے۔

(المیزان امام احمد رضا نمبر کے ایک مضمون کی سرخی 342)

☆ بغیر مشقت ومجاہدہ کے خلافت ملی:

المیزان کے امام احمد رضا نمبر میں ہے کہ آپ کے مرشد گرامی نے آپ کو یونہی خلافت دے دی تھی۔ آپ نے بغیر مشقت ومجاہدہ کے امام احمد رضا کو خلافت دے دی۔

(المیزان احمد رضا نمبر۔ص 367)

☆ احمد رضا خاں صاحب کے اساتذہ کی تعداد:

بریلوی حلقے اس پر فخر کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں نے مرزا غلام قادر اور اپنے والد نقی علی خاں، مولانا عبدالعلی رام پوری اور شاہ ابوالحسین صاحب نوری کے سوا کسی سے نہیں پڑھا۔ ''ان کے سوا کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا''۔ (ملفوظات۔ حصہ دوم۔ص 28)

☆ احمد رضا خاں صاحب مدرس کے طور پر

اعلی حضرت نے چونکہ باضابطہ کسی مدرسہ میں مدرس بن کر نہیں پڑھایا۔

(حیات اعلی حضرت۔ص 212)

☆ احمد رضا خاں صاحب کے تلامذہ کی تعداد:

تلامذہ کی تعداد زیادہ نہیں کیوں کہ مولانا بریلوی نے ابتداء میں صرف چند سال درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اس کے بعد دوسری علمی مصروفیتوں کی وجہ سے یہ سلسلہ چھوٹ گیا۔ (حیات مولانا احمد رضا۔ص 216)

☆ تین برس کی عمر میں فصیح عربی میں گفتگو:

مولانا عرفان علی صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا: میری عمر تین ساڑھے تین برس کی ہوگی اور میں اپنے محلے کی مسجد کے سامنے کھڑا تھا ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں جلوہ فرما ہوئے، انہوں نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی میں نے بھی فصیح عربی میں ان کی باتوں کا جواب دیا۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر 339)

☆ چھ سال کی عمر میں فصیح تقریر:

بریلوی لٹریچر میں یہ روایت بھی ملتی ہے: چھ سال کی مبارک عمر میں کہ ماہ ربیع الاول تھا ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے منبر پر جلوہ افروز ہوکر آپ نے پہلی مرتبہ تقریباً دو گھنٹے تک علم وعرفان کے دریا بہائے۔   (مقدمہ فتاوٰی رضویہ۔ص 7)

مولانا احمد رضا خاں نے چھ سال کی عمر میں تقریباً دو گھنٹے علم وعرفان کے دریا بہائے آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ میرا کوئی استاذ نہیں تھا، میں نے اپنے والد ماجد الرحمۃ سے صرف چار قاعدے جمع وتفریق ضرب تقسیم محض اس لیے سیکھے تھے کہ ترکے کے مسائل میں انکی ضرورت پڑتی تھی۔ شرح چغمینی شروع کی ہی تھی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وقت ضائع کرتے ہو۔

☆ اسلام کی چودہ صدیوں میں پہلا تیرہ سالہ مفتی ومجدد:

احمد رضا خاں مرزا غلام قادر اور اپنے والد نقی علی خاں سے پڑھ کر ۱۳ سال کی عمر میں دینی تعلیم سے فارغ ہوئے اور اسی دن والد نے آپ کو مسند افتاء پر بٹھایا۔ آپ اسلام کی چودہ صدیوں میں پہلے مفتی ہیں جنہوں نے تیرہ چودہ سال کی عمر میں فتوٰی کا قلمدان سنبھالا۔

۱) ''تیرہ سال کی عمر میں۔۔۔۔۔۔۔ ایک فتوٰی لکھ کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا جواب بالکل صحیح تھا والد صاحب نے جودت ذہنی دیکھ کر اسی وقت سے افتاء کا کام آپ کے سپرد کردیا''۔   (المیزان احمد رضا نمبر۔ص 197۔خلاصہ)

۲) آپ نے ۱۲۸۶ھ میں علوم مروجہ درسیہ علم سے فراغت حاصل کی اور منصب افتاء پر بٹھائے گئے اسی دن سے انکی زندگی کا اگر ایمان دارانہ جائزہ لیا جائے تو ان کا مجدد کامل ہونا مہر نیم روز کی طرح ظاہر وآشکار ہے۔   (احمد رضا نمبر۔ص 281)

۳) یہ بات ان لوگوں کی محض اپنی روایت نہیں بلکہ ان کے اعلیٰ حضرت کی بیان بھی اس بارے میں یہ ہے کہ: ''فقیر نے ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو ۱۳ برس کی عمر میں پہلا فتوٰی لکھا''۔

(احمد رضا نمبر۔ص 569)

☆ پچاس کتب زیر مطالعہ:

درس نظامی کی تمام کتب اور پچاس سے زائد کتب میرے درس وتدریس اور مطالعہ میں رہیں۔

(احمد رضا نمبر۔ص 572)

☆ اعلیٰ حضرت کوئی بڑا مدرسہ نہ بنا سکے:

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں: افسوس کہ ادھر نہ مدرس ہے نہ واعظ۔ نہ ہمت والے مال دار۔ ایک ظفر الدین کدھر جائیں اور ایک لال خاں کیا کیا بنائیں۔ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل

(المیزان احمد رضا نمبر۔ص 570)

☆ احمد رضا خاں کا علمی حلقوں میں تعارف:

خانپور کے بریلوی مدرسہ دار العلوم خانپور کے مفتی سراج احمد صاحب احمد رضا خاں کی ملکی شہرت کا پتہ دیتے ہیں۔ افسوس کہ مجھے اعلیٰ حضرت کے وصال سے دو سال پہلے ان کا پتہ معلوم ہوا۔   (احمد رضا نمبر 157)

☆ احمد رضا خاں طلبہ کو علم حدیث پڑھنے کے لئے دوسرے علماء کے پاس بھیجے:

مولانا وصی احمد صاحب سورتی محدث پیلی بھیتی (۱۳۳۴ھ) کی خدمت میں امام المتکلمین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب ہمارے زمانہ میں اپنے عقیدت مند طلبہ کو علم حدیث پڑھنے کے لیے بھیج دیا کرتے تھے۔

(میزان الحدیث۔ص 19۔مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

☆ احمد رضا نے کبھی زکوۃ نہ دی:

فرمایا کہ کبھی میں نے ایک پیسہ زکوۃ نہیں دی۔

(سیرت امام احمد رضا۔ص 35۔عبدالحکیم شاہ جہان پوری)

☆ احمد رضا کے پاؤں لفظ محمد ﷺ کی ''دال'' (العیاذ باللہ)

(احمد رضا) ہمیشہ بشکل نام اقدس محمد ﷺ سویا کرتے۔ اسطرح کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھتے اور پاؤں سمیٹ لیتے جس سے سر ''م''، کہنیاں ''ح''، کمر ''م''، پاؤں ''د'' بن کر گویا نام پاک محمد کا نقشہ بن جاتا۔

(سیرت امام احمد رضا۔ ص45۔ عبدالحکیم شاہ جہان پوری)

☆ خان صاحب کی نماز کا حال:

احمد رضا نے ارشاد فرمایا کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد حرکت نفس سے میرے انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔

(ضیائے حرم کا اعلیٰ حضرت نمبر۔ ص25)

☆ احمد رضا خان صاحب ایک جنگجو مجدد:

۱) وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ اعداء کے سینے میں خار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے یہ وار وار سے پار ہے

(حدائق بخشش۔ حصہ دوم۔ ص44 مطبوعہ دہلی)

۲) پھر ایک دوسرے مقام پر اپنے بارے میں لکھتے ہیں: محمدی کچھار کا شیر شرزہ حیدری نعرہ کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ (اجلی انوار الرضا۔ ص17)

۳) پھر سد الفرار میں لکھا ہے: وہ اکیلا محمدی شیر جو اس بھرے میدان اعداء میں یا رسول اللہ کہہ کر کود پڑا اور تنہا چار طرف تلوار کر رہا ہے۔ (سد الفرار۔ ص3)

☆ احمد رضا خان صاحب جاہلوں کے پیشوا:

۱) فاضل بریلوی اپنے عہد کے جلیل القدر عالم تھے مگر علمی حلقوں میں اب تک صحیح تعارف نہ کرایا جا سکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو بڑی حد تک نابلد ہے۔ چنانچہ ایک مجلس میں یہ راقم بھی موجود تھا ایک فاضل نے فرمایا کہ مولانا احمد رضا خان کے پیرو تو زیادہ تر جاہل ہیں۔ گویا آپ جاہلوں کے پیشوا تھے۔ (فاضل بریلوی اور ترک موالات ص5 ڈاکٹر مسعود بریلوی)

۴) لہذا وہ انسان اسطرف (احمد رضا کی طرف) رخ کرنے سے جھجکنے لگا۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں۔ ص15)

☆ احمد رضا خان صاحب کا اسم گرامی ایک مذہبی گالی؛

ان اہل دانش امام احمد رضا کی عبقری ذات کو نہ تو جانتے ہیں نہ ہی پہچانتے ہیں۔ ان کا اسم گرامی ایک مذہبی گالی سمجھا جاتا ہے۔ (المیزان احمد رضا نمبر۔ ص38)

☆ احمد رضا خان صاحب استاد کی نظر میں:

ملا میاں پیلی بھیتی لکھتے ہیں کہ بچپن میں بھی آپ کے استاد مرزا غلام قادر بھی اعلیٰ حضرت کے بہت شیدا تھے اور آپ پر قربان ہوتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کے یہ استاد اعلیٰ حضرت پر جان چھڑکتے تھے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت۔ ص30)

☆ احمد رضا خان صاحب کی سیرت میں صوفیہ کا کوئی رنگ نہیں:

''سوانح نگاروں نے اعلیٰ حضرت کی صوفیانہ زندگی، عشق رسول، سوز جگر، حزن و ملال اور کیفیت قلبی، سرور باطنی، احتیاط ظاہری کا کہیں پر ذکر تک نہ کیا۔

(امام احمد رضا نمبر۔ ص217)

☆ احمد رضا خان صاحب اور سنت و نفل :

احمد رضا خان لکھتے ہیں: ''میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں لیکن الحمد اللہ سنتیں کبھی نہ چھوڑیں نفل البتہ اسی روز سے چھوڑ دیے ہیں۔ (ملفوظات۔ حصہ چہارم۔ ص50)

☆ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کی عضو تناسل پر خاص تحقیق:

''مرد کی شرم گاہ کے اعضاء کو نو ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیم روز سے زیادہ درخشاں اور تابندہ ہے چنانچہ آپ نے پہلے چالیس مستند و معتبر کتب فقیہہ اور

فتاویٰ کے حوالہ سے شرمگاہ کے اعضاء کو مدلل و محقق فرمایا پھر تدقیق نظر سے ایک اور عضو شرمگاہ پر دلائل ثبت فرما کر ثابت کیا کہ مرد کی شرمگاہ کے اعضا نو ہیں۔

(امام احمد رضا نمبر ص 212)

☆ احمد رضا خان صاحب کے پیرومرشد کی حالت:

جب سجادہ نشین نے ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت سے رکھوالی کے لیے دو کتوں کی فرمائش کی تو اعلیٰ حضرت اعلیٰ نسل کے دو کتے خانقاہ عالیہ کی دیکھ بھال کے لیے بذات خود دے کر آئے۔

(ضیائے حرم کا اعلیٰ حضرت نمبر۔ص 69)

☆ احمد رضا خان صاحب کی علامہ عبدالحق خیرآبادی کی خدمت میں حاضری:

علامہ خیرآبادی نے گفتگو کا رخ بدل دیا اور پوچھا بریلی میں آپ کا کیا شغل ہے؟ فرمایا: تدریس وتصنیف اور افتاء۔ پوچھا کس فن میں تصنیف کرتے ہو؟ اعلیٰ حضرت نے فرمایا جس مسئلہ دینیہ میں ضرورت دیکھی اور ردوہابیہ میں۔ علامہ نے فرمایا: آپ بھی ردوہابیہ کرتے ہیں۔ ایک وہ ہمارا بدایونی خبطی ہے کہ ہر وقت اس خبط میں مبتلا رہتا ہے۔۔۔۔ اعلیٰ حضرت آزردہ ہوئے۔

(المیزان۔احمد رضا نمبر 332)

☆ احمد رضا خان کی تعریف معین الدین اجمیری صدر مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کی زبانی:

حضرت مولانا معین الدین اجمیری صدر مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف جنہیں بریلوی علماء آفتاب علم تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی رائے ملاحظہ کیجیے:

۱) منصب مجددیت ان کو کیسے حاصل ہوا۔ ظاہر ہے کہ محض فتویٰ نویسی اس کا سبب نہیں ہوسکتی۔ ورنہ ہندوستان کے تمام مفتیان کرام اس منصب عالی کے کیوں سزاوار نہیں کیونکہ اسلامی

ریاستوں مثل حیدر آباد دکن، بھوپال ٹونک وغیرہ کے مفتیان کرام کہ وہ منجانب ریاست خدمت فتویٰ نویسی کے لیے فارغ کر دیئے گئے ہیں اور جن کا شب وروز یہی کام ہے اس سے یہ نہایت قرین قیاس ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت سے بھی زائد وسیع النظر ہوں پس محض فتاویٰ نویسی ہی اگر اس کا سبب ہوتی تو پھر مجددیت کا سہرا بجائے اعلیٰ حضرت کے ان کے سر باندھنا چاہیے۔ رہی تدریس تو اس کا اعلیٰ حضرت نے کسی زمانہ میں صرف خواب ہی دیکھا ہے کہ وہ ان کو خواب پریشان کی طرح یاد بھی نہ رہا۔ کثرت تالیفات کے باعث بھی وہ اس منصب کے مستحق نہیں ہوسکتے۔ کیوں کہ کثرت تعداد کی صورت میں کسی طرح وہ نواب صدر الدین حسین خان صاحب بڑودہ سے نہیں بڑھ سکتے۔ (تجلیات انوار ص۔ 31,32)

۲) حضرت اجمیری نے آپ کے یہ فضائل ذکر کیے ہیں:

لطیفات ۱:۔۔۔۔۔ پہلودار گوئی:	کئی کئی پہلوؤں والی بات کرنا
لطیفات ۲:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تکفیر:	مسلمانوں کو وہابی کہہ کر کافر بنانا
لطیفات ۳:۔۔۔۔۔ عمل بالحدیث:	صحابہ کرام کے فیصلوں سے گریز کرنا
لطیفات ۴:۔۔۔۔۔ خودستائی:	اپنی مدح وثنا میں خوشی منانا

پہلودار گفتگو میں آپ کو فحش گفتگو بہت پسند تھی۔ وہ اسے فحش تسلیم نہ کرتے تھے پہلودار بات کہتے تھے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں: انہیں کوئی پہلودار لفظ کہا اور ان مسلمان بننے والوں کی تہذیب میں آگ لگی۔ (مقتل اجہل اکذب۔ص 12)

۳) اعلیٰ حضرت نے ایک دنیا کو وہابی کر ڈالا، ایسا بدنصیب وہ کون ہے جس پر آپ کا خنجرِ اہانت نہ چلا ہو۔ وہ اعلیٰ حضرت جو بات بات میں وہابی بنانے کے عادی ہوں۔ وہ اعلیٰ حضرت جن کی تصانیف کی عصمت غائیہ وہابیت جنہوں نے اکثر علماء اہل سنت کو وہابی بنا کر عوام کالانعام کو ان سے بدظن کرا دیا۔ جن کے اتباع کی پہچان یہ ہے کہ وہ وعظ میں اہل حق ...ؤں کو وہابی کہہ کر گالیوں کا مینہ برساتے ہیں۔ (تجلیات انوار۔ص 42)

۴) دنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہوگا جس قدر اعلیٰ حضرت نے

مسلمانوں کو کافر بنایا۔۔۔۔مگر درحقیقت یہ وہ فضیلت ہے جو سوائے اعلیٰ حضرت کے کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ (تجلیات انوار۔ص 42)

۵) گھر بیٹھے قلم کے نیزے چلا رہا ہے۔جس کو اس بازی سے اتنی بھی فرصت نہیں ملی کہ کبھی مجمع عام میں آکر کسی سے برسرپیکار ہوتا۔پھر وہ خواہ مات کھا کر ہی گھر لوٹتا۔لیکن خلقت یہ کہنے سے تو باز رہتی کہ از ابتدا معرکہ اور درمیان نبود۔ (۴)(تجلیات انوار۔ص 45)

۶) اعلیٰ حضرت کے مشنری اطراف ہندوستان میں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں۔اعلیٰ حضرت کے احکام (علماء دیوبند کو کافر کہنا اور ان سے سلام وکلام کو حرام قرار دینا اور لوگوں کو اس پر اکسانا کہ جہاں ان کے قبرستان ہوں وہاں اپنے مردے دفن نہ کرو۔یہ اعلیٰ حضرت کے احکام ہوتے تھے۔) کی جابجا تبلیغ واشاعت ان کا کام ہے۔یہ لوگ گوخود علم سے محض نا آشنا ہوتے ہیں۔جن کا مبلغ علم یہ ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے اردو رسالے اس طرح پڑھ دیں کہ فی سطر کم از کم دس جگہ غلطیاں ضرور کر جائیں لیکن علماء ربانیین کی تکفیر وتوہین ان کا شعار اور ان کی تضلیل وتفسیق ان کا دثار ہے جس سرزمین میں جہالت عروج پر ہوتی ہے وہاں ان کے قدم خوب جمتے ہیں اور جس خطہ پاک میں علمی چرچا ہوتا ہے اس طرف وہ ادھر کا رخ نہیں کرتے۔کیوں کہ گو علوم سے واقف نہ سہی لیکن اپنی حقیقت سے خوب واقف ہوتے ہیں۔ (تجلیات انوار۔ص 6)

۷) اعلیٰ حضرت کے خاص الخاص مشربیوں سے انصاف کی توقع اس لیے نہیں کہ ان کو اعلیٰ حضرت کی ذات سے منافع دنیوی حاصل ہیں۔جن پر ان کا کارخانہ زندگی چل رہا ہے اور اسی لیے وہ دنیا کے قدر شناس، علم وعقل سے پاک۔ (تجلیات انوار المعین۔ص 6)

☆ احمد رضا خان صاحب کے مناظرانہ حیلے:

حضرت مولانا معین الدین اجمیری کہتے ہیں:

۱) اعلیٰ حضرت جب دلائل مخالفین کے جواب سے معذور ہو جاتے ہیں۔تو اپنی بند خلاصی کے لیے اصلی دعوے ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ (ص 7۔تجلیات)

۲) الزام بما لم یلتزم یعنی جس امر کا مخالف کو التزام نہ ہو شرعاً عرفاً اس کا لزوم ہو اس کو اپنے مخالف کے سر تھونپ دینا اعلیٰ حضرت کی صفت خاصہ ہے۔ (ص 8۔تجلیات)

۳) مغالطہ دہی، یہ خاصیت اعلیٰ حضرت کی تمام تالیفات کی جان اور روح رواں ہے۔ (ص 9۔تجلیات)

(اس سے خان صاحب کی تمام تالیفات کی حقیقت سامنے آگئی۔یہ وہ بنیادی بات ہے جس کی وجہ سے خان صاحب کی کتابیں پڑھے لکھے حلقوں میں مقبول نہ ہو سکیں)

۴) بہتان طرازی۔ (ص 11۔تجلیات)

۵) خروج از دائرہ بحث، جب اعلیٰ حضرت جواب سے عاجز درماندہ ہوتے ہیں تو مبحوث عنہ کو چھوڑ کر غیر متعلق مباحث کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ (ص 12۔تجلیات)

۶) مجادلہ، یہ صفت اعلیٰ حضرت کا آخری حیلہ ہے۔ (ص 13۔تجلیات)

۷) حق پوشی۔ (ص 14۔تجلیات)

۸) بادبدستی، اعلیٰ حضرت سے جب کچھ بن نہیں پڑتا تو ہوائی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ (ص 15۔تجلیات)

۹) کج بحثی، جواب سے عاجزی کے وقت اس حربہ خاص کا بھی استعمال اعلیٰ حضرت بکثرت کرتے ہیں۔ (ص 16۔تجلیات)

۱۰) خلاف بیانی۔ (ص 17۔تجلیات)

۱۱) افتراء وتحریف۔ (ص 17۔تجلیات)

۱۲) خود فراموشی، اعلیٰ حضرت اپنی شان ومرتبہ کو فراموش کر کے صحابہ کرامؓ اور مجتہدین پر اپنی ذات کو قیاس کر بیٹھنے کے بے حد عادی ہیں۔ (ص 18۔تجلیات)

۱۳) تحکم وحکومت طلبی، کبھی اس طرح کہ ہاں میں ہاں ملانے والے شخص کو مسند فضل وکمال کا صدر نشین بنا دیا۔پھر جو لہر آئی تو اس کو ایک دم جاہل واحمق جیسے معزز خطاب دے دیتے۔ (ص 19۔تجلیات)

☆ احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ قرآن لکھنے کا انوکھا انداز:

''صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی نے قرآن مجید کے صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے ترجمہ کردینے کی گزارش کی، آپ نے وعدہ فرمایا لیکن دوسرے مشاغل دینیہ کے ہجوم کے باعث تاخیر ہوتی رہی۔ جب حضرت صدر الشریعہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا چونکہ ترجمہ کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اس لیے آپ رات سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔ چنانچہ حضرت صدر الشریعہ ایک دن کاغذ قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور یہ دینی کام بھی شروع ہو گیا۔ ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت زبانی طور پر آیات کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اس کو لکھتے جاتے۔ لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر ولغت کو ملاحظہ فرماتے بعدہ آیت کے معنی کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر بغیر زور ڈالے قرآن شریف روانی سے پڑھتا جاتا ہے (انوار رضا)۔

☆ احمد رضا خان صاحب کی تصانیف کی تعداد:

پہلا قول: اعلیٰ حضرت کی تصنیفات 200 کے قریب تھیں۔

(مقدمۃ الدولۃ المکیہ)

دوسرا قول: 350 کے قریب تھیں۔ (المجمل المعد دلتالیفات المجدد)

تیسرا قول: 400 کے قریب تھیں۔ (تالیفات مجدد از ظفر الدین بہاری)

چوتھا قول: 548 تھیں۔ (تالیفات مجدد)

پانچواں قول: 600 سے بھی زائد تھیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

چھٹا قول: ایک اندازہ کے مطابق فاضل بریلوی نے ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں۔ (انوار رضا۔ ص 331)

☆ احمد رضا خان صاحب کی تصانیف:

احمد رضا نے 72 کتابیں علماء دیو بند کے رد میں لکھیں۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کے رد میں 25 کتابیں لکھیں۔

مولانا قاسم نانوتوی کے رد میں 11 کتابیں لکھیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی کے رد میں 9 کتابیں لکھیں۔

مولانا شاہ اسماعیل شہید کے رد میں 10 کتابیں لکھیں۔

ندوۃ العلماء کے رد میں 17 کتابیں لکھیں۔

قادیانیوں کے رد میں 6 رسائل لکھے۔

شیعوں رافضیوں کے رد میں 4 رسالے لکھے۔

ہندوؤں کے رد میں ایک رسالہ لکھا۔

(المجمل المعد دلتالیف المجدد۔ ص 34۔ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

☆ کیا یہ خصوصیات ہیں؟؟؟ فیصلہ آپ کریں!

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر۔

بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے۔

کریم اپنے کرم کا صدقہ یسم بے قدر کر نہ شرما۔

تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے۔

(رسالہ انیس اہلسنت۔ ص 30۔ احمد رضا)

☆ اعلیٰ حضرت کا ذاتی تعارف:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا

تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

(حدائق بخشش۔ ج 1۔ ص 44 احمد رضا)

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیری ہی تو ہے بندہ درگاہ بے خبر
(حدائق بخشش ج-1-ص 27)

بدکار رضا خوشی ہو بدکام بھلے ہوں گے
وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا
(حدائق بخشش ج1 ص18 احمد رضا)

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ بدی کو عار آقا
(حدائق بخشش-ج-1-ص12. احمد رضا)

نہ گھر کا رکھا نہ اس درکا ہائے ناکامی
ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال
(حدائق بخشش-ج1-ص19)

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا
(حدائق بخشش-ج1-ص3)

خوار و بیچار خطاوار گناہ گار ہوں میں
(حدائق بخشش-ج1-ص3)

بد سہی، چور سہی مجرم ناکارہ سہی
(حدائق بخشش-ج1-ص5)

☆☆☆

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی سڑی زبان وتحریر

☆ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی سڑی زبان وتحریر پر تاثرات

۱) خواجہ قمرالدین سیالوی کے استاد علامہ معین الدین چشتی اجمیری اعلیٰ حضرت کے اخلاق کا بہت خوبصورت نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اوران کے شبہات کو رفع کر کے سب سے پیشتر سو شہیدوں کا اجر خود مول لیتے خلقت کی طعن کلمات کی پرواہ نہ کر کے اِس کان سن اُس کان اڑاتے اور صابرین کے زمرہ میں داخل ہو کر خلق حسن کا بہترین نمونہ صفحۂ دہر پر چھوڑ تے لیکن اسکے بارگاہ اعلیٰ حضرت سے وہ گوہر افشانی و گوہر باری ہوئی کہ خلقت حیران ہوئی کہ انکا ظہور بارگاہ رضوی سے ہوا ہے یا لکھنو کے مشہور کوٹھوں سے'' (تجلیات انوار معین۔صفحہ 4)

۲) ''اعلیٰ حضرت کے الفاظ سن کر بازاری اور اوباش تک کانوں پر ہاتھ دھرتے ہونگے اب اس کے بعد وہ کونسا درجہ ہے جس کی بنا پر اعلیٰ حضرت کو فحش گو قرار دیا جائے۔ دنیا میں جب اعلیٰ درجے کا فحش گو اپنے انتہائی فحش گوئی کی نمائش کرتا ہے تو اس کی فحش گوئی کا خاتمہ بھی ایسے جملوں پر ہوتا ہے جن کا صدور آئے دن اعلیٰ حضرت کی ذات سے علمائے کرام کی شان ہوتا رہتا ہے'' (تجلیات انوار معین۔صفحہ 32)

۳) فاضل بریلوی علمائے کرام کی توہین کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو مونث سے خطاب کرتا تھا (تجلیات انوار معین۔صفحہ 23)

۴) فاضل بریلوی کے کلام میں سوقیت اور فحش گوئی تھی (تجلیات انوار معین۔صفحہ 23)

احمد رضا خاں صاحب کی سڑی زبان وتحریر کے چند نمونے

1) دیوبندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے ان کتابوں پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک کر دیتا ہے۔ (سبحان السبوح-ص94-احمد رضا)

2) دیوبندیوں کا خدا رنڈیوں کی طرح زنا بھی کرائے ورنہ دیوبند کی چکلے والیاں اس

پر ہنسیں گئیں کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا۔ پھر ضروری ہے کہ تمہارے خدا کی زن (عورت) بھی ہو اور ضروری ہے کہ خدا کا آلہ تناسل بھی ہو۔ یوں خدا کے مقابلے میں ایک خدائن بھی ماننا پڑے گی۔ (سبحان السبوح۔ص142۔احمد رضا خان)

3) اب تو دیو بندیوں کی دو ورقیوں کا کوئی جواب نہیں دیتا۔ اور یہ نہ دیکھا کہ کسی عاقل کے نزدیک ان کی دو ورقیاں تھوکنے کے قابل بھی نہ رہیں بلکہ ان پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک وخراب کرنا ہے۔ (اللہ جھوٹ سے پاک۔ص94)

4) کتاب شہاب ثاقب پر احمد رضا کا تبصرہ:

کبھی کسی بے حیا سی بے حیا ناپاک، گھناونی سی گھنونی، بے باک سی بے باک، پاجی کمینی گندی نے اپنے خصم کے مقابلے بے دھڑک ایسی حرکات کی ہیں؟ آنکھیں میچ کر گندہ منہ پھاڑ کر اس پر فخر کئے انہیں سر بازار شائع کیا؟ سنتے ہیں کہ ان میں کوئی نئی نویلی حیادار، شرمیلی، بانکی نکیلی میٹھی رسیلی، اچل، البیلی، چنچل، انیلی، اجودھیاباشی آنکھ یہ بان لیتی ہے اس فاحشہ آنکھ نے کوئی غمزہ تراشا اور اسکا نام شہاب ثاقب رکھا۔

(خالص الاعتقاد۔ص22۔احمد رضا)

5) مولانا اشرف علی تھانوی کے بارے میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

تھانوی جی نہ تھان چھوڑیں گے اور نہ ہم ان کے کان چھوڑیں گے
ہم انہیں نکلکائے جائیں گے وہ کبھی تو مکان چھوڑیں گے
ہم نے کیسا چکھایا ڈنڈا کیوں پھر اوچھل کر پلان چھوڑیں گے
وہ دولتی چلائیں ہم ان کو پیٹھ پر جا کر کان چھوڑیں گے
تھانوی جی کی کون توڑے چپ جانے دیں ہم بھی دھیان چھوڑینگے

(حدائق بخشش۔حصہ 3۔ص96۔احمد رضا)

6) تھانوی صاحب کے بارے میں احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:

اشر حبلی من نتائج ردةً واشرفعلی لعبة الصبیان

الهی جراءك فی الحسان عن العوا انت انجی یا کلبة الشیطان

ترجمہ: ارتداد کے بچوں سے بدترین حاملہ اشرف علی بچوں کی گڑیا ہے۔ اے حاملہ تو اپنے پلوں کو اچھے لوگوں میں بھونکنے سے روک، اے شیطان کی کتیا تو خود بھونک۔

(حدائق بخشش۔حصہ 3۔ص89۔احمد رضا)

7) ندوۃ العلماء لکھنو کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ: سنت کا گھوڑا جب بدعت کی گدھی پر آیا تو ندوہ کا خچر پیدا ہوا اسی پر ندوہ والے فخر کر رہے ہیں۔ (حدائق بخشش۔حصہ 3۔ص32۔احمد رضا)

8) وہابی خدا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک:

وہابی ایسے کو خدا کہتے ہیں جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے۔ اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے۔ اسکا سچا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے ایسے کو خدا کہتے ہیں جسکی بات پر اعتبار نہیں۔ نہ اسکی کتاب قابل استناد، نہ اسکا دین لائق اعتماد۔ ایسے کو خدا کہتے ہیں کہ جس میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے۔ جو اپنی شیخیت (بڑائی اوپیروی) بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔ ایسے کو جسکا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے۔ ایسے کو خدا مانتے ہیں جسکا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل ہونا، ظالم ہونا، حتیٰ کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے، کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ کرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی خباثت کوئی فضیحت (رسوائی) اسکی شان کے خلاف نہیں، وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی علامتیں

بالفعل رکھتا ہے۔ سبوح وقدوس نہیں۔ خنثیٰ مشکل ہے۔ یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے۔ ڈبو بھی سکتا ہے۔ زہر کھا کر یا اپنا اگلا گونٹ کر، بندوق مار کر خودکشی بھی کرسکتا ہے اسکے ماں باپ، جورو بیٹا سب ممکن ہے۔ بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے۔، ربڑ کی طرح پھیلتا اور سمٹتا ہے ایسے کو خدا مانتے ہیں جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں۔ بندوں سے چھپا چھپا کر، پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے۔

(العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ ج15۔ ص545-546)

9) فتاویٰ افریقہ میں کتوں کا ذکر:

☆ ایک سرخ کتے کا بھی اس گوشت میں حصہ ہے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص118۔ احمد رضا)

☆ اور علم میں الوگدھے، کتے، سور کے ہمسر۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص118۔ احمد رضا)

☆ استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسے کتے کو۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص118۔ احمد رضا)

☆ کیا تم میں سے کسی کو پسند آتا ہے کہ کسی کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے۔

(فتاویٰ افریقہ۔ ص118۔ احمد رضا)

☆ ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت کسی بد مذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص119۔ احمد رضا)

☆ ایسا ہے جیسا کتا۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص119۔ احمد رضا)

☆ بد مذہب کتا ہے یا نہیں۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص119۔ احمد رضا)

☆ بلکہ کتے سے بھی بدتر۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص119۔ احمد رضا)

☆ کتے پر عذاب نہیں۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص119۔ احمد رضا)

☆ بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص119۔ احمد رضا)

☆ اسکا حال کتے کی طرح ہے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص120۔ احمد رضا)

☆ گدھے کتے۔ سور کا نام نکلے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص121۔ احمد رضا)

☆ زبان سے گدھے کتے سور کا نام نکلے۔ (فتاویٰ افریقہ ص121۔ احمد رضا)

☆ گدھے کتے سور کا نام لکھا ہے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص121۔ احمد رضا)

☆ کتنی جگہ لفظ گدھے، کتے وخنزیر وغیرہ ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ ص121 احمد رضا)

☆ اب علماء سے عرض یہ ہے کہ ان بدگویوں دوشنامیوں کے رد میں کتے، سور کا نام لینا جائز ہے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ ص126۔ احمد رضا)

10) حدائق بخشش میں کتوں کا ذکر:

☆ تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا۔

(ص5 ج1 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

☆ میری قسمت کی قسم کھائیں۔ سگان بغداد۔

(ج1 ص5۔ حدائق بخشش۔ احمد رضا)

☆ سگ در قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی

(ج1۔ ص10۔ حدائق بخشش۔ احمد رضا)

☆ سگان کوچہ مین چہرہ میرا ابحال کیا۔

(ج1۔ ص19۔ حدائق بخشش۔ احمد رضا)

☆ کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسان عرب۔

(ج ا۔ ص22۔ حدائق بخشش۔ احمد رضا)

☆ کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں۔ (ج1۔ ص22۔ حدائق بخشش۔ احمد رضا)

☆ پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا
ان سگان سے اتنی جان پیاری واہ واہ (ج1 ص61 حدائق بخشش احمد رضا)

☆ کہ تو ادنیٰ سگ درگاہ خدام معالی ہے (ج1 ص83 حدائق بخشش احمد رضا)

☆ گام برگام سگے مارا مبین (ج 2۔ص 23۔ حدائق بخشش۔احمد رضا)

☆ رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے (ج2ص64حدائق بخشش احمد رضا)

11) احمد رضا خان صاحب کی اخلاقی زبان:

۱)احمد رضا خاں صاحب سے مسئلہ پوچھا گیا کہ جوان عورت سے مردِ ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خضاب سے بال سیاہ کرسکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہونا چاہیے تھا کہ نہیں۔ اسلام میں کسی کو دھوکا دینا جائز نہیں مگر احمد رضا خاں کا جواب سنئے اور اندازِ تخاطب پر داد دیجیے:

''بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہوسکتا۔''

(امام احمد رضا نمبر۔ص 171)

۲)ایک صاحب کو جدید فقہ لکھنے کا شوق تھا، احمد رضا خاں اس کے خلاف تھے آپ اسے مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کہاں کا اسلام کیسی ملت مجوسیت کو نہال کیجیے
مزے سے الو کا گوشت کھا کر پھوپھی بھتیجی حلال کیجیے

(سیف المصطفیٰ۔ص 57)

12) علمائے دیوبند کے خلاف بدزبانی:

احمد رضا خاں کی مشہور کتاب خالص الاعتقاد کی تمہید میں ان علماء کے بارے میں جو علمائے دیوبند کی طرف سے مناظرہ کرنے آئے تھے،لکھا ہے:

''شریفہ ظریفہ رشیدہ رمیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے ان کے ادبار پرضیق کو فراخی حوصلہ کی لے سکھائی کہ چاہیں تو ایک ایک مت میں اپنے مضمون کی ''ایک ایک کتاب'' کا جواب لکھ دیں۔

(خالص الاعتقاد۔ص10)

شریفہ ظریفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو اور رشیدہ رمیدہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کو کہا ہے، رمیدہ بھاگی ہوئی عورت کو کہتے ہیں۔اقبال وسیع سے مراد عام کھلی قبویت ہے کہ جو چاہے آئے ادبار دُبر کی جمع ہے۔یہ پچھلے حصے کو کہتے ہیں پرضیق نہایت تنگ

گزرار استے کو کہتے ہیں۔فراخی حوصلہ سے مراد کھل جانا ہے۔یہ تمام الفاظ آستانہ بریلی کی بد اعمالی کی کھلی شہادت ہے۔

13) احمد رضا خان صاحب کی گندی زبان کے چند مزید نمونے:

احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:

حضرت ممدوح صدر الصدور صاحب بالقابہ نے اور بھی آسانی دیکھی، بدایوں کو دو ہی کا جوتا ہو پالا تھا۔رہے وہابیہ ورامپوری انہیں تین کا ملا۔ (اجلی انوار الرضا۔ص۳)

تین جوتوں پر تین روپیہ انعام۔۔۔۔۔۔فی جوت ایک روپیہ (مقتل کذب وکید۔ص56)

کیا بازاری گفتگو ہے۔کیا یہ علماء کی زبان ہے؟ کیا یہی ان کا درس اخلاقیات ہے؟ پھر صرف الفاظ تین پر اکتفا نہیں کرتے، ان میں ایک کی اس طرح تعین کرتے ہیں۔تیسرا ان کے اصیدوں کا سب میں سیدھا۔

(سدالفرار۔ص 11)

تیسرا دونوں سے بڑھ کر مضر۔ (سدالفرار ص56۔وقعات السنان ص28)

اب خان صاحب آگے دیکھنے کی بھی دعوت دے رہے ہیں۔ملاحظہ ہو:

ہمارے اگلے تین پر پھر نظر ڈالیے دیکھئے وہ رسلیا والے پر کیسے ٹھیک اتر گئے۔

(سدالفرار۔ص56)

بریلی کے ان علمائے نامدار سے اور سنیے، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں ایک موضوع کو تین شقوں (اجزاء) میں تقسیم کیا تھا۔آپ اس پر تنقید کرتے ہوئے مولانا تھانوی کے بارے میں لکھتے ہیں:

اگر بکمال بے حیائی اپنی دوشقی میں وہ تیسرا احتمال داخل بھی کرلے۔۔۔۔۔الخ

(وقعات السنان۔ص28)

ان الفاظ کو نقل کرتے ہوئے شرافت کانپتی ہے۔لیکن خان صاحب اور ان کے شاہزادوں کی عملی اور اخلاقی حالت اس کے بغیر کھلتی بھی تو نہیں۔حامد رضا خاں حضرت تھانوی کے لیے مؤنث کے الفاظ اختیار کر کے پھر یہ بھی لکھ گئے۔

مسمات یہ تیسرا بھی کیسا ہضم کر گئی۔ (وقعات السنان۔ص 46)

''اس (مولانا تھانوی) کی دوشقی میں اس تیسرے کا دخول۔'' (وقعات السنان۔ص 25)

بریلی کے یہ شہزادے لفظ تین کے ساتھ اسی تصور میں الجھے ہوئے ہیں۔ایک اور بحث میں لکھتے ہیں:

آپ معمول مجہول کا پیوند جوڑ کر دخول کی مشکل آسان بھی کرلیں۔ (سد الفرار۔ص 52)

بات اذان کے داخل مسجد ہونے کی چل رہی تھی۔آپ داخل کے لفظ سے لفظ دخول کی طرف منتقل ہوگئے اور سنیے:

تمہارا نام الف کے تلے ہیں۔۔۔۔۔۔ (سد الفرار۔ص 39)

ہے ہے آدھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے ہے پوری نہ لی۔ (وقعات۔ص 17)

پھر اور سنیے اور ان حضرت کی اخلاقی حالت کا ماتم کیجیے۔

رسلیا والا (رسلیہ لفظ رسالہ کو بگاڑ کر لکھنا ہے اس سے حضرت مولانا تھانوی کا رسالہ حفظ الایمان مراد ہے) بھی کیا یاد کرے گا کہ کسی کرے سے پالا پڑا تھا۔اب وہ کھولوں جس سے مخالف چندھیا کر پٹ ہوجاوے۔ (وقعات۔ص 48)

اف ری رسلیا تیرا بھولا پن خون پونچھتی جا اور کہہ خدا جھوٹ کرے۔ (وقعات۔ص 17)

رسلیا کی چک پھیریاں تو گوہر کو بھی مات کرگئیں۔اب مسلمان کے چھلنے کو پھر کا وا کاتی ہے۔

سب پر ابلیس ایک طرح سوار۔۔۔۔۔۔۔دوسرا اور مسماۃ کی گرہیں کھولتا ہے۔

آپ غور کریں اور دیکھیں کہ آستانہ بریلی میں کس قسم کی زبان بولی جاتی تھی اور ان کے گھر میں کن لوگوں کی اصطلاحیں رائج تھیں۔مولانا تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کو رسلیا کہتے ہوئے لکھتے ہیں۔''رسلیا کہتی ہے میں یوں نہیں مانتی میری ٹھہرائی پر اترو، دیکھوں تو اس میں تم میری گرہ کیسے کھول لیتے ہو۔''

مولانا معین الدین اجمیری کے تاثرات یہ ہیں: ان الفاظ کی نسبت خلقت کہتی ہے کہ یہ

فحش ہے اور اس وجہ سے اعلیٰ حضرت پر اس طرح طعن کرتی ہے کہ ایسے شخص کو نیکی کا ادنیٰ درجہ بھی نہیں دیا جاسکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کو شیخ وقت اور مجدد تسلیم کرلینا۔یہ ایسی ز[...]ست سفاہت وحماقت ہے کہ اس کے بعد حماقت کا کوئی درجہ نہیں اس بازاری گفتگو پر بھی اگر کوئی جماعت اس کو مقتدا تسلیم کرلیتی ہے تو پھر وہ بازاریوں کی کیوں معتقد نہیں ہوجاتی۔ (تجلیات انوار۔ص 34)

ایسے شیخ وقت اور پیر فانی کی زبان وقلم سے ایسے سوقیانہ جملے نکلے ہوئے دیکھ کر خیال آتا ہے کہ اب قیامت آنے میں کچھ دیر ہے تو صرف چند لحات کی۔ (تجلیات انوار۔ص 35)

14) بدزبانی کا ایک اور نمونہ:

قران کی آیت ہے

سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْکَذَّابُ الْاَشِرُ ''عنقریب کل جان لیں گے کہ کون ہے جھوٹا بڑائی مارنے والا'' (القمر۔آیت 26)

احمد رضا خاں لکھتے ہیں:

''کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک، کافر، مرتد، خاسر کون تھا سیعلمون غدا من الکذاب الاشر اشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔اشر قولی کو زبان سے بک بک کرے اور اشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔وہابیہ اشر قولی اور اشر فعلی دونوں ہیں۔ (خالص الاعتقاد۔ص 44)

بانی بریلویت احمد رضا خان صاحب اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی:

پہلے مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے بارے میں جان لیں کہ یہ صاحب کون ہے پیرزادہ اقبال احمد فاروق مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''جہان رضا'' لاہور لکھتے ہیں کہ:

''قیام الملت والدین حضرت مولانا شاہ عبد الباری فرنگی محلی اہل سنت کے معروف عالم دین بلند پایہ روحانی پیشوا فرنگی محلی کا لکھنؤ کی مذہبی روایات کے امین اور آخری علمی تاجداری

تھے۔ (کلیات مکاتیب رضا اول ص 33، مطبوعہ مکتبہ بحر العلوم، مکتبہ نبویہ لاہور)

۲) آگے لکھتے ہیں کہ: حضرت مولانا اور امام رضا باہم دوست اور مزشناس تھے۔
(ایضاً ص 33)

اب پڑھیے جو انہوں نے بانی بریلویت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا:

۱)۔ جو متکبرانہ انداز مولوی احمد رضا خان صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ برتا ہے۔ (الطاری الداری حصہ دوم ص 2، الطاری الداری حصہ سوم ص 104، مطبوعہ حسنی پریس بریلی شریف)

۲)۔ مگر اس پیکر تکبر کے روبرگردن جھکانے کو بلکہ اس سے تخاطب کو بھی اب نہ اپنی بلکہ حق کی بے غیرتی تصور کرتا ہوں (ایضاً ص 104)

۳)۔ جناب کی نفسانیت اگر پایہ ثبوت کو پہنچ تو پھر اعراض ہی مناسب ہوگا۔
(ایضاً ص 105)

۴)۔ میں تو جناب کے ایرادات قویہ وادلہ قاہرہ دیکھ کر دنگ ہو گیا جن سے جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ (ایضاً ص 104)

۵)۔ آپکو دیانت دار مگر متشدد سمجھتا تھا مگر آپ نے ایک واقعہ کی دیدۂ دانستہ اس طرح سے صاف تکذیب کی ہے جو سراسر غلط ہے دنیا آپ کو کچھ کہے لیکن جو اس وقت موجود تھے وہ اب کسی طرح آپ کی دیانت کے قائل نہیں ہو سکتے۔ آپ کو یاد ہوگا اور ضرور یاد ہوگا کہ میں نے ایسا دندان شکن جواب دیا تھا کہ آپ دم بخود گھر میں گھس گئے۔
(ایضاً ص 105-104)

۶)۔ اس وقت مجھ پر آپ کی قابلیت بھی ظاہر ہو گئی۔ آپ کے ایرادات قاہرہ واعتراضات باہرہ ایسے نہیں جن کی طرف توجہ کی جائے۔ (ایضاً ص 105)

۷)۔ آپ نے جو چال چلی ہے اس میں میں پھنس نہیں سکتا ہوں آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے الجھوں اور حکومت شیطانیہ کی خدمت آپ انجام دے کے مستحق اعزاز ہوں تو ایسا نہیں ہو گا۔ آپ ہی الجھے رہیں گے اور شر سے آپ کے دوسرے محفوظ رہیں گے۔ (ایضاً 105)

۸)۔ میں آپ کی مہملات کا جواب نہ دوں گا جناب نے ایک خاصی تعداد بہتان کی باندھ رکھی ہے کہ میں نے یہ کیا یہ کیا اس کی قلعی کھلے گی۔ (ایضاً ص 105)

۹)۔ جناب نے فتاووں تحریروں کے ذریعہ سے جو کچھ گلفشانی کی ہے اور جس تجدید دین کا ادعا رکھا ہے وہ اسلاف سے بعید ہے۔ (ایضاً ص 105)

۱۰)۔ آپ بہت تیزی نہ فرمایئے اس وقت تک بہت ادب کیا اور آپ کا وقار قائم رکھا گیا مگر آئندہ ایسا نہ ہوگا جناب مطالبات کو اپنے ہی گھر میں رکھیے۔ (ایضاً ص 105)

۱۱)۔ حرم کے ہر ہر ذرہ کی بے حرمتی کا عصیاں آپ کے سر پر ہے قرآن شریف کے ساتھ جو بے ادبی ہوئی ہے اس کا پشتارہ آپ کی کمر پر ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے قطرہ خون سے آپ کا دامن آلودہ ہے۔ چپہ چپہ جزیرہ العرب آپ کی گردن میں طوق ہو تو کچھ تعجب نہیں۔ بغداد کی سرکاری آپ کی شاکی ہوں۔ شہدائے کربلا آپ کے فریادی ہوں، امیر نجف آپ پر لعنت کریں تو بجائے بصرہ کی رابعہؒ اور امام بصری اور حواری رسول اللہ آپ کے نصاری سے موالات سے بیزار ہوں تو حق ہے۔ یہ صلیب جہاں جہاں لہرا رہی ہے سب آپ کے اعمال بے غیرتی کی حرماں نصیبی پر چم ہے۔ خلیفہ ایسے یزیدوں سے نالاں ہو تو کیا کرے جتنے مسلمان شہید ہوئے جتنے بچے ذبح ہوئے جتنی مسلمات بے حرمت ہوئیں، جتنے مشائخ مصائب میں پڑے جس قدر مال لٹا جتنے مکانات مسلمانوں کے ویران ہوئے ان کا وبال آپ جیسے حضرات پر ہے۔ انگریزوں کی ہمت آپ لوگوں کی وجہ سے ہوئی مسلمانوں کو مسلم سے لڑنے کی جرات آپ کے افعال نے دلائی۔ (الیضاص 106)

۱۲)۔ آپ نے دیکھ لیا کہ ایک ٹھوکر آپ کو کوہ وقار تحمل سے کس طرح پھینک دیتی ہے مگر میں ٹھوکر پر ٹھوکر لگانا نہیں چاہتا۔ (ایضاً ص 106)

۱۳)۔ آپ معاصی پر اقرار شرک کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ (ایضاً ص 106)

۱۴)۔ آپ کو خود آپ ہی کی تحریر سے افترا پردازی اور بہتان بندی معلوم ہو جائے گی پھر دیکھا جائے گا کہ آپ لائق خطاب رہتے ہیں یا رہتے بھی نہیں ہیں۔ افسوس ہے کہ آپ کی

سمجھ اس قدر قاصر ہے کہ جملہ امور کا جواب دے دیا جاتا ہے وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آ[illegible]
ہے۔ (ایضاص 107)

۱۵)۔ یزید پلید بھی عقل کا اندھا نہ تھا جو آپ کے کہنے میں آجاتا آپ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ [illegible]
الزام ہے اپنی عبارت بھی یاد نہیں کہ کیا لکھا ہے اور خلقت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چا[illegible]
ہیں۔ (ایضاص 107)

۱۶)۔ یہ آپ ہی کا گستاخانہ انداز ہے (ایضاص 107)

۱۷)۔ کیا ہوا اگر آپ سے آپ کے تلامذہ بڑھ گئے۔ آپ کے ایسے معلم کیلئے ایسا ہ[illegible]
ہوتا ہے مگر دروغ گورا حافظہ نباشد۔ (ایضاص 107)

۱۸)۔ آپ بھی غصہ میں نہ آیئے تو مناسب ہے شاید چند روز بعد آپ کی اپنی غلطی کا احسا[illegible]
ہو۔ اگر غصہ آ گیا تو ہمیشہ کیلئے جہالت میں بسر ہوگی۔ (ایضاص 107)

۱۹)۔ آپ باور کیجئے کہ آپ کے ایرادت واعتراضات اصحو کہ اطفال ہیں کوئی بڑی بات نہیں
کہ ان کی رد کردی جاوے یہ حماقت ہے کہ بدون آپ کو تانجانہ پہنچائے اور چوٹی [illegible]
گرائے ان کی طرف توجہ کی جاوے۔ (ایضاص 107)

۲۰)۔ اس وقت آپ کی چھچھوندر نظروں میں آسکتی ہے ابھی اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہے۔
(ایضاص 107)

۲۱)۔ مخلوق آپ سے بہت بدظن ہیں وہ آپ کے نظروں میں نہیں آئے گی سب آپ کے
الجھاؤ ڈالنے کی ترکیب سے آگاہ ہیں۔ (ایضاص 108)

۲۲)۔ آپ سمجھتے ہیں میں بڑا کام کرتا ہوں۔ جناب اپنے کو آیت مذکورہ کا مصداق نہ بنائیں
یحسبون انھم یحسنون بندہ آپ کی ھفوات واہیات سے تعرض نہیں کریگا۔
(ایضاص 108)

۲۳)۔ اعلیٰ حضرت والامنقبت علیہ ماعلیہ آپ کی فحاشی دیدہ ذہنی کذب و بہتان میں مقابلہ
نہیں کر سکتا میں آپ کے فقرہ میں نہیں آیا آپ چاہتے ہیں کہ مجھے تو تو میں الجھاویں کام کی

[illegible] سے دور بہکاویں اپنے حکام کو خوش کریں تو یہ ناممکن ہے آپ دوسروں کو کیا نصیحت
[illegible]ک۔ اپنے گریبان میں مونھ ڈالئے آئندہ سے اگر کام کی بات نہ ہوئی فضولیات کا
[illegible]واب نہیں دیا جائے گا۔ (ایضاص 108)

۲۴)۔ اور دیکھیے جب مولوی احمد رضا خان صاحب نے مولوی عبدالباری فرنگی محلی کو مشورہ
[illegible]کہ: جمعیۃ العلما کی مستقل صدارت وہابیہ کسی دیوبندی کو دینا چاہتے ہیں۔ یہ اسلام پر اور
[illegible] اشد ہوگا مولوی عبدالباری صاحب خود کیوں نہیں اس کے مستقل صدر ہوئے کہ یہ نسبت
[illegible] پھر ہم سے قریب ہونگے۔ (الطاری الداری۔ حصہ اول ص 11)۔ تو جواب میں
مولوی عبدالباری فرنگی محلی صاحب نے جو طمانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب کے منہ پر مارا
اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

تیسری یہ کہ جناب نے باوجود کافر سمجھنے کے فتوے میرے واسطے جمعیت علمائے کرام کا صدر
[illegible]نے کا دیا ہے تو نہ معلوم یہ کونسی شریعت کا فتویٰ ہے کہ باوجود کافر اور منافق اور فاسق جاننے
کے مجھ کو صدر علمائے کرام کا بنایا جاوے۔ (الطاری الداری۔ حصہ اول۔ ص 13)

احمد رضا خان صاحب بریلوی کے غیر شرعی عقائد

1) معراج کی رات خدا خدا سے ملا:

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اس سے اس کی طرف گئے تھے
(حدائق بخشش ج 1 ص 114۔احمد رضا)

2) تم خدا بھی ہو اور خدا سے جدا بھی ہو:

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر تم کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو
(حدائق بخشش۔جلد 2۔ص 104۔احمد رضا)

3) شیخ عبدالقادر کے پاس خدائی اختیارات

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
(حدائق بخشش۔ج 2۔ص 9۔احمد رضا)

4) خدا بے بس اور بے اختیار۔ولی سب اختیارات والا

اللہ عزوجل نے غزوہ احزاب میں حضور ﷺ کی مدد کرنی چاہی اور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما۔اور کافروں کو نیست و نابود کر دے۔ہوا نے انکار کر دیا اور کہا کہ بیبیاں (عورتیں) رات کو نہیں نکلتیں۔اللہ تعالیٰ نے اسکو بانجھ کر دیا اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا۔ (ملفوظات احمد رضا۔ج 4۔ص 78۔احمد رضا)

5) خدا اور رسول ﷺ گلے ملے:

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

عجیب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے۔
(حدائق بخشش۔ج 1۔ص 112۔احمد رضا)

6) خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

ملک مشغول ہیں اسکی ثناء میں
وہ تیرا ذکر وشاغل ہے یا غوث
(حدائق بخشش۔ج۔2۔ص 7۔احمد رضا)

7) خدا نبی کا منشی ہے:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
(حدائق بخشش۔ج 1۔ص 20۔احمد رضا)

8) اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ ہے:

ایک دفعہ حضرت جنید بغدادی دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں۔فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔اس نے یہ کیا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔جب بیچ دریا میں پہنچا تو شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔پکارا حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید، جب کہا دریا پار ہو گیا۔(واقعہ اختصار کے ساتھ)

(ملفوظات احمد رضا خان۔ج 1۔ص 117)

9) حضور ﷺ خدا کے نور کا ٹکڑا تھے:

۱) اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نوری باری حجاب میں ہے۔

(حدائق بخشش۔ج1۔ص20احمد رضا)

۲) شکل بشر میں نور الٰہی اگر نہ ہو
کیا اس قدر خمیرہ پاؤمدد کی ہے

(حدائق بخشش۔ج1۔ص94احمد رضا)

10) اللہ کو ہر جگہ حاضر ناظر ماننا بے دینی ہے:

۱) اللہ کے لیے لفظ حاضر ناضر استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ج14۔ص640-688)

۲) اللہ کے لیے حاضر ناظر کا لفظ استعمال کرنا بہت برے معنی رکھتا ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ج6۔ص640)

11) احمد رضا کی توحید:

۱) عرض: حضور اقدس ﷺ کو اے خداوندِ عرب کہہ کہ ندا کر سکتے ہیں؟
ارشاد: کر سکتے ہیں۔ خداوند عرب کے معنی مالکِ عرب۔

(ملفوظات احمد رضا۔ج1۔ص127،احمد رضا)

۲) سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ میں رسول اللہ کی تعریف ہے۔

(احکام شریعت۔ص163۔احمد رضا)

۳) جبریل علیہ الصلوۃ والسلام حاجت روا ہیں۔ (ملفوظات احمد رضا ص111۔احمد رضا)

۴) حضور اقدس کو حاجت روا و مشکل کشا و دافع البلاء ماننے میں کسی مسلمان کو تامل ہو سکتا ہے وہ تو جبریل کے بھی حاجت روا ہیں۔ (ملفوظات احمد رضا۔ص111۔احمد رضا)

12) اللہ تعالیٰ حضور سے مشورہ لیتا ہے:

ترجمہ: بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں۔ (الامن والعلی۔ص84۔احمد رضا)

13) شیخ عبدالقادر حضرت یوسف سے زیادہ حسین

روئے یوسف سے فزوہ تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہوا انباز روئے آئینہ

(حدائق بخشش۔حصہ 3۔صفحہ 64۔احمد رضا)

14) گستاخ رسول کون؟ نقل کفر، کفر نہ باشد

برکات احمد کی قبر سے حضور کے روضہ مبارک کی خوشبو۔
برکات احمد صاحب کو دفن کے وقت انکی قبر میں اترا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔

(ملفوظات رضا خان حصہ 2۔ص142فرید بک۔ احمد رضا)

15) پیر کے پاس حضور کی حاضری

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث (حدائق بخشش ج2 ص7احمد رضا)

16) نبی شاگرد، پیر استاد

قمر پر جیسے خود کا یوں تیرا قرض ہے
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث (حدائق بخشش۔ج1۔ص11۔احمد رضا)

17) شیخ عبدالقادر جیلانی ظلی طور پر مرتبہ نبوت پر ہیں۔

قول: اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک نبی ہوتے اگر چہ اپنے مفہوم شرعی پر صحیح و جائز

الاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔

(عرفان شریعت۔ص90۔مکتبہ المدینہ۔احمد رضا۔۔فتوی رضویہ۔ج٢٨۔ص٤١٤)

18) حضور ﷺ کو آیات کا نسیان

یہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ کو بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔

(ملفوظات ص255۔حصہ 3۔احمد رضا)

19) حضور ﷺ کو ذلت کے بعد عزت ملی (العیاذ باللہ)

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود

عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش۔حصہ 2۔ص29۔ احمد رضا)

20) حضرت غوث ہی سب کچھ دیتے ہیں نبی بھی غوث کے در کے سوالی:

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث

وہ کچھ بھی ہو تیرا سائل ہے یا غوث (حدائق بخشش۔ج2۔ص7۔احمد رضا)

21) نبی غوث پاک سے فیض حاصل کرتے ہیں:

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور ﷺ آئیں

وہ تیرے وعظ کی محفل ہے یا غوث (حدائق بخشش ج2۔ص7۔احمد رضا)

22) بریلوی مذہب میں شیخ عبدالقادر جناب رسول ﷺ کے بیٹے ہیں۔

☆ کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے

کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

(حدائق بخشش۔ج1۔ص4۔احمد رضا)

☆ تیرے بابا کا، پھر تیرا کرم ہے   یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

(حدائق بخشش۔ج2۔ص13۔ احمد رضا)

☆ ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں

حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش۔ج1۔ص49۔احمد رضا)

23) احمد رضا خان صاحب سنت اور حدیث کا بے ادب:

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کتب حدیث کھڑے ہو کر پڑھایا کرتے تھے۔ دیکھنے والوں نے ہم کو بتایا کہ خود بھی کھڑے ہوتے پڑھنے والے بھی کھڑے ہوتے تھے۔

(جاء الحق۔حصہ اول۔ص228۔احمد یار)

24) احمد رضا خان صاحب کا ختم نبوت سے انکار:

☆ انجام وے آغاز رسالت باشند   انیک گو ہم تابع عبدالقادر

(حدائق بخشش۔ج2۔ص72۔احمد رضا)

☆ فتح باب نبوت پہ بے حد درود   ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش۔ج2۔ص28۔احمد رضا)

25) شیخ عبدالقادر جیلانی کی شکل نبی سے ملتی:

نقشہ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر   جب تصویر میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

(ملفوظات احمد رضا۔ج3۔ص45۔احمد رضا)

26) انگوٹھا چومنا

شیخ جیلانی کا نام سن کر انگوٹھا چومنا۔

(فہرست فتاوی رضویہ۔ص5۔۔۔ فتاوی افریقہ۔احمد رضا)

27) حضرت عبدالقادر جیلانی

حضرت عبدالقادر جیلانی کی نیند ایسی تھی کہ دل جاگتا تھا آنکھیں سوتی تھیں۔

(فتاوی رضویہ۔ج 1 ۔قدیمی)

28) پیر کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے بہتر:

حضرت یحیٰی منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھ دے کہ تجھے باہر نکال لوں۔اس مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحیٰی منیر کے ہاتھ دے چکا ہوں۔اب دوسرے کو نہ دوں گا۔حضرت خضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحیٰی منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

(ملفوظات احمد رضا۔ج2۔ص51۔احمد رضا)

29) حضور ﷺ کی سخت ترین گستاخی:

1) مولا کو شایان ہے کہ اپنے محبوب نبی ﷺ کو جن عبارت سے چاہے تعبیر فرمائے یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمر کو اسکی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے اور ادب دینے کے لیے مثلاً، نالائق، احمق، وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا۔ (فتاوی رضویہ۔جلد2۔ص233۔احمد رضا)

2) انبیاء اکرام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرہ پیش کی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات۔ص27۔حصہ 3۔احمد رضا)

30) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین:

احمد رضا شیخ جیلانی کے بارے میں لکھتا ہے:

مرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا شیخ رہے گا تیرا (حدائق بخشش۔ج1۔ص6)

31) اعلیٰ حضرت اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

1) اگر کوئی نبی ہوتا تو شیخ عبدالقادر جیلانی نبی ہوتا۔(عرفان شریعت۔ص85 ۔احمد رضا)

2) رسالت کا آغاز شیخ عبدالقادر جیلانی سے ہوگیا ہے۔

(حدائق بخشش حصہ 2۔ص185۔احمد رضا)

32) پیر اور مرید کی بیوی

سید احمد سجلماسی کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی۔فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال دی تھی۔عرض کیا حضور کو کیسے علم ہوا فرمایا وہ سو رہی تھی، کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا کہ کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ج2 ص56۔احمد رضا)

33) حضرت عائشہؓ کی توہین:

1) تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

(مطلب یہ کہ ان کا ایسا تنگ اور چست لباس اور پھر اس پر متزاد سینہ کا ابھار ایسا تھا کہ وہ ان سر سے کمر تک پھٹنے کے قریب ہے ان کی جوانی کا ابھار مرے دل میں مانند پھٹتا جا رہا ہے اور سینہ سے جسم لباس تنگی کی وجہ سے کپڑوں سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔)

(حدائق بخشش۔حصہ 3 ۔ص37۔احمد رضا)

2) ام المومنین عائشہ صدیقہؓ جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں پس دوسرا کہے تو گردن

ماری جائے۔ (ملفوظات۔حصہ 3۔ص234۔احمد رضا)

۳) حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین کا روح اقدس سیدنا غوث الاعظم کو دودھ پلانا۔
بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہوتا
ہم بلا شبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استحالہ درکنار استبعاد بھی نہیں۔
(فتاوٰی رضویہ۔جلد ۲۸۔ص ۴۱۶۔۔۔۔عرفان شریعت۔ص85۔احمد رضا)

34) صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن قاریؓ کی توہین۔

عبدالرحمٰن قاری شیطان تھا۔ (ملفوظات احمد رضا۔ج1۔ص52)

35) اعلیٰ حضرت کا حقہ۔

۱) زائرین حاجتیں پیش کرتے انکی حاجتیں پوری کی جاتی۔حقہ پان سے ہر ایک کی تواضع کی جاتی۔ (حیات اعلیٰ حضرت۔ج ا۔ص126)

۲) میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت سرکار کو حقہ نوشی کا بہت شوق تھا کہیں تشریف لے جاتے تو حقہ ساتھ جاتا۔ (تجلیات امام احمد رضا۔ص77)

۳) حقہ پیتے وقت میں بسمہ اللہ نہیں پڑھتا۔(ملفوظات، حصہ 2 ص221،احمد رضا خان)

جبکہ

یہ حقہ بڑبڑ کرتا ہے شیطون کا خایہ ہے۔یہ لمبا کانا ایسا جیسا شیطون ذکر چھپایا ہے۔
(انوار شریعت۔ج1۔ص329۔محمد اسلم بریلوی)

36) حضور ﷺ کو احمد رضا کا انتظار

بارگاہ رسالت میں عرض کیا کس کا انتظار ہے؟ فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے۔
(اعلیٰ حضرت اعلیٰ سیرت۔ص161۔اکبر بک)

37) احمد رضا کی شیطان سے ہمدردیاں

۱) شیطان نماز پڑھتا ہے۔ (ملفوظات۔ح1۔ص15۔اعلی حضرت)

۲) شیطان اپنے لیے جھوٹ کو ناپسند کرتا ہے۔
(احکام شریعت۔حصہ اول۔ص۔135احمد رضا)

۳) شیطان کا علم حضور ﷺ سے وسیع ہے۔ (خالص الاعتقاد احمد رضا ص6)

۴) شیطان رب سے اپنی بخشش کا طالب ہے۔ (ملفوظات۔ح1۔ص15۔احمد رضا)

38) بیت اللہ مجرہ کرتا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا گیا (حدائق بخشش ص20 حصہ 1)

39) رنڈیوں کا مال ہضم:

س: طوائف جسکی آمدنی صرف حرام پر اسکے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اسکی حرام آمدنی کی لائی ہوئی شرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے شہادت کی حاجت نہیں اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے حرام مال سے ادا کیا ہے تو اسکا قول مقبول ہوگا۔ (احکام شریعت۔ج2۔ص144،145۔احمد رضا)

40) ساس کی شلوار:

عرض۔معمولی چھنٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں۔خوش دامن (ساس) کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو۔اس پر اسکے جسم کو ہاتھ شہوت سے لگائے تو کیا حکم ہے۔
ارشاد: اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نا معلوم ہو تو خیر۔
(احکام شریعت۔ج2۔ص227۔احمد رضا)

41) دیوالی کی مٹھائی:

عرض: کافر جو ہولی اور دیوالی میں مٹھائی تقسیم کرتے ہیں مسلمان کو لینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد: اس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ج1۔ص115۔احمد رضا)

42) قبروں پر چراغ

رسول خدا نے قبروں پر چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔ (ترمذی، نسائی)

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں: انکی (صاحب قبر) کی ارواح طیبہ کی تعظیم کے لیے روشنی کی جائے۔

(فتاویٰ رضویہ۔جلد9۔ص491)

43) کتے کی پاکی

عرض: کتے کا رواں تو ناپاک نہیں؟

ارشاد: صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ (ملفوظات ج3 ص61 احمد رضا)

44) ہندو نکاح پڑھائے تو ہو جاتا ہے:

نکاح ہو ہی جائے گا۔ اس واسطے کہ نکاح نام ہے باہمی ایجاب وقبول کا اگرچہ برہمن پڑھا دے۔

(احکام شریعت۔حصہ دوئم۔ص225۔احمد رضا)

45) احمد رضا کے ہندوں سے تعلقات:

رضاء الحسن قادری لکھتے ہیں اعلیٰ حضرت بنارس تشریف لے گئے ایک دن دوپہر کو ایک جگہ دعوت تھی میں ہمراہ تھا۔ واپسی میں تانگے والے سے فرمایا: اس طرف فلاں مندر کے سامنے سے ہوتے ہوئے چل، مجھے حیرت ہوئی کہ اعلیٰ حضرت بنارس کب تشریف لائے اور کیسے یہاں کی گلیوں سے واقف ہوئے اور اس مندر کا نام کب سنا۔ اسی حیرت میں تھا کہ تانگہ مندر کے سامنے پہنچا۔ دیکھا کہ ایک سادھو مندر سے نکلا اور تانگہ کی طرف دوڑا۔ آپ نے تانگہ رکوادیا اسنے اعلیٰ حضرت کو ادب سے سلام کیا اور کان میں کچھ باتیں ہوئی جو میری سمجھ سے باہر تھیں پھر وہ سادھو مندر میں چلا گیا۔ ادھر تانگہ بھی چل پڑا۔ تب میں نے عرض کی حضور کون تھا؟ فرمایا ابدال وقت۔ عرض کی مندر میں؟ فرمایا آم کھائیے۔ پیڑ نہ گنیے۔ (اعلیٰ حضرت اعلیٰ سیرت ص134)

46) انگریز حکومت اور احمد رضا:

ہندوستان بفضلہ تعالیٰ دار اسلام ہے یہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہے۔

(احکام شریعت۔ج2۔ص151۔احمد رضا)

47) حقے کے پانی سے وضو:

اب آب مطلق۔۔۔۔۔ نہ ملے تو یہ پانی حقے کا آب مطلق ہے اسکے ہوتے ہوئے تیمم ہرگز جائز نہیں (احکام شریعت۔ج3۔ص244) اور اگر تیمم کیا تو نماز باطل۔

48) نماز میں احتلام:

نماز میں احتلام ہوا سلام پھرنے تک منی نہ نکلی نماز ہوگئی۔

(فہارس فتاوی رضوایہ۔ص62۔احمد رضا)

49) نماز میں عورت کو دیکھنا:

نمازی اپنی نماز میں اپنی یا بیگانی عورت کے فرج کے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(فتاوی رضوایہ۔ج1۔ص67۔احمد رضا)

50) احمد رضا اور اولیاء

1) اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرعی حکم اور پسندیدہ عمل ہے۔

(الامن والعلیٰ۔ص29۔احمد رضا)

2) میں نے (احمد رضا نے) جب بھی مدد طلب کی یا غوث، ہی کہا ایک مرتبہ میں نے ایک اور دوسرے ولی سے مدد مانگنی چاہی مگر میری زبان سے ان کا نام نہ نکلا بلکہ زبان سے یا غوث ہی نکلا۔

(ملفوظات ص307۔احمد رضا)

3) اولیاء چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر لیں۔

(خالص الاعتقاد۔ص40۔احمد رضا)

۴) اعلیٰ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے خود ساختہ قول نقل کرتے ہو لکھتے ہیں کہ شیخ عبد القادر فرماتے ہیں افتاب طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے۔ نیا سال جب آتا ہے، مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے کہ جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہے۔ نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ بھی اس میں ہونے والا ہے۔ ہر نیا دن مجھے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے مجھ پر نیکی وبدی پیش کی جاتی ہے میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۹۲ خالص الاعتقاد ص49 احمد رضا)

۵) سورۃ لقمان: آیت نمبر 34 میں جن پانچ غیب کی باتوں کا ذکر ہے حضور ﷺ کو ان کا نہ صرف خود علم ہے بلکہ ان باتوں کو آپ جسے چاہیں عطا کردیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی امت کے ساتوں قطب ان باتوں کو جانتے ہیں۔ (خالص لاعتقاد ص 54-53۔ احمد رضا)

۶) مزاروں کے پاس اولیاء اکرم کی روحیں حاضر ہوتی ہیں (احکام شریعت ص71 احمد رضا)

۷) اولیاء اللہ بعد الوصال زندہ، ان کے تصرفات کرامات پائندہ، ان کا فیض بدستور جاری اور ہم غلاموں خادموں، محبوں معتقدوں کے ساتھ وہی امداد و اعانت جاری۔

(فتاوی رضویہ۔ ج6۔ص236۔احمد رضا)

51) بریلوی سب بھیڑیں ہیں:

۱) احمد رضا وصیت کرتا ہے۔ تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں (اعلیٰ حضرت بریلوی از بستوی۔ص105)

۲) او بے پروا بکریو کس نیند سو رہی ہو۔ (کچھ آگے لکھتے ہیں) وہ بھی تمہاری طرح اس گلے کی بکری تھا۔ (فتوی رضویہ۔جلد15۔ص430)

52) بریلوی اولیاء:

اولیاء از عرش تا تحت الثریٰ دیکھتے ہیں

(ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ج1۔ص74 احمد رضا)

54) اللہ سے یا نبی سے استعانت طلب کریں:

بیٹھے اٹھتے حضور پاک سے
التجاء واستعانت کیجئے (حدائق بخشش ج1۔ص107۔احمد رضا)

55) احمد رضا کی گستاخی

احمد رضا خان علماء دیوبند کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ تمہارا خدا رنڈیوں کی طرح زنا کرائے اور دیوبند کی چکلے والیاں اس پر ہنسیں گیں کہ نکھٹو تو ہمارے برابر نہ ہو سکا۔ اور ضروری ہے کہ خدا کا آلہ تناسل بھی ہو۔ یوں خدا کے مقابلے میں ایک خدائن ماننی پڑے گی۔

(سبحان السبوح۔ص142۔احمد رضا خان)

56) احمد رضا کے پسندیدہ کھانے

۱) الو حلال ہے (فتاوی رضویہ۔جلد20۔ص312۔احمد رضا)

۲) بگا ذر حلال ہے (فتاوی رضویہ۔جلد20۔ص318۔احمد رضا)

57) نصرانی و یہودی ذبیحہ:

یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الٰہی عزوجلالہ کے ذبح کرے، یونہی اگر کوئی واقعی نصرانی ہو (فتاوی رضویہ۔جلد20۔ص229)

58) احمد رضا کا شعر غلط:

... درگاہ سعیدی میں اتفاقاً وہاں دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے اور امام اہلسنت کی شاعری پر تبصرہ اور اعتراض پر محفل گرم تھی اور اس بات پر بحث تھی کہ اعلیحضرت کا یہ شعر

کون د یتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمار ا نبی

درست نہیں۔ ﴿معارف رضا۔ص163﴾

احمد رضا خان صاحب کے ترجمہ کا آپریشن بریلوی قلم سے

احمد رضا خان صاحب نے ترجمہ قرآن پاک کنز الایمان کے نام سے کیا ہے جس میں انہوں نے بے شمار جگہوں پر فحش غلطیاں کی ہیں اور اصول وضوابط اور لغات قرآن سے ہٹ کر ترجمہ کیا ہے اور بہت سارے بریلوی علماء نے بھی اس ترجمہ سے اختلاف کیا ہے مثلاً مولوی احمد رضا صاحب سورۃ فتح کی آیت کا ترجمہ کرتے ہیں

ترجمہ: تاکہ تمہارے سب گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور پچھلوں کے۔

(کنز الایمان۔سورۃ فتح 2)

بریلوی علماء اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆ یہ ترجمہ: صحیح نہیں ہے کہ (شرح مسلم ج6ص 91۔294 غلام رسول سعیدی)

☆ ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور یہ اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں۔

(شرح مسلم۔ج7۔ص324,325)

☆ تعلق اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت آیات میں انبیاء کے ساتھ مغفرت کے تعلقا، نظم قرآن، احادیث، آثار اور فقہاء اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (شرح مسلم۔ج7۔ص346)

☆ اس جگہ آیت سے امت کی مغفرت صحیح نہیں۔

(شرح صحیح مسلم۔ج7۔ص346)

☆ (یہ ترجمہ) حدیث کے صریح خلاف ہے۔

(مغفرت ذنب۔ص6۔ابوالخیر محمد زبیر حیدر آبادی)

☆ کئی احادیث کے یہ ترجمہ خلاف ہے۔ (مغفرت ذنب۔ص6۔ابوالخیر زبیر)

☆ یہاں امت کی مغفرت مراد لینا کی دو وجوہات کی بناء پر درست نہیں اور صحیح نہیں

(مغفرت ذنب۔ص29۔ابوالخیر محمد زبیر)

بریلوی حضرات احمد رضا کے ترجمہ کے خلاف ترجمہ وتفسیر کرتے ہیں مثلاً

☆ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے معاف فرمادے آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ سب کام۔ (البیان۔سورۃ الفتح 2۔سید احمد سعید کاظمی)

☆ رسول اللہؐ نے صغیرہ سہو اور خلاف اولیٰ کاموں پر اعتراف ظلم کر کے استغفار کیا۔

(مقالات کاظمی۔ج3۔ص78۔احمد سعید کاظمی)

☆ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے خیال میں جتنے بھی تمہارے گناہ ہیں سابقہ یا آئندہ ان تمام کی مغفرت فرمادے۔ (کوثر الخیرات۔ص237۔اشرف سیالوی)

☆ اے محبوب اللہ نے وہ تمام امور جنہیں تم مرتبہ قرب اور منصب محبوبیت کے لحاظ سے گناہ سمجھتے ہو وہ تم سے صادر ہو یا ابھی سرزد نہیں ہوئے وہ سب بخش دیئے۔

(کوثر الخیرات۔ص225)

☆ اے حبیب کریم آپ اپنے منصب قرب اور جلالت شان کے مطابق جن امور کو گناہ امور خیال کرتے ہیں ان کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مجھ سے بخشش طلب کریں۔ (کوثر الخیرات۔ص263)

☆ تمہاری مغفرت کا اعلان اس دنیا میں کردیا۔ (کوثر الخیرات۔ص324)

☆ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرمؐ کو مغفرت ذنب کی بشارت دی گئی۔

(جاء الحق۔احمد یار)

☆ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب تقدیس الوکیل میں احمد رضا کے خلاف ترجمہ کیا۔

☆ مولوی نقی علی خان نے اپنی کتاب الکلام الاوضح میں احمد رضا کے خلاف ترجمہ کیا

☆ پیر کرم شاہ نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں احمد رضا کے خلاف ترجمہ کیا۔

☆ مولوی ابوداؤد صادق نے رضائے مصطفی میں احمد رضا کے خلاف ترجمہ کیا

☆ احمد رضا سورۃ قصص کی آیت 27 کر ترجمہ کرتا ہے

''میری بیٹی کے مہر میں تم میری بکریوں کو چراؤ۔

(کنزالایمان۔قصص 27۔احمد رضا)

☆ اقتدار احمد خان صاحب تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے

''یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب، نہ تو قرآن مجید میں اس کی گنجائش، نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہو سکتا ہے یہ ترجمہ ان کے بھی خلاف ہے علاوہ ازیں فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے۔

(تنقیدات علی المطبوعات۔ص29۔اقتدار احمد)

باطل عقائد کی خاطر احمد رضا خان صاحب کا قرآن بدل دینا

احمد رضا خان صاحب المعروف اعلیٰ حضرت نے قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان کے نام سے کیا ہے۔ جس کے بارے میں خود بریلوی علماء لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت یہ ترجمہ قرآن سونے اور قیلولہ کرنے کے وقت میں سابقہ تفسیروں سے استفادہ حاصل کیئے بغیر زبانی لکھواتے جاتے تھے۔ (انوار رضا، انوار، کنزالایمان، براہین صادق)

اس ترجمہ قرآن میں احمد رضا نے جہاں اور بہت سے کارنامے (غلطیاں) سرانجام دیئے وہاں یہ بھی کارنامہ سرانجام دیا کہ قرآن کی وہ آیات جن میں انبیاء کا بشر ہونا، علم غیب کا خاصہ باری تعالیٰ ہونا، اللہ نے کسی مخلوق کو مختار کل نہیں بنایا وغیرہ ذکر کیا گیا ہے ان آیات کے ترجمہ کو بدل کر اپنے الفاظ میں پیش کیا اور اپنے باطل عقائد کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ مزید یہ کہ ایک نیا عقیدہ ''انبیاء حاضر و ناظر'' ہیں قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ سابقہ تراجم و تفسیر سے استفادہ حاصل کیئے بغیر محض اپنی کم علمی و جہالت کی بنا پر قرآن کی واضح آیات کو ترجمہ کے ذریعے بدل دینا قرآن میں کھلی تحریف و تبدیلی اور قیامت کے نشانی کا پورا ہونا نہیں تو اور کیا ہے؟ مثلاً

(1) عقیدہ علم غیب کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بریلوی حضرات کے باطل عقیدے نبی کریم ﷺ عالم الغیب ہیں کی رد میں قرآنی آیت ہے

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ و لا علم الغیب و لا اقول لکم انی ملک (سورۃ انعام۔50)

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا خان کرتے ہیں:

''تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ

میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں''۔

(کنزالایمان۔ترجمہ احمد رضا خان)

''لا علم الغیب '' کا ترجمہ ''اور نہ یہ کہوں کے میں آپ غیب جان لیتا ہوں''عربی گرائمر کے اعتبار سے قطعی طور پر صحیح نہیں بلکہ یہ ترجمہ سابقہ تمام تفاسیر اور تراجم کے بالکل مخالف ہے۔کیا بریلوی حضرات یہ بتا سکتے ہیں کہ لفظ ''آپ'' قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے یا گرائمر کا کون سا قاعدہ ہے؟ اسطرح کا ترجمہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ آیت رضا خانیوں کے باطل عقیدے ''علم غیب'' پر ضرب تھی تو احمد رضا نے اس باطل عقیدے کو تحفظ دینے کے لئے اس آیت کے ترجمہ کو ہی بدل دیا۔صحیح ترجمہ وہ ہے جو کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن محدث دیوبندی نے کیا ہے۔

''تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں''۔

(2) باطل عقیدہ نور انبیاء کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بریلوی حضرات کے باطل عقیدے ''نبی کریم ﷺ صرف نور ہیں بشر نہیں'' کے رد میں قرآنی آیت ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی (سورہ کہف۔110)

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا خان کرتے ہیں:

''تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے''

(کنزالایمان۔ترجمہ احمد رضا)

اس ترجمہ میں ''ظاہر صورت'' کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ خان صاحب کا اپنی طرف سے اضافہ ہے اور کوئی بریکٹ وغیرہ بھی نہیں ہے۔کیا رضا خانی ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ''ظاہر صورت'' قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے یا عربی گرائمر کے کس قانون کے تحت یہ ترجمہ صحیح ہے؟ اب رہا یہ کہ خان صاحب ظاہر صورت کا اضافہ کرنے پر کیوں مجبور ہوئے؟ اسکی وجہ بھی

ایک باطل عقیدے کا تحفظ ہے کہ آں حضرت ﷺ ظاہری صورت میں بشر اور انسان تھے حقیقت میں وہ نوری مخلوق سے تھے۔اس آیت کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو حضرت شیخ الہند یا حضرت تھانوی نے کیا ہے

''آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے''

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اب چونکہ یہ آیت عموماً آں حضرت ﷺ کی بشریت پر استدلال کے لیے پیش کی جاتی ہے اس لیے احمد رضا خان صاحب نے اس آیت میں خیانت کا ارتکاب کیا۔لیکن یہی آیت اب سورۃ السجدہ۔نمبر 6 میں آتی ہے تو یہ کم عقل خان صاحب ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

''تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں'' (کنزالایمان: ترجمہ احمد رضا خان)

اس آیت کے ترجمہ میں احمد رضا نے یہ بھی عقیدہ بنایا ہے کہ حضور ﷺ کی ظاہری صورت کفار جیسی تھی جو کہ ہرگز باطل عقیدہ ہے۔اعلیٰ حضرت نے حضور ﷺ کی ظاہری صورت کو کفار کے مشابہ کر کے گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب کیا ہے۔حالانکہ قرآن کی اس آیت میں بات شکل وصورت کی نہیں ہو رہی بلکہ بات جناب رسول اللہ کے بشر وانسان ہونے پر ہو رہی ہے۔

(3) عقیدہ مختار کل کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بریلوی حضرات کے باطل عقیدہ ''نبی کریم ﷺ مختار کل'' ہیں کے رد میں قرآنی آیت ہے

قل لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء الله (سورۃ یونس 49)

احمد رضا خان اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

''تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا (ذاتی) اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے''

(کنزالایمان۔ترجمہ احمد رضا)

اس ترجمہ میں ذاتی کے لفظ کا اضافہ (اگر چہ قرآن پاک کے متن میں اسکے مقابلے میں کوئی بھی لفظ نہیں ہے) احمد رضا خان کے اہلسنت سے مخالف عقیدے کی ترجمانی کے لیے ہے

۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں خود بخود تو نہیں البتہ اللہ کے دیے سے اپنے لیئے ہر نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہوں۔اگر احمد رضا خان صاحب کے پیش کردہ مفہوم کو صحیح مان لیا جائے تو بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ پھر آیت کے آخر میں الا ما شاء الله کیوں آیا ہے؟ ترجمہ میں بریکٹ کا اضافہ بعد کا معلوم ہوتا ہے ورنہ خان صاحب اتنے محتاط نہیں تھے بلکہ بیشتر الفاظ ترجمے میں وہ اپنی طرف سے زیادہ کردیتے ہیں اور کوئی بریکٹ وغیرہ نہیں ہوتا۔اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

''آپ فرمادیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیئے تو کسی ضرر کا اور کسی نفع کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا خدا کو منظور ہو''۔ (حضرت تھانوی)

(4) عقیدہ حاضرہ ناظر کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

قرآن کی آیت ہے

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھد و مبشر او نذیرا

(احزاب۔رکوع6۔پ22)

اس کا ترجمہ احمد رضا خان صاحب کرتے ہیں۔

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر'' (کنز الایمان۔ترجمہ احمد رضا)

احمد رضا خان صاحب نے اپنے باطل عقیدے ''نبی کریم ﷺ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر'' ہیں کو تحفظ دینے کے لیے لفظ شاھد کا ترجمہ حاضر و ناظر کردیا۔احمد رضا کے ترجمہ قرآن سے پہلے جتنے بھی قرآن کی ترجمے کیئے گئے اور جتنی بھی تفاسیر کی گئیں (چاہے اردو، فارسی یا کسی بھی زبان میں ہیں) کسی نے بھی لفظ شاھد کا ترجمہ حاضر و ناظر نہ کیا بلکہ شاھد کو ''گواہ'' کے معنی میں استعمال کیا اس طرح کا ترجمہ اعلیٰ حضرت کی علمی خیانت، کم عقلی اور قرآن میں کھلی تحریف کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے

''اے نبی ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوش خبری سنانے والا''

احمد رضا خان صاحب کا مسلمانوں کو کافر بنانا

۱) اہل دیوبند

۱) وہابی کا جنازہ پڑھنا کفر ہے۔ (ملفوظات۔ج1۔ص90۔احمد رضا)

۲) دیوبند، دہریوں کے بعد سب کافروں سے زیادہ جاہل باللہ وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ ہیں۔ (فتاوی رضویہ ج1۔ص748۔احمد رضا)

۳) رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اسکے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ (فتاویٰ افریقہ ص124 احمد رضا)

۴) حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانہ اور مسکن جہنم کرے۔ (فتاویٰ افریقہ۔ص125)

۵) جو ان کو کافر نہ کہے جو ان کا پاس لحاظ کرے جو ان کے استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے۔

(فتاوی افریقہ ص130۔احمد رضا)

۶) دیوبندیوں سے مصافحہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔انکے سلام کا جواب دینا حرام ہے۔

(فتاوی افریقہ۔ص170۔احمد رضا)

۷) اگر وہابی سے نکاح پڑھوایا تو نہ صرف یہ کہ نکاح نہیں ہوا بلکہ اسلام بھی گیا۔تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم۔ (فتاوی رضویہ۔ص72۔ج5)

۸) وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی ہو مرتد انسان ہو، حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔ (ملفوظات۔جلد2۔ص97۔احمد رضا)

2) مولانا شاہ اسماعیل دہلوی شہیدؒ

۱) اعلیٰ حضرت کہتا ہے میرا مسلک یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کا
کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد،
اشرف علی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(ملفوظات۔ ج1۔ص134,135۔ احمد رضا)

۲) مولوی اسماعیل دہلوی ستر 70 وجہ یا اس سے زیادہ وجوہ کی بناء پر کافر ہے۔

(سل السیوف الہندیۃ الکوکبۃ الشہابیہ۔ احمد رضا)

۳) اسماعیل کی کتاب تقویۃ الایمان یہ ناپاک کتاب سخت ضلالت و بے دینی اور کلمات کفر
پر مشتمل ہے اسکا پڑھنا زنا اور شراب خوری سے بدتر حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ ج6۔ص183۔ احمد رضا)

۴) علمائے محتاطین اسماعیل دہلوی کو کافر نہ کہیں یہی ثواب ہے یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ
ہوا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اس میں استقامت ہے۔

(تمہید ایمان۔ص36۔ احمد رضا)

3) ندوۃ العلوم:

اعلیٰ حضرت نے ندوہ اور ندوہ والوں کی رد میں بے گنتی اشتہارات کے علاوہ ۱۰۰ کے قریب
رسالے لکھے اور ندوہ کا نام ونشان مٹا دیا (ذکر رضا۔ص11)

4) اہل حدیث

مولوی ثناءاللہ امرتسری، سید نذیر حسین سب کے سب کافر، مرتد باجماع امت اسلام سے
خارج ہیں۔

(حسام الحرمین۔ص113۔ احمد رضا)

5) ابوالکلام آزاد۔ اور سرسید احمد خان

۱) ظاہر ہے کہ مرتد ابوالکلام آزاد کے عقائد نیچریہ ہیں جو لوگ اسکے موافق ہیں وہ سارے

سارے ملحدین اور مرتد ہیں ان کا نماز جنازہ میں شریک ہونا ان کو مسلمانوں کے
قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ (اجمل انوار الرضا۔ص25۔ احمد رضا)

۲) سرسید احمد خان خبیث اور مرتد تھا۔ (ملفوظات۔ج1۔ص66۔ احمد رضا)

۳) سرسید جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔

(احکام شریعت۔حصہ 1۔ص80۔ احمد رضا)

6) علماء عرب:

اب تو معلوم ہوا کہ دیوبندی ونجدی دونوں ایک ہی طرح عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ کفر وارتداد
میں دونوں ایک دوسرے کے سگے بھائی ہیں۔

(حسام الحرمین ص113 فتاوی افریقہ ص115۔ عرفان شریعت ج1 ص24 احمد رضا)

8. بریلوی حضرات کی اللہ کی شان میں بے اعتدالیاں

۱) شیخ عبدالقادر جیلانی کا روحیں چھین لینا:

غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ وزاری سے اپنے خاوند کے زندہ ہونے کی التجا کی۔ آپ نے مراقبہ اور علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام اس دن کی تمام ارواح مقبوضہ لیکر آسمان کی طرف جارہے ہیں۔ تو آپ نے ملک الموت کو ٹھہرنے کا حکم دیا کہ میرے فلاں خادم کی روح کو واپس کردو تو ملک الموت نے جواب دیا کہ میں نے تمام ارواح کو اللہ تعالی کے حکم سے قبض کیا ہے اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں پیش کرنی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے خادم کی روح کو واپس کردوں جس کو میں بحکم الٰہی قبض کرچکا ہوں۔ تو آپ نے دوبارہ کہا مگر ملک الموت نہ مانے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی جس میں تمام روحیں ڈالی ہوئی تھیں جو اس دن قبض کی تھیں۔ پس آپ نے قوت محبوبیت سے ٹوکری ان سے چھین لی۔ تو تمام روحیں نکل کر اپنے اپنے جسموں میں چلی گئیں ملک الموت نے بارگاہ رب العزت میں شکایت کی اور عرض کیا۔ مولا کریم تو جانتا ہے جو میرے اور عبدالقادر کے درمیان تکرار ہوئی کہ اس نے آج مجھ سے تمام ارواح جو قبض کی تھیں چھین لی ہیں۔ تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت بیشک عبدالقادر میرا محبوب ہے۔ تو نے اس کے خادم کی روح کو واپس کیوں نہ کیا۔ اگر ایک روح واپس کردیتے تو اتنی روحیں اپنے ہاتھ سے دیتے نہ پریشان ہوتے۔

(تفریح الخواطر۔ ص 68,69۔ از ملاں عبدالاحد قادری۔ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

۲) معراج کی رات خدا خدا سے ملا:

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اس سے اس کی طرف گئے تھے

(حدائق بخشش۔ ج 1۔ ص 114۔ احمد رضا)

۳) تم خدا بھی ہو اور خدا سے جدا بھی ہو:

خدا کہتے نہیں بنتی ۔ جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر تم کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو

(حدائق بخشش۔ جلد 2۔ ص 104۔ احمد رضا)

۴) شیخ عبدالقادر کے پاس خدائی اختیارات

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش۔ ج 2۔ ص 9۔ احمد رضا)

۵) خدا بے بس اور بے اختیار۔ ولی سب اختیارات والا

اللہ عزوجل نے غزوہ احزاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنی چاہی اور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما۔ اور کافروں کو نیست و نابود کردے۔ ہوا نے انکار کردیا اور کہا کہ بیبیاں (عورتیں) رات کو نہیں نکلتیں۔ اللہ تعالی نے اسکو بانجھ کردیا اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا۔ (ملفوظات اعلی حضرت۔ ج 4۔ ص 78۔ احمد رضا)

۶) اولیاء ہر چیز پر غالب

اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالی کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے۔ (ملفوظات مہریہ۔ ص 187)

۷) خدا اور سول گلے ملے:

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

(حدائق بخشش ج 1۔ ص 112۔ احمد رضا)

٨) پیراور خدا کی عمر میں فرق:

ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں۔ (فوائد فریدیہ ص78)

٩) پیر کی خدا سے کشتی:

حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالی نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں بچھاڑ دیا۔

(فوائد فریدیہ۔ص78)

١٠) خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

ملک مشغول ہیں اسکی ثناء میں
وہ تیرا ذکر وشاغل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ج۔2۔ص7۔احمد رضا)

١١) بریلوی خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے:

شرف قادری صاحب لکھتے ہیں ہمارے ہاں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالی کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔اگر کرتے بھی ہیں تو ضمناً اور تبعاً۔ حالانکہ یہ بات قطعاً اللہ کا شایان شان نہیں۔ (مقالات شرف قادری۔ص244)

١٢) کفر و اسلام کے جھگڑے اللہ کی وجہ سے ہیں:

کفر و اسلام کے جھگڑے تیرے چھپنے سے بڑھے (نور العرفان۔ص796)

١٣) نبی کریم ﷺ احد ہیں:

آپ علیہ السلام احد واحمد ہیں۔ (فتاوی رضویہ۔ج15۔ص298)

١٤) محمد ﷺ خدا

کبھی انا احمد بے میم کہا کبھی انا عرب بے عین پڑھا (دیوان قادری۔ص82)

١٥) نبی کریم ﷺ کا دیدار خدا کا دیدار ہے:

ایاں مصطفیٰ خیال خداوند تعالیٰ ہے اوران کا دیدار دیدار خداوندی ہے۔

(مناظرہ جھنگ۔ص173)

١٦) خدا نبی کا منشی ہے:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

(حدائق بخشش ج1۔ص20۔احمد رضا)

١٧) اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ ہے:

ایک دفعہ حضرت جنید بغدادی دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں۔فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔ اس نے یہ کیا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔جب بیچ دریا میں پہنچا تو شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔پکارا حضرت میں چلا،فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید، جب کہا دریا پار ہو گیا۔ (ملفوظات احمد رضا خان۔ج1۔ص117)

١٨) خدا بشریت کے پردے میں

اللہ و محمد میں جو ہے فرق تو اتنا
واں پردہ نشینی ہے یہاں پردہ دری ہے

(ہفت اقطاب۔ص151)

١٩) حضور ﷺ خدا کے نور کا ٹکڑا تھے:

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نوری باری حجاب میں ہے۔(حدائق بخشش ج1ص80 احمد رضا)

شکل بشر میں نور الٰہی اگر نہ ہو
کیا اس قدر خمیرہ پاؤندد کی ہے

(حدائق بخشش۔ ج1۔ ص94 ۔احمد رضا)

۲۰) احمد رضا خدا:

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا ہے — تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

(نغمۃ الروح۔ ص43)

۲۱) احمد رضا تلمیذ رحمٰن:

مولانا بریلوی تلمیذ رحمٰن تھے۔ انہوں نے کسی سے شرف تلمذ حاصل نہیں کیا۔

(حیات احمد رضا خان۔ ص53)

۲۲) اللہ کو ہر جگہ حاضر ناضر ماننا بے دینی ہے:

☆ خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا بے دینی ہے۔ ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے۔

(جاء الحق۔ ص122۔ احمد یار نعیمی)

☆ ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔

(جاء الحق۔ ص161۔ احمد یار نعیمی)

☆ اللہ کے لیے لفظ حاضر ناضر استعمال کرنے سے منع کیا ہے

(فتاوی رضویہ۔ ج14۔ ص688-640)

☆ اللہ کے لیے حاضر ناظر کا لفظ استعمال کرنا بہت برے معنی رکھتا ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ ج6۔ ص157-132)

☆ وہابیہ کا یوں کہنا کہ'' ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا یہ اللہ ہی کی شان ہے او ملخصاً۔
یہ محض جہالت وگمراہی وگمراہ گری ہے حاضر ناظر سرے سے صفات الٰہیہ سے نہیں اور نہ ان کا اطلاق اللہ پر جائز۔ (فتاوی ملک العلماء ص297 ظفر الدین قادری رضوی)

☆ ''جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت میں کسی کو شریک ماننا شرک ہے اسی طرح مخلوق کی صفت میں اللہ کی شرکت ماننا کفر ہے۔ بحمدہ تعالیٰ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ حاضر و ناظر کے معانی حقیقۃ اللہ کے شان نہیں۔ اس لیے کہ وہ تمام معانی لوازم اجسام ہیں تو وہ اس کیلئے ہو سکتے ہیں جو جسم ہو تو اسے ہر جگہ حاضر ناظر ماننا اسے جسم کہنا ہے۔

تعالیٰ اللہ عن ذالك علواً كبيراً

یہاں سے ظاہر کہ اہلسنت پر اللہ کی صفت ثابت کی ہے اور یہ آپ کی کوئی نئی نہیں بلکہ آپ کے امام الطائفہ نے بھی خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہہ کر اس کی توہین کی ہے۔
پھر اس منہ سے توحید پرست بنتے ہو اور دوسروں کو مشرک بتاتے ہو۔

(انوار رضا ص115۔ اختر رضا خان ازہری۔ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ لاہور)

۲۳) بریلوی کی توحید:

☆ تین خدا کا قائل مشرک نہیں (فتاوی رضویہ۔ ج1۔ ص738۔ احمد رضا)

☆ میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے — کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے
☆ حبیب خدا کو کو خدا کہتے کہتے — خدا مل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے۔

(نعت مقبول۔ نور محمد۔ ص25)

۲۴) بریلوی امت کی توحید:

☆ عرض: حضور اقدس ﷺ کو اے خداوند عرب کہہ کہ ندا کر سکتے ہیں؟
ارشاد: کر سکتے ہیں۔ خداوند عرب کے معنی مالکِ عرب۔

(ملفوظات احمد رضا۔ ج1۔ ص127۔ احمد رضا)

☆ سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ میں رسول اللہ کی تعریف ہے۔

(احکام شریعت۔ ص163۔ احمد رض ا۔ احمد رضا)

☆ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام حاجت روا ہیں۔

(ملفوظات احمد رضا ص111۔ احمد رضا)

☆ حضور اقدس کو حاجت روا و مشکل کشا و دافع ابتلاء ماننے میں کسی مسلمان کو تامل ہوسکتا ہے وہ تو جبریل کے بھی حاجت روا ہیں۔

(ملفوظات احمد رضا۔ص 111۔احمد رضا)

۲۵) اللہ تعالیٰ حضور سے مشورہ لیتا ہے:

ترجمہ: بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں۔ (الامن والعلی۔ص 84۔احمد رضا)

۲۶) رسول اللہ وزیر اعظم

رب سلطان محمد رسول اللہ وزیر اعظم۔ (شان حبیب الرحمان۔ص 141)

۲۷) پیر خدا

جب پیر مظہر اتم ہوا پھر کون سا تیرا خدا باقی رہ گیا۔ (ملفوظات مہریہ۔ص 26)

۲۸) خدا بہروپیا:

یہ کارہ گری کس بہروپیا کی ہے۔ (اسرار الشاق۔ص 21)

۲۹) لاثانی پیر کا دیدار خدا کا دیدار:

آپ کا دیدار ہے لاریب دید کبریا۔ (میرے مرشد۔ص 114)

۳۰) بریلوی توحید کی اہمیت کو کم رہے ہیں:

مولوی عبدالحکیم شرف قادری اپنوں کے واقعات لکھ کر آگے فیصلہ دیتے ہیں۔یہ لاشعوری طور پر عقیدہ توحید کی اہمیت کم کرنے کا مترادف ہے۔ (مقالات شرف قادری۔ص 247)

۳۱) حضور ﷺ نور مخلوق نہیں نور خالق ہیں

احمد رضا خاں کے مدرسہ کے نعت خواں خاص حافظ خلیل حسن ایک جگہ لکھتے ہیں:

نور خالق آپ کا نور اسلام　　آپ ہی نور علی نور اسلام

(آئینہ پیغمبر ص 158)

یعنی جو چیز بھی نور ہے یا ہوسکتی ہے آپ اس سے بالا ایک نور ہیں کیوں کہ آپ نور خالق (پیدا کرنے والے نور) ہیں۔اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ آپ خود خدا ہیں۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

۳۲) حضور ﷺ خدا:

نور سے تھا بنا نور خدا کے نور کا　　پر نہ خدا سے تھا جدا نور خدا کے نور کا

(خمخانہ حجاز ص 23)

پہلا لفظ خدا تعالیٰ کے لیے ہے، دوسرا لفظ "خدا" حضور ﷺ کے لیے لکھا گیا ہے۔

۳۳) رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں:

احمد رضا خاں لکھتے ہیں:

اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں تو یہ شرک نہ ہوگا۔ (الامن والعلی ص۔151)

مشرکین مکہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت خلق میں کسی کو شریک نہ سمجھتے تھے۔

(لقمان 25)

بلکہ رازق ہونے میں بھی وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرتے تھے۔(یونس:32)

۳۴) باطل عقیدہ:

احمد رضا خاں لکھتے ہیں:

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے
انہی کا سب ہے نہیں انکی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

(حدائق بخشش۔حصہ اول۔ص 48)

حضور ﷺ کو خدا کا سایہ کہنا اور یہ کہنا کہ آپ ہی سے سب چیزیں موجود ہوئیں، زمین و آسمان سب آپ ہی کی ملک ہیں۔ زمانہ آپ کے حکم سے ہی گردش کرتا ہے۔
آپ ہی لامکان کے مکین اور مستوی علی العرش ہیں۔

۳۵) حضور ﷺ کے عین خدا ہونے کا دعویٰ:

معراج کی رات حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچے۔ احمد رضا خاں فرماتے ہیں کہ یہ فاصلہ بھی ایک ظاہری پردہ تھا۔ یہ پردہ اٹھے تو صاف پتہ چل جائے کہ یہ دو نہ تھے حقیقت میں ایک ہی تھا، وہاں دوئی (۲) کا کیا سوال فرماتے ہیں:

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی، نہ کہہ وہ ہی نہ تھے، ارے تھے

(حدائق بخشش۔ حصہ اول۔ ص114)

یعنی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں دو ہستیاں تھیں۔ یہ نہ کہنا کہ وہی ذات برحق نہ تھے، ارے وہی تو تھے۔ (معاذ اللہ)

۳۶) خدا کے لیے بیٹے کی تجویز:

احمد یار لکھتے ہیں: ''ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے منہ سے اپنے اوصاف سنیں۔ تم ہمیں سناؤ اللہ احد بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ محبوب فرزند سے باتیں سنتے ہیں''۔

(شان حبیب الرحمٰن۔ ص13)

فرزند کا لفظ یہاں کسی مثال یا تشبیہ کے لیے نہیں کہا جا رہا۔ حضور ﷺ کو بلاتشبیہ اللہ کا بیٹا کہا ہے۔

۳۷) اللہ تعالیٰ کے بالفعل جھوٹا ہونے کا عقیدہ:

بریلویوں کے مولوی محمد عمر اچھروی لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی حقیقت کو '' انی خالق بشرا من صلصال من حماء مسنون '' کہہ کر ذکر فرمایا۔ جیسا

کہ سی آئی ڈی والا مخالف کو گرفتار کرنے سے پہلے اس کے منہ سے مخالفت کے اظہار کے لیے چند کلمات اس کی مرضی کے کہہ دیتا ہے۔ تو مخالف جب ان کلمات کو منہ پر لاتا ہے۔ سی آئی ڈی والا اس کو فوراً مجرم قرار دے کر گرفتار کرا دیتا ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے مخالف نبی اللہ کو جب معلوم کر لیا کہ یہ نبی اللہ کے قدر شان کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ بلکہ یہ تو اس کے ظاہر کی طرف دیکھنے لگ گیا ہے۔ تو رب العزت نے مخالف نبی اللہ کو ظاہر کرنے کے لیے اس کے خیال کے الفاظ پیش کر کے پھر سجدے کا حکم صادر فرمایا۔

(مقیاس النور۔ ص191)

9. بریلوی حضرات کی انبیاء کی شان میں بے اعتدالیاں

1) عیسیٰ علیہ السلام ناکامیاب :

س: حضرت عیسیٰ لوگوں کی ہدایت کے لیے اتریں گے، حضرت محمد ﷺ نہیں آئیں گے پس افضل کون؟

ج: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے۔ امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لیے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔ (انور شریعت۔ ج 2۔ ص 55۔ محمد اسلم)

2) حضرت آدم علیہ السلام ذلیل ہوگئے (معاذ اللہ):

وہ آدم جو سلطان ملک بہشت تھے وہ آدم جو منوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔ (اوراق غم۔ ص 2)

3) حضرت آدم علیہ السلام کا مذہب ہندو مذہب تھا:

اسکے بعد اہل ہنود (ہندو) کے مذہب کا ذکر ہونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوں کا مذہب قدیم اور کہنہ ہے اور ہر مذہب اسکے بعد وجود میں آیا ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت آدم علیہ السلام کا ہے (مقابیس المجالس۔ ص 263)

4) آدم علیہ السلام دانہ کھا کر اٹھ بھاگے:

آدم سے پوچھا جائے کہ اسے کون یہاں لایا ہے اور وہ کہاں سے آیا ہے اور اس نے کہاں جانا ہے تمہیں کیا مشکل پڑی تھی کہ وہاں دانہ گندم کھا کر اٹھ بھاگے ہو۔

(شرح قانون عشق۔ ص 489)

6) حضرت آدم علیہ السلام اور حوا، شیطان کا بچہ کھا گئے:

اب حضرت آدم اور مائی حوا نے زمین پر اتر کر اپنا ٹھکانہ بنایا تو ایک دن شیطان مائی حوا کے پاس آیا اور اپنا بچہ وہاں چھوڑ کر خود چلا گیا جب آدم علیہ السلام آئے تو اس نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے۔ حوا نے کہا ابلیس بچے کو میرے پاس چھوڑ گیا آدم نے غضبناک ہو کر اس کو مار ڈالا۔۔۔۔۔۔ جب آدم آئے تو انھوں نے کہا اے حوا میں نے اس بچے سے پیچھا چھڑانے کیلئے تمام حربے استعمال کئے مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوا اب مجھے ایک تجویز سوجھی ہے کہ اسے دیگچے میں پکا کر ہم کھالیں انہوں نے اسی طرح کیا جب شیطان نے آکر آواز دی کہ اے خناس حاضر ہو تو اس نے دونوں صاحبان کے اندرون سے جواب دیا میں حاضر ہوں، شیطان نے کہا اسی جگہ رہ کیونکہ میری خواہش بھی یہی تھی۔ (واقعہ اختصار کے ساتھ)

(مرات العاشقین مجلس 26۔ ص 168۔ 169۔ سید محمد سعید)

7) آدم علیہ السلام نے دھوکا کھایا:

وہ (آدم) ابلیس کو نہ پہچان سکے وہ سمجھے شاید کوئی فرشتہ ہے واقعتا دوست ہے اسکے بھیس اور قسموں سے دو وجہ سے دھوکا کھایا۔ (تفسیر نعیمی۔ ج 16۔ ص 880)

8) حضرت آدم علیہ السلام نافرمان:

تیسری نافرمانی حضرت آدم نے کی (تفسیر نعیمی۔ ج 16۔ ص 913)

9) آدم علیہ السلام ناکام:

ہر خواہش منشا میں ناکام ہوگئے۔ نہ رضا الٰہی ملی نہ رہائش جنت باقی رہی صرف ایک دفعہ لغزش کھائی اور ایک دفعہ ناکام ہوئے۔ (تفسیر نعیمی۔ ج 16۔ ص 925)

10) حضرت آدم علیہ السلام وعدہ خلاف:

حضرت آدم نے وعدہ خلافی کی۔ (تفسیر نعیمی۔ ج 16۔ ص 915)

11) حضرت آدم علیہ السلام کا دماغ ماؤف:

صحیح راہ اور سچی سوچ فکر سے ناواقف ہوگئے۔یعنی دماغ ماؤف ہوگیا۔
(تفسیر نعیمی۔ج16۔ص915)

12) حضرت آدم علیہ السلام میں بشری کمزوریاں:

یہ بشری کمزوریاں کا ظہور آدم علیہ السلام سے پہلے ہوا۔الخ
(تفسیر نعیمی۔ج16۔ص899)

13) حضرت آدم علیہ السلام اور ٹی۔وی:

جو چیزیں قیامت تک کبھی بھی پیدا ہونے والی تھیں۔مثلاً۔ریلوے،موٹر کار،ٹیلی فون، ریڈیو،ہوائی جہاز،ٹی وی وغیرہ یہ سب چیزیں ان کو دکھا کر ان کے نام اور بنانے کی ترکیبیں اور ان کے سارے حالات بتائے گئے۔(تفسیر نعیمی مفتی احمد یار نعیمی۔جلد1۔ص231)

14) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین:

عیسی کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں
میرے آقا کے معجزوں نے کئی عیسی بنا دیئے ہیں
(فوز المقال۔ج4۔ص364)

(یہاں آقا سے مراد قمر الدین سیالوی ہے)

15) چاچڑ وانگ مدینہ ہے:

چاچڑ وانگ مدینہ جاتم۔۔۔۔تے کوٹ مٹھن بیت اللہ (حج فقیر بر آستانہ پیر۔ص45)

16) علی پور مدینہ کے برابر:

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
ادھر جائیں تو اچھا ہیں ادھر جائیں تو اچھا ہیں
(حج فقیر بر آستانہ پیر۔ص41)

17) حضور ﷺ کی توہین:

تو (احمد رضا) دیدار مجتبٰی ہے۔ (وصایا شریف۔ص75)

18) کرشن اور رام چندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام

۱) مجھ سے خود ایک ہندو نے کہا کہ جنہیں تم ابراہیم کہتے ہو انہیں ہم کرشن جی کہتے ہیں اور حضرت اسماعیل کو ارجن۔ (نور العرفان۔ص371)

۲) ہند کے مشرک انہیں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو کرشن کا نام دے کر تعریفیں کرتے ہیں۔ (نور العران۔814)

19) حضرت ابراہیم علیہ السلام عشق الٰہی سے دور

اے خلیل علیہ السلام آپ ابھی عشق الٰہی سے دور ہیں۔یہ تو انسان کے اندر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ (شرح قانون عشق۔ص184۔ابو الکاشف قادری)

20) شیخ عبد القادر حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہوا انباز روئے آئینہ
(حدائق بخشش۔حصہ3۔صفحہ64۔احمد رضا)

21) ولی درجے اور تقوے میں حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے

یوسف بن حسین حرمین شریفین کو روانہ ہوا اور منزل بہ منزل چلتے ہوئے مکہ شریف پہنچ گیا ایک دن وہ بازار میں گیا کہ اچانک امیر کی لڑکی کی نظر اس پر پڑی اور وہ عشق کی وجہ سے بیخود ہوگئی۔پھر ایک دن یوسف بن حسین مراقبے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس لڑکی نے محبت کے غلبے کی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے پہلو میں ڈال دیا یوسف نے چونک کر لڑکی کو پرے دھکیل دیا اور خود ویرانے میں چلا گیا اور رو رو کر خدا سے فریاد کی کہ میں یہاں کس لئے آیا تھا اور کس مصیبت میں گرفتار ہوگیا روتے روتے اسے نیند آگئی خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک خیمہ

لگا ہوا ہے اور ایک خوبصورت بزرگ تخت پر بیٹھا ہوا ہے جس کے اردگرد لشکریوں نے
لگا رکھے ہیں۔ یوسف بن حسین نے پوچھا کہ یہ تخت پر بیٹھنے والا کون صاحب ہے؟ اس
بتایا گیا کہ وہ یوسف علیہ السلام ہے اور یہ اردگرد کے خیمے ان کے لشکریوں کے ہیں اس نے
کہا اگر مجھے اجازت ہو تو میں بھی زیارت کرلوں اجازت ملی تو وہ اندر گیا اور زمین پر بوسہ
دے کر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کی تشریف آوری کی وجہ پوچھی آپ نے
فرمایا خدا نے مجھے فرمایا کہ اے یوسف تم پر ایک امیر لڑکی عاشق تھی اگر ہم تمہیں محفوظ نہ
رکھتے تو تم مصیبت میں گرفتار ہو جاتے۔ اب دیکھو کہ میرا دوست یوسف بن حسین بھی اسی
معاملے میں گرفتار ہے لیکن جب اسے لڑکی کا علم ہوا تو اس نے فوراً اسے دور دھکیل دیا۔ لہذا
میں تمہاری زیارت کیلئے آیا ہوں۔

(مرات العاشقین۔ص 261)

22) جو مریض حضرت عیسیٰ سے نہ ٹھیک ہوئے وہ اجمیر آجائیں

برائے لادوائے دوا حضرت عیسیٰ
درین اجمریک دار الشفاء کرادہ ام پیدا

(دیوان محمدی۔ص 90۔خواجہ محمد یار فریدی)

23) حضرت غلام فرید حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے طاقت ور:

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

(دیوان محمدی۔ص 174۔خواجہ محمد یار فریدی)

24) احمد رضا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معجزے میں بڑھ کر ہے:۔

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ
ہے زندہ کر رہا ہے مردے خرام احمد رضا کا

(مدائح اعلیٰ حضرت۔ص 25۔ایوب علی۔خلیفہ احمد رضا)

25) شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استاد:

موسیٰ علیہ السلام نے جب معلم کی درخواست کی تو حکم ہوا کہ رمز کی بات پوچھتے ہو تو جاؤ
شیطان سے پوچھو بھلا جو ایسا معلم ہوا کہ پیغمبر انکے پاس بھیجے جاویں تو انکی گمراہی تھی عجیب و
غریب ہے جب موسیٰ اسکے پاس پہنچے تو کیسی برمستہ تعلیم توحید کی دی ہے۔

(تذکرہ غوثیہ۔ص 269۔گل حسن شاہ قادری)

26) حضرت داؤد علیہ السلام کی عصمت پر حملہ

یہاں جو صورت مسئلہ فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا
تھی اس امر کی طرف جو انھیں پیش آیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد
آپ نے ایک اور عورت کو پیغام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے ہی پیغام دے چکا تھا لیکن
آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزواقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے
کب تھے؟ آپ کیلئے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس مسلمان
کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی
عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دے دی، آپ
کا نکاح ہو گیا۔

(سورہ ص کی آیت 23 کی تفسیر۔نعیم الدین مراد آبادی)

27) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ''گوری'' تھے (معاذ اللہ)

ایک دفعہ تونسہ شریف میں حضرت صاحب کے مکان کے قریب ہی چند خانہ بدوش عورتیں
گا رہی تھیں اور کچھ اس قسم کے الفاظ کہتی تھیں۔

گوری نوں ونگا چڑھا دے یار

ایک عالم نے کہا ان عورتوں کو گوئی سے شرم بھی نہیں آتی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ میں اس
کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا یہ بے ہودہ نہیں بلکہ ایک قسم کا درود ہے اس نے کہا۔۔ ہیں
وہ کس طرح؟ میں نے کہا ''گوری'' سے مراد رسول خدا، ''ونگاں'' سے مراد رحمت خدا، یار

سے مراد ذات باری تعالی۔ یعنی اے خدا رسول خدا پر درود بھیج۔ عالم نے متعجب ہو کر کہا یہ عجیب مفہوم ہے جو تم نے سمجھا ہے۔ (واقعہ اختصار کے ساتھ)

(مرآت العاشقین۔ص 269۔ شمس الدین بریلوی)

28) حضرت حسینؓ کے غم میں رونے کا ثواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے برابر:۔

ارشاد ہوا کہ خلیل جوان (امام حسینؓ۔۔از ناقل) کے غم میں روئے گا اسے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا کہ تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے۔

(اوراق غم۔ص 32۔ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

29) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مکان میں بیٹھے تھے اوپر سے کچھ قطرے حضرت کے کپڑوں پر گرے دیکھا تو چھپکلی تھی۔ جناب باری تعالی میں عرض کیا کہ خدایا اس کو کیوں پیدا کیا یہ کس مرض کی دوا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے موسیٰ یہ چھپکلی بھی ہر روز یہی سوال کیا کرتی ہے کہ خدایا موسیٰ کو کیوں پیدا کیا اس سے کیا فائدہ۔

(تذکرہ غوثیہ، 261، مطبوعہ لاہور، 2000ء)

30) متفرق گستاخیاں:

☆ حضرت ابوبکرؓ کو حضور ﷺ کے طفیل اس قدر ملا کہ نبیوں کو بھی نہ ملا۔

(لذنبک۔ص 7۔کرنل انور مدنی)

☆ بریلوی مولوی کہتا ہے میں یوسف علیہ السلام ہوں۔ پھر کہتا ہے میں یعقوب علیہ السلام ہوں۔ پھر کہتا ہے بابا غلام فرید محمدؐ ہے۔ (دیوان محمدی۔ص 91۔از محمد یار)

☆ پھر کہتا ہے حضور علیہ السلام خود پیر صدر الدین کی شکل میں ہیں۔

(دیوان محمدی۔ص 58۔یار محمد)

☆ ایک بریلوی کہتا ہے پیر نازک عین محمد ہے۔ (ھفت اقطاب ص 180)

☆ ایک کہتا ہے حضور ﷺ کی زیارت کرنے کا شوق ہو تو خواجہ تونسوی کی زیارت کر

(تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی۔ص 170)

☆ ایک کہتا ہے پیر علی پور بھی شاہ مدینہ ہیں۔ (حج فقیر بر آستانہ پیر۔ص 41)

☆ نورانی کا دیدار حضور کا دیدار ہے۔ (اسلامی جمہوریہ 1974)

31) حضور ﷺ چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں

حضور ﷺ احکام کے مالک ہیں جس کیلئے جو چاہیں حلال فرمائیں حرام اور جس کیلئے جو چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں۔ (سلطنت مصطفیٰ۔ص 27)

32) حضور ﷺ گانے باجے کی مجلس میں تشریف لائے:

شیخ سوندھا جو بڑے بزرگ تھے کے وقت میں ایک دن مجلس سماع گرم تھی۔ شیخ سوندھا اور دوسرے سالکین اور صوفی لوگ موجود تھے۔ ان حضرات پر کیفیت طاری ہوگئی۔ اور ساری مجلس میں آہ و فغاں کے نعرے لگ رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یہ سارا ذوق وشوق اور جوش وخروش بند ہوگیا۔ اور معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا اس سے سب لوگ حیران ہو کر شیخ سوہندا کی طرف متوجہ ہوئے شیخ نے فرمایا کہ اس مجلس میں شیخ المشائخ خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری اور حضرات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی شامل تھے۔ اور مجلس کا یہ ذوق وشوق ان حضرات کی صحبت کی برکت سے تھا اب حضور ﷺ مجلس میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے تھے لیکن جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ مجلس میں بے ریش لڑکے بیٹھے ہیں تو آنحضرت ﷺ واپس چلے گئے۔ (مقابیس المجالس۔ص 392)

33) مفتی احمد یار نعیمی کی انبیاء کی شان میں گستاخیاں

☆ ابلیس سیدنا آدم علیہ کا استاد ہے۔ (معلم التقریر ص 95 احمد یار نعیمی)

☆ خاک عاجز اور کمزور مخلوق ہے اس پر گندگی وغیرہ رہتی ہے اسی سے اپنے حبیب ﷺ کو پیدا کیا۔ (ملخص معلم التقریر۔ص 93۔احمد یار نعیمی)

☆ حضور ﷺ نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

(نور العرفان۔ص799,۔احمد یار نعیمی)

☆ موسیٰ علیہ السلام میں جرأت کی کمی تھی۔(نور العرفان۔ص441۔احمد یار نعیمی)

☆ آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ تھے۔

(نور العرفان،۔ص778۔ احمد یار نعیمی)

☆ حرص اور طمع سے بچو اسی نے آدم علیہ السلام کو جنت سے باہر کیا۔

(تفسیر نعیمی۔ج ا۔ص557۔احمد یار نعیمی)

☆ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی دانست میں ذلیل کر کے سولی دی۔

(تفسیر نعیمی۔ج3۔ص452۔ احمد یار نعیمی)

☆ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون۔حضور ﷺ اور ابو جہل بھائی بھائی ہیں۔

(ملخص تفسیر نعیمی۔ج7۔۔ص740 احمد یار نعیمی)

☆ انبیاء سے نسیاناً خطاء، گناہ کبیرہ صادر ہو سکتے ہیں۔

(جاء الحق۔ص427۔احمد یار نعیمی)

☆ شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز کے مشابہ کر سکتا ہے۔

(مواعظ نعیمیہ۔ص141۔احمد یار نعیمی)

☆ آدم علیہ السلام کو ٹی وی بھی دکھایا گیا۔ اسکے احوال اور بنانے کا طریقہ بھی بتایا گیا۔

(تفسیر نعیمی۔ج ا۔ص231۔احمد یار نعیمی)

34) بریلوی مولوی اور نبی کریم ﷺ

وہ نفوس قدسیہ والے جن کی محفل میں بیٹھنے سے رسول کی محفل میں بیٹھنے کا اجر ملے گا جن سے مصافحہ کرنے سے نبی کریم سے مصافحہ کرنے کا ثواب ملے گا۔جن کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی یہ شان ہو گویا اس نے نبی کریم کی اقتداء کی جن کا چہرہ دیکھتے تو نبی کریم کا چہرہ یاد آجائے حضور مفتی اعظم کو دیکھنے والے کو یہ حق ہے کہ کہے کہ ہم نے رسول کریم کی چلتی

ائی کی تصویر دیکھی۔(استقامت کانپور کا مفتی اعظم نمبر ص126-123)

(جہان مفتی اعظم، ص1004)

35) بریلوی پیر محمد ﷺ بن کر آیا

دنی محمد معین بن کے آیا ۔۔۔ غضب کا جوان حسین بن کے آیا

ری لاکھ جانیں ہوں قربان اس پر ۔۔۔ جو یثرب سے چاچڑ نشین بن کے آیا

ت نبی کی کھلی اس جواں سے ۔۔۔ وہ صل علی ماہ جبین بن کے آیا

(ہفت اقطاب۔ص202)

36) نبی اور اعلیٰ حضرت کی اطاعت

پر ایمان فرض ہے اطاعت فرض نہیں۔ (تفسیر نعیمی۔جلد ۱۲۔ص202)

احمد رضا کہتا ہے: میرا دین وہ مذہب ہے جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

(حیات اعلیٰ حضرت۔ص292۔جلد3، وصیا شریف)

37) دیوان محمدی میں توہین

فرید تخت ہے رب فرید کا ۔۔۔ نقشہ کھچا ہوا ہے یہ عرش مجید کا

(ص173)

ر فرید ذکر خدا ہے خدا گواہ ۔۔۔ ہے فاذکروا میں تذکرہ ذکر جدید کا

(ص173)

رام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا ۔۔۔ محمد مصطفیٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں

(ص191)

دا کو ہمنے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں ۔۔۔ خدا مصطفیٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں

(ص191)

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی

(ص201)

کیا خدا کی شان ہے یا خدا خود ہے جلوہ گر ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

(ص201)

کھلے جلوے ہیں اس در پہ فقط اللہ اکبر کے ہمیں سجدے روا پس خواجہ اجمیر کے در کے

(ص211)

محمد مصطفی محشر میں طٰہٰ بن کر نکلیں گے
اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے
جسے کہتے ہیں بندہ قل ہو اللہ بن کے نکلیں گے

(دیوان محمدی۔ خواجہ محمد یار فریدی۔ ص 215)

38) گستاخ رسول کون؟ نقل کفر، کفر نہ باشد

برکات احمد کی قبر سے حضور کے روضہ مبارک کی خوشبو۔

برکات احمد صاحب کو دفن کے وقت انکی قبر میں اترا تو مجھے (احمد رضا) بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔

(ملفوظات رضا خان۔ حصہ 2۔ ص142 فرید بک سٹال۔ احمد رضا)

40) حضور ﷺ کی ذات نقائص وعیوب سے پاک نہیں (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ کی جناب والا اپنی شان صمدیت اور بے نیازی کے باعث اور مقام خالقیت اور مرتبہ ربوبیت کی وجہ سے چونکہ مخلوق کی عیب جوئی سے بالاتر ہے اور اس میں کمی اور نقص کا احتمال ہی نہیں برخلاف جناب نبوت مآب اور رسالت پناہ ﷺ کے

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ۔ ص11۔ نصیر الدین سیالوی)

41) نبی شاگرد، پیر استاد

قمر پر جیسے خود کا یوں تیرا قرض ہے

سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث (حدائق بخشش۔ ج1۔ ص11۔ احمد رضا)

42) شیخ عبد القادر جیلانی عین محمد ﷺ ہیں۔

اسکے بعد آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ وجود میرے نانا سید الانبیاء کا وجود ہے نہ کہ عبد القادر کا وجود۔ (تفریح الخواطر۔ ص107)

43) شکاری نبی

اس آیت میں کفار سے خطاب ہے، چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا کہ اے کفار تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس ہوں یعنی بشر ہوں شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے۔ (جاء الحق۔ ص145۔ احمد یار)

44) حضور ﷺ میاں بیوی کی ہم بستری کے وقت حاضر

حضور ﷺ زوجین کے جفت وہمبستری ہونے کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں۔

(مقیاس حنفیت۔ ص291۔ عمر اچھروی)

45) حضور ﷺ شاہ عالم کی صورت میں

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا شاہ عالم تمہیں اپنے اسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا کرتا تھا۔

(تذکرہ صدر الشریعہ۔ ص37-36، مکتبۃ المدینہ)

46) حضور ﷺ کو دیکھنے والے کافر

حضرت محمد کے نور کو دیکھنے سے تمام ادیان والے کافر ہو گئے کسی کو اسکی خبر نہیں۔

(فوائد فریدیہ۔ ص80)

(47) حضور ﷺ کے کمال کے بعد زوال شروع

الیوم اکملت ۔ آقائے مدینہ رحمت مجسم نے اس آیت میں سے رائحہ انتقال فرمائی اس لیے کہ ہر شے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے۔ (اوراق غم ۔ص125 ۔محمد احمد قادری)

(48) نبی ﷺ کی شان میں گستاخی

رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اسکے باقی اجزاء میرے حبیبؐ حرام فرماویں۔ جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا اور باقی کتا، بلا، اسکے حبیبؐ نے حرام کیا۔

(نور العرفان ۔ص32 ۔احمد یار گجراتی)

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش ۔ج1 ۔ص49 ۔احمد رضا)

(49) نبی ﷺ کے لیے کتوں کی مثال

خیال رہے عبد اور عبدہ میں بڑا فرق ہے۔ عبد تو رحمت الٰہی کا منظر ہے اور عبدہ جس کی عبدیت سے شان الوہیت ظاہر ہو۔ حضور بے نظیر بندے ہیں کلب یعنی کتا ذلیل ہے کلبھم اصحاب کہف کا کتا عزت والا ہے۔ (نور العرفان ۔ص432 ۔احمد یار گجراتی)

(50) شیطان اور حضور ﷺ کی آواز

شیطان اپنی آواز حضورؐ کے مشابہ کرسکتا ہے۔ (مواعظ نعیمیہ ۔حصہ 1 ۔ص143)

(51) حضور ﷺ نے ازواج مطہرات کی رضا کے لیے اللہ کے حلال کئے ہوئے کو حرام کیا۔

اے حبیب حرام فرمانا آپ کی بے خبری سے نہیں بلکہ ان ازواج کی رضا کے لیے ہے۔

(جاء الحق احمد یار ۔ص138)

(52) حضور ﷺ کی حقیقت کھلے تو سب مرتد ہو جائیں۔

اگر حضور ﷺ کی حقیقت کھل جائے تو سب مرتد ہو جائیں گے۔

(مقام رسول ۔ص150 ۔محمد منظور احمد فیضی)

(53) حضور ﷺ کے مقابلے میں شیخ عبد القادر جیلانی کی فضیلتیں

حسین و حسن کی آنکھوں کا تارا   وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم
اِس سورج اگر مصطفیٰ چاند ہے تو   پس جلوے تیرے چار سو غوث اعظم

(قبالہ بخشش ۔ص45 ۔باہتمام شاہ تراب الحق قادری)

(54) حضرت غوث ہی سب کچھ دیتے ہیں۔ نبی بھی غوث کے در کے سوالی:

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو تیرا سائل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ۔ج2 ۔ص7 ۔احمد رضا)

(55) شیطان اور رسول ہم مرتبہ:

در مذہب عاشقان یک رنگ۔   ابلیس و محمدؐ ست ہم سنگ

(یعنی ابلیس اور محمدؐ ہم سنگ و ہم وزن ہیں)   (تذکرہ غوثیہ ۔ص 255)

(56) بریلوی مذہب میں شیخ عبد القادر جناب رسول ﷺ کے بیٹے ہیں۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے   کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

(حدائق بخشش ج1 ۔ص4 ۔ احمد رضا)

تیرے بابا کا، پھر تیرا کرم ہے   یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ۔ج2 ۔ص13 ۔ احمد رضا)

(57) جناب رسول اللہ ﷺ پر تہمت:

حضور علیہ السلام نے اپنی پاک بیویوں اور اپنی آل واطہار کے لیے یہ جائز قرار

دیا کہ وہ بحالت حیض یا جنابت میں مسجد میں بیٹھیں۔ (مقام رسول۔جلد2۔ص744)

58) محمد ﷺ اور اللہ ایک ہیں:

خدا کی پاک صورت کو محمد میر کہتے ہیں
محمد بے کدورت کو خدایا پیر کہتے ہیں

(دیوان محمدی۔ص131)

احمد احد میں فرق نہیں اے محمد
عشاق یار رکھتے ہیں ایمان نئے نئے

(دیوان محمدی۔ص152)

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا۔
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغاباز نہیں

(دیوان محمدی۔ص19)

59) شیخ عبدالقادر جیلانی کی شکل نبی سے ملتی:

نقشہ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

(ملفوظات احمد رضا۔ج3۔ص45۔احمد رضا)

60) نبی کا متقی یا معصوم ہونا ضروری نہیں:

۱) آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے۔

(تفسیر نور العرفان۔ص343۔احمد یار گجراتی)

۲) حضرت یعقوب کے سارے فرزند نبی تھے۔اور نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں۔

(نور العرفان۔ص164۔احمد یار)

61) پیر کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے بہتر:

حضرت یحییٰ میزی کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے باہر نکال لوں۔ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ دے چکا ہوں۔اب دوسرے کو نہ دوں گا۔حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔(ملفوظات احمد رضا ج2 ص51۔احمد رضا)

62) پیر جماعت علی حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل:

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے
یوسفؑ سے تجھ پہ قربان شیریں مقال والے

(انوار علی پور۔ص10)

63) حضور ﷺ کا دہن مبارک رائفل کی طرح تھا:

ل میں حضور کی زبان شریف کی طرف اشارہ ہے یعنی اے میرے محبوب دعا ہماری بتائی ہو اور زبان تمہاری ہو۔کارتوس رائفل سے پوری مار کرتا ہے۔

(نور العرفان۔ص855۔احمد یار)

64) امام الانبیاء ﷺ کو سانپ سے تشبیہ:(العیاذ باللہ)

عصائے موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نگل گیا تھا۔ایسے ہی ہمارے حضور نوری بشر ہیں۔کھانا، پینا، نکاح اسی بشریت کے احکام تھے۔

(مراۃ المناجیح۔ص24۔احمد یار)

65) درود کی نیت:

اس نیت سے درود شریف نہ پڑھو کہ مجھے رسول اللہ کی زیارت نصیب ہو۔

(وظیفہ کریمہ۔ص17۔احمد رضا)

66) حضور ﷺ کا نکاح عورت کی مرضی کے بغیر:

آپ کو یہ اختیار تھا کہ بلا مہر، بلا ولی اور بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لینا۔

(مقام رسول۔ج2۔ص743۔منظور احمد فیضی)

67) انبیاء اکرام کی قبور مطہرہ:

انبیاء اکرام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرہ پیش کی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات۔ص27۔حصہ3۔احمد رضا)

(68) حضورﷺ کا زوال:

آقائے مدینہ رحمت مجسمؐ نے آیت الیوم اکملت لکم راہ انتقال پائی۔ اسے لیے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے۔ (اوراق غم۔ ص113۔ محمد احمد، خلیفہ احمد رضا)

(69) اولیاء کرام دلہنیں حضورﷺ دولہا:

عرس کے معنی ہیں شادی یا برات ہر مسلمان کیلئے عموماً اور اولیاء کیلئے خصوصاً دنیا قید خانہ ہے الدنیا سجن المومن و جنة الکافر اور موت کے دن حضرات کے دنیاوی غموم سے آزاد ہونے اور اپنے محبوب سے ملنے کا دن ہے لہٰذا یہ دن شادی کا دن ہے نیز مومن سے نکیرین سوالات کے جوابات سن کر کہتے ہیں کہ دلہن کی طرح سوجا معلوم ہوا کہ لوگ بزبان ملائکہ دلہن بنائے گئے اس لئے یہ دن روز عرس یعنی شادی کا دن ہوا۔

تیسرے یہ کہ یہ دن حضورﷺ سے ملنے کا دن ہے اور حضور عالم کے دولہا ہیں اور دلہا سے ملنے کی رات شب برات ہے۔ (مواعظ نعیمیہ۔ حصہ دوم۔ ص222)

(70) حضورﷺ کا پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے کندھوں پر سوار ہونا:

حضورﷺ معراج پر تشریف لے جاتے ہوئے جب براق پر سوار ہونے لگے اور اسی طرح جب عرش پر چڑھنے لگے تو پیران پیر عبدالقادر جیلانی کے کندھوں پر پائے انور رکھ کر تشریف فرما ہوئے۔ (عرفان شریعت۔ ص87۔ احمد رضا)

(71) انبیاء اور مجرا:

احمد یار نعیمی لکھتے ہیں: ''نماز کی تیاری ہے، امام الانبیاء کا انتظار ہے، دولہا کا پہنچنا تھا کہ سب نے سلامی مجرا ادا کیا۔'' (مواعظ نعیمیہ۔ حصہ اول۔ ص7)

(72) حضرت یعقوب علیہ السلام کی توہین:

ا) بریلوی ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹوں کی اس خبر پر کہ حضرت یوسف علیہ السلام

بھیڑیا کھا گیا بہت گھبرا گئے تھے۔ مولوی نعیم الدین مراد آبادی برادران یوسف کی بحث اس لکھتے ہیں:

ان کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوبؑ نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے۔

(خزائن العرفان۔ ص282)

افسوس کہ جناب نعیم الدین صاحب مراد آبادی کو اسے ایک پیغمبر کی طرف نسبت کرتے ہوئے ایمانی حجاب مانع نہ آیا۔

۲) حضرت یعقوبؑ نے جب حضرت یوسف کے کرتے کی خوشبو پائی تو اپنے بیٹوں سے کہا:

"انی لا جد ریح یوسف لو لا ان تفندون"

"میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں اگر تم میری طرف نقصان عقل کی نسبت نہ کرو"

(پ13۔ یوسف ع11۔ آیت94)

اب احمد رضا خاں کا ترجمہ دیکھیے:

''بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے نہ کہو کہ سٹھ گیا ہوں۔

(کنز الایمان۔ ص492)

سٹھ گیا ہوں عجیب دیہاتی زبان ہے، سٹھ جانا اس وقت بولتے ہیں جب انسان عام آبادی میں ناکارہ سمجھا جانے لگے۔ حضرت یعقوبؑ کو اس بات پر اپنے ناکارہ ہونے کا اندیشہ ہر گز نہ ہوا تھا۔ نبی ناکارہ نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں کہیں سٹھیانے کا لفظ نہیں تھا۔

(73) شیطان بھی غیب جانتا ہے:

عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی آئندہ غیب کی باتوں کا علم دیا گیا ہے چنانچہ اکثر لوگ شکر ے ہیں۔۔۔۔۔۔ تو نبی کا علم اس سے زیادہ ہونا چاہیے۔

(انوار ساطعہ۔ ص57).

74) پیغمبر شیطان کی زد میں (معاذ اللہ):

احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

کوئی شخص کسی جگہ شیطان کے وسوسہ سے محفوظ نہیں، آدمؑ مقبول بارگاہ تھے ---- یہ بھی معلوم ہوا کہ وسوسہ انبیاء کرام کو بھی ہوسکتا ہے۔

(تفسیر نور العرفان۔ص241)

75) احمد رضا خاں کا عقیدہ حیات مسیح:

احمد رضا خاں لکھتے ہیں:

''حیات وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم و علیہ صلوٰت اللہ تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو خود ایک فرعی سہل ،خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے۔ جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔''

(الجزر الدیانی۔ص23۔مطبوعہ کانپور)

76) نبی مومن نہیں:

احمد یار لکھتے ہیں:

مومنین کے لفظ میں نبی داخل نہیں ہوتے۔

(نور العرفان۔ص77)

10. بریلوی حضرات کی صحابہ وامہات المومنینؓ کی شان میں بے اعتدالیاں

1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بس بینہ و بر

(حدائق بخشش۔حصہ3۔ص37۔احمد رضا)

2) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین:

۱) ام المومنین صدیقہؓ جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کرگئی ہیں پس دوسرا کہے تو گردن ماری جائے۔ (ملفوظات۔حصہ3۔ص234۔احمد رضا)

۲) حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم کو دودھ پلانا۔ بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔ اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو، تا ہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استبعاد درکنار استعباد بھی نہیں۔

(عرفان شریعت۔ص85۔احمد رضا)

3) صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن قاری رضی اللہ عنہ کی توہین:

۱) عبدالرحمٰن قاری شیطان تھا۔ (ملفوظات احمد رضا۔ج2۔ص52)

۲) اس محمد شیر (حضرت ابوقتادہؓ) نے خوک شیطان (عبدالرحمٰنؓ قاری) کو دے مارا۔

(ملفوظات۔حصہ دوم۔46)

4) احمد رضا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر:

عیاں ہے شان صد یقی تمہاری شان تقوی سے
کہوں کیو نکہ نہ اتقی ۔جبکہ خیر الا تقیاء تم ہو

(یاد اعلیٰ حضرت۔ص۸)

5) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا انکار:

ولایت میں سیدنا علی مرتضی حضور نبی کریم کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہ راست نائب ہیں۔

(السیف الجلی۔ص8)

6) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر طنز:

احمد رضا خاں صاحب کے خلیفہ ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں:

خلافت پہ اتر تو سنیئے لطیفہ — یہ لگتی ہے رائے بچی وخفیفہ
کہ اجماع میں چوکے اہل سقیفہ — بنانا تھا حضرت حسن کو خلیفہ
تو ہوتے نہ اتنے تفنن کے جھگڑے — تشیع کے قصے تسنن کے جھگڑے

(اوراق غم۔ص176۔طبع اول)

احمد رضا خاں کے خلیفہ نے اسے تحقیق حق قرار دیا ہے اور سقیفہ بنی ساعدہ کے صحابہ کے اجماع پر طنز کیا ہے۔

7) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر طعن:

اہل علم سے مخفی نہیں کہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر منبر کے سامنے ہونے لگی اور اس پر اجماع صحابہ ہوا۔کسی نے اس پر نکیر نہ کی۔اس وقت سے لے کر اب تک یہ سنت اسلام اسی طرح چلی آ رہی ہے۔احمد رضا خاں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور فتوی دیا کہ جمعہ کی اذان ثانی بھی مسجد کے باہر ہونی چاہیے۔علماء بدایوں حضرت عثمانؓ کی حمایت میں اٹھے تو احمد رضا خاں نے انہیں پدر پرستی کا طعنہ دیا۔

مولانا عبدالمقتدر بدایونی نسباً عثمانی تھے اور مسلک اہل سنت کے تصلب میں خلفائے راشدین کی اتباع سے نکلنے کے لیے تیار نہ تھے اب احمد رضا خاں کے الفاظ دیکھئے کس بے دردی سے حضرت عثمان غنیؓ کو سنت رسول ﷺ کا مخالف ٹھہراتے ہیں، لکھتے ہیں:

اور بارہ اذان سنت رسول ﷺ کا اتباع کرے۔اگر امام وقت ہے۔جاہل و نامہذب اور ہزاروں دشنام کا مستوجب ہے۔اور جو پدر پرستی میں سنت نبوی اور ارشادات فقہ کو پس پشت پھینک دے وہ جاہل سے جاہل ہوا امام اور علامہ چنیں وچناں ہے۔

(اجلی انوار رضا۔ص13)

اجمیر شریف کے مشہور عالم دین حضرت مولانا معین الدین صدر مدرس مدرسہ عثمانیہ علماء دیوبند میں سے نہ تھے۔خیر آبادی حضرات سے تلمذ رکھتے تھے اور جناب پیر قمر الدین صاحب سیالوی کے استاد تھے۔وہ احمد رضا خاں کی اس گستاخی پر چپ نہ رہ سکے۔

آپ لکھتے ہیں:

''یہ صریح حضرت عثمان غنی ذوالنورین خلیفہ سومؓ پر طعن ہے کہ معاذ اللہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف کیا اور اس خلاف میں تمام صحابہ کرامؓ ان کے ساتھ ہوئے اور اتباع سنت کی توفیق ملی تو اس شخص کو جو چودھویں صدی میں خاک بریلی سے اٹھا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔اب فرمایئے کیا وہابیوں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں کہ وہ حضرت امام اعظمؒ پر طعن اور آزادی کے باعث لانذہب (یہاں لامذہب بمعنی غیر مقلد ہے نفی اسلام یہاں مراد نہیں) کہلائے جاویں اور اعلی حضرت حضرت عثمان غنیؓ کو ایسی صاف سنانے پر بھی ہٹے کٹے بنے رہے ہیں۔فاعتبر و ایا اولی الابصار'' (تجلیات انوار المعین۔ص43)

8) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق:

پھر ان لوگوں کا صحابہ کے بارے میں انداز کلام دیکھیے حضرت ابوہریرہؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ابوہریرہ فتح خیبر میں مسلمان ہوا تھا پس قطعاً متاخر۔۔۔۔۔۔

(نجم الرحمن ۔ص 17 ۔ مولوی غلام محمود پپلانوی مطبوعہ لاہور)

☆ نہ ''حضرت'' کا لفظ ہے

☆ نہ ''رضی اللہ عنہ'' لکھا ہے

☆ نہ احتراماً جمع کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔

9) حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی:

بریلویوں کے مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

''عشاق آداب سے بے خبر ہوتے ہیں ان کے ایسے قصور معافی کے لائق ہیں اس لئے انہیں نابینا فرمایا یعنی جو آپ کے عشق میں آداب سے نابینا ہے''۔

(نور العرفان ۔ص 934)

غور کیجیے اور دیکھیے کہ

ایک ممتاز صحابی کو کس بے دردی سے آداب سے اندھا کہا جا رہا ہے۔ یہ لوگ تو وہ تھے جو حضور ﷺ کے فیض صحبت سے تزکیہ قلبی کی نعمت پا چکے ہیں۔

11. بریلوی حضرات کی اولیاء اللہ کی شان میں بے اعتدالیاں

1) شاہ ولی اللہ وہابی ہو گئے اور تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر فتوی کفر صادر کیے۔

(مقیاس حنفیت ۔ص 563 ۔ محمد عمر اچھروی)

2) بریلوی امام بخاری کے گستاخ

۱) امام بخاری نے تو صحابہ کرام، رسول علیہ السلام کی سخت توہین کی۔

(انوار شریعت ۔ ج ا ص 502 ۔ محمد اسلم)

۲) اب دیکھیئے کہ بخاری کی متعدد جگہوں میں رسول مقبول ﷺ کی شان میں رسول اللہ نہ کہا بلکہ بجائے اسکے لفظ رجل کا جو کہ عوام الناس کے حق میں بولا جاتا ہے کس کشادہ پیشانی سے بے دھڑک استعمال کیا گیا ہے کہ جو ہر حال میں سخت افسوس کے قابل ہے۔

(انوار شریعت ۔ص 503 ۔ ج ا محمد اسلم)

۳) امام بخاری میں احناف کے بارے شدید تعصب تھا۔ (تقویۃ الاقارب ۔ص 10)

۴) بخاری کے دل میں ایک ذاتی قسم کی عداوت امام صاحب کے ساتھ اور ان کے تبعین کے ساتھ ہو گئی۔ (نوار شریعت ۔ ج 1 ۔ص 502)

3) شیخ عبدالقادر جیلانی کی توہین:

احمد رضا شیخ جیلانی کے بارے میں لکھتا ہے

۱) مرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ رہتے ہیں

ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا (حدائق بخشش ج ۔1 ۔ص 6)

۲) فیوض عالم امی سے تجھ پر

عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث (حدائق بخشش ۔ ج 2 ص 10 ، احمد رضا)

(۳) تیری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلم و میں حرم تا حل ہے یا غوث (حدائق بخشش ج2 ص7، احمد رضا)

(۴) کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے تیرا سائل ہے یا غوث (حدائق بخشش ج2 ص8، احمد رضا)

4) ابن تیمیہ کی توہین:

ابن تیمیہ کی تفسیر اہل سنت کی نہیں (احسن البیان۔ص148۔حصہ اول)

5) ابن کثیر وھابیوں کا امام:

۱) ابن کثیر جو ابن تیمیہ کا عاشق و مقلد و شاگرد اور وھابیوں دیو بندیوں کا امام اور مفسر قرآن ہے۔ (حضور کا حسی نور۔ص21)

۲) ابن کثیر مستند وھابی۔۔۔۔الخ (مقیاس نور۔ص51,52)

6) شیخ عبدالقادر جیلانی کا بچایا ہوا دلہا گجرات میں:

احمد یار لکھتے ہیں: وہ دولہا جسے شیخ عبدالقادر جیلانی نے بارہ سال بعد دریا سے نکالا تھا مفتی احمد یار صاحب لکھتے ہیں کہ یہ وہی ہے جو شاہ دولہ کے نام سے معروف ہے اور اس کی قبر گجرات میں ہے۔ (نور العرفان۔ص688)

7) حضرت مجدد الف ثانی کی حالت سکر میں غلطیاں:

احمد رضا خاں صاحب حضرت مجدد الف ثانی پر اعتراض کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:'' کوئی مجددی ان کے قول سے استدلال کرے اس کو وہ جانے ہم تو ایسے شخص کے غلام ہیں جس نے جو بتایا صحو سے بتایا خدا کے فرمانے سے کہا تمام جہان کے شیوخ نے جو زبانی دعوے کیے ہیں ظاہر کر دیا ہے کہ ہمارا سکر ہے اور ایسی غلطیاں دو وجھوں سے ہوتی ہیں ناواقفی یا سکر سکر تو یہی ہے۔ (ملفوظات۔حصہ 3۔ص70)

12. بریلوی عقائد

1) الیاس قادری اور رمضان کی توہین

ہم عید کیوں نہ منائیں؟ دیکھئے نا! جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے جنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔
(فیضان سنت۔الیاس قادری۔ص1206)

2) بندر کا محفل میلاد میں قیام

احمد رضا کہتے ہیں میں اپنے پرانے مکان میں مجلس میلاد پڑھ رہا تھا ایک بندر سامنے دیوار پر بڑا مودب بیٹھا سن رہا تھا جب قیام کا وقت آیا مودب کھڑا ہو گیا۔
(ملفوظات۔ج6۔ص54۔احمد رضا)

3) درود ابراہیمی اور بریلوی حضرات

نماز کے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنا منع اور ناجائز و مکروہ ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور سلام کے بغیر درود شریف پڑھنا حکم قرآنی کے خلاف ہے اس لیے مکروہ تحریمی ہے اور ہر مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہے۔
(تنقیدات۔ص210۔مفتی اقتدار احمد)

4) بریلوی امت کے ساقی کوثر احمد رضا ہیں:

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے   حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
جام کوثر کا پلا احمد رضا   اپنے سایہ میں چلا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت۔ص48)

5) شیطان توحید پرست ہے:

شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا مواحد

ہے ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا۔

(نور العرفان۔ص 411۔احمد یار)

6) بریلوی امت کا سلام

امام برحق احمد رضا سلام علیک — جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک
ستائے حشر میں گرمحشر کی تپش ہم کو — چھپائے ہم کو زیر ردا سلام علیک
ہمیشہ سر پر عندموں کے یہ رہیں قائم — جناب مصطفیٰ احمد رضا سلام علیک

(مدائح اعلیٰ حضرت۔ص 26)

7) بیت اللہ مجرہ کرتا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا — تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا گیا

(حدائق بخشش۔ص 20۔حصہ 1)

8) ولی کا طواف کعبے کی طواف سے افضل ہے۔

ایک درویش بولا اے بایزید کعبہ جا کہ تم صرف کعبے کا طواف ہی کرو گے۔تم میرا طواف کرلو اور یہ یاد رکھو میرا طواف کعبے کے طواف سے افضل ہے۔

(مقامات اولیاء۔ص 57)

9) کوٹ مٹھن بیت اللہ ہے۔

چاچڑ وانگ مدینہ جاتم تے کوٹ مٹھن بیت اللہ

(حج فقیر برآستانہ پیر۔ص 45۔نور محمد)

10) قبروں کا طواف جائز ہے۔

اور طواف قبور اولیاء کا جواز بھی صوفیا کرام نے لکھا ہے۔

(حج فقیر برآستانہ پیر۔ص 5)

11) مندروں میں خدا کی عبادت اور بیت اللہ میں بت پرستی:

ہم بت خانے جانے میں بھی خدا کو سجدے کرتے ہیں اور کعبہ میں بت پرستی کرتے ہیں۔ اس محبوب حقیقی کی پرستش کرتے ہیں۔

(مقابیس المجالس۔ص 558۔خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن)

12) میلاد شریف کے مطلق بریلوی عقیدہ۔

مباح۔	(احمد رضا، کتاب، الامن والعلی۔ص 176)
سنت الہیہ	(جاء الحق، مفتی احمد یار نعیمی۔ص 239)
سنت:	(خزائن العرفان،۔ص 30۔نعیم الدین مرادآبادی)
بدعت حسنہ	(عبدالقیوم ہزاروی۔عقائد و مسائل۔ص 75)
واجب	(کتاب انوار ساطع۔مولوی عبدالسمیع)
درجہ وجوب	(ارشد سعید کاظمی کتاب۔میلاد النبی۔ص 3)
مستحب	(نور العرفان ص 33۔سورہ بقرہ آیت 143۔حاشیہ نمبر 4۔احمد یار نعیمی)
فرض نماز کی طرح	(تذکار بگویہ۔ج 2۔ص 111,112)

13) پیر اور مرید کی بیوی

سید احمد سجلماسی کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی۔فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال دی تھی۔عرض کیا حضور کو کیسے علم ہوا۔فرمایا وہ سورہی تھی، کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا۔تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ج 2۔ص 56۔احمد رضا)

14) بریلوی پیر مسجد میں گدھی سے بدفعلی کرتے ہیں

جب ہم روٹی لے کر مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں
میں نے منہ پھیرلیا۔ پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں۔
(الانسان فی القرآن۔ص254۔ازنورالحسن شاہ بخاری، مطبوعہ گوجرانوالہ)

15) بریلوی حضرات کا کعبہ

فرمایا۔ کہ کہولا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ وہ بے چارہ ہیبت سے لرزرہا
تھا۔ مجلس بھی دم بخود تھی اور برابر پڑھ رہا تھا۔
(انقلاب حقیقت فی التصوف والطریقت۔ملفوظ نمبر72۔محمد عمر۔سجادہ نشین پیر بل شریف)

16) کعبہ اور اولیاء اللہ

۱) کعبہ معظمہ بھی اولیاء کی زیارت کے لیے عالم میں چکر لگاتا ہے۔
(جاء الحق۔ص161۔احمد یار نعیمی)
۲) سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف۔ کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
(حدائق بخشش۔30 حصہ 1۔احمد رضا)

17) قرآن پاک کی توہین:

علاج کے لیے قرآن پاک کو پیشاب سے لکھا جا سکتا ہے۔ (فتاوی دیداریہ۔ج1۔ص692)

18) خدا خود رسول:

شریعت کا ڈر ہے نہیں تو صاف کہہ دوں خدا خود رسول خدا بن کر آیا
(بحوالہ: فاتحہ کا صحیح طریقہ۔ص56)

19) بریلوی توحید:

۱) تین خدا کا قائل مشرک نہیں۔ (فتاوی رضویہ۔ج1۔ص738۔احمد رضا خان)
۲) بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ (ملفوظات احمد رضا جلد1۔ص128)

۲) حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے ہمیں در پے خواجہ کے سجدے روا ہیں۔
(بحوالہ: فاتحہ کا صحیح۔ص55)

21) بریلوی کرامت:

ہمارے پیر صاحب نے ایک مرتبہ کتے کے پاخانہ پر ہاتھ مارا تو وہ دس ہزار روپے بن
گیا۔ (عبدالکریم بریلوی۔تذکرہ باباظفراللہ خان نیازی۔ص16)

22) بریلویوں کی نانی اندرا گاندھی

ہمارا سابق وزیراعظم اندرا گاندھی ازخود چل کر بلا دعوت آستانہ رضویہ پر حاضری دینے کے
لیے آئیں۔ (دارالعلوم منظر السلام اور مدرسہ دیوبند۔ مولوی حسن علی رضوی بریلوی۔ص6)

23) بریلوی مولوی کی دماغی حالت

حضرت حکیم سید برکات احمد درسگاہ بھی کبھی الٹا پاجامہ پہن کر تشریف لے آئے۔ ایک دن
عمامہ کی بجائے پاجامہ سر سے باندھ کر دربار پہنچ گئے۔ (باغی ہندوستان۔ص194)

24) اذان سے پہلے صلوٰۃ والسلام

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس
طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے
بھی ہم گئے۔
(ہو المعظم غلام نظام الدین مرولوی ص42۔اسلامک بک لاہور 1979)

25) پاخانہ کھانے سے ولایت مل گئی۔

ایک باباجی میں یہ کمال تھا کہ جو بات منہ سے نکلتا وہی ہو جاتی۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ
آپ کو یہ کمال کیوں کر حاصل ہوا۔ اس نے جواب دیا میں بارہ برس سے اپنا پاخانہ پیشاب
کھاتا پیتا ہوں اسکی بدولت میری زبان کو یہ تاثیر ہے۔
(تذکرہ غوثیہ۔ص349)

26) فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں:

فرشتے شکل انسانی میں آ کر کھاتے پیتے بلکہ صحبت بھی کر سکتے تھے۔

(مراۃ المناجیع۔ص24۔احمد یار گجراتی)

27) رنڈیوں کا مال ہضم:

س: طواف جسکی آمدنی صرف حرام پر اسکے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اسکی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے شہادت کی حاجت نہیں اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے حرام مال سے ادا کیا ہے تو اسکا قول مقبول ہوگا۔

(احکام شریعت۔ج2ص144۔145۔احمد رضا)

28) اذان سے قبل صلوٰۃ السلام سپیکر کی نبض کا پتہ دیتا ہے:

قبل اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اسے لیے کہ لاؤڈ سپیکر اور خرابی معلوم کرنے کے لیے ہیلو، ہیلو وان ٹو تھری وغیرہ کہتے ہیں تو ہمارے اہل سنت (بریلوی) نے انگریزی الفاظ کو مٹا کر درود شریف کا ورد کیا تاکہ سپیکر کی نبض کا پتہ چل جائے۔

(الصلوٰۃ والسلام عند الاذان۔ص5)(ندائے یارسول اللہ۔ص250)

29) کتے کی پاکی:

عرض: کتے کا رواں تو ناپاک نہیں؟

ارشاد: صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔(ملفوظات ج3۔ص61۔احمد رضا)

30) بریلوی مذہب اور اولیاء

۱) اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرعی حکم اور پسندیدہ عمل

ہے۔

(الامن والعلی۔ص29۔احمد رضا)

۲) میں نے (احمد رضا نے) جب بھی مدد طلب کی یا غوث، ہی کہا ایک مرتبہ میں نے ایک دوسرے ولی سے مدد مانگنی چاہی مگر میری زبان سے ان کا نام نہ نکا بلکہ زبان سے یا غوث ہی نکلا۔

(ملفوظات۔ص307۔احمد رضا)

۳) اولیاء چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر لیں۔

(خالص الاعتقاد۔ص40۔احمد رضا)

۴) اعلیٰ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے خود ساختہ قول نقل کرتے ہو لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر فرماتے ہیں افتاب طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے۔ نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے کہ جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہے۔ نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ بھی اس میں ہونے والا ہے۔ ہر یا دن مجھے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ مجھ پر نیکی و بدی پیش کی جاتی ہے میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے۔

(خالص الاعتقاد۔ص49۔احمد رضا)

۵) سورۃ لقمان: آیت نمبر 34 میں جن پانچ غیب کی باتوں کا ذکر ہے حضور ﷺ کو ان کا نہ صرف خود علم ہے بلکہ ان باتوں کو آپ جسے چاہیں عطا کر دیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی امت کے ساتوں قطب ان باتوں کو جانتے ہیں۔ (خالص لاعتقاد۔ص54-53۔احمد رضا)

۶) مزاروں کے پاس اولیاء اکرم کی روحیں حاضر ہوتی ہیں۔

(احکام شریعت۔ص 71۔احمد رضا)

۷) اولیاء اللہ بعد الوصال زندہ، ان کے تصرفات کرامات پائندہ، ان کا فیض بدستور جاری اور ہم غلاموں خادموں، جبوں معتقدوں کے ساتھ وہی امداد واعانت سازی۔

(فتاوی رضویہ۔ج6۔ص236۔احمد رضا)

31) بریلوی مذہب میں قرآن کتوں پر بھی نازل ہوتا ہے۔

میرے خیال میں مصنف مذکور (حضرت تھانوی) کو جو قرآن شریف نبی پر اترا ہے اسکی اتباع کی کیا ضرورت ہے کسی لڑکے یا دیوانے یا کتے وغیرہ کے نازل شدہ قرآن پر ہی ایمان لے آئے اور آؤ آؤ کرتا پھیرے۔ (مقیاس حنفیت ۔عمر اچھروی ۔ص 223)

32) گجرات شہر کو مدینہ بنانا:

حضور ﷺ جسے جو چاہیں بنادیں۔اگر چاہیں تو گجرات شہر کو مدینہ بنادیں۔

(مراۃ شرح مشکوۃ ۔جلد 8 ۔ص 538 احمد یار)

33) بریلوی سب بھیڑیں ہیں:

۱) احمد رضا وصیت کرتا ہے۔تم مصطفی ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی ۔از بستوی ۔ص 105)

34) بریلوی عارف کی پہچان:

۱) مرد کامل ہر اس حمل کی حالت پر مطلع ہوتا ہے جو ابھی تک ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے یعنی کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وہ اسے جانتا اور دیکھتا ہے۔

(نجم الرحمان ۔ص 106 ۔غلام محمود پپلانوی)

۲) عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہے۔

(نجم الرحمان ۔ص 104 ۔غلام محمود پپلانوی)

35) بریلوی اولیاء:

اولیا ازعرش تا تحت الثری دیکھتے ہیں۔ (ملفوظات ج 1 ۔ص 74 احمد رضا)

36) اللہ سے یا نبی سے استعانت طلب کریں:

بیٹھے اٹھتے حضور پاک سے التجاء واستعانت کیجئے۔

(حدائق بخشش ۔ج 1 ۔ص 107 ۔احمد رضا)

37) پیر جماعت علی کا آستانہ خانہ کعبہ ہے:

تیرا آستاں ہے وہ آستاں کہ حریف بہت حرام ہے

تیری بارگاہ ہے وہ بارگاہ کہ جو قبلہ گاہ انام ہے۔

(رسالہ جماعت: امرتسرتی ۔1924)

38) بریلوی گستاخی

احمد رضا خان علماء دیوبند کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔تمہارا خدا رنڈیوں کی طرح زنا کرائے ورنہ دیوبند کی چکلے والیاں اس پر ہنسیں گیں کہ نکھٹو تو ہمارے برابر نہ ہوسکا۔اور ضروری ہے کہ خدا کا آلہ تناسل بھی ہو۔یوں خدا کے مقابلے میں ایک خدائن ماننی پڑے گی۔

(سبحان السبوح ۔ص 142 ۔احمد رضا خان)

39) بریلوی حضرات کے پسندیدہ کھانے

الو حلال ہے (فتاوی رضویہ ۔جلد 20 ۔ص 312 ۔احمد رضا)

چگادڑ حلال ہے (فتاوی رضویہ ۔جلد 20 ۔ص 318 ۔احمد رضا)

مینڈک حلال ہے (فتاوی مظہریہ ۔ص 296)

کوا حلال ہے (انوار شریعت، ص 402 ۔مفتی محمد اسلم)

پیشاب پاخانہ دوائی کے طور پر حلال ہے۔

(فتاوی دیداریہ ۔ج ا ص 690 ۔دیدار علی)

40) دیوبندیوں کی کتابوں پر پیشاب

اب تو دیوبندیوں کی دو ورقیوں کا کوئی جواب نہیں دیتا۔اور یہ نہ دیکھا کہ کسی عاقل کے نزدیک ان کی دو ورقیاں تھوکنے کے قابل بھی نہ رہیں بلکہ ان پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک وخراب کرنا ہے۔ (اللہ جھوٹ سے پاک ۔ص 96)

41) بریلوی حضرات اور حج

جب تک حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس کی حکومت ہے مسلمانوں پر حج کی فرضیت ساقط ہے اور ادا غیر لازم ہے حج پر جانا اپنے مال، وقت کو ضائع کرنا ہے جو کہ حرام ہے۔

(تنویر الحجہ۔ مصطفیٰ رضا، ابراہیم رضا۔ ص 9)

42) بریلوی کلمے:

۱) ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور کہا مجھے اپنا مرید بنائیں فرمایا پڑھ: لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ۔ ص 83) (سبع سنابل۔ ص 278)

۲) پیر محکم دین کے پاس ایک شخص مرید ہونے کے لیے آیا بعد بیعت اس سے کہا پڑھ لا الہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ۔ (تذکرہ غوثیہ۔ ص 110)

۳) حضرت ابو بکر شبلی کی خدمت میں دو شخص بیعت کے لیے حاضر ہوئے کہا پڑھو لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔ (تذکرہ غوثیہ۔ ص 232)

۴) خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے اپنے نئے مرید سے کہا پڑھ۔ لا الہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ۔ (ہفت اقطاب۔ ص 167)

۵) لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ (خزینہ معرفت۔ ص 155)

43) بریلوی حضرات اور پیر، اولیاء

۱) ایک بریلوی کہتا ہے مرید نے جب آکر دیکھا تو پیر صاحب گدھی کے ساتھ مصروف تھے۔ (تذکرہ غوثیہ۔ ص 366)

۲) ایک رضا خانی کہتا ہے مرید جب بیوی کے ساتھ ہمبستری کرتا ہے تو بھی پیر مرید کے ساتھ ہوتا ہے۔ (ملفوظات ص 202۔ احمد رضا)

۳) ایک جگہ ایک رضا خانی نے مریدوں کو پیروں کے مزار پر لڑکیاں چڑھاوا بنا کر چڑھانے کی ترغیب دی ہے۔ (ملفوظات۔ ص 310 احمد رضا)

۴) ایک بریلوی کہتا ہے پیر صاحب عورت کے رحم میں جاتا ہو نطفہ بھی دیکھتا ہے۔

(نجم الرحمان۔ ص 104۔ غلام محمود پیلانوی)

۵) ولی سارا ننگا ہوتا ہے۔ صرف لنگوٹا پہنتا ہے۔ (مواعظ نعیمیہ۔ ص۔ 236۔ حصہ، دوم)

44) بریلویوں کے درود:

صرف حوالہ لکھ رہا ہوں۔ اصل عربی عبارت کتابوں سے دیکھی جاسکتی ہے:

مولوی احمد رضا خان پر درود۔	(شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ۔ ص 13)
مولوی احمد رضا پر درود۔	(بہار عقیدت۔ ص 32)
مولوی حامد رضا بریلوی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 13)
مولوی ابراہیم رضا پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 14)
مولوی محمد ریحان رضا پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 14)
اچھے میاں بریلوی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 12)
شاہ آل رسول احمد مارہروی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 12)
ابوالحسین احمد نوری پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 12)
شیخ احمد کا یہودی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 11-10)
سید فضل اللہ کا یہودی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 11)
شاہ برکت اللہ پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 11)
شاہ آل محمد مارہروی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 11)
شاہ حمزہ مارہروی پر درود۔	(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ۔ ص 11)

کل 45 لوگوں پر درود

45) قرآن کی توہین

عورت نے کہا: میرے بابل دی لاج رکھیں وے رانجھا

پیر سیال نے کہا عورت نے قرآن پڑھا ہے۔۔۔۔

پیر صاحب نے کہا قرآن کی آیت (اس دن نہ رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ نبی کی ذات کو) کا ترجمہ کہہ رہی ہے۔۔۔۔پیر سیال نے فرمایا کہ رانجھے سے مراد اللہ تعالیٰ اور بابل سے مراد محبوب کبریا ﷺ ہیں۔ (واقعہ اختصار سے)

(انوار قمریہ۔ ملفوظات خواجہ محمد قمر الدین سیالوی۔ تالیف غلام احمد سیالوی۔ ص240)

46) بریلوی حضرات کی یزید سے محبتیں

1) عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں یزید تابعی طبقہ وسطیٰ تابعین میں یعنی جس طبقہ میں حسن بصری اور ابن سیرین ہیں یہ اسی طبقہ میں تھا۔ (انوار ساطعہ ص71 مصدقہ فاضل بریلوی)

2) فاضل بریلوی نے غوث پاک کی شان میں کہا کہ وہ تابعون کے بعد والوں سے افضل ہیں آگے فیض احمد اویسی لکھتے ہیں اس پر اعتراض واقع ہوتا تھا کہ غوث اعظم تابعون کے بعد والوں سے افضل ہیں تو پھر بہت سے تابعی ان سے افضل ہوگئے مثلاً یزید وغیرہ دیگر اس قسم کے عام اہل ایمان اسی لیے اس کے بعد اس کا ازالہ فرمایا ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں۔

(تحقیق الاکابر۔ ص166)

3) یزید اصل میں مسلمان تھا اور بعد میں کسی یقینی اور قطعی دلیل سے اس کا کفر ثابت نہیں ہوا اس لیے اس پر لعنت کرنا خلاف تحقیق ہے۔ (شرح مسلم۔ ج2۔ ص109)

4) دعوت اسلامی کی مجلس علمیہ لکھتی ہے۔ بعض علماء اسکی تکفیر لعن میں توقف (سکوت اختیار) کرتے ہیں اور یہی رائج اور یہی اسلم اور یہی ہمارے ائمہ ھدیٰ کا مذھب اصح واقوم ہے۔

(حاشیہ فضائل دعا۔ ص196)

5) نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں۔ بہت محققین علماء یزید پر لعنت میں توقف کرتے ہیں۔

(فضائل دعا۔ ص194)

47) احمد رضا خان مددگار

امام بریلویت جناب احمد رضا خان بریلوی بھی اس صفت الہیہ میں انکے شریک ہیں آپ آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہماری مدد کرتے ہیں۔ (انوار رضا۔ ص246)

13. بریلوی حضرات کی شیطان سے ہمدردیاں

1) شیطان نماز پڑھتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ ج1۔ ص15)

2) ابلیس اپنے لیے جھوٹ کو ناپسند کرتا ہے۔ (احکام شریعت۔ حصہ اول۔ ص135۔ احمد رضا)

3) شیطان کا علم حضور ﷺ سے وسیع ہے۔ (خالص الاعتقاد۔ احمد رضا۔ ص6)

4) شیطان نہ ہوتا تو دین و دنیا میں کچھ نہ ہوتا۔ (تفسیر نعیمی ج1 ص248۔ احمد یار)

5) بڑا علم شیطان کو بھی تھا۔ (تفسیر نعیمی۔ ص515۔ احمد یار)

6) شیطان پکا موحد تھا۔ (رسائل نعیمیہ۔ احمد یار)

7) شیطان کو علم غیب دیا گیا۔ (نور العرفان۔ ص751)

8) شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ (نور العرفان۔ ص184)

9) ابلیس کو زمین اور پہلے آسمان کی بادشاہت اور جنت کے خزانے عطا فرمائے۔ (تفسیر نعیمی۔ ج1۔ ص222)

10) شیطان گناہوں کو اچھا نہیں سمجھتا۔ (نور العرفان۔ ص821)

11) شیطان مشرک نہیں۔ (نور العرفان۔ ص788)

12) شیطان کی دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ (نور العرفان۔ ص317)

13) حضور نے شیطان سے پناہ مانگی۔ (نور العرفان ص۔419)

14) شیطان رب کا مطیع بندہ تھا۔ (نور العرفان۔ ص800)

15) شیطان رب سے اپنی بخشش کا طالب ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ ج1۔ ص15۔ احمد رضا)

16) رب کے سامنے شیطان نے بھی جھوٹ نہ بولا۔ (نور العرفان۔ ص347)

(17) (شیطان) خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحد ہے۔

(نور العرفان ص۔788)

(18) موت کا دن بزرگوں کی دعا سے ٹل جاتا ہے بلکہ شیطان کی دعا سے بھی اسکی عمر لمبی بخشی گئی۔

(نور العرفان۔ص832)

(19) تقیہ کرنا جھوٹ بولنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ ابلیس نے بھی نہ کیا۔

(نور العرفان۔ص720)

(20) (شیطان نے کہا) میں پرانا صوفی عابد عالم فاضل دیوبندہوں۔

(نور العرفان۔ص730۔ادارہ اسلامیہ گجرات)

(21) رمضان، رحمن، غفران، قرآن، شیطان تقریباً ہم وزن ہیں۔

(رسائل نعیمہ۔ص296)

(22) اس (شیطان) نے منافقت کی باتیں نہ کیں۔ (رسائل نعیمہ۔ص383)

(23) انبیاء اولیاء کی قوت اور عصمت کا وہ (شیطان) بھی قائل ہے۔

(رسائل نعیمہ۔ص383)

(24) شیطان دین کے ہر مسئلہ سے واقف ہے۔ (رسائل نعیمہ۔ص383)

(25) شیطان سیدنا آدم علیہ السلام کا استاد ہے۔ (معلم التقریر۔ص95)

(26) وہ (شیطان) صرف انسان کا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن نہیں ہے اگر چہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے بڑا دشمن ہے۔ (ابلیس تا دیوبند۔ص4)

(27) ابلیس کے درس خطابت کی شان یہ تھی کہ عرش کے نیچے یاقوت کا منبر لگایا جاتا تھا ۔سر پر نور کا پھریرا فضا میں لہرتا تھا۔ (ابلیس تا دیوبند۔ص11)

(28) دنیوی سلطنت اور وجاہت وسطوت اس کی نظروں میں کچھ نہ تھے وہ صرف اور صرف عبادت ہی کا عاشق تھا۔اسی لئے اسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر بلالیا۔

(ابلیس تا دیوبندص12)

(29) ابلیس برائی نہیں کرتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ برائی جو اس کی ذات سے متعلق وہ خود نہیں کرتا مثلاً ظاہر ہے کہ شیطان زانی نہیں چور نہیں، ڈاکو نہیں کہ کسی کا مال چھین لیتا اور نہ ہی دوسری عملی غلط کاریوں میں مبتلاء ہے بلکہ وہ تو اعمال صالحہ کے لحاظ سے تا حال ایسے پابند ہے جیسے پہلے تھا۔اور توحید میں رئیس الموحدین ہے یہاں تک کہ اب اس کا نام پوچھنا ممکن ہو تو عزازیل عبداللہ (یعنی اللہ کا بندہ) نام بتائے گا۔ابلیس شیطان، رجیم وغیرہ نہیں بتائے گا۔

(ابلیس تا دیوبند۔ص18)

(30) بارگاہ حق میں عبادت کو ایسا سجا کر پیش کیا کہ خود خالق کو اس سے ایسا پیار ہوا کہ اسے نہ صرف ساتویں آسمان تک بلالیا گیا بلکہ بہشت کے چیف افسر حضرت رضوان فرشتے کو استدعا کرنی پڑی کہ ابلیس کے بغیر جنت کی زیب وزینت گویا بے زیب ہے پھر ادب واحترام کے ساتھ بہشت میں بلالیا۔

(ابلیس تا دیوبند۔ص12)

14. بریلویت اور تقدیس حرمین

بریلوی علماء نے علماء وائمہ حرمین شریفین اور خادمان ارض مقدسہ سے نفرت کرنے ان کو کافر کہنے ان کو بے عزت کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا رکھی ہیں پہلے احادیث کی روشنی میں علماء حرمین اور ارض مقدسہ کی اہمیت وعزت ملاحظہ کریں پھر بریلوی حضرات کے فتوے بھی ایک نظر دیکھ لیں۔

عرب والوں سے نفرت وبغض کا نتیجہ

۱) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے عرب والوں سے دشمنی وبغض رکھا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ اسے میری محبت حاصل ہوگی۔ (مشکوۃ۔ص552۔ترمذی)

۲) زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اسے اسطرح پگھلا دے جیسا کہ رانگ آگ میں نمک پانی میں اور چکنائی دھوپ میں۔ (کنز العمال)

۳) حضور ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کو باحرمت قرار دیتا ہوں جیسا کہ حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا۔ (مسلم)

۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسا کہ نمک گھل جاتا ہے پانی میں۔ (متفق علیہ)

۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عرب والوں کے ساتھ بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھے گا۔ (ترمذی)

بریلوی حضرات علماء عرب سے اپنی کھلی دشمنی کا اعلان اپنی کتابوں اور فتوں میں کرتے ہیں ہر منبر سے ان کو گالیاں اور وہابیت کے لیبل لگا رہے ہیں مصطفی رضا خان جو کہ احمد رضا خان کا بیٹا ہے اسکا فتویٰ تنویر الحجتہ اور علامہ ارشد قادری کی کتاب وادی نجد کے بیکار پتھر وغیرہ ملاحظہ کریں۔

ارض مقدس مدینہ منورہ میں کون لوگ رہ سکتے ہیں؟

۱) حضور ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی تاوقت کہ مدینہ اپنے میں سے شریر لوگوں کو دور نہیں کرے گا جیسا کہ بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ (مسلم)

۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنے میں سے برے لوگوں کو دور کرد یتا ہے اور نیک لوگوں کو اور پختہ اور خالص بناتا ہے۔

۳) آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ برے لوگوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کے میل اور زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ (بخاری۔مسلم)

۴) آپ ﷺ نے فرمایا یہ مدینہ طیبہ ہے اور یہ برے آدمیوں کو اسطرح دور کر دیتا ہے جیسا کہ آگ چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ (صحیح مسلم)

۵) آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ایسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا جو ساری بستیوں کو کھالے لوگ اس بستی کو یثرب کہتے ہیں اسکا نام مدینہ ہے اور وہ (برے) آدمیوں کو اسطرح دور کر دیتی ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ (بخاری۔مسلم)

۶) رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مدینہ منورہ میں کوئی نئی بات نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر خدا کی اور اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کو لعنت ہے نہ اسکا کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی نفل۔ (بخاری)

۷) ارشاد نبی ﷺ ہے کہ ایمان مدینہ منورہ کی طرف ایسا کھینچ کر آتا ہے جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف کھینچ آتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۸) ارشاد نبوی ﷺ ہے مدینہ منورہ قبہ اسلام دار ایمان ارض ہجرت ہے۔
(مجمع الفوائد۔ج1۔ص201)

۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ امن ہے۔ (طبرانی)

بریلوی گواہی

مدینہ منورہ ہمیشہ اسلام کا مرکز رہے گا۔

(جاءالحق۔ج2۔ص265۔احمد یار)

علماء بریلوی آئمہ حرمین کواور علماء دیوبند کو کافر قرار دیتے ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیتے ہیں اور حج کے فریضہ کو ختم قرار دیتے ہیں۔لیکن شاید بریلوی حضرات نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات کو بھول گئے۔اور شاید یہ بھی بھول گئے کہ جن علماء دیوبند کو کافر، مرتد اور گالیاں دیتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ کے شہر مدینہ میں مسجد نبوی میں اور بیت اللہ میں (150) سال سے زائد عرصہ سے قرآن، حدیث پڑھا رہے ہیں گنبد خضرا کے سائے میں بیٹھ کر نبی ﷺ کا کلام اور اللہ کا کلام پڑھانے کی توفیق تو علماء دیوبند کے حصے میں آئی اور آئمہ حرمین کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے لیے بیت الخلا میں وقت گزارنا بریلوی حضرات کے حصے میں آیا۔مدینہ منورہ جو کہ بھٹی کی مانند ہے اس نے صاف طور پر بریلوی حضرات کو اپنے اندر سے باہر نکال پھینکا اور علماء دیوبند کو (150) سال سے زائد عرصہ سے اپنے اندر رکھا ہے بلکہ ان کو مزید پختہ اور خالص بنا دیا ہے اور اللہ کے در سے پوری سو فی صد امید ہے کہ قیامت کی صبح تک بریلوی حضرات مدینہ منورہ پر اپنی حکومت قائم نہیں کر سکتے اور نہ ہی کوئی بدعتی مدینہ میں رہ سکتا ہے۔کیونکہ سورج بے نور ہو سکتا ہے مگر نبی کریم ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

جنت البقیع میں دفن ہونے والے

۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے وہیں مرنا چاہیے اس لیے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں انتقال کرے گا میں اسکا سفارشی گواہ ہوں گا۔(بیہقی)

۲) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں اہل بقیع والوں کے لیئے دعا کروں۔

(کنزالعمال)

۳) آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اہل بقیع کے لئے استغفار

کروں۔ (کنزالعمال)

۴) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ ﷺ کا پروردگار اس بات کا حکم کرتا ہے کہ آپ ﷺ اہل بقیع کے لئے استغفار کرو۔

(صحاح ستہ میں مختلف طرق سے مروی ہے)

احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

۱) حدیث نمبر 18: جو حرمین میں سے کسی حرم میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔ (فتاوی رضویہ۔ج10۔ص808۔احمد رضا خان)

۲) حدیث نمبر 20: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اس میں مرے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماوں گا۔

(فتاوی رضویہ۔ج10۔ص809۔ احمد رضا خان)

۳) جن چیزوں پر وعدہ شفاعت فرمایا گیا ہے جیسے یہ حدیث یا حدیث زیارت شریفہ یا حدیث موت فی المدینہ یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہ وہ بحمداللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں کہ یہاں وعدہ شفاعت ہے اور وعدہ حضور وعدہ رب غفور (بے شک اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔اور کافر کی شفاعت محال۔تو لاجرم بشارت فرماتے ہیں کہ تختی مدینہ پر صابر اور حضور پر نور کا زائر اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا اور حضور کے لیے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائے گا۔ (فتاوی رضویہ۔ج10۔ص828۔احمد رضا خان)

بریلوی علماء شاید ان احادیث اور اپنے اعلیٰ حضرت کے فتوے کو بھول گئے اور یہ نہ دیکھا کہ جنت البقیع میں علماء دیوبند کے کتنے جید علماء دفن ہیں اور بریلوی حضرات کے کتنے علماء دفن ہیں بریلوی حضرات تو نورانی صاحب کی موت پر عرب والوں سے منت سماجت کرتے رہے کہ ان کو بقیع میں دفن کریں لیکن جس شخص کا زندگی میں مدینہ منورہ میں داخلہ بند تھا وہ مر کر وہاں پہنچ سکتا تھا؟ مولانا نور محمد مظاہری کی کتاب ''رضا خانیوں کی کفر سازیاں'' کے

اندر 65 جید علماء دیو بند کی فہرست موجود ہے جو کہ جنت البقیع میں دفن ہیں اور 35 جنت المعلی میں دفن ہیں اگر سب علماء کی فہرست تیار کی جائے تو یہ سینکڑوں میں جاتی ہے۔

نوٹ: بریلوی مولویوں کی علماء عرب سے جو نفرت ہے اسکو مزید جاننے کے لیئے مولانا سعید احمد قادری کی کتاب ''رضا خانیت اور تقدس حرمین'' کا مطالعہ کریں جس میں مولانا نے بریلویوں کے 49 جید علماء سے علماء عرب پر فتوے حاصل کیئے اور تمام فتوے اس کتاب میں موجود ہیں۔ اور یہ تمام فتوے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ علماء بریلوی کے دل میں علماء عرب اور آئمہ حرمین کے لیئے کتنی نفرت بھری ہے۔ مزید بریلوی حضرات کے نام کے مجدد اعلی حضرت کے بیٹے مصطفی رضا خان کا فتوی تنویر الحجہ بھی اس کتاب میں موجود ہے جس میں حج پر جانا یا عمرہ کرنا گناہ بتایا گیا ہے۔

15. بریلوی حضرات کا تمام لوگوں کو کافر قرار دینا

☆ قائداعظم

☆ مسٹر محمد علی جناح بد مذہب ہے بد مذہب سارے جہاں سے بدتر ہیں، جانوروں سے بدتر ہیں جہنمیوں کے کتوں سے بدتر ہیں کیا کوئی سچا ایماندار مسلمان کسی کتے اور وہ بھی دو ٹانگوں کے کتے کو اپنا قائد بنانا پسند کرے گا؟ (مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری۔ ص12)

☆ قائداعظم اپنی تقریروں اور لیکچروں میں نئے نئے کفریات بکتا رہتا ہے۔
(تجانب اہل السنۃ۔ ص119)

☆ مسٹر جناح اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کی بنا پر قطعاً کافر و مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ (تجانب اہل السنۃ۔ ص122)

☆ مسلم لیگ میں مرتدین شامل ہیں لیگ کی حمایت کرنا اور آمیں چندے دینا، اسکا ممبر بننا، اسکی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا اور دین اسلام سے دشمنی کرنا ہے۔ (الجوابات السنیہ۔ ص32)

☆ علامہ اقبال

☆ فلسفی نیچیریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی و اردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے۔ (تجانب اہل السنۃ ص334)

☆ اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے اسی گھڑے ہوئے اسلام کی بنیاد پر مسلمان ہیں۔
(تجانب اہل السنۃ۔ ص345)

☆ ڈاکٹر اقبال کی زبان پر شیطان بول رہا ہے۔ (تجانب اہل السنۃ۔ ص340)

☆ سرسید احمد خان

☆ سرسید احمد خان خبیث اور مرتد تھا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ج 1 ص 66 احمد رضا)

☆ سرسید جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ (احکام شریعت حصہ 1 ص 80)

☆ شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی

مولوی شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی اور ڈاکٹر اقبال کی صلح کلیت حد سے گزر کر نیچریت و دہریت تک پہنچ ہوئی ہے۔ (تجانب اہل السنۃ۔ ص 289)

☆ خواجہ حسن نظامی

ہر سنی پر روشن واضح ہے کہ حسن نظامی اپنے کفریات قطعیہ یقینیہ کثیرہ کے سبب بحکم شریعت مطہرہ ایسا مرتد کافر ہے کہ جو شخص ان کو مسلمان سمجھے یا اسکے کافر ہونے میں شک کرے " زندیق، بے دین ہے۔ (تجانب اہل السنۃ۔ ص 160)

☆ بریلوی کے علاوہ سب کافر

ہندوستان میں جس قدر مسلمان کہلانے والے ہیں۔ سنی (بریلوی) مسلمانوں کے علاوہ یہ تمام مدعیانِ اسلام بحکم شریعت مطہرہ کفار و مرتدین ہیں۔ (تجانب اہل السنۃ۔ 112)

☆ وہابی کا جنازہ پڑھنا کفر ہے۔ (ملفوظات۔ ج 1۔ ص 90۔ احمد رضا)

☆ رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اسکے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ (فتاوٰی افریقہ۔ ص 124۔ احمد رضا)

☆ حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانہ اور مسکن جہنم کرے۔ (فتاوٰی افریقہ۔ ص 125)

☆ جو ان کو کافر نہ کہے جو ان کا پاس لحاظ کرے جو ان کے استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال

کرے وہ بھی ان میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے۔ (فتاوی افریقہ۔ ص 130۔ احمد رضا)

☆ دیوبند، دہریوں کے بعد سب کافروں سے زیادہ جاہل باللہ وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ ہیں (فتاوی رضویہ۔ ج 1۔ ص 748۔ احمد رضا)

☆ وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی ہو مرتد انسان ہو، حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ جلد 2۔ ص 97۔ احمد رضا)

☆ ندوۃ العلماء

اعلیٰ حضرت نے ندوہ اور ندوہ والوں کی رد میں بے گنتی اشتہارات کے علاوہ ۱۰۰ کے قریب رسالے لکھے اور ندوہ کا نام ونشان مٹادیا (ذکر رضا۔ ص 11)

☆ شاہ اسماعیل دہلویؒ

☆ مولوی اسماعیل دہلوی ستر وجہ یا اس سے زیادہ وجوہ کی بناء پر کافر ہے: (سل السیوف الہندیۃ الکوکبۃ الشہابیہ۔ احمد رضا)

☆ اعلیٰ حضرت کہتا ہے میرا مسلک یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ ج 1۔ ص 134,135۔ احمد رضا)

☆ اہل حدیث

مولوی ثناء اللہ امرتسری، سید نذیر حسین سب کے سب کافر، مرتد باجماع امت اسلام سے خارج ہیں (حسام الحرمین۔ ص 113۔ احمد رضا)

☆ **ابوالکلام آزاد**

ظاہر ہے کہ مرتد ابوالکلام آزاد کے عقائد نیچریہ ہیں جولوگ اسکے موافق ہیں وہ سارے کے سارے ملحدین اور مرتد ہیں ان کا نماز جنازہ میں شریک ہونا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ (اجمل انوار الرضا۔ص25۔احمد رضا)

☆ **مولانا حسن نظامی:**

حسن نظامی سے بڑھ کر ذبل کافر اور کون ہوگا۔ (تجانب اہل السنۃ۔ص150)

☆ **علماء عرب:**

اب تو معلوم ہوا کہ دیوبندی ونجدی دونوں ایک ہی طرح عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ کفر وارتداد میں دونوں ایک دوسرے کے سگے بھائی ہیں۔

(حسام الحرمین ص113۔فتاویٰ افریقہ۔ص115۔عرفان شریعت ج1 ص24احمد رضا)

☆ **ابن سعود**

ابن سعود کو اللہ رسوا کرئے۔ اللہ اسکا منہ کالا کرئے۔(تجانب اہل السنۃ۔ص258,259)

ابن سعود منحوس، ذیلیل اور مردود۔ (تنویر الحجہ۔ص9۔ مصطفیٰ رضا خان)

جب تک حجاز مقدس میں حکومت سعودیہ موجود ہے اس وقت تک کوئی مسلمان نہ حج کرئے نہ زیارت روضہ اقدس کرے۔ (برق خداوندی۔ص160۔تنویر الحجہ۔ص10 مصطفیٰ رضا)

☆ **دیوبندی:**

دیوبندیوں سے مصافحہ کرنا ناجائز وگناہ ہے۔ انکے سلام کا جواب دینا حرام ہے۔

(فتاوی افریقہ۔ص170۔احمد رضا)

اگر وہابی سے نکاح پڑھوایا تو نہ صرف یہ کہ نکاح نہیں ہوا بلکہ اسلام بھی گیا۔ تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم۔ (فتاوی رضویہ۔ص72۔ج5)

بریلوی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتوی

☆ پیر مہر علی شاہ (کتاب: کیا پیر نصیر الدین نصیر وھابی ہے)

☆ پیر نصیر الدین نصیر (کتاب: کیا پیر نصیر الدین نصیر وھابی ہے۔۔۔ازالۃ الریب)

☆ ڈاکٹر طاہر القادری (کتاب: خطرے کی گھنٹی۔متنازعہ ترین شخصیت۔طاہر القادری کا علمی وتحقیقی جائزہ)

☆ الیاس عطار قادری (کتاب: ابلیس کا رقص۔مفتی اختر رضا۔۔۔رضائے مصطفیٰ)

☆ پیر غلام جہانیاں (مناظرہ جھنگ میں انکار)

☆ محمد عمر اچھروی (مناظرہ جھنگ میں انکار)

☆ احمد سعید کاظمی (کتاب: مواخذہ التبیان)

☆ مفتی محمد اسلم قادری۔ (مناظرہ جھنگ میں کہا گیا کہ یہ معتبر آدمی نہیں)

☆ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی (کتاب: انور کنز الایمان۔۔۔سیدنا اعلی حضرت)

☆ پیر کرم شاہ الازہری (کتاب: پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

☆ اشرف سیالوی۔ (کتاب: پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں۔306ص)

☆ شاہ احمد نورانی اور انکی پوری سیاسی جماعت کافر (کتاب: اتمام حجت ص18 دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ)

☆ تراب الحق قادری۔ (کتاب: اتمام حجت ص32 ،ص57 ،ص28 ،ص58، 77)

☆ مفتی اقتدار احمد نعیمی (کتاب: مناظرہ گستاخ کون)

☆ مفتی محمد خان قادری (کتاب: ضرب ختنین)

☆ پیر سیف الرحمن سیفی (کتاب: الفتنۃ الشدیدہ۔۔۔خطرے کا سائرن)

☆ ریاض احمد گوہر شاہی (کتاب: خطرے کا الارم)

☆ ابوالخیر زبیر حیدر آبادی (کتاب: سیدنا اعلی حضرت)

☆ سید عبد القادر جیلانی (حق چار یار)

16. مسئلہ علم غیب کی حقیقت

اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا نبی ﷺ کے علم کے بارے میں عقیدہ

علم غیب کا مفہوم یہ کہ کائنات کا ایک ذرہ بھی اسکے علم ونگاہ سے اوجھل نہ ہو اور یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے اسمیں کوئی فرد کسی حیثیت سے اسکا شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو وہ علوم عطا کیے جو کسی مقدس نبی اور کسی مقرب فرشتے کو عطا نہ کیے۔ بلکہ تمام اولین و آخرین کے علوم آنحضرت ﷺ کے دریائے علم کا ایک قطرہ ہیں اللہ کی ذات وصفات گزشتہ و آئندہ کے بیشمار واقعات، برزخ وقبر کے حالات میدان محشر کے نقشے، جنت وجہنم کی کیفیات علوم شریعت کے اسرار وحکم آسمانوں اور زمین کے عجائبات، اسماء حسنٰی کی تعیین نیک و بدبختوں کے احوال الغرض وہ تمام علوم جو آپ ﷺ کی ذات اقدس کے شایان شان تھے بطور معجزہ عطا کیے گئے۔ اسکا اندازہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور نہ ہی ایسا جامع ومکمل علم خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق میں کسی کو عطا ہوا لیکن جس طرح ساری کائنات کے علوم کو آنحضرت ﷺ کے علوم مقدمہ سے کوئی نسبت نہیں بعینہ یہی حیثیت آپ ﷺ کے علوم کی حق تعالیٰ کے علم محیط کے مقابلے میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام پاک میں جگہ جگہ عالم الغیب کا لفظ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور ساری مخلوق میں سے کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ فرد بھی اسکی دیگر صفات کی طرح علم الغیب میں بھی شریک نہیں حتیٰ قرآن میں بہت سی جگہ آنحضرت ﷺ کا عالم الغیب ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ علم غیب، علم کل، علم محیط وعلم بسیط خاصہ خدا ہے۔

عقیدہ علم غیب قرآن میں

1۔ آپ ﷺ کہہ دیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے غیب نہیں جانتا مگر اللہ
(سورۃ النمل۔ آیت 65)

2۔ کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں (سورۃ انعام۔ آیت 50)

3۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اسکو جانتا ہے۔
(سورۃ انعام۔ آیت 59)

4۔ جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو پھر کہے گا تم کو (اپنی اپنی امت کی طرف سے) کیا جواب دیا گیا۔ وہ بولیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے غیب دان ہے۔ (مائدہ۔ آیت 109)

5۔ بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی کو نہیں معلوم کہ کل کو کیا کرے گا اور کسی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا ہے خبردار ہے (سورۃ لقمان۔ آیت 34۔ پ 21)

6۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔
(پارہ 26۔ سورہ احقاب۔ آیت 9)

7۔ کیا میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کا غیب میں ہی (اللہ) جانتا ہوں۔
(البقرہ۔ 33)

8۔ کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (پ 14۔ سورۃ یونس۔ آیت 20)

9۔ اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کو حد کمال کو پہنچے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ان کو ہم جانتے ہیں۔ (پ 11 سورۃ توبہ آیت 101)

10۔ آپ کہہ دیں کہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے۔
(سورہ جن۔ آیت 25۔ پ 29)

11۔ کہہ دو کہ اسکا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو کھول کھول کر ڈر سنا دینے والا ہوں۔
(سورہ ملک۔ آیت 26۔ پ 29)

12۔لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اسکا علم خدا ہی کو ہے۔(پ22۔سورۃ احزاب 63)

13۔یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔کہو کہ اسکا علم تو خدا ہی کو ہے۔(سورہ اعراف۔آیت 187)

14۔کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔

(پ9۔سورۃ اعراف۔آیت 188)

15۔اور نہیں بولتے (محمد ﷺ) اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو ایک حکم (وحی) ہے بھیجا ہوا اسکو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے (سورۃ النجم۔آیت 3 تا 5)۔

16۔اور واسطے اللہ کے ہیں پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی۔

(سورۃ ہود۔آیت 123)

17۔اسی کے لیے (اللہ) غیب آسمانوں اور زمینوں کا ہے۔(الکھف۔آیت 26)

18۔اللہ نے آپ (ﷺ) کو معاف کر دیا (لیکن) آپ (ﷺ) نے ان کو اجازت کیوں دے دی تھی جب تک کہ آپ پر سچے لوگ ظاہر نہ ہو جائے اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے۔(سورۃ توبہ۔آیت 43)

19۔کہا اس نے آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیسے صبر کریں گے جس کی خبر آپ کو نہ ہوگی۔کہا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ چاہے تو آپ مجھے صابر پائیں گے

(الکھف آیت۔67 تا 69)

20۔اور ہم اس طرح دکھاتے ہیں ابراہیم کو عجائبات آسمانوں اور زمین کے اور اسلیے کہ وہ ہو جائے عین الیقین والوں میں سے۔(انعام۔آیت 75)

21۔(حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد) اور آپ نے پرندوں کی خبر لی تو کیا مجھے کیا ہوا کہ ہدہد نظر نہیں آ رہا یا وہ واقعی آیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زیادہ دیر نہ گزری کہ وہ آیا اور اس نے کہا میں لایا ہوں ایک ایسی چیز کی خبر کہ آپکو اسکی خبر نہ تھی اور میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔

(نمل۔آیت 22 تا 20)

القرآن: اور البتہ آچکے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر بولے سلام وہ بولے سلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے تک ان سے متوحش ہوئے اور کھٹکا دل میں ان سے ڈر۔وہ بولے مت ڈر ہم (فرشتے) ہیں بھیجے ہوئے قوم لوط کی طرف (پ12 سورۃ ھود۔69 تا 70)

22۔جب فرشتے حضرت لوط کے پاس انسانی شکل میں خوب صورت بن کر آئے تو حضرت لوط انہیں پہچان نہ سکے اور ان کی قوم نے ان سے گناہ کرنا چاہا تو حضرت لوط بہت غمگین ہوئے۔

القرآن: اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس پہنچے تو وہ غمگین ہوا انکے کام سے اور تنگ ہوا دل میں اور بولا آج کا دن بڑا ہی سخت دن ہے۔۔۔فرشتے بولے اے لوط ہم تو تیرے رب کے فرشتے ہیں۔ہرگز یہ نہ پہنچ سکیں گے تجھ تک۔

(پ12۔سورۃ ھود۔آیت 77 تا 81)

23۔جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اجازت لی اپنے باپ سے کہ وہ یوسف کی اپنے ساتھ سیر پر لے جانا چاہتے ہیں۔

القرآن: بھیج یوسف (علیہ السلام) کو ہمارے ساتھ کل خوب کھائے اور کھیلے اور ہم اسکے نگہبان ہیں۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا مجھ کو غم ہوتا ہے اس سے کہ تم اسکو لے جاؤ اور ڈرتا ہوں اس سے کہ کھا جائے اسکو بھیڑیا اور تم اس سے بے خبر رہو بولے اگر کھا گیا اسکو بھیڑیا اور ہم ایک جماعت ہیں قوت ور تو ہم نے سب کچھ گنوا دیا۔

(پ12 سورۃ یوسف، رکوع 2۔آیت 12 تا 13)

حضرت یعقوب علیہ السلام تقریباً چالیس سال تک پریشان رہے۔

(مستدرک۔ج4۔ص396)

24۔حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد کا واقعہ حضرت سلیمان کو جب ہدہد نظر نہ آیا تو فرمایا

القرآن: کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔(النمل۔20)

پھر ہدہد نے بتایا کہ وہ ملک سبا سے آیا ہے اور وہاں کی خبر دی تو حضرت سلیمان نے ارشاد فرمایا۔

القرآن: سلیمان نے فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔

(النمل۔27)

25۔حضرت زکریاؑ بہت بوڑھے ہو گئے اور انکے ہاں اولاد نہ تھی۔ پھر ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے آیا اور یہ پیغام دیا کہ آپکو لڑکے کی خوشخبری ہو۔۔۔حضرت زکریاؑ نے فرمایا میرے ہاں لڑکا پیدا ہو گا میرا بڑھاپا اور اور جسمانی حالت یہ ہے اور میری بیوی بڑھیا اور بانجھ ہے۔۔۔۔

پھر اللہ سے عرض کیا

القرآن: کہا اے میرے رب ٹھہرا میرے لیے نشانی (کہ جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ اب حمل قرار پا گیا) فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ بات نہ کر سکے گا تو لوگوں سے تین رات صحیح اور تندرست (سورۃ مریم۔رکوع1۔آیت10)

26۔اور تو نہ تھا مغربی جانب ہم نے بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم اور تو نہ تھا دیکھنے والا۔(القصص۔آیت44)

حضور ﷺ کی دی ہوئی خبریں علم غیب سے تھیں یا وحی سے؟

27۔یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں اور تم اس وقت وہاں نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈال رہے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے گی اور آپ ان کے پاس نہ تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔(آل عمران۔آیت44)

28۔ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہترین قصہ اسلیئے کہ بھیجا ہم نے آپ کی طرف یہ قرآن اور البتہ تو اس سے پہلے تھا بے خبروں سے۔ (سورہ یوسف۔آیت3)

29۔یہ خبریں غیب کی ہیں ہم وحی کرتے ہیں آپ کی طرف اور آپ نہ تھے ان کے پاس جب وہ ایک کام پر متفق ہو گئے اور فریب کرنے لگے۔ (یوسف آیت۔102)

30۔یہ (قصہ) اخبار غیب (غیب کی خبر) میں سے ہے۔ہم نے اسے وحی کے ذریعے سے آپ (ﷺ) تک پہنچا دیا۔اسکو اس (بتانے) سے قبل نہ آپ (ﷺ) ہی جانتے تھے اور نہ آپ (ﷺ) کی قوم سو صبر کریں۔یقیناً نیک انجامی پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔

(سورۃ ھود۔آیت49)

علم غیب احادیث میں

1۔الحدیث: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا رحم مادر میں جو کچھ ہے آنے والے کل کے واقعات بارش ہو گی یا نہیں۔
موت کہاں آئے گی۔قیامت کب قائم ہو گی۔(بخاری۔مسلم۔مسند احمد)

2۔حضرت جابر حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل ارشاد فرمایا ''تم مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہو حالانکہ اسکا علم تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی کو نہیں۔(مسلم۔ج2۔ص310)

3۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

جو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں وہ جھوٹا ہے غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔

(بخاری شریف۔کتاب التوحید،ج2۔ص720۔۔۔مشکوۃ۔ص501)

4۔مدینہ منورہ میں کسی بچی نے ایک شعر پڑھا جسکا مفہوم یہ ہے کہ ہمارے اندر ایسا نبی موجود ہے جو آنے والے کل کے واقعات کو جانتا ہے تو یہ سن کہ
حضور ﷺ نے اسے فوراً ٹوکا اور اس شعر کو دوبارہ دہرانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ

ہونے والے واقعات کی خبر اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کو نہیں۔ (ابن ماجہ)

5۔الحدیث: اے اللہ! میں اس علم سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو نفع نہ دے۔
(مسلم۔ج2۔ص350)

6۔الحدیث: میں نہیں جانتا کہ تبع نبی تھے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں۔ (مستدرک۔ج1۔ص36)

7۔الحدیث: اس بات کا مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جواب ہوا تو میں کعبہ میں داخل نہ ہوتا مجھے اندیشہ ہوا کہ میں اپنی امت پہ ایک مشقت ڈالی ہے۔ (سنن ابی داؤد۔ج1۔ص277)

8۔تم اپنے مناسک حج سیکھ لو کیونکہ مجھے معلوم نہیں شاید میں اس حج کے بعد اور حج نہ کرسکوں
(صحیح مسلم۔ج1۔ص419)

9۔اللہ تعالیٰ نے جو مجھے رتبہ عطا فرمایا ہے میری ذات کو اس سے نہ بڑھاؤ (احمد۔بیہقی)

10۔میری ذات کے بارے میں غلو ومبالغہ سے کام نہ لو جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ کیا (مجمع الزوائد)

11۔میں نہیں جانتا کتنا عرصہ تم میں رہوں سو تم میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا اور آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا
(جامع ترمذی۔ج2۔ص207)

12۔جناب رسول ﷺ صحابہؓ کے ساتھ ایک قبر سے گزر اور پوچھا یہ کس کی قبر ہے تو صحابہؓ نے عرض کیا یہ نبی فلاں کی لونڈی کی قبر ہے تو آپ ﷺ نے اسکو پہچان لیا۔

واقعات اختصار کے ساتھ

13۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ:
(خلاصہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مجمع میں تقریر فرما رہے تھے کسی نے سوال کیا کہ کیا کوئی آپ سے بڑا عالم بھی موجود ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد

...نہیں! اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا ایک بندہ ہے خضر نامی مجمع البحرین میں تجھے ملے گا ... کچھ دن جا کر بعض تکوینی امور سیکھ آؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ... کس طرح اسکی ملاقات نصیب ہوگی۔۔۔۔ پھر دونوں کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت مو... کو حضرت خضر علیہ السلام کے تین کام کشتی کا تختہ اکھاڑنا لڑکے کو قتل کرنا اور دیوار ... علم نہ تھا۔ حضرت خضر نے یہ بھی فرمایا اے موسیٰ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے ... تو نہیں جانتا اور تجھے خدا تعالیٰ نے وہ علم عطا کیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ (بخاری شریف۔ج3۔ص688)

14۔حضرت داؤد علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں ایک بڑی ایک چھوٹی دونوں کے ایک ایک لڑکا تھا۔ بڑی کے لڑکے کو بھیڑیا کھا گیا۔ تو اس نے چھوٹی کے لڑکے پر دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے دونوں حضرت داؤد کے سامنے پیش ہوئیں۔ بڑی نے ایسا طریقہ اور ڈھنگ اختیار کیا کہ حضرت داؤد نے اسکی بات کو سچ سمجھ لیا اور بچہ بڑی بیوی کو دے دیا۔
(بخاری ج ا۔ص487۔۔۔ مسلم۔ج2۔ص77)

15۔غزوہ بنی معطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہار گم ہوگیا تو جناب رسول ﷺ تلاش کرنے کے لیے رک گئے اور صحابہ بھی اسکو تلاش کرتے رہے مگر ہار کہیں نہ ملا۔ جب ... ہار کر کوچ کرنے لگے تو ہار حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے نیچے تھا۔
(بخاری۔ج2۔ص663)

16۔سن 4ھ میں رسول ﷺ نے حضرت عاصم بن ثابتؓ کی سرکردگی میں 9 صحابی بطور جاسوس مشرکین کے حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ کئے جب یہ حضرات مقام ہدہ میں پہنچے تو قبیلہ بنولحیان نے ان کو گھیر لیا اور آٹھ کو شہید کر دیا اور حضرت عاصمؓ کو کچھ دنوں بعد تختہ پر ... تو حضرت عاصمؓ نے شہادت کے وقت یہ الفاظ کہے ''اے اللہ ہمارے حالات سے اپنے نبی ﷺ کو مطلع کردے۔ (بخاری۔ج2۔ص568)

17۔فتح خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے بکری کے گوشت میں زہر ڈال کر جناب

رسول ﷺ کو بطور تحفہ بھیجا۔ جس کے چند لقمے آپ ﷺ نے کھائے اور حضرت بشر بن
اسی گوشت کی وجہ سے شہید ہوئے۔ چند لقمے کھانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے
کھاؤ کیونکہ یہ بوٹیاں مجھے یہ بتلا رہی ہیں کہ ان میں زہر ہے۔

(بخاری۔ ج2۔ ص610۔ ابوداؤد۔ ج2۔ ص246)

18۔ الحدیث: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا میں بشر ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر
آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں کوئی شخص اپنی چرب زبانی سے اپنے جھوٹے دعویٰ اور مقدمہ کو
سچا کر دکھائے اور میں غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اسکے حق میں فیصلہ کر دوں تو اسکو یوں سمجھو کہ
کی آگ کا ایک ٹکڑا جو اس نے لیا ہے لہذا میرے سامنے سچی ہی بات کہنا۔

(بخاری۔ ج2۔ ص1063۔۔۔ مسلم ج2۔ ص74)

19۔ سن 4ھ میں مشرکین نے حضرت محمد ﷺ سے امداد کے لیے کچھ آدمی مانگے۔ آپ
ﷺ نے اصحاب صفہ سے ستر (70) صحابہ کو منتخب کر کے انکے ساتھ روانہ کر دیا۔ جب
لوگ بر معونہ پہنچے تو ان کافروں نے ایک صحابی کے علاوہ باقی سب کو شہید کر دیا۔ آپ ﷺ
نے ایک مہینہ تک مسلسل اس کافر قوم کے لئے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد بد دعا بھی کی اس
حادثہ کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان رہے۔ (بخاری۔ ج2۔ ص586)

20۔ جنگ احزاب کے موقع پر جناب رسول ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو
جا کر دشمن کے حالات معلوم کر لے اور مجھے آ کر بتلائے اس شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن
میرے ساتھ جگہ دے گا مگر سب خاموش رہے آپ ﷺ نے 4 مرتبہ یہ الفاظ دہرائے۔

(مسلم۔ ج2۔ ص107)

21۔ جناب رسول ﷺ غلاموں کو ہجرت پر بیعت نہیں کرتے تھے۔ ایک غلام نے اپنے آپ کو
آزاد بتا کر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔ بعد میں اسکے آقا نے آ کر بات بتائی تو آپ ﷺ
نے دو غلام دے کر اس غلام کو آزاد کروایا۔ (مسلم۔ ج2۔ ص30)

22۔ حضور ﷺ کی لونڈی حضرت ماریہؓ سے ان کے چچا زاد بھائی حضرت مابورؓ آ کر ملتے

منافقین نے تہمت لگا دی آپ ﷺ کو بھی یقین آ گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو تلوار دی
اور غیرت میں آ کر فرمایا کہ مابور جہاں ملے اسے قتل کر دیں جب حضرت علی نے حضرت ما
بور کو پکڑا تو ان کا تہ بند کھل گیا اور وہ ننگے ہو گئے۔ حضرت علی نے دیکھا کہ رب نے مابور کو
پیدائشی خنثی اور ہجڑا پیدا کیا ہے۔ تو حضرت علی نے اسکو قتل نہ کیا اور آپ کو آ کر یہ قصہ سنا دیا۔
آنحضرت ﷺ نے فرمایا "حاضر وہ چیز دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا"۔

(مسلم۔ ج2۔ ص368۔۔۔ ابن سعد۔ ج8۔ ص215۔۔۔ مسند احمد۔ ج1۔ ص83)

23۔ ایک دفعہ حضور ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک کتا گھس گیا۔ حضرت جبرائیل گھر کے
اندر ملاقات کو نہ آئے جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ گھر میں کتا ہے تو حضرت عائشہؓ سے پو
چھا یہ کتا گھر میں کب داخل ہوا ہے؟ انھوں نے عرض کیا خدا کی قسم مجھے علم نہیں۔

(ملفوظات اعلی حضرت۔ حصہ سوئم۔ 73/354)

24۔ حضرت عطیہؓ فرماتے ہیں جنگ قریظہ میں مجھے گرفتار کیا گیا اور تمام نوجوان کو قتل کیا
گیا۔ میرے بارے میں حضرات صحابہ کو تردد ہوا کیا آیا یہ بالغ ہے یا نابالغ۔ آپ ﷺ نے
فرمایا کہ اسکو ایک مخصوص طریقہ سے دیکھو، لوز یر ناف بال اگے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ ان کا
معائنہ ہوا تو وہ نابالغ نکلے اور ان کو قتل نہ کیا گیا۔ (مستدرک۔ ج2۔ ص123)

25۔ مدینہ منورہ میں ایک بوڑھی عورت رات کو فوت ہوئی صحابہ نے آپ ﷺ کو اطلاع
دیئے بغیر دفن کر دی اور بعد میں اطلاع دی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "کیا میں نے تمہیں
نہیں کہا تھا کہ مجھے ضرور اطلاع دینا۔ (موطا امام مالک۔ ص75)

26۔ مشرکین کا حضور اکرم ﷺ سے اصحاب کہف اور روح اور ذوالقرنین کے متعلق
سوالات کرنے کا واقعہ اور وحی کا نہ اترنا۔

27۔ ابو عامر کا منافقین کے ساتھ ملکر مسجد بنانا اور حضور اکرم ﷺ کو اسکا افتتاح کرنے کا کہنا
آپ ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر اس مسجد میں نماز پڑھانے کا وعدہ کرنا لیکن اللہ نے
سورہ توبہ کی آیت 108 نازل کی۔

28۔ ایک جنگ سے واپسی پر آنحضرت ﷺ کی اونٹنی گم ہو جانا۔ منافقین کا علم غیب کی تہمت لگانا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ کا فرمانا میں تو نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے منافق کی بات اور جس مقام پر اونٹنی ہے اسکی خبر دی کہ وہ فلاں گھاٹی میں ہے اسکی باگ درخت میں اٹک گئی ہے۔ (شرح الشفاء۔ ملا علی قاری۔ ج 3۔ ص 183)

29۔ حضرت یونس علیہ السلام کا اپنی قوم کو چھوڑنے کا فیصلہ جو کہ وحی خداوندی سے نہیں بلکہ اپنے اجتہاد پر تھا۔

30۔ غزوہ بنی مطلق کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگنے والا واقعہ کا حضور ﷺ کو علم نہ ہونا۔

علم غیب عقلی دلائل

1۔ جبرائیل کو وحی لے کر آنے کی ضرورت ختم۔

2۔ ہر نبی کی ہر قربانیوں کا رد اور فضول جانا لازم آئے گا۔

3۔ جنگ بدر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کا ساری رات اللہ سے مانگنا ضائع۔

4۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا واقعہ۔ باپ اور بیٹا دونوں نبی ہیں اور دونوں کے پاس غیب کا علم ہے۔ باپ کو بھی علم غیب ہے کہ بیٹے نے ذبح نہیں ہونا اور بیٹے کو بھی معلوم ہے کہ چھری نہیں چلنی۔ ساری قربانی پر بریلوی حضرات نے پانی پھیر دیا۔

بریلوی عقیدہ علم غیب

1۔ نبی پاک ﷺ سے عالم کی کوئی شئے پردہ میں نہیں یہ روح پاک عرش اور اسکی بلندی و پستی، دنیا و آخرت، جنت و دوزخ سب پر مطلع ہے۔ کیونکہ سب اسی ذات جامع کمالات کے لیئے پیدا کی گئی ہیں۔ (الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفیٰ۔ نعیم الدین مراد آبادی۔ ص 14)

2۔ جناب رسول ﷺ کا علم تمام معلومات غیبیہ ولدنیہ پر محیط ہے۔

(الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفیٰ۔ نعیم الدین۔ ص 56)

3۔ حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم غیب بخشا کہ آپ پتھر کے دل کا حال بھی جانتے تھے تو ان سرکار کو اپنے عشاق انسانوں کے دلوں کا پتہ کیوں نہ ہوگا؟

(مواعظ نعیمیہ۔ اقتدار احمد۔ ص 192)

4۔ جس جانور پر سرکار قدم رکھیں اسکی آنکھوں سے حجاب اٹھا لیے جاتے ہیں۔ جس دل کے سر پر حضور ﷺ کا ہاتھ ہو اس پر سب غائب و حاضر کیوں نہ ظاہر ہو جائے۔

(مواعظ نعیمیہ۔ ص 364-365۔ اقتدار احمد)

5۔ صحابہ اکرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم ہے۔

(خالص الاعتقاد۔ ص 28۔ احمد رضا خاں بریلوی)

6۔ نبی دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچوں غیبوں کا علم دے دیا۔ (خالص الاعتقاد۔ ص 53۔ احمد رضا خاں بریلوی)

7۔ حضور ﷺ کو پانچوں غیبوں کا علم تھا مگر آپ ﷺ کو ان سب کو مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

(خالص الاعتقاد۔ ص 56۔ احمد رضا)

8۔ حضور ﷺ کو تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات جو لوح محفوظ میں ہیں ان کا بلکہ ان سے بھی زیادہ کا علم ہو گیا۔ آپ ﷺ کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔

(جاء الحق۔ ص 43۔ احمد یار)

9۔ حضور ﷺ کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں۔ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور ان کے حالات و نیات اور ارادے اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں۔

(خالص الاعتقاد۔ ص 39۔ احمد رضا خاں بریلوی) (جاء الحق۔ ص 151۔ احمد یار)

10۔ حضور ﷺ مدینہ میں رہ کر ذرے ذرے کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

(مواعظ نعیمیہ۔ ص 326۔ احمد یار)

11۔قرآنی آیت وھو بکل شئ علیم سے مراد ہے کہ نبی ہر چیز کو جانتے ہیں۔
(تسکین الخواطر۔احمد سعید کاظمی۔ص53-52)

12۔قیامت کب آئے گی؟ مینہ کب برسے گا؟ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ کل کیا ہوگا؟ فلاں کہاں مرے گا؟ یہ پانچوں غیب جو کہ آیت کریمہ میں مذکور ہیں ان سے کوئی چیز حضور ﷺ سے مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور ﷺ سے پوشیدہ ہوسکتی ہیں حالانکہ حضور کی امت کے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے۔
(خالص الاعتقاد۔ص54-35۔احمد رضا خاں بریلوی)

13۔ان پانچوں غیبوں کا معاملہ حضور پر کیوں کر چھپا ہے؟ حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں صاحب تصرف نہیں کرسکتا۔ جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے۔ (خالص الاعتقاد احمد رضا خاں بریلوی۔ص54۔الدولۃ المکیۃ ص48احمد رضا احمد رضا)

14۔کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے۔
(خالص الاعتقاد۔ص51احمد رضا خاں بریلوی)

15۔کامل بندہ چیزوں کی حقیقتوں پر مطلع ہو جاتا ہے اور اس پر غیب اور غیب الغیب کھل جاتے ہیں۔ (جاء الحق۔ص85۔احمد یار نعیمی)

16۔مرد وہ ہے جسکی نگاہ تمام عالم کے پار گزر جائے یعنی مکمل علم غیب کے حصول کے بغیر کوئی شخص ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ (خالص الاعتقاد۔ص51۔احمد رضا خاں بریلوی)

17۔روز اول سے روز آخر تک سب ماکان وما یکون انہیں یعنی رسول اللہ کو بتایا۔
(انباء المصطفی۔احمد رضا خان)

18۔ہمارے حضور صاحب قرآن کو اللہ تعالی نے تمام موجودات جملہ ماکان وما یکون الی یوم القیامۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا۔ (انباء المصطفی۔احمد رضا خان)

19۔ازل سے ابد تک تمام غیب وشہادت پر اطلاع تام حاصل الا ماشاءاللہ
(اعتقاد الاحباب۔احمد رضا)

20۔کونسی سرکار میں جنہیں دلوں کے ارادوں خطروں قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے۔جن سے اللہ نے ماکان وما یکون کا کوئی ذرہ نہیں چھپایا۔
(حدائق بخشش۔حصہ سوم۔ص9)

21۔نبی اللہ کی نظر پیدائشی علم غیب پر ہوتی ہے۔(مقیاس حنفیت۔ص321۔عمر اچھروی)

22۔انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں۔
(مواعظ نعیمیہ۔ص193۔احمد یار نعیمی)

23۔محدثین ومتقدین علماء کرام کے نزدیک حضور عالم الغیب تھے۔
(تصحیح العقائد۔ص49۔مولوی عبدالحامد بدایونی)

24۔شرق وغرب وسماء ارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔
(انباء المصطفی۔احمد رضا)

25۔مغیبات کا مطلق علم تفصیلی بعطائے الہی ضرور تمام انبیاء کے لیے ثابت ہے۔
(احکام شریعت۔ص255۔حصہ3۔احمد رضا)

26۔رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا۔ (نور العرفان۔ص751)
(جو صفت غیر مسلم کے لیے ہوسکتی ہے مسلم کے لیے کمال نہیں۔ملفوظات۔حصہ4،ص378۔احمد رضا)

27۔اور اللہ تعالی نے آدم کو کل اسماء سکھا دیئے۔
(سورہ بقرہ۔مفتی احمد یار نعیمی۔تفسیر نعیمی جلد1)

28۔ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك (پ13۔یوسف ع11)
ترجمہ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔
(احمد رضا۔کنز الایمان)
تفسیر اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ (نعیم الدین مرادآبادی۔حاشیہ کنز الایمان)

29۔دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے یہ بروایت صحیحہ ثابت ہے جس سے معلوم ہوا کہ

حضورؐ کو قیامت کا علم ہے (جاء الحق ص 146۔ مفتی احمد یار نعیمی)

(یہ راویت بڑا کھلا جھوٹ ہے۔ ملا علی قاری، موضوعات کبیر) (آنحضرتؐ کو قیامت کا علم نہ تھا۔ شمس الہدایہ۔ پیر مہر علی شاہ)

30۔ حضورؐ نے قیامت تک کے من وعن واقعات بیان کردیئے اب کیسے ممکن ہے کہ آپ کو قیامت کا علم نہ ہوا۔ (جاء الحق۔ ص 114۔ احمد یار)

31۔ مضمون طویل ہوجانے کا خیال نہ ہوتا تو اسکے برعکس یعنی حضور انورؐ کو عالم الغیب نہ سمجھنے والوں پر نحوست کے نمونے بھی پیش کرتا۔

(علم غیب کا ثبوت، ۔از محمد فیض احمد اویسی۔ ص 17)

32۔ اولیا اللہ عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے جب چاہیں غیب کی بات معلوم کرسکتے ہیں غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے۔

(الامن العلی۔ ص 205۔ احمد رضا)

33۔ حضرت عزت نے اپنے حبیب اکرمؐ کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ مشرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموت والارض کا شاہد بنایا، اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم حبیب کبریا ان سب کو محیط ہے۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتہ گرتا ہے زمین کے اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا۔

(انباء المصطفیٰ الجال ستر واخفیٰ۔ ص 48۔ احمد رضا خان بریلوی)

34۔ علوم محمدیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں۔ بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔

(انباء المصطفیٰ۔ ص 48۔ احمد رضا خان بریلوی)

35۔ رسول اللہ کا عالم الغیب ہونا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

(ازالۃ الضلالۃ۔ ص 14)

36۔ آپ کی ذات وصفات کا اول سے ہی عالم الغیب ہونا ثابت ہوا یا نہ۔

(کشف الغیبات۔ ص 27۔ نظام الدین ملتانی)

37۔ علم ما کان وما یکون حق سبحانہ وتعالیٰ نے شب معراج میں آنحضرتؐ کو عطا فرمایا۔

(الکلمۃ اولیا ص 63۔۔۔ تقدیس الوکیل۔ ص 196۔ غلام دستگیر قصوری)

38۔ انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں۔

(مواعظ نعیمیہ۔ ص 193)

39۔ حضورؐ کو نفس علم غیب تو ولادت سے ہی عطا ہو چکا تھا۔ (جاء الحق۔ ص 135۔ احمد یار)

40۔ نزول قرآن کے وقت علم غیب مکمل ہوا۔ (الدولۃ المکیہ۔ ص 105۔ احمد رضا)

41۔ رسولوں کو علم غیب پر مسلط فرمادیا۔ (ملفوظات۔ حصہ اول۔ ص 43۔ احمد رضا)

42۔ علم غیب کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا۔

(تفسیر نعیمی۔ ج ا۔ ص 102۔ احمد یار نعیمی)

43۔ تمام مسلمانوں کو بھی علم غیب ہوتا ہے۔

(تبیان القرآن۔ ج 12۔ ص 300۔ غلام رسول سعیدی)

44۔ حضورؐ کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔ (جاء الحق۔ ص 43۔ احمد یار)

بریلوی حضرات کے مطابق نبی ﷺ کو علم کلی عطا ہوا:

45۔ آپؐ کو کلی علوم حاصل ہیں۔

(انوار قمریہ۔ ص 139۔ ملفوظات قمر الدین سیالوی)

46۔ نبی کے واسطے ہر مسلمان کو غیب کلی تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

(مقیاس حنفیت۔ ص 467۔ عمر اچھروی)

47۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے کلی علم غیب عطا فرمایا۔ (رشید الایمان۔ ص 99)

48۔ علوم محمدیہ تو علوم الٰہیہ ہیں۔ (علم غیب رسول۔ ص 48۔ احمد رضا)

49۔ نبی کریم کو غیب کلی کا علم حاصل تھا۔ (مقیاس حنفیت۔ ص 333۔ عمر اچھروی)

50۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کو اپنے دست قدرت سے علم کلی عطا فرمائے۔

(مقیاس حنفیت۔ص375۔عمر اچھروی)

51۔ حضور ﷺ نے تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ فرمالیا ہے۔

(تسکین الخواطر۔ص13)

52۔ نبی کریم ﷺ سب اگلوں، پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گزشتہ و آئندہ سے آگاہ ہے۔

(الدولۃ المکیہ۔ص247۔احمد رضا)

53۔ حضور ﷺ کو تعین وقت قیامت کا بھی علم ملا حضور کو بلا استثنا جمیع جزئیات خمس کا علم ہے جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح محفوظ اور روز اول سے روز آخر تک تمام ما کان و ما یکون مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زیادہ علم ہے۔

(خالص الاعتقاد۔ص7۔احمد رضا)

مسئلہ علم غیب کا رد بریلوی قلم سے

1 س: نبی ﷺ کو عالم الغیب کہنا کیسا ہے؟

احمد رضا — مکروہ — (الامن والعلی۔ص206۔احمد رضا)

ارشد قادری — ناجائز

انوار رضا — حرام — (انوار رضا۔ص136)

فیض احمد اویسی — منحوس ہے وہ شخص جو نبی کو عالم الغیب نہ کہے۔

(علم غیب کا ثبوت۔ص17)

غلام رسول سعیدی — درست نہیں — (شرح مسلم۔ج5۔ص108)

علم کلی کا رد:

2 عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ماننا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

(خالص الاعتقاد۔ص23)

3 بعض علم ہی ماننا مانتے ہیں۔ (الدولۃ المکیہ۔ص80۔احمد رضا)

4 ہمارے مخالفین بھی بعض غیوب کا اقرار کر رہے ہیں اور ہم بھی بعض غیوب ہی کا اثبات کر رہے ہیں۔ (حیات صدر الافاضل ص78۔نعیم الدین مرادآبادی)

5 آپ ﷺ باعلام الٰہی بعض غیب جانتے۔

(تقدیس الوکیل۔ص196۔غلام دستگیر قصوری)

6 اگر کہو کہ کل علم غیب کو نفی ہے تو ہمارے بھی خلاف نہیں کیونکہ ہم بھی بعض ہی مانتے ہیں۔ (مواعظ نعیمیہ۔ص263۔احمد یار نعیمی)

7 علم غیب کلی کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(عقائد و نظریات۔ص87)

علم ذاتی رعطائی

8 علم ذاتی اللہ سے خاص ہے۔ اسکے غیر کے لیے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز اگر ایک ذرہ سے کم تر سے کم غیر خدا کے لیے مانے، وہ یقینا کافر و مشرک ہوگیا، اور ہلاک و برباد ہوا۔ (الدولۃ المکیہ۔ص12۔احمد رضا)

9 کوئی شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقینا کافر ہے۔

(ملفوظات۔حصہ3۔ص317۔احمد رضا)

10 علم جب کہ مطلق ہو خصوصا غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ (ملفوظات۔حصہ سوئم۔ص317۔احمد رضا)

11 جو علم عطا، ہو وہ غیب نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔

(جاء الحق۔ص97۔احمد یار)

کن چیزوں کا علم نبی کریم کو نہ تھا:

12 تقدیر اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ علم کسی عالم کو نہیں دیا۔ کسی نبی مرسل کو نہ کسی مقرب فرشتے کو۔ (شرح مسلم۔ج7۔ص273)

13 حضور اکرم ﷺ نے قیامت کے مطلق لاعلمی بیان فرمائی۔
(شمس الہدایہ۔ص66۔پیر مہر علی شاہ)

14 اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ ان کے لائق ہے۔
(ملفوظات اعلیٰ حضرت۔حصہ 2۔ص57۔
تنقیدات علی مطبوعات۔ص23۔مفتی اقتدار احمد نعیمی)

15 نقی علی خان کے نزدیک روح کی حقیقت کا علم نبی کریم ﷺ کو بھی نہیں دیا گیا۔
(الکلام الاوضح۔ص371۔نقی علی خان)

16 قل لا یعلم من فی السموات و الارض الغیب الا اللہ۔
(سورۃ نمل۔آیت 65)

اسی طرح لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کو اپنے ظاہر پر رکھا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ کسی طرح کا علم غیب کسی کو نہیں سوائے رب عزوجل کے۔
(ملفوظات اعلیٰ حضرت ۔حصہ 2۔ص66)

17 حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا نہ تو حضور ﷺ کو عالم غیب کہتے ہیں نہ مانتے ہیں۔
(غلام رسول سعیدی)

18 بچیاں حضور ﷺ کی تعریف میں شعر پڑھ رہی تھیں ایک شعر پر آپ ﷺ نے منع فرمایا اور کہا کہ وہی پہلے والا پڑھو۔شارحین نے کہا ہے حضور ﷺ کا اسکو منع فرمانا اس لیے ہے کہ اس میں علم غیب کی نسبت حضور ﷺ کی طرف ہے لہذا آپ ﷺ کو نہ پسند آئی۔
(جاء الحق۔ص122۔احمد یار نعیمی)

19 جو خبر پیغمبر دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اسکا علم ضرور نبی ﷺ کے اندر پیدا فرمادیتے ہیں یا نبی کے حس پر حوادث کا انکشاف فرمادیتے ہیں تو یہ علم غیب میں داخل نہیں۔ (اعلاء کلمۃ اللہ۔ص116۔پیر مہر علی شاہ)

20 علامہ غلام رسول سعیدی اس اشکال کا جواب کہ آپ ﷺ کی پشت پر نجاست رکھ

ائی تو کس طرح بدستور نماز پڑھتے رہے؟ لکھتے ہیں کہ صحیح جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو یہ علم نہ تھا کہ آپ کی پشت پر کیا رکھا گیا ہے۔
(شرح مسلم۔ج5۔ص564۔کتاب الجہاد۔غلام رسول سعیدی)

21 آپ ﷺ کو تمام حقائق غیب کا علم نہیں۔
(شرح مسلم۔ج7۔ص85۔حاشیہ غلام رسول سعیدی)

22 ہم بھی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔
(تعارف علماء دیوبند۔ص56)

23 علم غیب بالذات اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے لہذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے۔
(الامن والعلی۔ص206۔احمد رضا)

24 رہا آپ کا ہماری نسبت یہ کہنا کہ حضور ﷺ عالم الغیب ہیں بالکل افتراء ہے عالم الغیب مثل رحمٰن وقیوم وقدوس وغیرہ اسماء خاصہ بذات باری میں سے ہیں اسکا اطلاق غیر خدا کے لیے ہم اہلسنت (بریلوی) کے نزدیک حرام وناجائز ہے۔
(انوار رضا۔ص136)

25 علم غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور رسول وہی غیب جانتے ہیں جو اللہ بتائے۔
(جاء الحق۔ص122۔احمد یار)

26 اللہ تعالیٰ کے غیر کے لیے علم غیب کا اطلاق کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ اسکے ساتھ علم کا تعلق ابتداء ہے تو یہ قرآن مجید کے خلاف ہو جائے گا لیکن جب اسکو مقید کہا جائے اور یوں کہا جائے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے غیب کی خبر دی ہے یا اسکو غیب پر مطلع فرمایا تو پھر اسمیں کوئی حرج نہیں۔ (نعمۃ الباری۔ج1۔ص273)

27۔ وہ چیز جو تمام مخلوقات کی نسبت غائب ہے وہ غیب مطلق ہے جیسا قیامت کے آنے کا وقت اور اللہ تعالیٰ کے احکام جو ہر روز صادر ہوتے ہیں اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے تفصیلی حقائق اس قسم کو غیب خاص اللہ تعالیٰ کا کہتے ہیں یعنی اپنے غیب

خاص پر کسی کو مطلع نہیں فرماتے (اعلاء کلمۃ اللہ ص115)

28۔ بغیر کسی شک وشبہ کے ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ غیب کا علم اللہ کے ساتھ خاص ہے (نبی) اکرم یا کسی دوسری مقبول ہستی کی زبان پر جس غیب کا اظہار ہو رہا ہے یا تو وحی کے ذریعے ہے یا الہام سے نبی اکرم ﷺ نے غیب کی جتنی خبریں دی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے اور آپ ﷺ کی نبوۃ ورسالت کے ثبوت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

(اسلامی عقائد۔ص113۔سید یوسف،سید ہاشمی رفاعی)

(تصدیقات: شاہ احمد نورانی، محمود احمد رضوی، عبد القیوم ہزاروی، عبد استاد خان نیازی، عبدالحکیم شریف قادری)

29۔ علامہ نووی ، علامہ کرماں، علامہ عسقلانی ، علامہ عینی اور دیگر علماء نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ کو یہ تقاضا، بشریت کا علم نہ تھا۔

(شرح مسلم۔ج5۔ص108۔غلام رسول سعیدی)

30۔ مطلقاً یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کو غیب کا علم ہے دو وجہ سے درست نہیں اول اس لیے کہ یہ قول ظاہر قرآن کے خلاف ہے (پھر آگے لکھتے ہیں) کسی مخلوق کی طرف مطلقاً علم غیب کی طرف نسبت کرنا درست نہیں اسی طرح کسی کو عالم الغیب کہنا بھی صحیح نہیں۔

(شرح مسلم۔ج5۔ص108۔غلام رسول سعیدی)

31۔ یہ مسئلہ بھی مسلمہ ہے کہ علم ما کان و ما یکون خاصہ ذات باری تعالیٰ ہے۔

(آفتاب ہدایت۔ص170۔کرم الدین)

32۔ اگر کوئی شخص حضور ﷺ سے بغض وعناد کی بنا پر نہیں بلکہ دلائل کی روشنی میں آپ ﷺ کے لیے علم ما کان و مایکون کا اثبات نہ کرے تو ہمارے اکابر اہلسنت ایسے شخص کو گمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے۔ (علم غیب رسول۔ص37,38۔محمود احمد رضوی)

17. مسئلہ نور وبشر کی حقیقت

مسئلہ نور بشر پر اہلسنت والجماعت علماء دیو بند کا عقیدہ

آپ ﷺ اپنی ذات کے لحاظ سے نہ صرف نوع بشر میں داخل ہیں بلکہ آپ ﷺ کا افضل البشر، سید البشر اور اکمل البشر ہونا ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ آپ ﷺ نوع انسانی کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ کا بشر، انسان اور آدمی ہونا نہ صرف آپ ﷺ کے لیے طرہ امتیاز اور کمال شرف ہے بلکہ آپ ﷺ کے بشر ہونے سے انسانیت وبشریت رشک ملائکہ بنی ہے۔

مسئلہ بشریت قرآن میں

عظمت بشریت کا انکار سب سے پہلے مشرکین نے کیا

1۔ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں سمیت بھیجا فرعون اور اسکے لشکر کی طرف۔ انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش بن گئے کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں؟ (سورۃ مومنون آیت۔ 47-46-45)

2۔ یہ تو بس تمہاری ہی طرح کا ایک آدمی ہے وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے بشر کی راہ قبول کر لی تو تم صرف گھاٹے ہی میں رہے (سورۃ مومنون۔ آیت 34-33)

3۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کے بھیجا ہے۔

(سورۃ اسراء۔ آیت 94)

4۔ اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

(پ18۔ سورہ فرقان۔ آیت 7)

5- حضرت شعیب (علیہ السلام) سے انکی قوم نے کہا اور تم بھی کیا ہو بجز ہمارے ای جیسے ایک آدمی اور ہم تم کو جھوٹوں میں سمجھتے ہیں۔ (سورۃ شعراء۔ آیت 186)

اللہ رب العزت کا اعلان

6- کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو۔۔۔ (پ 11۔ یونس۔ آیت 2)

7- (اے نبی ﷺ) کہہ دو اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ (سورۃ اسراء۔ آیت 95)

8- اور ہم نے آپ سے پہلے مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جن پر ہم وحی کرتے رہے ہیں (سورۃ انبیاء۔ آیت 7)

9- بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں تمہاری ہی جنس میں سے۔
(سورۃ برآت۔ آیت 128)

10- حقیقت میں اللہ نے بڑا احسان مسلمانوں پر کیا جبکہ انہی میں سے ایک پیغمبر ان میں بھیجا۔ (سورہ آل عمران۔ آیت 164)

11- ہم نے جتنے رسول معبوث کیے وہ سب کے سب کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ (پ 18۔ سورہ فرقان۔ آیت 20)

12- اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیج دیتے تو وہ بھی آدمی کی ہی صورت میں ہوتا اور انہیں شبہ میں ڈالتے جس میں اب مبتلا ہیں۔ (انعام۔ آیت 9)
(یعنی یہ لوگ پھر بھی یہی کہتے کہ اللہ نے کسی فرشتے کو نبی کیوں نہ بنایا)

انبیاء کا اعلان

13- (آپ ﷺ) کہہ دو کہ میں بشر ہوں جیسے تم بشر ہو میری طرف وحی آتی ہے
(سورۃ کہف۔ آیت 110۔۔۔ سورۃ السجدہ۔ آیت 6)

14- کہہ دو کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 93)

15- پیغمبروں نے ان سے کہا کہ ہاں ہم ہیں بشر جیسے تم ہو۔
(پ 13۔ سورۃ ابراہیم۔ 11)

16- حضرت ابراہیم کی دعا: "اے پروردگار ان (لوگوں) میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرما (پ 1۔ سورۃ بقرہ۔ 129)

17- پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 1)

بشریت احادیث کی روشنی میں

1- الحدیث: میں انسان ہوں جیسے تم۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔
(بخاری شریف۔ ص 58۔۔۔ مسلم۔ ص 212)

2- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول ﷺ بشر تھے۔ اپنے کپڑے دھوتے اپنی بکری کا دودھ دھوتے اور اپنی خدمت آپ کرتے۔ (شمائل ترمذی۔۔۔ فتح الباری)

3- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ وہ نماز کے بعد دعا فرما رہے ہیں۔ "اے اللہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں پس جس مسلمان پر میں نے لعنت کی ہو یا سے برا بھلا کہا ہو آپ اسکو اس شخص کے واسطے پاکیزگی و اجر کا ذریعہ بنا دیں۔
(مسلم شریف۔ ص 326)

4- حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا: سنو اے لوگو۔۔۔ پس میں بھی ایک انسان ہی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (یہاں سے کوچ کا پیغام لے کر) آئے تو میں اسکو لبیک کہوں۔ (مسلم شریف۔ ص 279)

5- الحدیث: اے اللہ۔۔۔۔۔ محمد ﷺ بھی ایک انسان ہی ہیں انکو بھی غصہ آتا

ہے جس طرح اور انسانوں کو غصہ آتا ہے۔ (مسلم۔ص 324)

6۔ الحدیث: مجھے تم میرے درجہ اور میرے مرتبہ سے اوپر نہ بڑھانا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اوپر بڑھایا۔ میں خدا کا بندہ ہوں سو تم بھی مجھے خدا کا بندہ اور رسول ہی کہو

(بخاری۔ج 2۔ص 1009)

7۔ الحدیث: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا میں بشر ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں کوئی شخص اپنی باتوں سے اپنے جھوٹے دعویٰ اور مقدمہ کو سچا کر دکھائے اور میں غلط معنی میں مبتلا ہو کر اسکے حق میں فیصلہ کر دوں تو اسکو یوں سمجھو کہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا جو اس نے لیا ہے لہذا میرے سامنے سچی ہی بات کہنا۔

(بخاری۔ج 2۔ص 1063 ۔۔۔۔ مسلم ج 2۔ص 74)

بشریت پر عقلی دلائل

☆ کیا کبھی نور پیدا ہوا؟ نوری مخلوق کا جنم دن منایا گیا ہو؟

☆ کیا کبھی نور کی اولاد ہوئی؟ اسکی نسل آگے چلی؟ نور کی شادی ہوئی؟

☆ کیا نور یا نوری مخلوق کھاتی پیتی ہے؟ نور کو بھوک لگتی ہے؟

☆ کیا نور کا خون نکلتا ہے؟

☆ کیا نوری مخلوق انسان سے افضل ہے؟

☆ کیا نوری مخلوق کو حاجت پیش آتی ہے؟

☆ کیا نور تلوار یا پتھر کا زخم کھا سکتا ہے؟

☆ کیا نور کو شہید کیا جا سکتا ہے؟

☆ کیا نور نے کبھی کام کر کے تھکن محسوس کی؟

☆ کیا نور کو آرام کی ضرورت پیش آتی؟

☆ کیا نور کو پکڑا جا سکتا ہے۔

[نو]ر کا اقرار بریلوی قلم سے

1۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور سے ہیں اور ساری مخلوق آپ کے نور سے ہے۔

(مواعظ نعیمیہ۔احمد یار نعیمی۔ص 14)

2۔ فرشتے آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ رسول ﷺ فرماتے ہیں اللہ [نے] ہر چیز میرے ہی نور سے پیدا فرمائی۔

(صلاۃ الصفاء مندرجہ مجموعہ رسائل ج 1۔ص 37۔احمد رضا)

3۔ تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا — سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

(مجموعہ رسائل۔ص 224۔احمد رضا)

4۔ قرآن میں جا بجا انبیاء کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔

(کنز الایمان۔خزائن العرفان۔محمد نعیم الدین۔ص 5)

5۔ انبیاء کو بشر کہنا حرام ہے۔ (جاء الحق۔مفتی احمد یار۔ص 165)

6۔ ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی، آپ کو بشر کہا، پھر خاکی کہا۔

(مقیاس الحنفیت عمر اچھروی۔ص 238)

7۔ ان کو (انبیاء کو) بشر ماننا ایمان نہیں۔ (تفسیر نعیمی۔جلد 1۔ص 100)

8۔ نبی کریم ﷺ کو بشر یا تو رب تعالیٰ نے کہا، یا نبی نے خود یا کفار نے، اب جو نبی کو [بشر کہ]ے وہ نہ تو نبی ہے، نہ خدا وہ کفار میں داخل ہے۔ (رشد الایمان۔ص 45)

9۔ جو آدم کی آدمیت سے پہلے ہو وہ بشر کیسے کہلائے۔

(عقائد اہلسنت۔ص 675۔ظہیر احمد قادری برکاتی)

10۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، مصطفیٰ کی حقیقت بشری نہیں بلکہ نوری تھی۔

(مقیاس النور)

11۔ اس امت میں بہت سے بدنصیب سیدالانبیاء کو بشر کہتے ہیں۔
(تفسیر خزائن۔ ص403)

12۔ نور من نوراللہ یعنی رسول اللہ کا نور بلاشبہ اللہ کے نور ذاتی یعنی عین ذات الٰہی سے پیدا ہوا ہے۔ (مسئلہ نور ونفی ظل از اعلیٰ حضرت بریلوی۔ ص116۔ بزم رضا)

13۔ حضور پرنور عالم بلاشبہ اللہ عزوجل کے نور ذاتی سے پیدا ہیں۔
(مسئلہ نور ونفی ظل از اعلیٰ حضرت۔ ص97)

14۔ مصطفیٰ کی حقیقت بشری نہ تھی۔ (مقیاس النور عمر اچھروی۔ ص24)

15۔ مصطفیٰ کی حقیقت بشری کی نفی کی دوسری دلیل یہ ہے۔۔۔۔۔ الخ
(مقیاس النور۔ ص32)

16۔ حضرت آمنہ نور اللہ کی حاملہ تھیں۔ (مقیاس النور۔ ص32)

17۔ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔
(کنزالایمان۔ ص486۔ احمد رضا)

18۔ قرآن مجید نے کفار مکہ کا یہ طریقہ بتلایا کہ وہ انبیاء کو بشر کہتے تھے۔
(جاء الحق۔ ص175۔ احمد یار گجراتی)

19۔ بشر یا بھائی کہہ کر پکارنا یا محاورہ میں نبی علیہ السلام کو یہ کہنا حرام ہے۔
(جاء الحق۔ ص182۔ احمد یار)

20۔ اور احناف کے نزدیک نبی کریم ﷺ کو بشر کہہ کر پکارنا کفر ہے کیونکہ یہ کلمہ انبیاء کو حقارتاً کفار کہا کرتے تھے۔ (مقیاس حنفیت۔ ص234۔ عمر اچھروی)

21۔ اللہ تعالیٰ نے بلاشبہ نبی کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔
(مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص46-45۔ احمد رضا خان)

22 "انما انا بشر وغیرہ آیات جو بظاہر شان مصطفوی کے خلاف ہیں متشابہات

ہیں لہٰذا ان کے ظاہر سے دلیل پکڑنا جہالت ہے۔ (جاء الحق۔ ص178۔ احمد یار گجراتی)

23۔ بشر میں طاقت نہیں کہ اللہ سے کلام کرے۔ تو نبی ﷺ کے متکلم ہونے سے آپ کے نور ہونے کی دلیل واضح ہوگئی۔ (مقیاس حنفیت۔ ص250۔ عمر اچھروی)

24۔ حضور حقیقت میں نور ہیں اور لباس آپ ﷺ کا بشریت ہے۔ آپ ﷺ نور مجسم ہیں اور بشریت کے لباس میں تشریف لائے۔ (آنا جانا نور کا۔ ص218۔ محمد بشیر)
حضور ﷺ کا بدن مبارک بھی نور تھا۔ (میلاد النبی۔ ص15۔ احمد سعید کاظمی)

25۔ آرہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا۔۔۔۔۔ پڑ گیا ہے طائر سدرہ کو چسکا نور کا۔
(حدائق بخشش۔ ج3۔ ص18، احمد رضا)

26۔ حضور علیہ السلام کو بشر کہنا حرام ہے۔ (جاء الحق۔ ص181۔ احمد یار)

27۔ **احمد رضا خاں کا خطبہ**

تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے تمام اشیاء سے قبل ہمارے نبی کا نور پیدا فرمایا پھر مقام انوار آپ کے ظہور کی کرنوں سے پیدا فرمائے۔ آپ نوروں کے نور ہیں۔ تمام سورج اور چاند آپ سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے رب کریم نے آپ کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو سورج روشن نہ ہوتا دن رات کی تمیز نہ ہوسکتی اور نہ ہی نمازوں کے اوقات کا پتہ چلتا۔ (مجموعہ رسائل۔ ص199)

28۔ نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی (حدائق بخشش۔ حصہ اول۔ ص62)

29۔ جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا۔ (خزائن العرفان ص12۔ تحت آیت نمبر 61 سورۃ البقرۃ)

30۔ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی۔
(خزائن العرفان ص315۔ آیت نمبر 91 سورۃ بنی اسرائیل)

31۔ اس طرح کے بہت سے الفاظ ہیں کہ پیغمبر اپنے لیے استعمال فرما سکتے ہیں وہ ان

کا کمال ہے دوسرا کوئی ان کی شان میں کہے تو گستاخی۔۔۔لیکن اگر کوئی دوسرا اگر ان حضرات کو ظالم یا ضال ہے کہے تو ایمان سے خارج ہوگا اسی طرح بشر کا لفظ بھی ہے۔

(جاءالحق ص165 مکتبہ اسلامیہ)

32۔ قل انما انا بشر مثلکم اور انی کنت من الظلمین اور ربنا ظلمنا انفسنا اس قسم کی تمام آیتوں کا تعلق صرف نبیوں کی ذاتوں پر ہے کوئی دوسرا ان کے لیے یہ لفظ استعمال کرے تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

(رسائل نعیمیہ مفتی احمد یار نعیمی ص497۔درس القرآن)

33۔ ہمارے لیے بھی نبی ﷺ کو اپنی مثل بشر کہنا کفر کیوں نہیں ہوسکتا خواہ کسی قسم کی مماثلت کہے ہاں خدا تعالیٰ فرماسکتا ہے کیونکہ وہ تمام کے خالق ہیں۔

(مقیاس حنفیت۔ص273)

34۔ کیونکہ ہم امتیوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اپنی مثل بشر کہنا توہین انبیاء میں گرفتار ہونا ہے اور سنت ابلیسی کے پیرو ہونا ہے کیونکہ سب مخلوق سے پہلے شیطان نے آدم علیہ السلام کو لفظ بشر استعمال کیا۔(مقیاس حنفیت ص138 محمد عمر اچھروی لاہور)

35۔ چونکہ ہم نے بشریت کو گناہوں سے گندہ کر دیا ہے گویا یہ لفظ بدنام ہو گیا ہے اور انبیاء کرام کو اس لفظ سے یاد کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

(شان حبیب الرحمٰن۔ص139۔نعیمی کتب خانہ)

نور کا انکار اور بشریت کا اقرار بریلوی قلم سے

1۔ انبیاء وہ بشر ہے (کتاب العقائد۔نعیم الدین مراد آبادی۔ص9)

2۔ آدمی ہونے میں تو میں تم ہی جیسا ہوں (کنز الایمان۔سورہ حم سجدہ آیت60)

3 س: کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

ج: نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔

(عقائد اسلام۔نعیم الدین مراد آبادی)

4۔ انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

(بہار شریعت۔ص28۔حصہ اول۔محمد امجد علی)

5۔ قل انما انا بشر مثلکم۔ (الکھف 18۔ص485۔110 آیت)

تم فرماؤ۔ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ (تفسیر احمد یار نعیمی)

6۔ انبیاء کی بشریت ان کا کمال ہے لہذا آیت کا مقصود یہ ہوا کہ ہم تم جیسے بشر ہو کر ایسے کمالات دکھاتے ہیں تم تو دکھادو۔ (جاءالحق ص186)

7۔ میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفہوما و مصداقا متضمن بکمال ہے۔

(فتاوی مہریہ۔مکتوبات پیر مہر علی شاہ۔ص157)

8۔ انبیاء جنس بشر میں سے آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں۔

(جاءالحق۔ص173۔احمد یار نعیمی)

9۔ نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت دینے کے لیے وحی بھیجی ہو۔

(بہار شریعت۔ج1۔ص8۔احمد رضا)

10۔ اجماع اہل سنت ہے کہ بشر میں انبیاء کے سوا کوئی نبی نہیں۔

(دوام العیش۔ص27)

11۔ بہت برے ہیں وہ لوگ جو نبی کی بشریت کے منکر ہیں۔خارج از اسلام ہیں وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (ماہنامہ المیزان۔بمبئی احمد رضا نمبر۔ص143)

12۔ بے شک حضور ﷺ بشر ہیں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔

(فتاویٰ مہریہ۔ص4۔پیر مہر علی شاہ صاحب)

13۔ انبیاء و رسول بشر ہیں اور ابوالبشر آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔قرآن مجید گواہی دیتا ہے اور صراحتا بیان کرتا ہے کہ انبیاء و رسل بشر ہیں جو شخص انبیاء و رسل کی بشرت کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(ضیائے حرم۔ص29,30۔خواجہ حمید الدین)

14- اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ :عبدہ پہلے ہے رسولہ بعد کو کہ عبدہ کے درجے سے نہ بڑھا دینا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس سے مجھے سخت ناگواری ہوتی ہے گویا تیر سینہ سے پیٹھ کو نکل گیا۔ (ملفوظات۔احمد رضا۔حصہ 4۔ص 377)

مسئلہ نور بشر پر حوالاجات کا خلاصہ

۱) جو انبیاء کو بشر کہے یا مانے وہ کافر ہے گستاخ ہے۔

خزائن العرفان۔ص 4،ص 12 جاء الحق۔ص 161

رسائل نعیمیہ۔ص 497

مقیاس حنفیت۔ص 238،ص 237 شان حبیب الرحمن۔ص 139

تفسیر نعیمی۔ج 1،ص 163

نور العرفان۔ص 448 نور العرفان۔ص 845 القمر آیت نمبر 24

نور العرفان۔ص 761 س السجدہ آیت نمبر 6 تفسیر نعیمی۔ج نمبر 1 ص 100

۲) جو انبیاء کی بشریت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

انوار کنز الایمان۔ص 850 نور صفت مصطفیٰ۔ص 11

جمال کرم۔ص 736 ج نمبر 2

رسائل نعیمیہ۔ص 497 تحفظ عقائد اہلسنت۔ص 681

فتاوی رضویہ۔ص 353 ج نمبر 14

۳) انبیاء کو بشر کہنے والے بریلوی اکابرین

کنز الایمان ترجمہ۔ص 584 فتاوی افریقہ۔ص 88

جاء الحق۔150,145,143,143

بہار شریعت۔ج نمبر 1 ص 29 فتاوی مہریہ۔ص 5,4,4,14

مہر منیر۔ص 454

انوار شریعت۔ج نمبر 1 ص 93 رسائل نعیمیہ۔ص 112

ضیاء القرآن۔ج نمبر 3 ص 56

تبیان القرآن۔ج نمبر 6 ص 798,275 توضیح البیان۔ص 170

فتاوی رضویہ۔ج نمبر 30 ص 711,710

فتاوی رضویہ۔ج نمبر 14 ص 187

۴) حضور ﷺ کی تخلیق مٹی سے ہوتی ہے۔

فتاوی افریقہ۔ص 88 شرح مسلم۔ج نمبر 5 ص 106,105

تبیان القرآن۔ج نمبر 3 ص 139 معلمہ تقریر۔ص 98

۵) حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔

کنز الایمان۔ص 184 سورۃ الانعام۔آیت نمبر 2 نور العرفان۔ص 203،ص 184

خزائن العرفان۔ص 492 سورۃ مومنون آیت نمبر 12 خزائن العرفان۔ص 584

سورۃ الروم آیت نمبر 20

خزائن العرفان۔ص 377 سورۃ الحجر آیت نمبر 26 ضیاء القرآن۔ج نمبر 3 ص 247

سورۃ المومنون آیت نمبر 12

۶) تمام انبیاء کو خاک سے بنایا گیا

تبیان القرآن۔ج نمبر 10 ص 10

۷) انبیاء جنس بشر میں آئے ہیں یعنی ان کی جنس بشریت 6 عدد حوالے

جاء الحق۔ج نمبر 1۔ص 143 مکتبہ قادری پبلشرز تبیان القرآن۔ج نمبر 5 ص 302

مکتب فرید بک سٹال

نور العرفان۔ص 465 بنی اسرائیل آیت نمبر 95 تبیان القرآن۔ج نمبر 2 ص 450

شرح صحیح مسلم۔ج نمبر 5 ص 107 تبیان القرآن۔ج نمبر 3 ص 137

٨) یہاں پر مماثلت ثابت کی گئی ہے (متکلم کی وضاحت)

انوار کنز الایمان۔ص351 انٹرنیشنل غوثیہ فورم   تحفظ عقائد اہلسنت۔ص74

تبیان القرآن۔ج نمبر6 ص275   ضیاء القرآن۔ص56 ج نمبر3

مماثلت خواہ کسی قسم کی ہو وہ کافر ہے۔۔

مقیاس حنفیت

ص237

٩) بشریت کا منکر کافر

فتاوی عالمگیری۔ج2۔ص263   بحر الرائق۔ج5۔ص204

حاشیہ طحاوی ص10۔   روح المعانی۔ج4۔ص443

١٠) احادیث انما انا بشر

١۔بخاری ج1 ص332-58 ---ج2 ۔ص1065

٢۔مسلم ج1 ص256-255---ج2 ص328

٣۔ترمذی ج1 ص381

۴۔موطا امام مالک 632 فی اصل الخلقۃ حاشیہ

۵۔سنن کبری ج2 ص685-677-668

٦۔مسند احمد ج5 ص779

٧۔دارقطنی ج1 ص500

٨۔صحیح ابن خزیمہ ج1 ص408

٩۔مسند ابی عوانہ ج1 ص405-404-403

١٠۔مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص372

١١۔ابوداؤد ج1 ص43

١٢۔نسائی ص185

١٣۔ابن ماجہ 193

١١) صحابہ نے آپ ﷺ کو بشر کہا

١۔صحیح ابن حبان۔ج5 ص353

٢۔شمائل ترمذی۔ج2 ص749

٣۔ابوداؤد۔ج2 ص158

۴۔مستدرک علی الصحیحین۔ج1 ص206

۵۔بخاری۔ج2 ص668-720

٦۔بخاری۔ج1 ص518-217-520

٧۔جاء الحق۔ج1 ص150

١٢) بشریت کے دلائل فقہاء و محدثین اور دیگر علماء سے

١۔کما هو بشر   ابن کثیر ج4 ص 46

٢۔بشر کسائر الرسل   تفسیر ابن عباس ص 305

٣۔بشر کسائر الرسل   تفسیر مدارك ج2 ص 277

۴۔بشر کسائر الرسل   روح المعانی ج15 ص 215

۵۔وحی من الله الی البشر   تفسیر کبیر ج 9 ص 611

٦۔انهم بشر   صفوة التفاسیر ج1 ص 586

٧۔انا انسان   صفوة التفاسیر ج 1 ص 683---ج2 ص 1100

٨۔الایة رد علی من انکر ان یکون الرسول من البشر ۔صفوة التفاسیر۔ ج1 ص 761

٩۔بشر الی البشر   شرح عقائد ص164

١٠۔والرسول انسان   شرح عقائد ص 23

١١۔فی اصل الخلقة   عمدة القاری ج24 ص 383

١٢۔ان البشر لا یعلمون   عمدة القاری ج24 ص 384

۱۳۔انا بشر — عمدة القاری ج7 ص 445

۱۴۔ هذا الحديث حجة لعقيده بشريت النبی — عمدة القاری ج 7 ص 446

۱۵۔ البشر الخلق يطلق علی الجماعة والو احد فی اصل الخلقة ۔
فتح الباری ج 13ص 215

۱۶۔انا بشر امتثال قول الله (قل انما انا بشر) — فتح الباری ج 13 ص 217

۱۷۔ انا بشر مثلکم ای فی جميع الا مور البشريه — مرقات ج 3 ص 85

۱۸۔ لا فر ق بينی و بينکم بحسب الفطرة — تفسير جيلانی ج3 ص102

۱۹۔ خواص البشر — تفسير جيلانی ج 3 ص244

۲۰ ـ هوا اکمل البشر علی الا طلاق — تفسير ابن کثير ج 5 ص 611

۲۱۔ کرامة البشر اکثر — مر قات ج10 ص 412

۱۳) نبی ﷺ رجل تھے۔

۱۔رجل انسان اور بشر ہوتا ہے۔

تفسیر خزا ئن العرفان ص 185-- ضياء القر آن ج2 ص276

۲۔اتقتلون رجلا، — بخاری ج 1 ص520

۳۔ هما المران، — بخاری ج 1 ص 217

۴۔ ای الناس خير، — بخاری ج 1 ص518

۵۔ تقول فی هذا الرجل محمدً، — بخاری ج 1 ص178

۶۔ما علمك بهذا الرجل ، — بخاری ج 1 ص 31

۷۔مابال الرجل ، — بخاری ج 2 ص 896

۱۴) ثبوت بشریت از بریلوی اکابر

۱۔اجماع اہلسنت۔۔۔۔بشر میں سے انبیاء ہی معصوم ہے۔

دوام العیش فی فتاوی رضویہ۔ج14 ص187

۱۔پیدا کیا مٹی سے پھر تم انسان ہو — کنز الایمان۔ص584

۲۔تمھاری اصل حضرت آدم کو مٹی سے — خزائن العرفان۔ص584

۳۔ انا ابو بكر و عمر خلقنا من تربة واحدة — فتاوی افریقہ۔ص88

۵۔انبیاء وہ بشر ہیں — کتاب العقائد ص13 از نعیم الدین ص9

۶۔نبی صرف انسانوں میں سے — کتاب العقائد۔ص13

۷۔نبی بشر ہوتے ہیں — جاء الحق۔ج1 ص143

۸۔آدم ابوالبشر ان سے ابتداء بشریت — جاء الحق۔ج1 ص143

۹۔نبی بشر کو کہتے ہیں انبیاء سب بشر تھے — بہار شریعت۔ج1 ص29

۱۰۔جادو کا اثر بشر ہونے کی وجہ سے ہوا تھا — فتاوی مہریہ۔ص15

۱۱۔لوازمات بشریہ خاصہ بشریت — فتاوی مہریہ۔ص14

۱۲۔لفظ بشر میں کمال ہے — فتاوی مہریہ۔ص4-5

۱۳۔لفظ بشر میں کمال ہے — مہر منیر۔ص454

۱۴۔لفظ بشر میں کمال ہے — ضیاء القران

۱۵۔لفظ بشر میں کمال ہے — نور العرفان۔ص419

۱۶۔حضرت آدم کو بشر کہنے کیوجہ شرف۔۔۔۔ — فتاوی مہریہ۔ص4

۱۷۔نبی آزاد مرد۔لفظ رسول بشر اور فرشتہ پر بولا جاتا ہے — انوار شریعت۔ج1 ص93

۱۸۔آدمی کو مٹی سے بنایا — کنز الایمان۔ص492

۱۹۔انسان سے مراد آدم — خزائن العرفان۔ص492

۲۰۔مٹی سے انسان بنایا — خزائن العرفان۔ص379

۲۱۔خواص بشر یعنی انبیاء — خزائن العرفان۔ص416

۲۲۔انسان ہی میں نبی ولی ہے — نور العرفان۔ص731

۲۳۔انبیاء صرف انسانوں میں — نور العرفان۔ص731

۲۵۔بشر ہونے میں دیگر انسانوں کے مساوی — تبیان القرآن۔ج6ص275

۲۶۔غالی لوگ نور محض کہتے ہیں بشریت کا انکار کرتے ہیں (تبیان القرآن ج6ص798)

۲۷۔آدمی کو مٹی سے — کنزالایمان۔ص419

۲۹۔ رسولا من انفسهم نفس بهنى ذات (رسول مومنین کی ذات سے ہے۔) — تفسیر نعیمی۔ج4ص344

۳۱۔ذات مبارک من حیث الانسانیت — فتاوی مهریہ۔ص16

۳۲۔ایک حیثیت بشریت کی عند اہلسنت — ضیاء القران۔ج5ص724

۳۳۔ذات اقدس — ضیاء القران۔ج5ص722

۳۴۔جنس انسان مٹی سے۔۔۔ — ضیاء القران۔ج3ص247

۱۵۔بریلوی حضرات اور اکابرین امت نے کہا ہے کہ نور صفت ہے۔

۱۔آپ سے تاریکی دور ہوتی — خزائن العرفان۔ص158

۲۔صفت میں منیر ارشاد فرمایا — خزائن العرفان۔ص610

۳۔نبوت کے دلائل — خزائن العرفان۔ص276

۴۔نور صفت ہے — خزائن القرآن۔ج3ص327

۵۔نور صفت ہے۔ — ضیاء القرآن۔ج3ص327

۶۔صفت نوری — انوار شریعت۔ج1ص459-460

۷۔ابن جریر لکھتے ہیں یعنی بالنور محمدؐ — ضیاء القرآن۔ج1ص453

۸۔قد جاءکم من اللہ نور ای محمد یہدی بہ ای المجید والقرآن — تفسیر ابن عباس۔ص119

۹۔نور محمد فی اصلاب ابہ — تفسیر ابن عباس۔372

۱۰۔باب صفۃ النبی نور — بخاری ج1ص501-502

۱۱۔وصف الرسول بالنور — روح المعانی ج6ص367

۱۲۔۔۔محمد والقرآن نوراً لکونهما کاشفین لظلمات الکفر — تفسیر مظہری ج2ص312

۱۳۔۔۔نبیہ نوراً لانہ یہدی — تفسیر قرطبی ج12ص234

۱۴۔وصف محمد ابانہ سراجا منیرا — تفسیر کبیر ج۸ ص383

۱۵۔مثل نور اللہ فی قلب العبد المومن — صفوۃ التفاسیر ج2ص795

۱۶۔نور ھدایت — ایسر التفاسیر ج1ص610-611

۱۷۔آپ ﷺ کا سایہ تھا

۱۔ فرات ظله۔ مسند احمد ج 5 ص833-834

۲۔ابن کثیر ج4 ص 47

۳۔مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ ۔خزائن العرفان 391

۴۔ انا بظل رسول الله۔مسند احمد ج5 ص594

۵۔ انا بظله۔مسند احمد ج 5 ص745-746

۶۔ فرایت ظلی و ظلکم۔مستدرك حاكم ج5 ص368

۷۔ فرایت ظلی و ظلکم۔خصائص کبرای ج 2 ص150

۱۸) قرآن میں (من انفسهم) سے نبی پاک ﷺ کی (ذات بشریت) مراد ہے۔

۱۔تفسیر روح المعانی۔ص442-443-444
۲۔تفسیر مظہری۔ج3ص384
۳۔تفسیر ابن عباسؓ۔ص22-23
۴۔صفوۃ التفاسیر۔ج485/1
۵۔تفسیر مدارک۔ج719/1
۶۔تفسیر مدارک۔ج1-308
۷۔تفسیر کبیر 10-538
۸۔تفسیر السیر التفاسیر 443/2
۹۔روح المعانی۔ج70/11
۱۰۔تفسیر مظہری۔ج575/1
۱۱۔تفسیر جیلانی۔ج245/2
۱۲۔تفسیر نسفی۔ج409/3
۱۳۔صفوۃ التفاسیر۔ج204/1
۱۴۔صفوۃ التفاسیر۔ج485/1
۱۵۔تفسیر جیلانی۔ج249/2
۱۶۔تفسیر خازن۔ج318/1
۱۷۔تفسیر خازن۔ج299/2
۱۸۔تفسیر خازن۔ج283/4

١٩۔تفسیر کبیر۔ج186/6 ٢٠۔تفسیر سمرقندی۔ج287/1

٢١۔۔تفسیر سمرقندی۔ج358/3

١٨) بریلوی علماء نے بھی کہا ہے کہ انبیاء جنس انسان میں سے آئے ہیں۔

١۔تفسیر ضیاء القرآن۔ج247/3 ٢۔جاءالحق۔ج143/1

٣۔جاءالحق۔ج145/1 ٤۔تفسیر نور العرفان۔ص203

٥۔تفسیر نور العرفان۔ص465 ٦۔تفسیر تبیان القرآن۔ج302/5

٧۔تفسیر تبیان القرآن۔ج450/2

١٩) مفسرین کے نزدیک قد جاء کم من اللہ نور سے مراد صفت ہے

١۔تفسیر قرطبی ج6ص115 ٢۔تفسیری سمرقندی ج1ص402

٣۔تفسیر ابن عباس ص119 ٤۔تفسیر مدارک ج1ص436

٥۔نور سے مراد قرآن ہے۔ابن کثیر ج2ص505 ٦۔تفسیر مظہری ج2ص312

٧۔محمد نور ہدایت ہے۔تفسیر خازن ص477 جلد1

٨۔ قد جاء کم من اللہ نور وصف الرسول۔روح المعانی ج6ص367

٩۔نور سے مراد کتاب مبین ہے۔تفسیر جیلانی ج1ص435

٢٠) مفسرین کے نزدیک مثل نورہ کمشکوۃ سے مراد صفت ہے۔

١۔تفسیری مظہری۔ج5ص201 ٢۔تفسیر مظہری۔ج5ص203

٣۔جلالین۔ص298 ٤۔تفسیر نسفی ج2ص506

٥۔سمرقندی ج2ص512-513-514 ٦۔روح المعانی ج18ص488

٧۔تفسیر قرطبی ج12ص234 ٨۔السیرۃ التفاسیر ج3ص572-573

٩۔السیرۃ التفاسیر۔ج4ص549

٢١) نبی ﷺ نور سے تخلیق نہیں ہوئی

١۔مسلم۔ج2ص419 ٢۔تبیان القرآن۔ج2ص450

٣۔الجزء المفقود ص8 ٤۔ضیاء القرآن۔ج3ص327-57

٢٢) نور صفت ہے نبی پاک ﷺ کی

١۔تفسیر ابن عباس۔ص119ص372

٢۔سمرقندی۔ج1ص402۔۔ج2ص512

٣۔مدارک۔ج3ص36۔۔ج1ص436

٤۔خازن۔ج3ص505۔۔ج1ص477

٥۔روح المعانی۔ج6ص367 ٦۔مظہری۔ج2ص312

٧۔تفسیر کبیر۔ج8ص383 ٨۔صفوۃ التفاسیر۔ج2ص795-959

٩۔بخاری۔ج1 ص501-502 ١٠۔فتح الباری۔ج11ص143

١١۔کنز العمال۔ج11ص203-204-192 ١٢۔مرقات۔ج1ص307

١٣۔جلالین۔ص355 ١٤۔مدارج النبوۃ۔ج2ص37-610ج1ص5

١٥۔تفسیر قرطبی۔ج12ص234 ١٦۔السیر التفاسیر۔ج1ص610-611

١٧۔مظہری۔ج5ص538-539 ١٨۔مرقات۔ج1ص307

١٩۔مرقات۔ج1ص440 ٢٠۔جلالین۔ص355

٢١۔البدایہ والنھایہ۔ج1ص636-637-638

٢٢۔السیر التفاسیر۔ج3ص572-573

٢٣۔درمنثور۔ج5ص92-93

٢٣)۔سراجاً منیراً پارہ22 سورہ احزاب آیت46

١۔تفسیر جلالین ص355 ٢۔خازن ج3ص505

٣۔سمرقندی ج3ص61 ٤۔صفوۃ التفاسیر ج2ص959

٥۔روح المعانی ج22ص305 ٦۔قرطبی ج14ص178

٧۔مظہری ج5ص538 ٨۔تفسیر جیلانی ج6ص95

۹۔ مدارک نسفی ج3 ص36

۱۰۔ اسیر التفاسیر ج4 ص277

۲۴)۔ بریلوی علماء کے نزدیک نور نبی پاک ﷺ کی صفت ہے۔

ا۔ حضورؐ اپنے قلب مبارک اور قالب منور کی وجہ سے سراج منیر تھے۔

ضیاء القرآن ج4 ص82

۲۔ نبی پاک کی تجلی سے قبر میں روشنی دل میں (نور) پیدا ہوتا ہے۔

نور العرفان۔ ص677

۳۔ سراجا منیرا حضور کی صفت ہے۔

نور العرفان۔ ص735

۴۔ نور صفت ہے نبی پاک کی

کنز الایمان۔ ص610

(24)۔ عقیدہ قطعی ہوتا ہے اور قطعیات سے ثابت ہوتا ہے۔

ا۔ لا عبرة با الظن فی باب الا عتقا دیات

شرح العقائد ص170

۲۔ آحاد لا تضید فی الا عتقاد

شرح فقہ اکبر ص101-68

18. مسئلہ مختار کل کی حقیقت

مسئلہ مختار کل کے بارے علماء دیوبند کا عقیدہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے پیارے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پابندی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ جب بھی سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لیے دکھ مقدر ہے تو تمام کائنات بھی جمع ہو کر اسکو نہیں ٹال سکتی اور اگر تیرے لیے آرام مقدر ہے تو تمام کائنات اسکو روک نہیں سکتی۔ قلم تقدیر جو کچھ لکھ چکا وہی ہوگا اور تقدیر کے رجسٹر بھی خشک ہو چکے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ ج2۔ ص453۔۔۔ ترمذی۔ ج2۔ ص74)

مسئلہ مختار کل قرآن کی روشنی میں

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے شیخ الحدیث مولانا سرفراز خاں صفدر صاحب کی کتاب دل کا سرور کا مطالعہ کریں۔

1۔ (اے نبی ﷺ) آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں (سورۃ القصص۔ 56۔ پ20)

2۔ اے رسولؐ! آپ آگے پہنچادیں جو آپ کی طرف اتارا گیا ہے آپ کے رب کی طرف سے آپ نے اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے اسکا پیغام آگے نہ دیا۔ (المائدہ۔ 67)

3۔ لے آ کوئی قرآن اسکے سوا یا اسکو کچھ بدل دے۔ آپ کہہ دیں کہ میرے اختیار میں نہیں کہ اسکو بدل دوں میں تو اسی بات کے پیچھے چلتا ہوں جسکا مجھے حکم ہے۔
(سورۃ یونس 15 پ11)

4۔ اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں کسی کا مسول نہیں یہ سب لوگ اسکے مسول ہیں
(الانبیاء۔ 23۔ پ17)

(مسول وہ ہے جس سے اسکی ذمہ داریوں کا سوال کیا جاسکے۔)

5۔ پس البتہ ہم ان لوگوں سے جن کی طرف رسالت گئی ضرور پوچھیں گے اور ہم رسول سے بھی ضرور پوچھیں گے۔ (الاعراف۔6۔پ8)

6۔ ان لوگوں کو جو صبح شام رب کو پکارتے ہیں اسکی رضا کی طلب میں ۔۔۔۔۔ پھر تم اگر انہیں دور کرو تو یہ ایک ظلم ہوگا۔ (انعام۔52)

7۔ نبی کریم ﷺ اور ایمان لانے والوں کی حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لیئے دعا بخش کریں اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ (سورۃ التوبہ۔14۔پ11)

8۔ اے نبی (ﷺ) آپ اپنے اوپر کیوں حرام کیے دیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیئے حلال ٹھہرائی۔

9۔ آپ یہ کہیے کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اسکے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم
جانتے ہو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں۔

(پ18۔سورۃ مومنون۔رکوع5)

10۔ آیا کون ہے وہ ذات جو بے کس اور بے بس کی آہ و پکار کو سنتی ہے اور اسکی تکلیف کو دور کرتی ہے۔۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی الہٰ ہے۔ (پ20۔نمل۔رکوع5)

11۔ اگر تجھ کو اللہ تکلیف پہنچائے تو اسکا دور کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں اور اگر وہ تجھ کو کچھ نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (پ7۔انعام۔رکوع2)

12۔ جناب رسول ﷺ نے حضرت صفوانؓ بن امیہ، حضرت سہیل بن عمروؓ اور حضرت حارثؓ بن ہشام کے لیئے (جب وہ مسلمان نہ تھے) بددعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہ فرمائی کہ آپ کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان کے لیے بددعا کریں۔ آیت ملاحظہ کریں۔

القرآن: آپ کو کوئی دخل نہیں، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان پر یا تو متوجہ ہو جائے یا ان کو سزا دے کیونکہ وہ ظلم کر رہے ہیں۔ (پ4 آل عمران۔128۔رکوع13)

13۔ جناب رسول ﷺ نے مشرکین کے سرداروں کے کہنے پر غریب صحابہ (صہیبؓ

عمارؓ، بلالؓ) کو اپنی مجلس سے تھوڑی دیر باہر نکالنے کا خیال آیا تا کہ یہ مشرکین آپ ﷺ کی بات سن لیں اللہ نے آپ ﷺ کو تنبیہ فرمائی کہ آپ ﷺ ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ وحی ہوئی کہ اب وہ لوگ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کو السلام علیکم کہیں آیت ملاحظہ کریں۔

القرآن: اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔ جس سے خاص اسکی رضا ہی کا مقصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرہ بھی آپ سے متعلق نہیں اور نہ آپ کے حساب میں سے ان پر کچھ ہے۔ ورنہ آپ نامناسب کام کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (پ7۔انعام۔رکوع6)

14۔ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے رسول ﷺ ہیں اور ہم آپ کی مخالفت کرتے ہیں تو آپ ہمارے اوپر (آسمان سے) عذاب کیوں نہیں اتار دیتے۔ قرآن میں ارشاد ہوا۔

القرآن: آپ کہہ دیں کہ میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم نے اسکو جھٹلا دیا ہے۔ جس چیز کا تم تقاضا کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے وہ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔ آپ کہہ دیں کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جسکا تم تقاضا کرتے ہو تو میرے اور تمہارے معاملے کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ (پ5۔سورۃ انعام۔رکوع7)

15۔ جنگ بدر کے 70 قیدی مشرکوں کو آپ ﷺ نے جرمانہ لے کر چھوڑ دیا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ نازل ہوئی۔

القرآن: نبی (ﷺ) کی شان کے لائق نہیں کہ ان کے قیدی باقی رہیں جب تک کہ زمین پر خون نہ بہا دیں۔ تم دنیا کا مال اسباب چاہتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ آخرت کو چاہتے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہو چکتا تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے اسکے بارے میں تم پر کوئی سزا واقع ہوتی۔ (پ10۔انفال۔رکوع9)

16۔ غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے جھوٹے بہانے کر کے نہ جانے کی اجازت

چاہی تو آپ ﷺ نے ان کو گھروں پر رہنے کی اجازت دے دی اللہ نے قرآن نازل کیا
القرآن: اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا آپ نے ان کو اجازت کیوں دے دی تھی جب تک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور جھوٹوں کو آپ معلوم نہ کر لیتے۔

(پ10۔توبہ۔رکوع7)

17۔ جناب رسول ﷺ جب منافق عبداللہ بن ابی کے جنازے پر گئے تو اللہ نے قرآن میں فرمایا

القرآن: اور ان میں سے کوئی مرجائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیے اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں۔ (پ10۔توبہ۔ع11)

18۔ القرآن: آپ خواہ ان کے لیے استغفار کریں یا ان کے لیے استغفار نہ کریں اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔

(پ10۔توبہ۔ع10)

19۔ بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں (پ23۔زمر۔ع6)

20۔ اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں آپ ہرگز اسکے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔ (پ6۔مائدہ۔ع6)

21۔ آپ (ﷺ) کہہ دیں یا اللہ مالک سلطنت ہے تو دیوے جس کو چاہے سلطنت اور سلطنت چھین لیوئے جس سے چاہے۔ اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے۔ تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (پ3۔آل عمران26)

22۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔

(پ25الشوری۔آیت19)

23۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔ (پ22۔سبا۔آیت36)

24۔ آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں اسی کے ہاتھ ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لیے چاہتا) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ (پ25۔الشوری۔آیت12)

25۔ کون ہے وہ شخص جو تم کو رزق دے گا اگر خدا ہی اپنا رزق بند کر لیوے۔

(پ29۔ملک۔آیت21)

26۔ پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو۔ اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو۔ (پ20۔عنکبوت۔آیت17)

27۔ اگر اللہ تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اسکے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت عطا کرے تو (اسکو کوئی روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے (پ7)

مسئلہ مختار کل حدیث کی روشنی میں

1۔ ایک دیہاتی نے کہا ہم لوگ اپنے بچوں سے پیار نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا

''میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے نرمی نکال دی ہے''۔

2۔ بے شک میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔

(بخاری۔ج2۔ص702۔۔مسلم ج ا ص114۔۔مسند احمد۔ج6۔ص187)

3۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے پیارے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پابندی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ جب بھی سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لیے دکھ مقدر ہے تو تمام کائنات بھی جمع ہو کو اسکو نہیں ٹال سکتی اور اگر تیرے لیے آرام مقدر ہے تو تمام کائنات اسکو روک نہیں سکتی۔ قلم تقدیر جو کچھ لکھ چکا وہی ہوگا اور تقدیر کے رجسٹر بھی خشک ہو چکے ہیں۔

(مشکوۃ۔ج2۔ص453۔ترمذی۔ج2۔ص74۔۔ابن سنی۔ص136)

4۔ معراج سے واپسی پر آپ ﷺ سے جب مشرکین نے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھنا شروع کیں تو فلاں چیز کہاں ہے اور فلاں کہاں ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا آپ ﷺ کے الفاظ سنیے۔ ''میں اس قدر پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی پریشان نہ ہوا تھا۔ (مسلم۔ص 94) پھر اللہ نے تھوڑی دیر کے لیے بیت المقدس میرے سامنے کردیا۔

مسئلہ مختار کل پر عقلی دلائل

1۔ اگر نبی ﷺ مختار کل ہیں تو اپنے چچا کو باوجود خواہش کے ہدایت کیوں نہ دے سکے؟

2۔ بریلوی عقیدہ ہے کہ اس وقت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر وہابی مرتدوں کافروں کی حکومت ہے۔ اور حرمین کا امام مرتد اور کافر ہیں اگر نبی ﷺ حاضر وناظر اور مختار کل بھی ہیں تو پھر بریلویوں کا ساتھ دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ اپنی مسجد اور مسجد حرام سے وہابی مرتدوں کو باہر کیوں نہیں نکال دیتے۔ اور وہاں پر اپنے عاشقوں بریلویوں کو لا کر کھڑا کیوں نہیں کرتے۔ (لیکن بریلوی حضرات کو تو ان مساجد میں فرض نماز کی بھی توفیق نہیں رہی)۔

3۔ توبہ کا دروازہ کھولنا یا بند کرنا کیا حضور ﷺ کے ہاتھ میں تھا؟ کیا ابو طالب پر توبہ کا دروازہ حضور ﷺ نے بند کیا تھا کہ وہ اسلام نہ لا سکے۔

4۔ کیا اللہ کے نبی ﷺ کو تبلیغ رسالت چھوڑنے کا اختیار تھا؟

5۔ کیا نبی ﷺ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی وحی اور احکام میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔

6۔ کیا آپ ﷺ کو فرائض (نماز، روزہ، حج) چھوڑنے کا اختیار تھا۔

7۔ کیا آپ ﷺ کو اختیار تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی کسی بات (وحی) کو چھپالیں اور آگے نہ پہنچائیں۔

8۔ کیا مختار کل کسی کو حساب دیتا ہے۔ کسی کے آگے جواب دہ ہوتا ہے۔

9۔ آنحضرت ﷺ کو اپنی مجلس سے مساکین صحابہ کو اُٹھائے دینے کا اختیار تھا یا آپ ﷺ انہیں اپنے ساتھ لگائے رکھنے پر مامور تھے۔ اگر آپ ﷺ کو یہ اختیار نہ تھا تو آپ ﷺ مختار

کل کیسے ہوئے۔

10۔ جو شخص (نبی ﷺ) کسی کے (اللہ) حکم کا پابند ہو وہ مامور ہوتا ہے یا مختار؟

(سو آپ یاد آنے کے بعد ہرگز ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھا کریں، انعام 68۔پ 7)

11۔ اگر نبی کریم ﷺ مختار کل ہیں تو مشرکوں کے لیئے دعاء بخشش کیوں نہیں کر سکتے۔

12۔ کیا نبی کریم ﷺ اللہ کے کیے ہوئے حلال کو حرام یا حرام کو حلال کا اختیار رکھتے ہیں۔

13۔ کیا مختار کل کو کسی کی مدد یا نصرت کی ضرورت ہوتی ہے۔

مسئلہ مختار کل کا اقرار بریلوی کتب میں

1۔ حضور ہر قسم کے حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں۔ (برکات الامداد۔ص 8۔احمد رضا)

2۔ احکام شریعت حضور سید عالم ﷺ کے سپرد ہیں۔ جو بات چاہیں ناجائز فرمادیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں۔

(الامن والعلی۔احمد رضا... مالک ومختار نبی۔ص 27۔احمد رضا)

3۔ حضور اقدس اللہ عزوجل کے نائب ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملکوت السمٰوٰت والارض حضور کے زیر فرمان جنت ونار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کردیئے گئے۔ کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کردیں۔ اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔ (بہار شریعت۔امجد علی)

4۔ میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب کیونکہ محبوب ومحب میں نہیں تیرا میرا۔

(حدائق بخشش۔حصہ اول۔احمد رضا)

5۔ احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش۔ حصہ 2۔ ص 8۔ احمد رضا)

6۔ سور کے تمام اجزاء حرام ہیں۔ گوشت، مغز، گردہ وغیرہ رب فرماتا ہے انہ رجس اور رجس یعنی حرام ہی ہوتی ہے لیکن رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کردوں اور اسکے باقی اجزاء میرے حبیب حرام فرمائیں جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا۔ باقی کتا بلا وغیرہ اسکے حبیب ﷺ نے۔ (نور العرفان۔ ص 79۔ احمد یار نعیمی)

7۔ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ مجھ پر سلام نہ کردے۔ (شیخ عبدالقادر کو)

(الامن والعلی۔ ص 124۔ احمد یار)

8۔ ذی تصرف بھی ماذون بھی مختار بھی کار عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر

(حدائق بخشش۔ جلد 1۔ ص 37)

9۔ حضور ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لیے چاہیں اسکی زندگی ہی میں توبہ کا دروازہ بند کردیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو اور جس کے لیے چاہیں بعد موت بھی توبہ کا دروازہ بھی کھول دیں اور اسکو زندہ فرما کر مسلمان کردیں۔ (سلطنت مصطفیٰ ص 58۔ احمد یار نعیمی)

10۔ جناب رسول ﷺ اللہ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے کیونکہ حضرات صحابہ تو آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی تو احد و احمد میں کیا فرق رہا۔

(ملخصاً من مقیاس حنفیت۔ ص 43۔ عمر اچھروی)

11۔ رسول کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتویٰ کفر اس طرح ارشاد فرمایا۔ کیونکہ کافر اللہ اور اسکے رسولوں کے درمیان ایک غیریت کا قائل ہے۔ (ملخصاً من مقیاس حنفیت۔ ص 43)

12۔ دینے والے اللہ اور اسکے رسول دونوں ہیں اور آئندہ بھی جو ملے گا وہ بھی اللہ اور اسکا رسول ہی دیں گے۔

(نور ہدایت۔ ص 67)

13۔ حدیث مشکوٰۃ ص ۳۲ اللہ تعالیٰ جس شخص سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی فقہ عطا فرماتے ہیں اور میں تو بانٹنے والا ہوں دینے والی تو اسی کی ذات ہے۔

پس جو کچھ کسی کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے وہ رسول کریم کی تقسیم سے ہی ملتا ہے یہاں یعطی کا مفعول مذکور نہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ ہر چیز کے دینے والے ہیں جس چیز کا دینے والا خدا ہے اسکی تقسیم کرنے والے رسول کریم ہیں۔

([illegible] نبویہ ص 35 مولوی محمد شریف کوٹلوی۔۔ مقیاس حنفیت۔ ص 201۔ عمر اچھروی)

14۔ ترجمہ: پکار علی کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انہیں اپنا مددگار پائے گا، مصیبتوں میں یا علی، یا علی، یا علی۔ (الامن العلی۔ ص 12,13۔ احمد رضا)

15۔ میرے لیے یہی پانچ ہستیاں ہیں جن کے وسیلہ میں جلانے والی آفتوں کو بجھاتا ہوں وہ پانچ حضور، علی، فاطمہ، اور انکے دو بیٹے ہیں۔ (فتوی رضویہ ج 6۔ ص 187)

16۔ بے شک نبی ﷺ اللہ کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور ﷺ کے دست قدرت کے فرمانبردار اور زیر حکم ارادہ و اختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے (فتاویٰ افریقہ ص 119 احمد رضا)

17۔ رسول اللہ کو پوری خدائی قوت دی گئی ہے۔ جب ہی تو خدا کی طرح مختار کل ہیں اور نائب کل۔ (شرح استمداد۔ ص 6)

18۔ حضور گناہ بخشتے ہیں۔ (الامن والعلی۔ ص 54۔ احمد رضا)

19۔ اس طرح اپنے مقبول انسانوں کے سپرد بھی عالم کا انتظار کیا ہے۔ اور انکو اختیارات خصوصی عطا فرمائے۔ (جاء الحق۔ ص 205۔ احمد یار)

20۔ دنیا و آخرت کی ہر چیز کے مالک حضور ﷺ ہیں سب کچھ ان سے مانگو، عزت مانگو، ایمان مانگو، جنت مانگو اللہ کی رحمت مانگو۔ (رسائل نعیمیہ۔ ص 146۔ احمد یار نعیمی)

21۔ خدا جسکو پکڑے چھڑائے محمد محمد جس کو پکڑیں نہیں چھوٹ سکتا۔

(رسائل نعیمیہ۔ ص 164۔ احمد یار نعیمی)

مسئلہ مختار کل کا رد بریلوی قلم سے

1۔ اللہ اکبر حاکم حقیقی پاک ہے اس سے کہ کسی سے توسل کرے، وہی اکیلا حاکم ہے، اکیلا خالق، اکیلا مدبر ہے۔ سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔
(احکام شریعت۔حصہ 3۔ص 35۔احمد رضا)

2۔ تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا
تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
(حدائق بخشش۔حصہ 1۔ص 32)

3۔ رسول اکرم اپنے چچا ابو طالب کے واسطے یہی چاہتے تھے کہ وہ اسلام لاویں اور ظہور میں ایسا نہ آیا جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب نبی کو کل اختیار نہیں تو ولی کو کسی طرح ہو۔
(مکتوبات طیبات۔ص 127۔پیر مہر علی)

4۔ خدا جو چاہے کرے کوئی اس سے سوال کرنے والا نہیں کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ فاعل مختار ہے **یفعل مایشاء و یحکم ما یرید** اور بندے جو کچھ کریں ان سے سوال ہوگا۔
(ملفوظات۔حصہ 4۔ص 93۔احمد رضا)

5۔ کلی اختیارات مکمل علم غیب پر خدائی دارومدار ہے۔ (مواعظ نعیمیہ حصہ 2 ص 265 احمد یار)

6۔ خواجہ غلام فرید سے کسی نے بارش کی دعا کے لیے عرض کیا تو فرمایا میں تو بہت چاہتا ہوں لیکن سب چیز خدا کے اختیار میں ہے۔ (مقابیس المجالس۔ص 808)

7۔ نہ حصول خیر کسی کے ہاتھ میں ہے اور نہ دفع ضرر کسی کے اختیار میں جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ (مہر منیر۔ص 273۔پیر مہر علی شاہ)

8۔ تقدیر مبرم انبیاء کی دعا خصوصیہ سے بھی نہیں ٹلتی۔
(تفسیر نعیمی۔ج 16۔ص 273۔اقتدار احمد نعیمی)

9۔ اے محمد ﷺ یہ ضروری نہیں ہے کہ جسکو تم دوست رکھو وہ ہدایت پر آجائے بلکہ یہ امر خدا کے اختیار میں ہے جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ (شرح کبیر۔ص 103۔عبدالمالک)

10۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا کہ میں تمہارے لیے استغفار کروں گا

اب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (توبہ۔آیت نمبر ۱۱۳) نازل فرما کر ممانعت فرمادی۔
(خزائن العرفان۔ص 265۔نعیم الدین مراد آبادی)

11۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان (والدہ) کے لیے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی گئی۔ (خزائن العرفان۔ص 265۔نعیم الدین)

12۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انہیں عذاب سے غرق نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا، تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو قبول نہیں ہوا۔ (خزائن العرفان۔ص 175۔انعام۔آیت 65۔نعیم الدین)

13۔ جو کرامات از قبیل احوال کیفیات ہیں ان میں نبی اور ولی کے کسب اور اختیار کا دخل نہیں ہوتا۔ (مقالات سعیدی۔ص 260۔غلام رسول سعید)

14۔ الحدیث: اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھا۔ (فتاوی رضویہ ج 15۔ص 686۔احمد رضا)

15۔ الحدیث: میں پہاڑ کو سونا بنانے یا خلق اشیاء پر قدرت نہیں رکھتا۔
(مواعظ نعیمیہ۔حصہ دوئم۔ص 262۔احمد یار نعیمی)

16۔ وہ عذاب جس میں تم جلدی کر رہے ہو میرے قبضے واختیار میں ہوتا تو اب تک میرا تمہارا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ تمہارا کام ختم ہو چکا ہوتا۔ (تفسیر نعیمی ج ۷۔ص ۵۰۷۔احمد یار نعیمی)

17۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا حکم الٰہی کے خلاف نہ ہوگا مجھے ترمیم کا کوئی اختیار نہیں۔
(اوراق غم۔ص 7۔ابوالحسنات قادری)

18۔ اللہ کا غیر دینے پر قادر ہے نہ روکنے پر۔ دفع ضرر پر قادر ہے نہ تحصیل نفع پر کیونکہ وہ تو اپنی جانوں کے لیے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں۔
(اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت۔ص 94۔نصیر الدین نصیر)

19۔ الحدیث: اے فاطمہؓ اگر تم نے ایمان قبول نہ کیا اور رب کا ارادہ ہو گیا کہ تم پر عذاب آئے تو میں رب کے مقابلے میں تم سے کسی معصیت کو دفع نہیں کر سکتا۔

ب (رسائل نعیمیہ۔ ص 171۔ احمد یار نعیمی)

20۔ اور اکثر آدمی تم (محمد ﷺ) کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے۔

(سورہ یوسف نمبر 103۔ کنز الایمان۔ احمد رضا خان)

21۔ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (الرعد۔ نمبر 36۔ کنز ایمان احمد رضا)

22۔ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے۔

(النحل۔ نمبر 37۔ کنز الایمان۔ احمد رضا)

23۔ بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو۔ ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے۔ (القصص۔ نمبر 56۔ کنز الایمان۔ احمد رضا)

19. مسئلہ حاضر وناظر کی حقیقت

مسئلہ حاضر وناظر پر علماء دیوبند کا عقیدہ

حاضر وناظر اس ذات کے لیے استعمال ہوتا ہے جسکا وجود کسی خاص جگہ میں نہیں بلکہ وقت ساری کائنات کو محیط ہو اور کائنات کی ایک ایک شئے کے تمام حالات اول تا آخر اس کی نظر میں ہوں۔ اور یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کے ہی شایانِ شان ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ آپ ﷺ روضہ اطہر میں استراحت فرما ہیں۔ اور دنیا بھر کے مشتاقانِ زیارت وہاں حاضری دیتے ہیں۔

مسئلہ حاضر وناظر قرآن کی روشنی میں

نوٹ: زیادہ تفصیل کے لیئے مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی کتاب آنکھوں کی ٹھنڈک کا مطالعہ کریں۔

1۔ اور آپ ﷺ (پہاڑ کے) مغربی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو احکام دیئے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے نہ تھے (جو اس وقت) موجود تھے۔ (سورۃ قصص۔ آیت 44)

2۔ اور نہ آپ (ﷺ) اہل مدین میں قیام پذیر تھے کہ ہماری آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنا رہے ہوں۔ لیکن ہم آپ ﷺ کو رسول بنانے والے تھے۔ (سورۃ قصص۔ آیت 45)

3۔ اور نہ آپ (ﷺ) طور کے پہلو میں اس وقت موجود تھے جب ہم نے (موسیٰؑ کو) آواز دی تھی۔ (سورۃ قصص)

4۔ اور آپ (ﷺ) تو ان لوگوں کے پاس تھے نہیں اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے۔ اور نہ آپ (ﷺ) ان کے پاس اس وقت تھے جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت 44)

5۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ ان کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جب انہوں نے اپنا ارادہ پختہ کر لیا تھا اور وہ چالیں چل رہے

تھے۔(سورۃ یوسف۔آیت 102)

6۔ پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔(سورۃ بنی اسرائیل۔آیت 1)

7۔تم لوگ مسجد الحرام میں ان شاء اللہ ضرور داخل ہو گے امن وامان کے ساتھ سر منڈاتے ہوئے اور بال کترتے ہوئے اور تمہیں اندیشہ (کسی کا بھی) نہ ہوگا۔

(سورت فتح۔آیت 27)

اللہ کا حاضر وناظر ہونا قرآن میں

8۔بریلوی حضرات کہتے ہیں اللہ کو حاضر وناظر ماننا بے دینی ہے یہ بہت برے معنی رکھتا ہے وغیرہ

9۔بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔(پ5۔نساء۔رکوع5۔پارہ22۔احزاب۔ع7) پارہ7،مائدہ،آخری رکوع۔پارہ17۔حج،رکوع2۔سباء آخری رکوع۔پارہ22،احزاب،رکوع6۔پارہ،11یونس،رکوع7۔پارہ11،یونس رکوع5)

10۔اللہ ہر جگہ ہر کسی کے ساتھ ہے۔

(پارہ27،حدید،رکوع1۔۔پارہ28،مجادلہ،ع2۔۔سورہ نساء،رکوع16)

11۔اللہ ناظر وبصیر ہے(آل عمران،رکوع2۔مومن رکوع5۔بنی اسرائیل ع3۔فرقان ع2،شعراء،رکوع آخری۔ملک آخری رکوع۔فتح ع3)

12۔اللہ سمیع وبصیر ہے۔

(سورۃ نساء۔ع8،ع19۔حج ع10۔لقمان ع3۔مجادلہ ع1۔مومن ع2)

13۔اللہ سمیع وقریب ہے۔ (سباء ع6۔26ق۔ع2)

14۔اللہ سمیع وعلیم ہیں۔پورے قرآن میں 26بار

مسئلہ حاضر وناظر احادیث کی روشنی میں

1۔حضور ﷺ کی لونڈی حضرت ماریہؓ سے ان کے چچازاد بھائی حضرت مابورؓ آکر ملتے تھے منافقین نے تہمت لگادی آپ ﷺ کو بھی یقین آگیا۔آپ ﷺ نے حضرت علی کو تلوار دی اور غیرت میں آکر فرمایا کہ مابور جہاں ملے اسے قتل کردیں جب حضرت علیؓ نے حضرت مابورؓ کو پکڑا تو ان کا تہ بند کھل گیا اور وہ ننگے ہو گئے۔حضرت علیؓ نے دیکھا کہ رب نے مابورؓ کو نامرد پیدا کیا ہے۔تو حضرت علیؓ نے اسکو قتل نہ کیا اور آپ کو آکر یہ قصہ سنا دیا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''حاضر وہ چیز دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا''

(مسلم ج2۔ص368۔ابن سعد۔ج8۔ص215۔مسند احمد۔ج ا۔ص83)

2۔الحدیث:تم تو اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا دیکھنے والا ہے اور جو تمہارے ساتھ ہے اور تم سے تمہارے اونٹ کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (صحیح بخاری۔۔صحیح مسلم)

3۔حضرت عبداللہ بن معاویہؓ نے حضور ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کسی شخص کا اپنے نفس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟فرمایا:اس بات کا یقین ہو کہ انسان جس جگہ بھی ہو اللہ اسکے ساتھ ہے۔ (ترجمان السنۃ۔جلد2۔حدیث نمبر507)

4۔الحدیث:سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو اس بات کا یقین رکھے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہے تو جہاں بھی ہو۔(رواہ طبرانی۔ترجمان السنۃ۔جلد2۔حدیث508)

5۔حضور ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے

''اے اللہ تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل وعیال کا خلیفہ ہے۔

(صحیح مسلم۔ابوداؤد۔مسند احمد۔نسائی۔ترمذی۔موطا مالک)

6۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اسکو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے(بیہقی)

7۔حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین

میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں (نسائی)

8۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے (ترغیب)

9۔ حضرت انس حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اسکے بدلہ میں اس کے لیے دعا ہوں اور اسکے علاوہ اسکے لیے دس 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

10۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔ جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اسکا اور اسکے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو کہ فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ (مشکوۃ)

عقیدہ حاضر وناظر پر عقلی دلائل

1۔ اگر اللہ کے رسول ﷺ ہر وقت ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو پھر روضہ رسول پر حاضری دینے کی کیا ضرورت ہے؟

2۔ اگر نبی ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو روضہ رسول وقبر مبارک کی کوئی خاص حیثیت باقی نہیں رہتی (استغفر اللہ)۔

3۔ بریلوی نعت پڑھتا ہے میرے آقا آؤ کہ مدت ہوئی ہے تیری راہوں میں اکھیاں بچھاتے بچھاتے۔ حیرت ہے کہ ہر جگہ حاضر وناظر بھی مانتے ہو اور پھر آقا کو بلاتے بھی ہو

4۔ دعوت اسلامی والے کہتے ہیں" سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ۔ حیرت ہے ایک طرف حاضر وناظر مانتے ہو اور دوسری طرف نبی ﷺ کو گھر آنے کی دعوت بھی دیتے ہو۔

5۔ اگر نبی ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو ہجرت کی کیا ضرورت تھی؟

6۔ اگر نبی ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو پھر صاحب معراج کا لقب کی کیا حیثیت باقی رہی۔

7۔ سوال: بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ نبی ﷺ کو حاضر وناظر ہونے کی کیا ضرورت یا کیا مقصد ہے؟

بریلوی عقیدہ حاضر وناظر

1۔ ہر جگہ میں حاضر وناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔ (جاء الحق۔168۔احمد یار نعیمی)

2۔ خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے، ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے۔
(جاء الحق۔ص169)

3۔ اللہ کے لیے لفظ حاضر وناظر کا استعمال بہت برے معنی رکھتا ہے۔
(فتاوی رضویہ۔ج6۔ص157،132۔احمد رضا)

4۔ اللہ کے لیے اس لفظ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔
(فتاوی رضویہ۔ج6۔ص384)

5۔ اللہ کے لیے لفظ حاضر وناظر کے استعمال سے منع کیا ہے۔
(فتاوی رضویہ۔ج14۔ص688،640)

6۔ تحقیق سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ بغیر تاویل کے اللہ تعالی کو حاضر وناظر کہنا جائز نہیں۔ (تسکین الخواطر۔ص7۔احمد سعید کاظمی)

7۔ لفظ حاضر اپنے حقیقی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالی کی شان کے ہرگز لائق نہیں۔
(تسکین الخواطر۔ص4۔احمد سعید کاظمی)

8۔ نبی علیہ السلام نہ کسی سے دور ہیں اور نہ کسی سے بے خبر۔
(خالص الاعتقاد۔ص39۔احمد رضا)

9۔ نبی کریم ﷺ تمام دنیا کو اپنی نظر مبارک سے دیکھ رہے ہیں۔
(تسکین الخواطر مسئلۃ الحاضر والناظر۔ص90۔احمد سعید کاظمی)

10۔ نبی ﷺ ہر آن ہر مقام پر حاضر وناظر ہیں۔
(تسکین الخواطر مسئلۃ الحاضر والناظر۔ص5۔احمد سعید کاظمی)

11۔ حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، نیتوں ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور سب حضور ﷺ پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں (خالص الاعتقاد۔ ص39۔ احمد رضا)

12۔ نبیؐ حاضر و ناظر ہیں اور دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا آپ ﷺ ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہے ہیں آپ ﷺ ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ (انوار رضا۔ ص246)

13۔ حضور ﷺ، آدم علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ کے جسمانی دور تک کے تمام واقعات پر حاضر ہیں۔ (جاء الحق۔ ص163۔ احمد یار)

14۔ کوئی مقام اور کوئی وقت حضور ﷺ سے خالی نہیں
(تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاظر والناظر۔ احمد سعید کاظمی۔ ص85)

15۔ سید عالم ﷺ کی قوت قدسیہ اور نور نبوت سے یہ امر بعید نہیں کہ آنِ واحد میں مشرق و مغرب، جنوب و شمال، تحت و فوق، تمام جہات و امکنہ بعیدہ متعددہ میں سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت و برکت سرفراز فرمائیں۔
(تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر۔ ص18۔ احمد سعید کاظمی)

16۔ اولیاء اللہ ایک آن میں چند جگہ ہو سکتے ہیں اور ان کے بیک وقت چند اجسام ہو سکتے ہیں۔ (جاء الحق۔ ص150۔ احمد یار)

17۔ احمد رضا سے سوال کیا اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں۔
ج: اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ ص113)

18۔ نبی ﷺ کی روح کریم تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔
(خالص الاعتقاد۔ ص40۔ احمد رضا)

19۔ حضور ﷺ کی نگاہ پاک ہر وقت عالم کے ذرہ ذرہ پر ہے اور نماز، تلاوت، قرآن، محفل

میلاد شریف اور نعت خوانی کی مجالس میں اسی طرح صالحین کی نماز جنازہ میں خاص طور پر اپنے جسم پاک سے تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (جاء الحق۔ احمد یار۔ ص155)

20۔ حضور زوجین کے جفت کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں۔
(مقیاس حنفیت۔ ص291۔ محمد عمر اچھروری)

21۔ جس جگہ کوئی زنا کرتا ہے۔ جس جگہ کوئی رشوت حاصل کر رہا ہے جس جگہ کوئی شراب نوش کر رہا ہے جس جگہ کوئی بدکاری کر رہا ہے یا خلوت میں بدفعلی کر رہا ہے یا چوری کر رہا ہے حضور ﷺ اس کے شاہد ہیں حضور ﷺ مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ (تفسیر اسرار البیان ص23)

22۔ جب رب نے گمراہ شیطان کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم جو سارے عالم کے ہادی پس انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا۔
(تفسیر نو العرفان۔ احمد یار گجراتی۔ پارہ 8۔ رکوع 9)

23۔ چاند سورج ہر جگہ موجود ہے اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت (یعنی ہر جگہ ہونا) خدا کی کہاں ہوئی اور تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد (بریلوی حضرات) تو زمین کی ہر جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک و کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔
(انوار ساطعہ۔ ص5152۔ عبد السمیع رامپوری)

24۔ ابلیس اپنے مقام سے ہی تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے۔۔۔ سو یہ بات عقلاً بھی بعید نہیں کہ نبی اکرم اپنے مقام سے ہی سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔
(تنویر الخواطر۔ ص115)

25۔ السلام علیک ایھا النبی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی جس طرح اللہ کو حاضر و ناظر جانے اسی طرح محبوب ﷺ کو۔ (تفسیر نعیمی۔ ص58۔ احمد یار نعیمی)

26۔ بعض کا خیال ہے کہ حضور صرف روح کے ساتھ حاضر و ناظر ہیں۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے

بلکہ سید دو عالم ﷺ اپنے حقیقی جسم مبارک کے ساتھ حاضر و ناظر ہیں۔

(کشکول اویسی۔ص 272۔فیض احمد اویسی)

27۔ حضور ﷺ ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں۔ تعظیم کے واسطے قیام نہ کرنے والا کافر ہے۔

(غایۃ المرام۔ص 55۔احمد رضا خان)

28۔ اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار دعوت قبول کر سکتے ہیں۔

(ملفوظات ج۔ا۔ص 127 احمد رضا)

29۔ اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں ۱۰ ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں اور نبی کریم کی روح کریم تو تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

(خالص الاعتقاد۔ص 40۔احمد رضا۔ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ج 1۔ص 113)

غیر نبی بھی حاضر ناظر (بریلوی حضرات کا عقیدہ)

30۔ ابو الفتح ایک ہی وقت میں کئی لوگوں کے گھر پر کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے آپ نے سب کے مکان پر کھانا کھایا اور سب کو راضی کیا اور ہر شخص یہی سمجھتا رہا کہ حضرت صرف میرے مکان پر تشریف فرما ہیں۔ (واقعہ اختصار کے ساتھ) (مقابیس المجالس۔ص 522)

31۔ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ج 1۔ص 128۔احمد رضا)

32۔ کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ (واقعہ اختصار کے ساتھ)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ص 113)

33۔ رمضان میں 70 الگ الگ لوگوں نے اپنے گھر میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی ایک ہی دن دعوت کی اور شیخ نے ہر ایک کی دعوت قبول کر کے ان کے گھر گئے ان میں سے ہر ایک کے ہاں ایک ہی وقت میں کھانا کھایا۔ (واقعہ اختصار کے ساتھ)

(تفریح الخاطر۔ص 87-86)

34۔ سید احمد کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی

کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال دی تھی۔ عرض کیا حضور کو کیسے علم ہوا۔ فرمایا وہ سو رہی تھی، کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا۔ تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ج 2۔ص 56۔احمد رضا)

مسئلہ حاضر و ناظر کا انکار بریلوی قلم سے

1۔ کوئی ایسا نہیں جو عرش سے لے کر تا تحت الثریٰ ہر مکان ہر زمان ہر آن میں اللہ کی طرح حاضر و ناظر ہو۔ (انوار ساطعہ۔ص 234۔عبدالسمیع رامپوری)

2۔ تمہیں چاہیے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز روزہ پر استقامت کرو۔

(مرآت العاشقین۔ص 119۔سید محمد سعید۔ملفوظات شمش الدین سیالوی)

3۔ واضح ہو کہ یا رسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشت اور ہر کار و غیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بایت حاضر و ناظر کہنا موجب شرک ہے۔ (فتاوی مسعودی۔ص 529۔پروفیسر مسعود احمد)

4۔س: اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو کہ مشائخ کی ارواح حاضر و ناظر اور ہر چیز جانتی ہیں اس بارے میں کیا فتوی ہے:

ج: ایسا شخص کافر ہے۔ (انوار شریعت۔ص 239۔مفتی محمد اسلم)

(نوٹ: یہاں پر مصنف نے حدیث پاک دور اور نزدیک سے درود پڑھنے والی نقل کی ہے)

5۔ آیئے قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا بھی جائزہ لیں۔ حاضر و ناظر اپنی ذات سے تو حق سبحانہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ بات غیر اللہ کے لیے تسلیم کرنا شرک کا سبب بن جاتی ہے۔

(فاضل بریلوی کا مسلک)۔شریعت مطہرہ کا مظہر۔ص 54۔عبدالعزیز عرضی)

6۔ ایک نعت خواں کی مجلس میں حضور اکرم ﷺ کا آنا اور جب حقہ آ جاتا تو حضور ﷺ چلے جاتے۔ (جاء الحق۔ص 155۔مفتی احمد یار)

7۔ س: کیا حضور ﷺ مسلمان کی قبر میں خود تشریف لاتے ہیں؟

ج: نہ معلوم کہ سرکار ﷺ خود تشریف لاتے ہیں یا روضہ مقدسہ سے پردہ اٹھایا

جاتا ہے شریعت نے کچھ تفصیل نہیں بتائی۔ (ملفوظات۔حصہ 4۔ص 88۔احمد رضا)

8۔ہم اس بات کے مدعی نہیں کہ آنحضرتؐ..... میں تشریف لاتے ہیں۔

(زلزلہ۔ص 92۔ارشد قادری)

9۔لفظ حاضر وناظر سے اگر حضور ونظور بالذات مثل حضور ونظور باری تعالیٰ ہر وقت ولحظہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط ومفضی الی الشرک ہے۔اہل اسلام میں یہ عقیدہ کسی جاہل واجہل کا بھی نہ ہوگا۔

(رسول الکلام۔ص 105۔مفتی دیدار علی شاہ)

10۔لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے یہ بہتان تراش مارا کہ بریلوی حضرات انبیاء کو ہر وقت عالم ماکان ومایکون مانتے ہیں ماشاءاللہ اہلسنت کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں۔

(تنویر الخواطر۔ص 21)

11۔اگر آپ ﷺ کی ذات کو علم غیب استقلالی سمجھتا ہے اور بذاتہ ہر جگہ و ہر مقام میں خداوند کریم کی مانند حاضر وناظر سمجھتا ہے تو اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

(انوار شریعت۔ص 243)

12۔پس اسی طرح یہ لوگ ہر محفل میں اس امید کھڑے ہوتے ہیں کہ آخر کبھی تو قیام موافق قدوم روح مبارک ہوجائےگا۔اگر عمر بھر ایک دن بھی موافق آپڑا غنیمت ہے۔

(برحاشیہ انوار ساطعہ۔ص 224۔عبدالسمیع)

13۔انبیاء وصالحین کو ہر وقت ہر لحظہ میں حاضر وناظر نہ سمجھا جائے (انوار شریعت ص 91)

14۔اگر روح مبارک جسم اقدس کے علاوہ کسی اور مقام پر ہو تو حضور ﷺ کی فضیلت پہلے سے کم ہوجائیگی۔

(مقالات کاظمی ج 2۔ص 166۔احمد سعید)

15۔لفظ حاضر وناظر سے اگر حضور ونظور بالذات مثل باری تعالیٰ ہر وقت ولحظہ مراد ہے تو یہ عقیدہ غلط معنی الی الشرک ہے۔

(رسائل میلاد محبوب ص 152)

16۔حدیث شریف : کاش میں دیکھتا اپنے بھائیوں کو۔ (نور علی نور۔ص 23)

20. کنزالایمان کا تعاقب

﴿ماخوذ از مطالعہ بریلویت جلد دوم﴾

کنزالایمان ترجمہ قرآن نہیں

مولوی احمد رضا خان کی زندگی بھر کی جدوجہد یہ رہی کہ جہاں تک ہوسکے بڑے محدثین دہلی حضرت شاہ ولی اللہ کی اولاد واحفاد سے دینی اعتماد اٹھالیا جائے یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس وقت تک مسلمانوں میں اسی خاندان کے تراجم زیادہ رائج تھے ،مولوی احمد رضا خان نے ان تراجم کے بالمقابل ایک مختلف ترجمہ لانے کی سوچی اور کنزالایمان کے نام سے ایک نیا ترجمہ لکھا۔۔۔یہ ترجمہ ہے یا تفسیر؟ یہ بات ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی۔اسے دیکھیں تو یہ نہ ترجمہ ہے اور نہ تفسیر، جب سے شائع ہورہا ہے مولوی نعیم الدین کے تفسیری حاشیہ کے ساتھ یا مولوی احمد یار صاحب کے تفسیری حاشیہ کے ساتھ اس سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تفسیر نہیں ورنہ اس پر تفسیری حواشی لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔پھر جب ہم اسے ترجمہ کہتے ہیں تو اس میں ایسے الفاظ بھی ملتے ہیں جو عربی متن میں سرے سے ہے ہی نہیں ،سو اسے ترجمہ کہنا بھی خاصہ مشکل ہے اس میں ترجمہ کی کوئی اور ادا نظر آتی۔۔۔نہ اردو الفاظ اصل عربی سے کچھ مناسب معلوم ہوتے ہیں۔

بریلویوں نے اس مشکل سے تنگ آ کر لفظی ترجمے اور بامحاورہ ترجمے کے علاوہ ایک تیسری قسم نکالی ہے۔۔۔وہ کیا ہے؟ تفسیری ترجمہ ہم اسے بھی ترجمے کی ایک قسم سمجھ لیتے اگر اس پر تفسیری حواشی نہ ہوتے کہ یہ ترجمہ تفسیری ترجمہ قرار پائے اور تفسیروں سے بے نیاز کردے۔

مولوی احمد رضا خان نے قواعد ترجمہ سے گریز کیوں کیا؟

بریلوی علماء نے اپنے گرد جن عقائد و مسائل کی باڑ بنا رکھی ہے اور انہیں اپنے مسلک کی ضرورت بتلاتے ہیں، قرآن پاک میں ان کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا مولانا احمد رضا خان اس صورتحال سے بہت تنگ تھے۔ بخلاف اس کے کہ علماء دیوبند توحید و رسالت کے باب میں جو کچھ کہتے وہ مضمون الفاظ قرآن میں صریح مل جاتا ۔ بشریت انبیاء، علم غیب کا خاصہ باری تعالی ہونا، اللہ نے کسی مخلوق کو مختار کل نہیں بنایا ،صرف خدا کی ذات قدیم ہے باقی سب حادث ہیں، شفاعۃ النبی باذن اللہ ہوگی کوئی مخلوق از خود شفاعت کا اختیار نہیں رکھتا واجب الوجود اور ممکن الوجود کے درمیان کوئی واسطہ نہیں وغیرہ و ھذا مضامین بہت آسانی سے قرآن میں تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ بریلوی علماء قرآن کریم کے اس انداز وضاحت اور توحید کی اس نکھری شان سے بہت پریشان تھے، مولانا احمد رضا خان نے ہمت کی اور ایک ایسا ترجمہ سامنے لے آئے جو الفاظ قرآن سے ہٹ کر ایک نئی راہ قائم کرتا تھا۔ یہی بریلویت ہے۔

کنز الایمان کی حقیقت

اردو تراجم میں ''کنز الایمان'' میں تحریف سب سے زیادہ کارفرما ہے ،مولوی احمد رضا خان نے اپنے الفاظ اس بے دردی سے قرآن کریم میں بڑھائے ہیں کہ قرآن پاک کی پوری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کنز الایمان ترجمہ ہے یا نہیں

خدائی کلام میں تشکیک نہیں

ترجمہ قرآن میں جو بات کہی جاتی ہے وہ خدا کی طرف سے کہی جاتی ہے کیونکہ یہ اسی کا کلام ہے سو اس میں کوئی پیرایہ بیان ایسا نہ ہونا چاہئے کہ کہنے والا شک میں مبتلا ہوجائے کہ بات یوں ہے یا یوں ہے۔ کلام الٰہی میں اگر کوئی ایسا لفظ نظر آئے جسکے کئی معنی

ہوں تو مراد خداوندی اس میں یقیناً کوئی ایک معنی ہونگے۔ گو لغت میں وہ لفظ کئی معنی میں آتا ہو مگر قرآن کریم میں دو متوازی معنی لانا شان خداوندی کو نظر انداز کرنا ہے۔ اس کے شان کے لائق نہیں کہ وہ ایک موضوع میں کسی لفظ کو یا کے ساتھ بیان کرے۔

مولوی احمد رضا خان کو دو دو ترجمے کرنے کا شوق

کتنے مقامات ہیں جہاں مولوی رضا خان صاحب ایک ترجمہ نہیں کر سکے بین السطور دو دو لفظ لا رہے ہیں اور یا۔۔یا۔۔۔کے حروف لا کر دبی زبان سے گنگنا رہے ہیں:

نہ یہ کہتے ہی بنتی ہے نہ وہ کہتے ہی بنتی ہے
رہیں اپنی جگہ دونوں عبارت اس سے بجتی ہے

اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ ''اے اولاد اسرائیل ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی وہ تم پر برا عذاب ڈھا رہے تھے تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے۔۔۔اس پر اللہ تعالی نے فرمایا: وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم (پ ا سورہ بقرہ ع ٦) اور اس میں آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بڑی (شیخ الہند) اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا انعام (مولوی احمد رضا) عربی میں بلاء ابتلاء آزمائش کے معنی میں ہے مبتلاء کے معنی ہے آزمائش میں آیا ہوا اللہ تعالی محنت اور نعمت دونوں میں آزماتے ہیں۔ بچوں کو ڈرانے کیلئے بڑی بلا، ڈائن اور چڑیل وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جب کہا جاتا ہے وہ بڑی بلا ہے تو یہاں بلا کا عربی لفظ ملحوظ نہیں ہوتا جس کے معنی آزمائش کے ہیں مولانا احمد رضا خان قرآن کریم کے الفاظ وفی ذالکم بلاء میں بچوں والی بڑی بلا نظر آئی تو وہی ترجمہ کر دیا پھر جب شبہ ہوا تو لفظ رضی اللہ عنہا علیہ ﷺ ھا دیا ایک لفظ کا ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر کے ترجمے میں اور حضرت شیخ الہند کے ترجمے میں ایک ہی تھی۔ مولوی

رضا خان صاحب نے دو ترجمے ایک ہی لفظ کے یا کے ساتھ پیش کر کے اپنے تذبذب اور پریشانی کا کھلا اقرار کیا ہے۔ اگر کسی ترجمے پر اطمینان نہیں ہوتا تو ترجمہ کرنے کیلئے بیٹھے ہی کیوں تھے؟ مولانا کو ہندوستان والی بڑی بلا لے بیٹھی اور اسی کو ترجمہ قرآن میں لے آئے۔ اور سنئے اور مولانا کے تذبذب، ان میں قوت فیصلہ کے فقدان اور ان کی الجھی ہوئی طبیعت پر سر دھنئے۔

دو دو ترجمے کرنے کی ایک اور مثال: و منهم اميون لا يعلمون الكتاب الا امانی (سورہ بقرہ ع۹) اس میں لفظ امانی قابل غور ہے یہ امنیہ کی جمع ہے اور اس کے معنی آرزو کے ہیں سو امانی کے معنی آرزو کے ہونگے۔ ترجمہ: اور بعض ان میں ان پڑھے ہیں کہ خبر نہیں رکھتے کتاب کے سوائے جھوٹی آرزووں کے (شیخ الہند) اب مولوی احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں: **اور ان میں کچھ ان پڑھ ہیں کہ جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا اپنی من گھڑت**۔ عربی کے طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ دیکھیں کہ "من گھڑت" کس عربی لفظ کا ترجمہ ہے جو مولانا احمد رضا خان نے لکھا ہے اور اگر یہ لفظ ان کا اپنا من گھڑت ہے تو آپ نے اسے "یا" کے ساتھ ایک دوسرے ترجمے کے مقابل کیوں رکھدیا۔ زبانی پڑھ لینا یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے کیا اسی ترجمے کے بل بوتے پر رضا خانی حضرات پھولے نہیں سماتے۔ اگر بریلوی حضرات کے ہاں کوئی پڑھا لکھا آدمی ہوتا تو اس ترجمے کو رد کرنے کیلئے اعلحضرت کا یہی تذبذب کافی تھا۔

دو دو ترجمے کرنے کی ایک اور واقعہ: اب ذرا آگے چلئے۔۔ دیکھئے مولانا احمد رضا خان کس طرح پہلے ترجموں سے بغاوت کر کے دو دو ترجمے کر رہے ہیں
وجعلنا كم امة وسطا لتكونو شهداء على الناس ويكون الرسول

علیکم شہیدا (پ۲ بقرہ ع۱۷) اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تا کہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا (حضرت شیخ الہند) **اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ**۔ (مولوی رضا خان بریلوی) یہاں صحابہ کرامؓ کیلئے بھی گواہ کا لفظ ہے اور حضور ﷺ کیلئے بھی گواہ کا لفظ ہے بریلویوں کو یہاں ایک بڑی مشکل پیش آئی ہے وہ گواہ سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا مراد لیں تو تمام صحابہ کرامؓ کو بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا پڑتا اور اگر گواہی میں ہر جگہ کا حضور و نظور ضروری نہ ہو تو ان کا حضور ﷺ کیلئے ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کا تصور بالکل ہی ناپید ہو جاتا۔ مجبورا انہوں نے حضور ﷺ کیلئے گواہ کے ساتھ ایک اور لفظ کی ضرورت محسوس کی اور گواہ سے پہلے نگہبان کا لفظ بڑھا دیا۔

ترجمے کا طالبعلم یہاں پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جب قرآن کریم میں لفظ ایک ہے شہید کہ ہو رسول تم پر گواہی دینے والا تو ترجمے میں یہ دوسرا لفظ نگہبان کہاں سے آگیا اور اگر یہ لفظ نگہبان شہید کا ترجمہ تھا تو پھر آگے دوسرے ترجمے کی کیا ضرورت؟

ڈبل ترجمے کی چند مزید مثالیں

(۱) البقرہ نمبر 61 میں "مصرا" کا ڈبل ترجمہ کیا ہے۔ مصر یا کسی شہر
(۲) البقرہ نمبر 147 یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔
(۳) البقرہ نمبر 233 ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچے سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر دے اپنے بچے کو اور نہ اولاد والد اپنی اولاد کو۔
(۴) البقرہ نمبر 282 نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ
(۵) اعراف نمبر 133 گھن یا کلنی یا جوئیں

کنزالایمان میں بھاری بھرکم الفاظ کی غلظت

احمد رضاخان نے مفردات کے ترجمے میں بھی یہ محنت کی کہ پہلے تراجم کے شستہ الفاظ کو چھوڑ کر بھاری اور سخت الفاظ پسند کیے ''تم ان پر کروڑے'' نہیں ان الفاظ پر غور کیجئے اور احمد رضاخان کی غلظت پسندی پر داد دیجئے لیجئے ٹینٹ بھی آ گئے ا جعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا (پ ۷ الانعام ع ۲) اور ہم نے ان کے دلوں پر ڈال رکھے ہیں پردے تاکہ اس کو نہ سمجھیں اور رکھ دیا ان کے کانوں میں بوجھ (شیخ الہند) اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان ٹینٹ (مولوی رضاخان) وقرا کا معنی تقریبا سب ہی مترجمین نے بوجھ کیا ہے وقار کے معنی وزن اور بڑائی کے ہیں مالکم لاترجون للہ وقارا (پ ۲۹ سورہ نوح) احمد رضاخان نے اس کا ترجمہ ٹینٹ کیا ہے وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کانوں میں ٹینٹ لگے ہیں کہ ہدایت ان کے اندر نہیں اترتی ۔۔غور کیجئے کانوں میں بھی کبھی ٹینٹ لگے ہیں۔مولانا کا عجیب ذوق ترجمہ ہے مفردات میں کیسے بے محل خیمے لگا رہے ہیں۔

مفردالفاظ کیلئے بے ڈھب معنی:

ربوہ کا معنی ہے بلند جگہ اور ٹیلے کے ہیں قرآن کریم میں الی ربوۃ ذات قرار و معین (پ ۱۸ سورہ المومنین ع ۳) وارد ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اونچی جگہ جو ٹھہرنے کے قابل اور شاداب بھی تھی۔اللہ فرماتے ہیں ان کی کہاوت جو اپنے مال میں سے اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل کو جماتے ہیں،اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچے ٹیلے پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو وہ دگنا پھل لایا،اگر زور کا پانی نہ ملے تو اسے اوس ہی کافی ہے اس میں ان الفاظ کا ترجمہ ملاحظہ ہو: کمثل جنۃ بربوۃ جیسے باغ اگا ہو بلند زمین پر۔جیسے ایک باغ ہے بلند زمین پر (شیخ الہند) فاضل

بریلوی نے اسکا ترجمہ غلط کیا ہے تاہم اس غلط ترجمے میں لفظ بھوڑ پر غور فرمائیں۔علمی اردو لغات میں اس کے معنی یہ لکھے ہیں ریتلی زمین جس پر کچھ نہ اُگ سکے ریگستان (علمی اردو لغات ص ۲۸۳) غور کیجئے مولوی احمد رضاخان نے کنز الایمان میں ربوہ کیلئے کس لفظ کا انتخاب کیا ہے۔جس آیت کے ترجمے میں اس لفظ بھوڑ کو جگہ دی ہے اس آیت کا مضمون ہی بھوڑ کی کھلی تردید ہے۔معلوم نہیں مولانا صاحب کو اس انتہائی ثقیل ترجمے سے کیا ملا۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں چوپایوں کی تخلیق اور ان کے فوائد کا عجیب نقشہ کھینچا ہے ولکم فیھا جمال حین تریحون و حین تسرحون و تحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس (سورہ نحل ع ۱ پارہ ۱۴) اور تم کو ان سے عزت ہے جب شام کو چرا لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو اور اٹھا لے چلتے ہیں بوجھ تمہارے ان شہروں تک کہ تم نہ پہنچتے وہاں مگر جان مار کر (شیخ الہند) یہاں الا بشق الانفس کا ترجمہ لائق غور ہے جان مار کر کام کرنے سے مراد اس کیلئے زحمت شاقہ اٹھانا ہے مفردات امام راغب میں ہے الا بشق الانفس الشقۃ وہ منزل مقصود جس تک بہ مشقت پہنچا جائے قرآن پاک میں ہے بعدت علیھم الشقۃ (سورہ توبہ ع ۵)۔اب ذرا اعلحضرت کا اعلی ترجمہ ملاحظہ ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لیجاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے **مگر ادھ مرے ہوکر**۔بشق الانفس کا ترجمہ ادھ مرے کتنا بھاری ترجمہ ہے جان مارنا جان کاہی اور جانفشانی کے ترجمے چھوڑ کر ادھ مرے سے ترجمہ کرنا مترجم کے ادھ مرے ہونے کی حالت کا پتہ دیتا ہے۔معلوم نہیں علم و بصیرت کے اس فقدان سے یہ لوگ ترجمہ قرآن کی کیوں جسارت کرتے ہیں کنز الایمان کتنا بھونڈا ترجمہ ہے ملاحظہ ہو: زمین ہمارا بچھونا ہے اور آسمان چھت یہ بات آپ پہلے سے سنتے چلے آرہے ہیں قرآن کریم میں بھی اسے

دہرایا گیا ہے الذی جعلم لکم الارض فراشا والسماء بناء و انزل من السماء ماء اور جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اتارا آسمان سے پانی (شیخ الہند) وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی (حکیم الامت)۔ اب ملاحظہ ہو مولوی رضاخان صاحب کا ترجمہ: **وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو عمارت بنایا۔** آسمان کو چھت کہنے کے بجائے عمارت کہنا ایک نیا ترجمہ ہے اردو میں عمارت کا لفظ ان معنوں میں نہیں آتا۔

الفاظ کے غلط ترجمے کی ایک اور مثال: سیصلی نارا ذات لھب (سورہ تبت) اب پڑے گا لپٹیں مارتی آگ میں (شیخ الہند) **اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں** (مولوی رضاخان صاحب) صلی کے معنی آگ جلانے کے ہیں صلی بالنار آگ میں جلا تصلیة جحیم جہنم میں ڈالنا (الواقعہ) اصلوھا الیوم آج آگ میں جاؤ وغیرہ صلی کے معنی دھنسنے دھنسانے کے نہیں ہیں مولوی صاحب موصوف کو غالبا اس کے معنی معلوم نہ تھے ورنہ وہ یہ ترجمہ دھنستا نہ کرتے۔ بعض بریلوی صاحبان اس کو کاتب کی غلطی کہہ کر ٹال دیتے ہیں یہ ہرگز درست نہیں کیونکہ یہی معنی انہوں نے ایک دوسری جگہ میں کئے ہیں و تصلیة جحیم اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا۔

الفاظ کے غلط ترجمے کی ایک اور مثال:

واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم (پارہ دوم بقرہ ع ۲۴) اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو آمادہ کرے اس کو غرور گناہ پر سو کافی ہے اس کو دوزخ (شیخ الہند) **اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ایسے کو دوزخ کافی ہے** (مولوی خانصاحب بریلوی) عزت کا

ترجمہ بڑائی اور غرور کے تو سمجھ میں آتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ غرور اور بڑائی انسان کو گناہ تک لیجاتے ہیں لیکن ضد سے گناہ کرنا اور عزت کا ترجمہ ضد سے کرنا اور فحسبه میں فا کے ترجمے کو بلاوجہ چھوڑنا کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا۔

مولوی صاحب عَبْد اور عَبَدَ میں فرق نہ کر سکے

عَبْد اسم ہے (بندے اور غلام کو کہتے ہیں) اور عَبَدَ فعل ہے عبد کے معنی ہے اس نے بندگی کی قرآن کریم میں ہے جعل منهم القردة والخنازير و عبد الطاغوت (مائدہ ع ۹) اور ان میں سے بعضوں کو بندر کر دیا اور بعضوں کو سور اور جنہوں نے بندگی کی شیطان کی (حضرت شیخ الہند) **اور ان میں سے کر دئے بندر اور سور اور شیطان کا پجاری** (احمد رضاخان) افسوس احمد رضاخان عبد اور عبد میں فرق نہ کر سکے عبد کی جگہ عبد کا معنی کر دیا۔

اطاعت کے معنی خوشی کرنا:

اطاعت کے معنی بات کرنا اور پیروی کرنا ہے کسے معلوم نہیں۔ نہیں معلوم تو احمد رضاخان کو کہ وہ اس کے معنی خوشی کرنے کے کرتے ہیں لو یطیعکم فی کثیر من الامر (الحجرات) اگر وہ تمہاری بات مان لیا کریں بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے (شیخ الہند) بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو (مولوی رضاخان صاحب) خوش کرنا کس لفظ کا معنی ہے کیا اس مادے نے باب افعال میں کہیں یہ معنی دیا ہے۔ کیا بریلویوں میں کوئی پڑھا لکھا آدمی نہیں جو اس کا ثبوت فراہم کرے۔

اصلحو کا نیا ترجمہ آپا سنبھالا:

الا الذین تابوا من بعد ذالك و اصلحو فان الله غفور رحیم

(آل عمران ع ۹) مگر جنھوں نے توبہ کی اس کے بعد اور نیک کام کئے تو بے
شک اللہ غفور رحیم ہے (ترجمہ شیخ الہند) مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کی اور
آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (مولوی رضا خان) اصلحو کا ترجمہ آپا
سنبھالنا بریلویوں کے ہاں مجددانہ ترجمہ کہلاتا ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ
فرمائیں مطالعہ بریلویت جلد دوم)

ترجمہ قرآن میں اپنی قیدیں لگانا

جس شخص نے حج اور عمرہ دونوں ادا کر دیئے قران کی صورت میں یا تمتع کی
صورت میں اس کے ذمہ قربانی، دم قران یا دم تمتع ہے اور اگر کوئی ایسا غریب ہو کہ
قربانی نہ دے سکے تو اس کے ذمہ دس روزے ہیں تین ایام حج میں اور سات جب وہ
حج سے فارغ ہو کر واپس لوٹے جہاں چاہے یہ روزے رکھ لے سفر میں رکھ لے کسی اور
شہر جانا ہو وہاں رکھ لے ہر طرح سے گنجائش ہے مگر ذرا اب اعلحضرت کا کمال ملاحظہ
ہو فمن لم یجد فصیام ثلثه ایام **پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھے حج کے
دنوں میں اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے** ۔ (مولوی احمد
رضا خان) جناب یہ اپنے گھر پہنچنے کی قید کہاں سے آ گئی کیا وہ واپس لوٹتے کسی اور جگہ
میں نہیں رکھ سکتا گھر نہ بھی لوٹے حج سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ میں رہے تو کیا وہاں یہ
روزے نہیں رکھ سکتا فقہ حنفی میں تو ہے کہ حج کے بعد کہیں بھی روزہ رکھ سکتا ہے دیکھئے
کہیں کنزالایمان آپ کو حنفی مسلک سے تو نہیں نکال رہا۔۔؟

☆ افکلما جاء کم بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم
و فریقا تقتلون (البقرہ ع ۱۱) **تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو
تمہارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تم ان میں ایک گروہ کو جھٹلاتے ہو اور**

ایک گروہ کو شہید کرتے ہو (مولوی احمد رضا خان) استکبرتم ماضی کا صیغہ ہے اس کا
ترجمہ تکبر کرتے ہو تم اور کذبتم کا ترجمہ جھٹلاتے ہو خانصاحب کے علم صرف اور
علم تفسیر کی منہ بولتی تصویر ہے یہ فاش غلطی تو اولی کا طالب علم بھی نہ کرے جس نے ارشاد
الصرف سرسری ہی پڑھی ہو۔ یہودی یہ سلوک اپنے انبیاء کے ساتھ ماضی میں کر چکے
تھے، یہ انہی وقائع کا ذکر ہے۔ تقتلون اگرچہ مضارع کا صیغہ ہے مگر یہ بھی ماضی کے معنی
میں ہے کہ یہ سب واقعات ماضی میں ہو چکے تھے۔۔ دیکھئے جلالین۔

آیت کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو شیخ الہند نے کیا ہے: پھر بھلا کیا جب پاس لایا
کوئی رسول وہ حکم جو نہ بھایا تمہارے جی کو تم تکبر کرنے لگے پھر ایک جماعت کو جھٹلایا اور
ایک جماعت کو تم نے قتل کر دیا۔ کسی ایک مفسر نے بھی یہ دعوی نہیں کیا کہ یہودی یہ کام
حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں کرتے اور انہوں نے قتل انبیاء بھی حضور ﷺ کے زمانے
میں کیا سب مترجمین نے یہاں ماضی کے صیغوں کو ماضی میں ہی ترجمہ کرتے رہے
مگر ایک خانصاحب ہیں کہ ترجمہ کرنا آتا نہیں اور ترجمہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔

یہ کس کو معلوم نہیں کہ جب شیاطین لوگوں کو جادو سکھلاتے تو وہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کا زمانہ تھا قرآن کریم میں ہے ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس
السحر (بقرہ ع ۱۲) لیکن شیطانوں نے کفر کیا سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو (شیخ
الہند) یعلمون یہاں ماضی کے معنی میں ہے اور کفروا ماضی کے بعد اس کو ذکر کیا گیا ہے
اور یہی معنی جمہور نے کیا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے کی ہے
مگر خانصاحب کی ہمت لائق داد ہے کہ جمہور سے اختلاف کرنے کی خاطر اسے
شیاطین سے حال بنا دیا کہ یہ حضور ﷺ کے زمانے کا واقعہ ہے وہ اس وقت بھی لوگوں
کو سحر سکھلاتے تھے خانصاحب کا ترجمہ ملاحظہ ہو: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو
جادو سکھاتے ہیں۔

بریلویوں کا عذر لنگ:

بریلوی کہتے ہیں کہ پچھلے ترجموں میں وہ ادب نہیں تھا اس لئے امام احمد رضا خان نے نیا ترجمہ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جو دوسرے مترجم حضور ﷺ کے حق میں بتلاتے ہیں مولوی احمد رضا خان نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اسے عام قرار دیا ولئن اتبعت اھواء ھم من بعد ما جاء ك من العلم انك اذا لمن الظالمین (پ۲ البقرہ ع۱۷) اردو تراجم کے تقابلی مطالعہ میں ہے کہ مخاطب ہر سامع ہے نہ کہ نبی ﷺ اور دلیل میں کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس قدر زجر و توبیخ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے۔ مگر یہاں تو مولوی احمد رضا خان اس خطاب کو عام قرار دے کر نکل گئے لیکن آگے جا کر مولانا کو یہ احساس بالکل نہ رہا کہ نبی معصوم جن کی نسبت سے قرآن کے صفحات بھرے ہیں جن کو طٰہٰ یٰسین مدثر جیسے القاب و ادب دیئے گئے اس کیلئے یہ سخت کلمات کیسے آ گئے وہاں خانصاحب کو یہ خیال نہ آیا مولوی احمد رضا خان بنی اسرائیل کے ترجمے میں کیوں بے نصیب رہے ولو لا ان ثبتناك لقد كدت تركن اليهم شيئا قليلا اذا لا ذقنك ضعف الحيوة و ضعف الممات ثم لا تجد لك علينا نصيرا (ع۸) **اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دوچند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے۔** اس میں کس دلیری سے خانصاحب نے مانا کہ حضور ﷺ ان کی طرف تھوڑا سا جھکنے والے تھے کہ اللہ نے آپ کو سنبھال لیا اور پھر آگے کتنے سخت الفاظ تھے اللہ نے آپ کو اس جھکنے کی پکڑ بتلائی اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو اس پر دونی عمر اور دوچند موت کا مزہ دیتے اور کوئی آپ کو بچانے والا نہ ہوتا۔ بریلوی جب اس آیت کے خانصاحب کا ترجمہ دیکھتے ہیں تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں سورہ بقرہ کی مذکور آیت پر خطاب

کو عام کی تاویل میں کرنا بالکل بھول جاتے ہیں۔ مولوی نعیم الدین مرادآبادی بھی یہاں پر نہ لکھ سکے سوائے اس کے کہ دوچند موت کا مزہ کی بجائے یہ کر دیا کہ دوچند موت کے عذاب کا مزہ۔

مولوی احمد رضا خان نے قرآن کریم کے ترجمہ نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کے کئے ہیں۔ غیب کی خبریں دینے والے کئی طرح سے ہیں اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو بھی غیب پر اطلاع دینے والے ہیں۔ اولیاء اللہ کا بھی غیب کی خبریں دی جاتی ہیں۔ کاہن اور عراف سفلی علوم کے ذریعے غیبی امور کو جان لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو ان کی خبر دیتے ہیں۔ علم نجوم اور علم جفر کے ماہر بعض امور کو قبل از وقت معلوم کر لیتے ہیں۔ اعلحضرت کے ملفوظات میں ایک غیب کی خبر رکھنے والے گدھے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ سو صرف غیب کی خبریں دینے سے نہیں کھلتا اس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے نبوت کا اقرار کیا جائے اور پھر نبی کی خبروں کو تسلیم کیا جائے۔ مولوی احمد رضا خان نے لفظ نبی کا عام ترجمہ کر کے حضور ﷺ کے مقام نبوت سے کھلے بندوں انحراف کیا ہے۔ آگے بریکٹ نہ ہوتا تو شائد کفر لازم آ جاتا۔ پہلے مترجمین نے کیا اچھا ترجمہ کیا کہ نبی کے معنی نبی ہی کیے۔ اور حق یہ ہے کہ کوئی اور لفظ اس لفظ کا حق ادا ہی نہیں کر سکتا۔

حضور ﷺ کو دوسروں سے ملانے کی جسارت

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں قرآن کریم میں اس کیلئے لفظ ''صلوۃ'' وارد ہوا ہے۔ ﷺ کے الفاظ حضور ﷺ کیلئے ہی استعمال ہوتے ہیں دوسرے مسلمانوں پر بالاستقلال صلوۃ و درود نہیں پڑھا جاتا خواص مومنین کیلئے قرآن کریم میں لفظ صلوۃ آیا تو مترجمین نے اس کے معنی رحمت کے کئے ہیں تا کہ مقام نبوت کا امتیاز باقی رہے۔ ھو الذی یصلی علیکم و ملئکته لیخرجکم من

الظلمات الی النور (سورہ احزاب آیت ۴۳) وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے کہ نکالے تم کو اندھیروں سے اجالے میں (شیخ الہند) وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے ۔۔الخ (مولوی احمد رضاخان) آپ دیکھئے مولوی رضاخان نے عام مسلمین پر بالاستقلال درود جائز کر کے کس طرح مقام نبوت کے اختصاص کو ختم کیا ہے۔

☆ وما بکم من نعمة فمن الله ثم اذا مسکم الضر فالیه تجئرون ۔اور جو کچھ تمہارے پاس نعمت سو اللہ کی طرف سے۔پھر جب پہنچے تمہیں کوئی تکلیف تو تم اس کی طرف چلاتے ہو۔جئر یجئر کا معنی گڑگڑا کر فریاد کرنے اور چلانے کے ہیں مولانا احمد رضاخان تجئرون کو جار یجیر سے سمجھ لیا جس کے معنی پناہ دینے کے ہیں اور تجئرون کا ترجمہ کیا تم اس کی طرف پناہ لیجاتے ہو۔دیکھئے کتنی کھلی غلطی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی دیہاتی زبان

☆ واستغنی الله والله غنی حمید اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے غنی و حمید۔کنز الایمان **اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا** (کس قدر بھدا ترجمہ ہے)۔

☆ جئنا بکم لفیفا ہم تم کے لے آئیں گے لپیٹ کر کے مگر کنز الایمان کہتا ہے **ہم تم سب کو گھال میں لے آئیں گے**۔کتنی بھدی زبان ہے۔

☆ وکذلك نجزی المفترین اور یہی سزا دیتے ہیں ہم بہتان باندھنے والے کو اب خانصاحب کا ترجمہ ملاحظہ ہو **اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان ہایوں کو**۔

☆ واشتعل الراس شیبا **اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا** کیا سلیس اور لطیف ترجمہ ہے۔

☆ ما سمعنا بھذا فی الملة الاخرة ان ھذا الا اختلاق ترجمہ یہ نہیں سنا ہم نے اس پچھلے دین میں اور کچھ نہیں یہ مگر بنائی ہوئی بات۔اب مولوی احمد

رضاخان کا ترجمہ دیکھئے۔**یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہیں سنی یہ تو نئی گھڑت ہے**۔گھڑت کا وزن ہی کچھ کم نہ تھا نصرانیت سب سے پچھلا دین ہے یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی

☆ عربی میں "قلی" ناراض ہونا ناخوش ہونا کے معنی میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا ما ودعك ربك وما قلی اور نہ تیرے رب نے تجھے رخصت کیا اور نہ ناخوش کیا (شیخ الہند) **تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (مولوی احمد رضاخان)** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے گو مکروہ کا لفظ خانصاحب نے نفی سے لکھا مگر ان کیلئے یہ الفاظ استعمال کرنا کیا یہ کم گستاخی ہے۔یہ کیسا عامیانہ ترجمہ ہے کسی کو یہ کہنا کہ تم بے وقوف نہیں ہو اس کی حوصلہ افزائی نہیں قرآن کریم ان الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے سو اس کا ترجمہ یہ کرنا کہ مکروہ جانا کسی طرح بھی درست نہیں بیٹھتا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو مومنوں کیلئے ذکر فرمایا ہے ذکر سے مراد نصیحت اور یادداشت ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون ہم نے اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں (شیخ الہند) وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (النحل ع ۶) **اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یادگار اتاری** (خانصاحب) خانصاحب نے ذکر کا ترجمہ یادگار غلط کیا ہے جو چیز آئندہ رائج نہ رہے ماضی ہو جائے اسے یادگار کہتے ہیں مولوی رضاخان صاحب قرآن کو یادگار بنانا چاہتے ہیں۔

☆ کسے معلوم نہیں کہ ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے عورت ایجاب کرلے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ دوسرے سے نکاح کرنے پر راضی ہے۔آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نکاح کرے تو اس میں مہر کی شرط نہ تھی۔ جو عورت آپ کے نکاح میں آنا چاہے آسکتی تھی عورتیں آپ کی نکاح میں آتیتھیں، بطور نذرانہ پیش نہ ہوتی تھیں۔ وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لك من دون المومنین (الاحزاب آیت ۵۰) اور جو عورت ہو مسلمان اگر بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اس کو نکاح میں لائے یہ خاص تیرے لئے ہے (شیخ الہند) یہاں بخشا سپردگی کے معنی میں ہے نکاح سے عورت خاوند کے سپرد ہو جاتی ہے۔ نذر کا لفظ تحفے کے طور پر کسی چیز کو پیش کرنا ہے مولانا احمد رضا خان کا ترجمہ دیکھئے: **اور ایمان والی عورت اگر اپنی جان نبی کی نذر کرے۔** مولوی صاحب موصوف کے نزدیک نذر کن معنوں میں استعمال ہوتا تھا اس کیلئے ملفوظات کا حصہ سوم دیکھئے:

وہ آپکو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا اے عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہئے فرمایا اچھا ہم نے کنیز تمکو ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہے کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار قدس کی نذر کی خادم کو اشارہ ہوا انہوں نے آپکی نذر کردی فرمایا اب دیر کا ہے کا فلاں حجرے میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مزار اس ولی سے بھی زیادہ جلدی میں تھے کہ اسے کنیز دے کر اتنی مہلت بھی نہ دینا چاہتے تھے کہ وہ اسے اپنے گھر لے جائے۔ خانقاہ شریف کے حجرے میں یہ کام بھی چلتا تھا۔۔؟؟؟۔

کنز الایمان کی پر خار وادی میں آپ سیر کر آئے ہیں جو یہاں ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا ورنہ اس کیلئے تو کئی دفتر درکار ہیں۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ کنز الایمان ترجمہ قرآن نہیں بلکہ دین میں بگاڑ پیدا کرنے اور سلف صالحین کے ترجمے سے اعتماد اٹھانے کی خطرناک سازش ہے۔ کاش کے مسلم

ممالک حفاظت دین کے جلیل مقصد کے تحت اس بین الاقوامی سازش پر غور کریں اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ اس سے بچائیں۔

کنز الایمان کی مزید موشگافیاں

☆ مولوی احمد رضا خان نے بسم اللہ میں رحیم کا ترجمہ **رحمت والا** کیا ہے جو سراسر غلط ہے اس لئے کہ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے جو رحمت والا کے لفظ سے ہرگز حاصل نہیں اور پھر خود قرآن میں رحمت کیلئے رحمۃ کا لفظ موجود ہے لہٰذا اس جگہ یہ ترجمہ کرنا قرآن کی بلاغت کے خلاف ہے شیخ الہند کا ترجمہ ہے کہ بے حد مہربان نہایت رحم والا۔۔۔ آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ کس کا ترجمہ زیادہ فصیح ہے۔

☆ مفسرین فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ میں آیت غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں غیر ماقبل علیھم کی ھم ضمیر سے بدل واقع ہو رہا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا ''راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے (شیخ الہند)۔ اس کے مقابلے میں مولوی احمد رضا خان غیر کو استثناء کے معنی میں لیتے ہیں اور ترجمہ کرتے ہیں کہ **راستہ ان کا جس پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔**

☆ و مما رزقنھم ینفقون (بقرہ ۳) کا ترجمہ خان صاحب کرتے ہیں کہ **اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔** یہاں ینفقون کا ترجمہ ''اٹھائیں'' کرنا خان صاحب کا تجدیدی کارنامہ ہے ینفقون کی نسبت جب مال کی طرف ہو تو اس کا معنی خرچ کرنا آتا ہے لیکن خان صاحب یہاں لوگوں کو خرچ کرنے کے بجائے اٹھانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ جب کہ شیخ الہند کا ترجمہ ملاحظہ ہو: اور جو روزی ہم نے روزی دی ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ کیسا شائستہ ترجمہ ہے۔

☆ والذین یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالاخرة هم یوقنون (بقرہ) کا ترجمہ کرتے ہیں کہ اور وہ کہ **ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں**۔ یہاں اگر دیگر غلطیوں کو چھوڑ دیا جائے تب بھی یہاں خان صاحب ھـــم جمع ضمیر کا ترجمہ بالکل جمعرات کا چندہ سمجھ کر ہڑپ کر گئے۔

☆ یخدعون الله والذین امنوا (بقرہ) کا ترجمہ کرتے ہیں کہ "فریب دیا **چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو**۔ یہاں مستقبل کا ترجمہ کیا ہے کہ فریب ابھی دیا نہیں دیں گے اور صحابہ کرام جلد منافقین کا شکار ہو جائیں گے اب ذرا شیخ الہند کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں: دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے۔

☆ صم بکم عمی فھم لا یرجعون (بقرہ) اس کا ترجمہ خان صاحب یوں کرتے ہیں کہ: **بہرے گونگے اندھے تو پھر وہ آنے والے نہیں**۔ صم بکم عمی کے بارے میں مفسرین لکھتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے خبر ہیں مبتداء محذوف ہے لیکن مولوی صاحب کے ترجمہ سے خبر ہونا تو درکنار جملہ ہونا بھی معلوم نہیں ہوتا اور آگے لا یرجعون فعل مضارع منفی کا صیغہ ہے اور خان صاحب نے اس کا ترجمہ اسم فاعل کا کیا ہے۔ اب ذرا شیخ الہند کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں "بہرے ہیں، گونگے ہیں اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے۔ اس ترجمہ میں تمام قواعد کی مکمل پاسداری ہے۔

ان تمام صریح اور فحش غلطیوں کے باوجود یہ کہنا کہ "آپ **(یعنی مولوی احمد رضا خان) کا ترجمہ ہر قسم کی اغلاط اور لغزشوں سے پاک ہے** ﴿اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ ص ۸۰﴾ اور یہ کہنا کہ کنزالایمان اردو میں خدا کا قران ہے یا یہ کہنا کہ اگر قران اردو میں نازل ہوتا تو کنزالایمان کے قریب قریب ہوتا سراسر جھوٹ اور کذب بیانی ہے اور اس زمانے کا سب سے بڑا دھوکہ ہے۔

21. احمد رضا کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کا رد بریلوی علماء سے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ایک ترجمہ قرآن کنزالایمان نامی تیار کروایا جس میں غلطیوں کی بھرمار ہے اور یہ ترجمہ تحریف کا شاہکار ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اس میں مختلف اعتبار سے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ کبھی تو لفظ کا بالکل ترجمہ ہی نہیں کرتے۔ کبھی کرتے ہیں تو ڈبل ترجمہ کر جاتے ہیں۔ کبھی ایسا ترجمہ کر دیتے ہیں جو بالکل غلط ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا ترجمہ کرتے ہیں کہ مشکل الفاظ ہوتے ہیں جو بعض دفعہ اردو لغت میں بھی نہیں ملتے اور کبھی ایسا ترجمہ کرتے ہیں جو فصاحت و بلاغت اور قرآن پاک کی شایان شان نہیں ہوتا۔

اور بھی کئی وجوہات ہیں جنکی وجہ سے کنزالایمان کو عرب و عجم میں مسترد کیا گیا اور کہیں پابندی لگا دی گئی اور کہیں اسے جلانے کا فتوی دیا گیا جیسا کہ انوار رضا، جمال کرم علمائے حرم کا اعلی حضرت وغیرہ میں یہ بات درج ہے، بہر حال کنزالایمان کو مسترد کرنیکی کئی وجوہات ہیں۔

منجملہ یہ بھی ہے کہ اعلی حضرت نے ترجمہ کرتے ہوئے نہ سابقہ تراجم کو پیش نظر رکھا اور نہ سابقہ مفسرین کی آراء کو دیکھا بلکہ برجستہ اور بغیر سوچے سمجھے ترجمہ لکھوا دیتے تھے اور یہ لکھوانا بھی قیلولہ یا آرام کے وقت ہوتا ہے۔ جیسا کہ انوار رضا، اور براھین صادق وغیرھا میں مذکور ہے۔

آپ سوچئے کہ جب پہلوں کے ترجمہ اور ان کی تفاسیر کو دیکھ کر ترجمہ ہی نہیں کرنا اور پھر کرنا بھی آرام کے وقت ہے جب آدمی تھک کے چور چور ہو جاتا ہے تو پھر ایسے گل ہی کھلیں گے شاید بریلوی حضرات کہیں کہ ہم نے تو اسکو مسترد نہیں کیا تو جوابا گذارش ہے کہ بریلوی حضرات سے بھی کتنوں نے اس کو رد کیا ہے اور اسکی اغلاط نکالی ہیں۔

مولوی احمد رضا خان صاحب نے اپنے ترجمہ میں سورۃ فتح کی دوسری آیت میں یعنی مغفرت ذنب میں آیت کا مخاطب پہلوں اور پچھلوں کو بنایا ہے اس پر ان کے اپنے حضرات نے شدید رد کی ہے۔

(1) سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی صاحب لکھتے ہیں: (اعلیٰ حضرت نے) اس آ
یت فتح کے ترجمہ میں کنزالایمان میں ذنبک سے مراد ذنب المومنین لیا ہے۔ یہ توجیہ صرف
یہی نہیں کہ ظاہر نظم وقرآنی سے ہٹ کر ہے۔ بلکہ آیت کریمہ کی شان نزول سے بھی کوئی
مطابقت نہیں رکھتی نیز اس آیت کو سن کر صحابہ کرامؓ نے جو سمجھا اور پھر رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم نے جس سمجھنے کی صحت کی خاموش تائید فرمائی اور پھر وحی الٰہی سے جس فہم کی صحت کی
توثیق ہوگئی یہ توجیہ اس سے بھی میل نہیں کھاتی۔ (التصدیقات لدفع التلبیسات ص 59)

(2) ڈاکٹر محمد زبیر حیدر آبادی نے بھی اس جگہ کے ترجمہ کو رد کیا ملاحظہ فرمائیں ایک بریلوی
لکھتے ہیں زبیر نے سورہ فتح کی آیت پر تقریر میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو غلط قرار دے کر گناہ
کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی۔ (خلاف اولی کے رد میں۔ ص 30)

(3) علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس جگہ کے ترجمہ پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
مسلم کی حدیث نمبر 2484 کی تشریح کرتے ہوئے مجھ پر یہ منکشف ہوگیا کہ یہ ترجمہ اس
حدیث کے خلاف ہے۔ (شرح مسلم۔ جلد 7۔ ص 325)

مزید لکھتے ہیں۔ یہ تفسیر احادیث صحیح کے خلاف ہے اور عقلاً بھی مخدوش ہے۔
(شرح مسلم۔ ج 3۔ ص 98)

(4) پیر کرم شاہ بھیروی کے منظور نظر لکھتے ہیں۔ بعض صالح فکر مترجمین نے تقدس نبوت
اور عصمت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتماعی عقیدہ کے پیش نظر اس آیت طیبہ کے اندر
مذکور لفظ ذنب کی نسبت ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے امت کی طرف کردی ہے
لیکن کلام کے سیاق وسباق کو پیش نظر رکھا جائے تو ان میں سے کوئی مفہوم بھی چسپاں نہیں ہوتا
(جمال کرم۔ ج 2۔ ص 24)

قارئین کرام اتنے لوگوں نے اتنی جگہوں پر کنزالایمان کے ترجمہ کو رد کر کے بتادیا ہے کہ اس
پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ جب ان کے جید آدمی رد واعتراض اس ترجمہ پر کر رہے ہیں تو پھر
امت مسلمہ کو بالکل ہی اس کے قریب نہیں جانا چاہیے۔ اور حقیقت ہے بھی یہی کہ اس وقت

کی ضرورت یہ ترجمہ بالکل ہی نہیں جیسا کہ ان کے اپنے حضرات نے لکھا ہے۔

(i) پیر کرم شاہ کے بیٹے حفیظ البرکات شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ اس کے کچھ الفاظ موجودہ
اردو میں عام مروج نہیں ہیں عوام کو انہیں سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
(کنزالایمان۔ ص 1142۔ ضیاء القرآن)

(ii) مفتی عزیز احمد قادری بدایوانی صاحب لکھتے ہیں چونکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا
احمد رضا خان صاحب کے ترجمے میں کچھ الفاظ فارسی وعربی اور پرانی اردو ترکیب پر مشتمل
ہیں۔ جو پاکستان کے عام مسلمان کی سمجھ میں نہیں آتے اس وجہ لوگ پوری طرح ترجمہ نہ سمجھ
پاتے ہیں۔ (مقدمہ ترجمہ قادری)

خلاصۃ الکلام کنزالایمان کی کئی جگہیں (i) ظاہر نظم قرآنی سے ہٹ کر ہیں۔ (ii) شان
نزول سے مطابقت نہیں رکھتیں (iii) فہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہیں (iv) وحی
الٰہی کے خلاف ہیں (v) فہم صحابہؓ کے خلاف ہیں (vi) غلط ہیں (vii) صحیح احادیث کے
خلاف ہیں (viii) عقلاً مخدوش ہیں (ix) صحیح نہیں۔ (x) ہر اعتبار سے نامناسب ہیں
(xi) قرآن مجید میں انکی گنجائش نہیں ہے (xii) ضعیف ہیں (xiii) سیاق وسباق کے
خلاف ہیں (xiv) ترجمہ دشوار ہے (xv) پاکستانی عوام کی سمجھ میں نہیں آتا (xvi) پرانی
اردو پر مشتمل ہے۔

کنزالایمان اسلاف سے ہٹ کر غلط ترجمہ قرآن ہے

آپ نے پیچھے ملاحظہ فرمایا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ترجمہ موجودہ دور کے
اندر مسترد اور مطعون ہوا ہے اسکی ایک وجہ ہم نے عرض کردی تھی اب دوسری وجہ ملاحظہ
فرمائیں کہ اسمیں اسلاف سے ہٹ کر غلط ترجمے کیے گئے ہیں۔

(ا) یغفر لك الله ما تقدم من ذنبك کے ترجمہ کو جو اعلیٰ حضرت نے کیا ہے

(ا) علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے کہ یہ ترجمہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ (شرح مسلم۔ جلد
7۔ ص 325)

(۲) پروفیسر محمد زبیر حیدر آبادی نے بھی اسکو غلط ٹھہرایا ہے۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں۔ص 311)

(۳) اور سید محمد مدنی اشرفی جیلانی صاحب نے تو اعلیٰ حضرت کے اس ترجمہ کو شان نزول، وحی الٰہی، فہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، فہم صحابہؓ کے خلاف قرار دیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔(التصدیقات لدفع التلبیسات۔ص 59)

(۲) **اهبطوا مصرا** (البقرہ نمبر 61) کے ترجمہ میں خانصاحب نے ''مصرا'' سے مراد خاص مصر کا قول بھی لکھا ہے

جسکو احمد یار نعیمی نے رد کرتے ہوئے ضعیف قول لکھا ہے بلکہ آیت کریمہ **ادخلوا الارض المقدسته التی کتب الله لکم ولا ترتدوا علی ادبار کم فتنقلبوا خاسرین** کے خلاف قرار دیا ہے۔ (تفسیر نعیمی۔ج1۔ص374)

(۳) اعلیٰ حضرت نے **رب العلمین** کا ترجمہ مالک سارے جہان والوں کا کیا ہے۔

جبکہ پیر کرم شاہ فرماتے ہیں جب میں نے ترجمہ شروع کیا تو بعض مقامات پر دوسرے مترجمین سے میرا اختلاف ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں ارشاد فرمایا رب العالمین اسکا ترجمہ اکثر حضرات نے پالنے والا اور مالک وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ کیا ہے لیکن درحقیقت لفظ رب مصدر ہے اس کا معنی تربیت اور تربیت عربی میں کہتے ہیں کسی چیز کو اس کی رزمی استعداد اور فطری صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال تک پہنچانا اس لغوی مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے اب لفظ رب کا ترجمہ کریں تو پالنے والے یا مالک نہیں بلکہ ترجمہ ہوگا مرتبہ کمال تک پہنچانے والا (جمال کرم۔جلد2۔ص23) پیر صاحب نے اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو ناقص قرار دیا۔

(۴) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمھیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو۔ (قصص نمبر 27۔کنز الایمان)

اس ترجمے کے متعلق مفتی اقتدار احمد نعیمی لکھتے ہیں یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب ہے نہ

قرآن مجید میں اس گنجائش ہے نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہوسکتا ہے مہر زوجہ کے جو اصول وضوابط اور شرائط ہیں یہ ترجمہ ان کے بھی خلاف ہے علاوہ ازیں فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے۔

(تنقیدات علیٰ مطبوعات۔ص29)

آگے لکھتے ہیں بلکہ اس طرح کا مہر تو باقی آئمہ ثلاثہ کے بھی خلاف ہے۔ (ص30)

(۵) اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جسکی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں۔

(البقرہ نمبر 259۔کنز الایمان)

(i) جبکہ پیر کرم شاہ لکھتے ہیں اور اسکی هڈیاں بکھری پڑی ہیں۔

(ضیاء القرآن۔ج1۔ص182)

(ii) ڈاکٹر غلام سرور قادری لکھتے ہیں اس میں ہڈیوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔

(عمدۃ البیان۔ص166)

اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ ہڈیاں سلامت تھیں لیکن بکھری پڑی تھیں جیسا کہ آیت میں آگے آتا ہے دیکھو ان ہڈیوں کی طرف کہ کیسے ہم انکو جوڑتے ہیں۔

پیر کرم شاہ اس آیت **وانظر الی العظام کیف ننشزها** کا ترجمہ کرتے ہیں اور دیکھو ان ہڈیوں کو کہ ھم کیسے جوڑتے ہیں (ضیاء القران۔ج1۔ص182) معلوم ہوا کہ سلامت تو تھیں لیکن بکھری ہوئی تھیں۔

اب دیکھئے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ کہنا کہ ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں یہ بات غلط ہوئی یا نہ؟

(۶) اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمھیں تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی طرف پناہ لے جاتے ہو۔ (نحل نمبر 53۔کنز الایمان)

قارئین کرام ''**تجئرون**'' کی لغوی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

(۱) پیر کرم شاہ لکھتے ہیں تجئرون جار جوارا ای صاح یعنی چیخنا چلانا۔ رونا اور گڑگڑانا۔

(ضیاء القران۔ج2۔ص576)

(۲) علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں اس آیت میں فریاد کیلئے لفظ ہے تجئرون اسکا معنی ہے

چلا کر فریاد کرنا۔ (تبیان القرآن۔ج6۔ص464)

(۳) ابوالحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں "تجئرون" سے حاصل تضرع وزاری۔
(تفسیر الحسنات۔ج3۔ص516)

قارئین کرام ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کنزالایمان والا ترجمہ "پناہ لیتے ہوئے" کسی طرح بھی درست نہیں۔ کنزالایمان کے گیت گانے والوں کو باھوش ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ انکو اپنے ہی علماء خانصاحب کی تحقیق کو رد کر رہے ہیں۔

(۷) جناب ابن پیر کرم شاہ حفیظ البرکات شاہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صیغہ واحد حاضر میں مخاطب فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت اردو میں وہی الفاظ استعمال کیے جائیں اردو زبان میں "تو" کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔ (کنزالایمان ص۔1100۔مطبوعہ ضیاء القرآن)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف نام لے کر یا بشر انسان، بھائی، بیٹا، چچا تایا کہہ کر ہی پکارنا ہے تو تجھ میں اور ابوجہل ابولہب دیگر کفار میں کیا فرق رہیگا۔ (فتاوی نعیمہ۔ج5۔ص158)

حفیظ البرکات شاہ لکھتے ہیں اردو زبان میں تو کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے ہاں اللہ کیلئے تو تو استعمال کیا جاسکتا ہے کہ وہ مالک اور خالق اور بندے کا رازدار ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو استعمال کرنا اردو آداب زبان کے خلاف ہوگا۔
(کنزالایمان۔ص1100)

ملاحظہ فرمائیں کہ خانصاحب بریلوی نے نبی پاک ﷺ کیلئے تو کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۱) تو انہیں انکی صورت سے پہچان لے گا۔ (البقرہ نمبر273۔کنزالایمان)

(۲) پھر اگر ایسا تو اس وقت تو ظالموں سے ہوگا۔ (یونس نمبر106۔کنزالایمان)

(۳) اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کردیگا اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر

دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے۔ (العمران نمبر75۔کنزالایمان)

(۴) کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائینگے (السبا نمبر51۔کنزالایمان)

(۵) اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے گا۔
(المائدہ نمبر41۔کنزالایمان)

(۶) کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں (انفال نمبر50۔کنزالایمان)

(۷) اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے اور اسے پارہ پارہ کردیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے۔
(الروم نمبر48۔کنزالایمان)

(۸) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا (الزمر نمبر21۔کنزالایمان)

(۹) القارعہ نمبر 3 (۱۰) انفطار نمبر 19 (۱۱) المرسلت نمبر 14 (۱۲) الدھر نمبر 19
(۱۳) المنافقون نمبر4 (۱۴) الھمزہ نمبر 5 (۱۵) القارعہ نمبر10

قارئین کرام نمونے کے طور پر چند جگہوں کے ترجمے ہم نے پیش کردیے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو کا لفظ استعمال کیا ہے۔

اور بقول حفیظ البرکات خانصاحب نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اور بقول مفتی اقتدار احمد خانصاحب بریلوی اور ابوجہل وابولہب میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۸) قارئین کرام بریلوی علماء نے ایک اصول لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) پیر کرم شاہ لکھتے ہیں ہر ایسے لفظ کا استعمال بارگاہ رسالت میں ممنوع ہے جس میں تنقیص اور بے ادبی کا احتمال ہو۔ (ضیاء القرآن۔ج1۔ص83)

(۲) مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ السلام کی شان میں ایسے الفاظ بولنا حرام ہیں جن میں بے ادبی کا ادنیٰ شائبہ ہو۔ (تفسیر نعیمی۔ج1۔ص537)

(۳) ابوالحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں جس کلمہ میں انکی شان میں ترک ادب کا وھم بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ (تفسیر الحسنات۔ج1۔ص245)

(۴) نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان۔ص29۔مطبوعہ ضیاء القران لاہور)

(۵) غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں جس لفظ میں توھین کا معنی نکلتا ہو۔اس لفظ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کفر ہے۔ (تبیان القران۔ج1۔ص474)

قارئین کرام! بڑا لمبا سلسلہ ہو جائیگا اگر ھم تمام حوالے نقل کر دیتے ہیں سر دست یہی کافی ہیں۔اب آیئے اعلیٰ حضرت کی طرف اعلیٰ حضرت سورۃ ضحٰی کی 2 نمبر آیت **ووجدک ضالا فھدی** کا ترجمہ کیا ہے۔اور تمھیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

(کنز الایمان)

اور دوسری طرف اعلیٰ حضرت نے زلیخا کیلئے بھی یہی لفظ استعمال کیے ہیں دیکھیئے ہم تو اسے صریح خودرفتہ پاتے ہیں۔(یوسف نمبر 30۔کنز الایمان)

قارئین کرام! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کیلئے جو محبت وتڑپ تھی وہ کتنی عمدہ اور اچھی تھی۔اس کے اچھا ہونے میں کسی کو کلام تک نہیں نہ اپنے اسکا انکار کرتے ہیں اور نہ بیگانے۔خان صاحب نے اس محبت وتڑپ کو بھی خودرفتہ کہا اور جو تڑپ زلیخا کو سیدنا یوسف علیہ السلام کیلئے تھی وہ اچھی تو نہ تھی کیونکہ اس نے اسی تڑپ محبت میں آ کر اپنی خواھش پوری کرنے کیلئے کیا کچھ پروگرام بنایا۔اعلیٰ حضرت نے اس تڑپ اور گندی سوچ جو وہ اپنے اندر چھپائے ہوئے تھی اسکو بھی خودرفتہ کہا۔

اب کیا یہ کلمہ صرف صحیح لفظ یا صحیح معنی کیلئے ہی استعمال ہوتا ہے؟ اعلیٰ حضرت کی اپنی تصریح سے معلوم ہوا کہ یہ لفظ خودرفتہ ایک گندی تڑپ اور سوچ اور غلط قسم کے پروگرام کیلئے بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے بولا ہے۔تو کیا ایسا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کے مناسب ہے۔ہرگز نہیں اب وہ سارے فتوے اعلیٰ حضرت پر لگے ہیں یا نہیں۔سعیدی صاحب کے نزدیک یہ اعلیٰ حضرت کا کفر ہے اور کفر کو درست کون احمق کہہ سکتا ہے۔

(۹) اور بے شک ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو (المومنون نمبر 23۔کنز الایمان)

قارئین کرام! یہاں اے میری قوم سے ایک شبہ ہوسکتا ہے جسکو جناب کاظمی نے ارشاد فرمایا "وہ لکھتے ہیں لفظ قوم سے متحدہ قومیت کے نوایجاد نظریے کی طرف ذہن بھٹک سکتا تھا اور یہ وہم پیدا ہوسکتا تھا کہ جب کفار ومشرکین انبیاء علیھم السلام کی قوم قرار پا سکتے ہیں تو ھندو اور مسلم ایک قوم کیوں نہیں ہو سکتے۔۔۔۔یہ حقیقت ہے کہ متحدہ قومیت کا تصور پاکستان سے منافی ہی نہیں بلکہ پاکستان کی اساس کو منہدم کر دینے کے مترادف ہے۔

(مقدمہ ترجمہ البیان)

تو اعلیٰ حضرت کا ترجمہ پاکستان کی اساس کو منہدم کرتا ہے نہ کہ پاکستان کی حمایت۔بقول کاظمی صاحب اس ایہام واشتباہ سے بچنے کیلئے لفظ قوم کا ترجمہ موقع محل کو ملحوظ رکھتے ہوئے مناسب الفاظ سے کیا ہے۔اور کاظمی صاحب نے ترجمہ کیا ہے اے مرے (مخاطب) لوگو (البیان)

تو ثابت ہوا کہ کاظمی صاحب کے نزدیک ترجمہ اعلیٰ حضرت درست نہیں تا کہ یہ وھم واشتباہ پیدا نہ ہو۔

(۱۰)۔اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو (البقرہ نمبر 154 کنز الایمان)

علامہ کاظمی صاحب لکھتے ہیں لفظ خدا سے ترجمہ کرنا ترجمہ اور تعریف کا حق ادا نہیں کرتا۔

(مقدمہ ترجمہ البیان)

تو اعلیٰ حضرت کا ترجمہ نہ ہی ترجمے کا حق ادا کرتا ہے اور نہ ہی تعریف کا۔

قارئین کرام! ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ کاظمی صاحب کی تنقید نقل کی ہے وہ اس اللہ کو لفظ اللہ کا مناسب ترجمہ خیال نہیں کرتے تو ترجمہ خان صاحب کا ایسی کمزوریوں سے بھرپور ہے جیسا کہ آپ دیکھتے آرہے ہیں۔

(۱۱)۔اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔ (الانبیاء۔نمبر 78)

یہاں اعلیٰ حضرت نے اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ بریلوی اصول کے

مطابق اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں

(۱) مولوی ابوکلیم محمد صدیق بریلوی لکھتے ہیں کہ اہل علم غور فرمائیں کہ معانی منقولہ کے اعتبار
سے کیا اللہ تعالیٰ پر لفظ حاضر کا اطلاق ممکن ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔
(آئینہ اھل سنت ص 87)

(۲) مولوی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں: **حاضر کا مطلب** وجہ یہ ہے کہ حاضر وہ جو
مکان میں ہو اور ناظر وہ ہے جو آنکھ کی پتلی سے دیکھے۔ اس معنی پر اللہ تعالیٰ کیلئے ماننا کفر
صریح ہے۔ (ندائے یارسول اللہ۔ ص 35,36)

کیا اویسی صاحب مولوی احمد رضا پر بھی صریح کفر والا فتوی لگائیں گے کل میاں حجام جہاں
مونڈتا تھا اوروں کے آج اسی کوچہ میں خود اسکی حجامت ہوگئی۔ اعلیٰ حضرت نے امت میں کس
کو معاف نہیں کیا ہر ایک کو کافر کہا اللہ نے اس کے گھر ہی سے اس کے کفر کا فتوی لگوا دیا۔

(۳) مفتی وقار الدین صاحب لکھتے ہیں حاضر ناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان معانی کے
اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا اطلاق جائز نہیں ہے۔ حاضر کے معنی عربی لغت
کی معروف و معتبر کتب المنجد مختار الصحاح وغیرہ میں یہ لکھتے ہیں حاضر ہونیکی جگہ جو چیز مسلم کا
بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو اسے حاضر کہتے ہیں۔ (وقار الفتاوی۔ ج 1 ص 66)

ان بریلوی فتاوی جات کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کا یہ ترجمہ بالکل درست نہیں ہوسکتا بلکہ اعلیٰ
حضرت کی بری طرح ٹھوکر ہے۔

(۱۲) اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی
مانگو۔ (محمد نمبر 19۔ کنز الایمان)

یہاں خاں صاحب بریلوی نے ذنبک سے معلوم خاص لوگ مراد لیے ہیں جو نبی پاک علیہ
السلام کے خاص ہوں جبکہ پیران پیر لکھتے ہیں کہ **واستغفر لذ نبک لذ نبک و جودک**
(سر الاسرار۔ ص ۷۹)

یعنی آپ اپنے وجود کے ذنب کی بخشش مانگیے تو کیا پیران پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی

مخالفت کر کے خانصاحب بریلوی کی آخرت نہ بگڑے گی جبکہ ہمیں تو اعلیٰ حضرت یہ سناتے
ہیں کہ انکی نظر لوح محفوظ پر لگی ہوئی ہے اور وہ تم سب پر حجت الٰہی ہیں (الامن والعلیٰ)
اور دوسری جگہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں میرے ارشاد کے
خلاف بتانا تمہارے دین کیلئے زہر قاتل ہے اور تمہاری دنیا و عقبی دونوں کی بربادی ہے۔
(فتاوی رضویہ قدیم۔ ج 3۔ ص 523)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت کے اپنے اصولوں کی روشنی میں یہ ترجمہ غلط ٹھہرا کیونکہ شیخ عبدا
لقادر جیلانی کی اس میں ممانعت ہے اب بریلویوں کو اختیار ہے کہ یا تو ترجمہ خان صاحب کو
غلط مانیں اور خان صاحب کی غلطی مانیں۔ اور پھر خان صاحب کو جھمی مانیں کیونکہ شیخ جیلانی
کے ارشاد گرامی کے خلاف قول کرنا اعلیٰ حضرت کے نزدیک آخرت کی تباہی ہے۔ یا پھر شیخ
جیلانی کو جھٹلائیں اور گیارویں کی کھیر چھوڑ دیں۔

اس جگہ مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی کے الفاظ بھی درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔
وہ لکھتے ہیں " اس آیت (سورہ محمد کی آیت نمبر 19 کا ترجمہ فاضل بریلوی نے) اپنے خا
صوں کیا گیا ہے جو مشہور اکابر کے تراجم اور تشریحات سے مختلف ہے تو پھر اس ترجمہ میں
خاص عام کی تفریق بھی عجیب سی لگی ہے اور اس سے وہ جاگیردارانہ ذہن سامنے آتا ہے جو
مسلمانوں کے مزدور اور محنت کش طبقوں کے مقابلے میں اونچی ذات والی برادریوں کی
طرف بڑھتا جاتا ہے کیونکہ مولانا بریلوی پٹھان تھے ایک پٹھان عالم دین ہو کر بھی امت
محمدیہ کے اندر خاص اور عام کی تفریق کر رہا ہے جبکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت تھی کہ
آپ اپنی تمام امت کو ایک نظر سے دیکھا کیجئے۔ دیکھو سورہ انعام آیت نمبر 52 الکہف
نمبر 208 انتہی کلامہ (محاسن موضح القرآن ص 389)

(۱۳) بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح کو اور ابراھیم کی آل کو سارے جہان سے۔
(العمران۔ نمبر 330۔ کنز الایمان)

دوسری جگہ: کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمھیں زمانے

بھر پر فضیلت دی۔ (الاعراف نمبر 140۔ کنز الایمان)

اعلیٰ حضرت کے اس ترجمہ سے بریلوی حضرات کے نزدیک ایک وھم پیدا ہوتا ہے اس لیے درست نہیں۔

مولوی عبدالرزاق بھترالوی خان صاحب پر بڑے پیچ پا ہوکر لکھتے ہیں کہ ''اس طرح کے ترجمہ کو دیکھ کر قوی وھم ہوتا ہے کہ ان کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ (حالانکہ یہ درست نہیں) (تسکین الجنان۔ص 47)

بھترالوی صاحب اٹھے تو خان صاحب کے ترجمہ کو تمام تراجم پر فوقیت دینے کیلئے تھے لیکن موصوف کو پتہ نہ چلا کہ یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں میرا گھر نہ ہو۔

(۱۴)۔بھترالوی لکھتے ہیں کہ ہر قتل شہادت کو مستلزم نہیں اگرچہ انبیاء کرام کی طرف منسوب ہونیکی وجہ سے تخصیص ہے لیکن بات یہ ہے کہ ترجمہ کے الفاظ ہی سے کسی کے مقام کا پتا چل جائے اور تفسیر کی طرف اشارہ ہو جائے یہ ہی ترجمہ کی کمالیت پر دال ہے۔

(تسکین الجنان۔ص 55)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ ''توجہ طلب بات یہ ہے کہ کون سا معنی نبی پاک ﷺ کے شان کے مطابق ہے ادب واحترام پر دال ہے۔جس میں شہید ہونے کا ذکر ہے یا مارا جانا قتل ہو جانے کا ذکر ہے تو یقیناً یہ ترجمہ (جس میں شہید ہونے کا ذکر ہے) بہتر ہے یہ اہل دانش پر مخفی نہیں۔

(ص114)

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کرام کیلئے ادب واحترام کا تقاضا کہ ان کیلئے استعمال ہونے والے قتل وغیرہ کے الفاظ کے معنی شہید کے کئے جائیں یہی ترجمہ کی کمال کی دلیل ہے اور یہی ترجمہ بہتر ہوگا اور انبیاء کی شان کے لائق بھی یہی ہے۔یہ بھترالوی تحقیق ہے اب اسکی زد میں خانصاحب بریلوی بری طرح آگئے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) اعلیٰ حضرت نے سیدنا عیسیٰ کیلئے قتل کا معنی قتل کیا ہے (النساء نمبر 57)

(۲) سیدنا یوسف کیلئے قتل لفظ کا معنی مار ڈالو کیا ہے (یوسف نمبر 9)

(۳) سیدنا موسیٰ کیلئے لفظ قتل کا ترجمہ مار ڈالتے کیا ہے (المومن نمبر 28)

(۴) دوسری جگہ موسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی قتل کیا ہے (قصص نمبر 20)

(۵) سیدنا ہارونؑ کیلئے لفظ قتل کا ترجمہ مجھے مار ڈالیں کیا ہے (اعراف نمبر 150)

(۶) ملک نمبر 28 میں نبی پاک ﷺ کے لیے ہلاک کر دینے کے لفظ استعمال کئے ہیں۔

اب میں بھترالوی صاحب سے کہوں گا کہ آپ تو اس کے محاسن لوگوں کو دکھانے آئے اور ثابت کروایا کہ کنز الایمان میں انبیاء کرام کے ادب واحترام کا خیال نہیں کیا گیا اور اس میں کمال نہیں اور یہ بہتر نہیں اور اس میں انبیاء علیہ السلام کی شان کا خیال نہیں رکھا گیا وغیرہ۔

(۱۵)۔اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں۔(الحشر نمبر 8۔کنز الایمان)

خانصاحب نے یہاں لکھا ہے کہ صحابہ کرام اللہ کی اور رسول پاک ﷺ کی مدد کرتے ہیں اس سے جو خدشہ پیدا ہوتا ہے وہ بھتروالوی صاحب کی زبانی سنیے

بظاہر بہت بڑی غلطی کا عام آدمی کیلئے سبب بن جاتا ہے کیونکہ عام لوگ صرف ترجمہ کو دیکھ کر خود بخود مطلب حاصل کرنے میں کوشاں رہتے ہیں جو یقیناً اس سے یہ مطلب حاصل کریں گے۔کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ بھی مدد کا محتاج ہے (تسکین الجنان۔ص 102)

(۱۶) جناب بھترالوی صاحب لکھتے ہیں وجہ فرق ''آویے، آئے، اور تشریف لائے'' میں ثابت ہے ہر ذی شعور کے فہم وادراک سے بعید نہیں کہ تشریف لائے جس طرح ادب واحترام پر دال ہے اس لفظ آوے میں کیسے ادب واحترام؟ (تسکین الجنان۔نمبر 107)

بھترالوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیھم السلام کیلئے آئے یا آوے وغیرہ کے الفاظ ادب واحترام نہیں رکھتے جیسے تشریف لائے ہیں ادب احترام ہے۔

اب ملاحظہ فرمائیے کہ یہ بے ادبی کا فتویٰ ان کے مقتداء کیلئے کام آئیگا۔

(۱) اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔

(کنز الایمان۔مائدۃ نمبر 32)

(۲) تم فرمادو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے۔
(کنزالایمان۔العمران نمبر 183)

(۳) اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ھنسی کرتے ہیں۔
(کنزالایمان۔الحجر۔نمبر 11)

(۴) جب کسی امت کے پاس اسکا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا۔
(کنزالایمان۔مومنون نمبر 44)

(۵) جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں
(کنزالایمان۔یس نمبر 30)

(۶) جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرے تھے (کنزالایمان۔حم سجدہ نمبر 15)

(۱۷)۔مولوی بھتر الوی صاحب لکھتے ہیں

یہاں (والمو تی یبعثھم اللہ) میں الموتی سے مراد کفار ہیں نہ کہ مطلقا مردے کیونکہ مردہ کا اطلاق فوت شدہ پر ہوتا ہے وہ عام ہے مومن وکافر سب کو شامل ہے اسی وجہ سے اگر ترجمہ کیا جائے مردوں کو اللہ زندہ کرے گا قرآن پاک کا حقیقی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔یہی سمجھا جائیگا کہ یہاں صرف قیامت اور تمام فوت شدہ کو زندہ کرنے کا ذکر ہے۔حالانکہ یہ مقصد ہی نہیں بلکہ مقصود کفار کو اٹھانا مراد ہے جب یہ ترجمہ کیا جائے کہ ان مردہ دلوں کو اللہ اٹھائے گا اب مقصد واضح ہوگا کہ مردہ دل تو کفار ہی ہیں وہی مراد ہوں گے جبکہ قرآن پاک نے اس مقام پر کفار کے اٹھانے کا ہی ذکر کیا ہے۔تو وہی ترجمہ مقبول ہوگا جو مقصد کے مطابق ہوگا۔
(تسکین الجنان۔ص 138)

بھتر الوی صاحب نے ایک جگہ کے ترجمہ کو اٹھاتے ہوئے کئی جگہ کے ترجموں کو غیر مقبول بنا دیا ہے کیونکہ الموتی کا لفظ تو کئی جگہ استعمال ہوا ہے اور کئی جگہ مراد مردہ دل یعنی کفار ہیں لیکن خان صاحب کی تحقیق چونکہ مقصود سے دور ہے اسلیے غیر مقبول ہے اور اس سے قرآن مقدس کا حقیقی مفہوم سمجھ میں نہیں آئے گا۔

اب ملاحظہ فرمائیے کہ کہاں موتی سے مراد تو کفار تھے اور خان صاحب نے ترجمہ کیے مردے ہیں۔

(۱) بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے۔ (کنزالایمان النمل۔آیت 80)

مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں مردوں سے مراد یہاں کفار ہیں۔اس لیے کہ تم مردوں کو نہیں سناتے (کنزالایمان۔روم۔نمبر 52)

(۲) اور برابر نہیں زندے اور مردے (کنزالایمان۔فاطر نمبر 22)

مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں کہ یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جاہل۔یعنی مردوں سے مراد کفار یا جاھل ہیں۔

(۳) اور تم نہیں سنا سکتے انھیں جو قبروں میں پڑے ہیں۔(کنزالایمان۔فاطر نمبر 22)

مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں کہ یعنی کفار کو اس آیت میں مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے

(۱۸)۔تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا۔(السبا۔نمبر 50۔کنزالایمان)

اس میں خانصاحب نے ماضی والا ترجمہ کیا ہے یعنی بہکا یہ ماضی کا صیغہ ہے۔حالانکہ یہ جملہ شرط وجزا بن رہا ہے اب یہاں خرابی کیا ہے وہ بھتر الوی صاحب سے سنیئے۔

وہ لکھتے ہیں یہاں معنی شرط وجزا ہے زمانہ استقبال کے لحاظ سے ہی ترجمہ صحیح ہے ایسا ترجمہ جو ماضی سے متعلق ہو اس سے وہم ہوتا ہے کہ شاید ایسا واقع ہوا۔
(تسکین الجنان۔ص 160)

قارئین کرام خانصاحب کا ترجمہ بقول بھتر الوی اس بات کا وھم ڈال رہا ہے کہ یہ بات واقعہ بھی ہوئی ہے یعنی یہ بہکنا معاذ اللہ واقع بھی ہوا ہے حالانکہ یہ بات سوچنا بھی جرم ہے تو ترجمہ کنزالایمان کو بجائے کنزالایمان کے بریلوی تحقیقات کی روشنی میں کنز الشیطان کہنا چاہیے۔

(۱۹)۔اور انکی خواھشوں پر نہ چلو۔ (الشوی نمبر 15۔کنزالایمان)

خانصاحب بریلوی نے اس ترجمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے یہ الفاظ استعمال کیلیے ہیں یعنی آپ کافروں کی خواھشوں پر نہ چلو۔

بھتر الوی صاحب نے باقی مترجمین پر گرفت کرتے ہوئے لکھا ہے ''تابعداری کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے۔ نبی کریم کا کافروں کی تابعداری کرنا کیسے متصور ہے۔ جبکہ انبیاء کرام معصوم ہیں حقیقت یہی ہے اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ آپ کی امت ہے۔ یا تو خطاب ہر اس شخص کو ہے جو خطاب کا اہل ہے یا خطاب تو سید الانبیاء کو ہے لیکن مراد آپکی امت ہی ہے بہر حال دونوں صورتوں میں ترجمہ میں اے سننے والے الفاظ کا لانا ضروری ہوا تاکہ یہ اشتباہ ہی نہ رہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپکی شان کے لائق نہیں جبکہ آپ کسی قسم کے گناہ کے مرتکب نہیں ہو سکتے تو کیسے ممکن ہے آپکو کفار کی خواھشات کی تابعداری کرنا'' (تسکین۔ص 158)

بھتر الوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی بات سے کہ نبی کو کافر کی اتباع سے روکا جائے اس بات کا شک پڑتا ہے کہ شاید یہ ممکن ہے تبھی تو نبی کو روکا جا رہا ہے اس لیئے اے سننے والے وغیرھا الفاظ کا اضافہ ضروری ہے تاکہ یہ اشتباہ نہ پڑے۔ بھتر الوی صاحب ایک جگہ کے ترجمہ کی خوبیاں بیان کرتے کرتے دوسری جگہ کے ترجمہ کو عصمت انبیاء کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 15 میں کوئی اے سننے والے کا اضافہ نہیں تو جبکہ یہ الفاظ لانا ضروری تھا اور خانصاحب نہیں لائے تو خانصاحب نے ٹھوکر کھائی ہے۔

(۲۰)۔ اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا ۔۔۔۔۔ (انعام۔ص 896۔ کنز الایمان)

یہاں فاضل بریلوی نے انبیاء کرام کی طرف شرک کی نسبت کی ہے جبکہ بھتر الوی صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی فتح محمد کے ترجمہ میں شرک کی نسبت جمیع انبیاء کی گئی ہے حالانکہ یہ بھی درست نہیں۔ (تسکین الجنان۔ص 311)

قارئین ذی وقار! کیا اعلیٰ حضرت بریلوی نے انبیاء کرام علیھم السلام کیطرف شرک کی نسبت نہیں کی؟ اگر مولوی فتح محمد کا ترجمہ غلط ہے تو فاضل بریلوی کے ترجمہ کے محاسن کیوں لکھے جائیں۔ یہ فرق کیوں ہے اس لیئے کہ فاضل بریلوی اپنے گھر کے ہیں ان کے ترجمہ کے محاسن لکھے گئے اور باقی ترجموں کے مفاسد حالانکہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

بھتر الوی صاحب لکھتے ہیں: عام ذھن رکھنے والے لوگ جو علمی مقام نہیں رکھتے تفاسیر کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ اسی قسم کے تراجم کو دیکھ کر ایسی آیات کا سہارا لیکر خود بھی بھٹک جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی بھٹکاتے رہتے ہیں۔ اور یہی اردو تراجم کو دیکھ کر جہل مرکب کے مصداق علمیت کے دعویدار علماء کرام کیلیئے بھی دردسر بنے رہتے ہیں۔
(تسکین۔ص 313)

معلوم ہو گیا کہ بھتر الوی کی تحقیق میں کنز الایمان لوگوں کے بھٹکنے کا ذریعہ ہے بلکہ علماء کیلیئے دردسر ہے۔

(۲۱)۔ اور اسکا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔ (کھف نمبر 28۔ کنز الایمان)

یہاں خانصاحب نے نبی علیہ السلام کیلیئے یہ ترجمہ کیا ہے جبکہ بھتر الوی کی تحقیق میں انبیاء علیھم السلام کا کافروں کی تابعداری کرنا اور دین سے بھٹک جانا ممکن ہی نہیں اس لیے ایسی آیات میں خطاب انبیاء علیھم السلام کو نہیں ہونا چاہیے بلکہ عام انسانوں کو ہی خطاب ہو۔
(تفصیل کیلیئے ملاحظہ ہو (تسکین۔ص 156)

معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ بھتر الوی تحقیق میں غلط ہے۔ واہ بھتر الوی صاحب واہ علماء اھلسنت والجماعت تو کب سے کہہ رہے ہیں یہ ترجمہ غلط ہے بہر حال آپ نے اس کو تسلیم کر لیا ہے اور اعلیٰ حضرت کے ترجمے کو غلط قرار دینے میں ھماری معاونت کی اللہ آپکو حق کی طرف آنے کی توفیق دے۔

(۲۲)۔ بھتر الوی صاحب لکھتے اعلیٰ حضرت کے ترجمے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہ غیر نبی کیلیئے جب قرآن میں وحی کا لفظ استعمال ہو تو اسکا معنی حکم یا وحی وغیرہ نہیں کرنا چاہیے ورنہ یہ اشکال پیدا ہوتا کہ شاید یہ نبی ہے جبکہ وہ نبی نہیں ہوتا تفصیل کیلیئے ملاحظہ فرمائیں۔
(تسکین الجنان۔ص 245)

بھتر الوی صاحب اب توجہ کریں ہم آپکو دکھا دیتے ہیں اگر یہ بات آپکی درست ہے تو

فاضل بریلوی اس میں پھنس گئے۔

(1) "جب اے محبوب تمھارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں"۔

(انفال نمبر 12۔ کنزالایمان)

یہ بدر کے موقعوں پر جو فرشتے اترتے تھے انکو کہا گیا تھا بھترالوی صاحب کیا وہ سب نبی تھے۔

(٢) "**بان ربك اوحى لها**" اس لیے کہ تمھارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

(زلزال نمبر 5۔ کنزالایمان)

یہاں حکم زمین کو دیا جا رہا ہے کیا یہ زمین بھی نبی ہے بھترالوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان دو جگہوں کے ترجمے غلط ہیں کیونکہ ان سے یہ بڑا قوی اشکال پیدا ہوتا ہے۔

(٢٣)۔ بعض آیات ایسی ہیں کہ مترجمین ان کے شروع میں بالفرض والمحال یا اے سننے والے یا اے مخاطب وغیرھا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مولوی بھترالوی کہتے ہیں "اس قسم کی زیادتی کے بغیر ترجمہ کرنا درست ہی نہیں"۔

(مخلصاً تسکین۔ ص154,,117,125,134)

خانصاحب بریلوی نے کئی جگہ یہ کام نہیں کیا لھذا بھترالوی تحقیق میں ترجمہ غلط ٹھہرا۔

(1) اور ہرگز شرک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ (یونس۔نمبر 105)

(٢) (انعام نمبر 14) (٣) (عنکبوت نمبر 87)

ان تینوں جگہ کا ترجمہ تقریباً ایک ہی جیسا ہے۔

(٤) پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں سے ہوگا (یونس نمبر 106) (کنزالایمان)

(٥) تو تم ہرگز کافروں کی پشتی نہ کرنا (عنکبوت نمبر 86) (کنزالایمان)

(٦) اور انکی خواھشوں پر نہ چلو (شوریٰ نمبر 15) (کنزالایمان)

(٧) تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج (شعرا نمبر 213) (کنزالایمان)

(٨) اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دو چند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی

مددگار نہ پاتے۔ (بنی اسرائیل نمبر 75) (کنزالایمان)

(٩) اور غافلوں میں نہ ہو (انفال نمبر 205) (کنز)

(١٠) اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا (کھف نمبر 28)

(کنزالایمان)

قارئین ذی وقار! بھترالوی صاحب کی تحقیق میں چونکہ آیات کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اس لئے ان کے شروع میں اے مخاطب یا اے سننے والے اغیرھا الفاظ لانے ضروری تھے لیکن خانصاحب نہ لائے تو ان 10 عدد آیات کا ترجمہ خانصاحب کا غلط ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ اکیلے بھترالوی صاحب نے ہی یہ تحقیق نہیں کی بلکہ اس پر تمام اکابر بریلویہ کے دستخط اور تقریظیں موجود ہیں۔

مولوی اشرف سیالوی۔ مولوی عبدالحکیم شرف قادری۔ مولوی گل احمد عتیقی

گویا تمام بریلوں کے نزدیک ترجمہ فاضل بریلوی غلط ہے اور شکوک وشبہات میں ڈالنے والا ہے۔

(٢٤)۔ نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمھارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔ (التحریم نمبر 4۔ کنزالایمان)

پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں تمھارے دل بھی توبہ کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ پیر صاحب تفسیر میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالی نے جب زاغت (جس کا معنی ٹیڑھا ہونا یا کج ہونا) کا استعمال نہیں کیا بلکہ صغت کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس کا ترجمہ تمھارے دل کج ہو گئے ہیں یا ٹیڑھے ہو گئے ہیں یا سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں کسی طرح مناسب نہیں۔

(تفسیر ضیاء القرآن ج5 ص299)

پیر کرم شاہ نے کتنی بری طرح اعلی حضرت بریلوی کے ترجمہ کو رد کر دیا ہے۔ اور ادھر خان صاحب ہیں کہ اپنی ماں کے خلاف دل کھول کر جملے کہتے ہیں۔

کبھی کہتے ہیں تنگ وچست کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار۔

(حدائق بخشش۔حصہ سوم۔ص 37)

اور کبھی یہ تاثر دیتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی تھیں۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ص 286)اور کبھی یہ کہ انبیاء کی قبروں میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ (ص 310 ملفوظات اعلیٰ حضرت)

حالانکہ یہ عقیدہ شیعہ کا ہے۔اس سب کچھ کی وجہ یہ ہے کہ اماں نے صاف فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ جو یہ کہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات جانتے ہیں تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا۔شاید اسی وجہ سے خانصاحب نے دل کی بھڑاس اور غصہ اس آیت کے ترجمہ میں نکالا ہے جو کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔

(۲۵)۔ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی۔یعنی انبیاء کرام کو ہم نے چن لیا اور ان کو نبوت کا تاج پہنایا اور سیدھی راہ دکھایا یہی سیدھی راہ دکھانا ترجمہ خان صاحب نے کئی جگہ پر کیا ہے۔(انعام۔88)ابراھیم نمبر 12 النحل نمبر 121 الشعراء نمبر 78 صافات نمبر 118 ان تمام جگہوں پر انبیاء علھیم السلام کیلئے راہ دکھانے کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔جبکہ انبیاء کیلئے یہ معنی کرنے پر بھترالوی صاحب کو بڑی تکلیف ہے وہ لکھتے ہیں صرف راہ دکھلانا انبیاء کیلئے کافی نہیں یہ تو کفار کیلئے بھی ثابت ہے۔(تسکین الجنان۔ص 32)

معلوم ہوا کہ بریلویوں کے نزدیک کنز الایمان انبیاء کی شان کو اجاگر نہیں کر رہا بلکہ وہ ان کے شان کے لائق بھی نہیں۔کیونکہ راہ دکھلانا تو کافروں کیلئے بھی ہے۔بیچارے مولوی عبدالرزاق بھترالوی صاحب کی کوشش تو یہ تھی کہ کنز الایمان جو کہ درحقیقت کنز الشیطان ہے اس کی خوبیاں اور محاسن اکٹھے کیے جائیں لیکن وہ اس کے قبائح اور خرابیاں اکٹھے کر کے ہمیں فائدہ دے رہے ہیں۔بھترالوی صاحب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اس میں ہیں ہی قباحتیں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے اعلیٰ حضرت بریلوی کی طبیعت ہی چلبلی تھی اور اس

چلبلی طبیعت سے یہ دور نہیں کہ وہ اللہ کے قرآن کے ترجمہ میں ٹھوکریں کھائے۔

(۲۶)۔ایک بریلوی اصول دیکھیں:

(۱)مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں صلی ،صلعم،علیہ ،یہ ایک بیکار بے معنی نشان ہے ان کو درود پاک کی جگہ لکھنا بولنا حکم الہی کی خلاف ورزی ہے اور خلاف ورزی گناہ کبیرہ۔

(فتاوی نعمیہ ج 5۔ص 159)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:لوگ ؐ ،صلی ،صلعم جیسے بے معنی فضول الفاظ ونقوش لکھ کر حکم الہی منہ کا چڑاتے ہیں۔(فتاوی نعمیہ۔ج 10 ص 160)

(۲)مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں آج کل یہ مرض عام ہے خواہ وہ علماء ہوں یا مشائخ اونچی تعلیم والے ہوں یا عام پڑھے لکھے کہ حضور تاج سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے اوپر ؐ صلعم صللم لکھ کر دیتے ہیں فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ ایسا لکھنا محروم القسمہ لوگوں کا کام ہے۔(شہد سے میٹھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ص 181)

اب آیئے اعلیٰ حضرت کی طرف

(۱)اور اے ادمؑ (اعراف۔نمبر 19۔کنز الایمان)

(۲)محمدؐ تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں (احزاب۔نمبر 40۔کنز الایمان)

(۳)اور اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر اتارا گیا (محمد نمبر 2۔کنز الایمان)

(۴)محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (الفتح نمبر 29۔کنز الایمان)

(۵)اس پیارے چمکتے تارے محمدؐ کی قسم (النجم نمبر 1۔کنز الایمان)

قارئین ذی وقار!یہ چند ایک جگہ کے ترجمے ہم نے لکھ دیے ہیں جو مطبوعہ تاج کمپنی مترجم کے ہیں جو جون 1987ء کا شائع شدہ ہے۔یہاں خانصاحب نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک ؐ کی علامت اور سیدنا آدم علیہ والسلام کے نام پرؑ کی علامت لکھی ہے۔ اور وہ بریلوی علماء کی تحقیق میں محروم القسمہ حکم الہی کو منہ چڑانے والے ہیں۔تو خانصاحب نے ایسا ترجمہ لکھا جو غلط ہونیکی وجہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو منہ چڑانے لگے اور محروم القسمہ بھی

ہوگئے۔اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

(۲۷)۔ کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا (کھف۔نمبر 76 کنزالایمان)

جبکہ تقریباسب بریلوی حضرات نے اسکورد کیا ہے۔کاظمی، غلام سرور قادری، مفتی محمد حسین نعیمی ،ڈاکٹر سرفراز نعیمی، نے ترجمہ کیا ہے تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔

(البیان،عمدۃ البیان، آسان ترجمہ قران)

عزیز احمد قادری عبدالمقتدر بدایونی ،سعیدی، پیرم کرم شاہ نے ترجمہ کیا ہے تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ (ترجمہ قادری، حاشیہ ترجمہ قادری، تبیان القران، ضیاء القران)

مفتی مظہر اللہ شاہ لکھتے ہیں پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا (مظہر القران۔ج1۔ص891)

مفتی اقتدار نعیمی لکھتے ہیں تو تم مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھنا۔(نعیمی۔ج16۔ص3)

سعیدی صاحب مزید لکھتے حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰ کو نہایت سختی اور تاکید کے ساتھ تنبیہ کی پھر آگے لکھتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت انصاف تھے۔اور استاذ کا بہت زیادہ ادب احترام کرنے والے تھے (تبیان القران۔ج7۔ص181)

اس سے معلوم ہوا کہ خضر علیہ السلام استاد ہیں انہوں نے سیدنا موسی علیہ السلام پر سختی کی۔
اب آپ سوچیئے کہ بھلا شاگرد یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ میرے ساتھ نہ رہنا بلکہ شاگرد تو ادب و احترام سے وہ کہہ سکتا ہے جو 10 عدد بریلوی حضرات نے لکھا ہے۔

حصہ دوم

اہلسنت علماء دیوبند پر اعتراضات کے جوابات

22. فخر المجاہدین امام الموحدین شاہ محمد اسماعیل شہید دھلوی رحمہ اللہ

اشکالات کے مسکت جواب

بہتان: شاہ اسمعیل شہید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے منکر۔

تحقیقی جواب

لوی حضرات کی طرف سے حضرت شاہ اسمعیل شہید پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے منکر آپ کی نسبت اور تعلق کیوجہ سے بعد میں علماء ربانی پر بھی یہی اعتراض فٹ کیا گیا ہے۔ شفاعت رسول کے انکار کا فتوی سب سے پہلے بریلوی حضرات کے جد امجد فضل حق خیر آبادی اور اس کے بعد چلتے چلتے مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے لگایا ہے۔ مولوی مراد آبادی صاحب اپنی کتاب ''اطیب البیان'' میں لکھتے ہیں۔

''صاحب تقویۃ الایمان'' سب کو چھوڑ کر انبیاء کی شفاعت کے انکار پر اڑا ہے۔ اور شفاعت انبیاء کو بے فائدہ بتاتا ہے کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ ''تقویۃ الایمان'' والے نے انکار کمالات میں بڑا ہی غضب ڈھایا وہابیہ نے انکار شفاعت میں شاگردی تو معتزلہ کی مگر استاذ سے بڑھ گئے۔ کہ شفاعت کو سرے سے جھٹلا دیا۔

مولوی نعیم الدین صاحب نے حضرت اسماعیل شہید پر یہ بہتان عظیم اپنی طرف سے گھڑنے کے بعد شفاعت رسول، شفاعت انبیاء، شفاعت حفاظ، شہداء اور اولیاء پر قرآنی آیات اور احادیث اولیاء کرام کے اقوال کا لمبا چوڑا سلسلہ شروع کیا ہے اور اپنے جاہل معتقدین کو یہ باور کرایا ہے کہ میں نے شفاعت رسول کے منکر اسماعیل شہید پر دلائل قطعیہ سے حجت پوری کردی ہے۔

(۱) ہم اس بہتان کا مختصر جواب قرآن کے الفاظ میں یہ دیتے ہیں ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین''

اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر لعنت، ورنہ حقیقت میں حضرت مولانا اسماعیل شہید شفاعت کے نہ منکر ہیں اور نہ ہی جمہور سے الگ ان کا کوئی مسلک ہے۔ شفاعت کے مسئلہ میں آپ اہل اہل سنت والجماعت سے بالکل متفق ہیں۔ معترض کو عقبیٰ میں اس بہتان کا جواب خدا کی عدالت میں ضرور دینا پڑے گا۔

(ii) حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کی طرف منسوب کتاب ''تقویۃ الایمان'' کی تیسری فصل میں مسئلہ شفاعت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ وہ تمام مقامات جن پر اعتراض کیا گیا وہ قارئین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ آپ خود پڑھ کر فیصلہ کریں کہ جن سطور پر انگلی اٹھائی گئی ہے کیا واقعی ان سے شفاعت کا انکار مترشح ہوتا ہے یا یہ جھوٹی شہرت حاصل کرنے والوں کی افترا پردازی ہے۔ حضرت اسماعیل شہید نے سورۃ سبا کی آیت ''ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ اللہ کے یہاں شفاعت صرف اسی کو کام آسکے گی جس کے لئے خود وہ رب العالمین شفاعت کی اجازت دے گا کے بعد تشریح میں لکھتے ہیں کہ شفاعت کی قسمیں ہیں

(1) شفاعت بالوجاہت (۲) شفاعت بالمحبت (۳) شفاعت بالاذن

شفاعت بالوجاہت

شفاعت بالوجاہت کے عنوان کے تحت موصوف شہید لکھتے ہیں ''اکثر لوگ انبیاء علیہ السلام کی شفاعت پر پھول رہے ہیں اور اس کے معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہئے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر یا وزیر اس کو اپنی سفارش سے بچالے تو ایک تو یہ صورت ہے، کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کو پکڑنے ہی کو چاہتا تھا اور اس کے آئین کے مطابق اس کو سزا پہنچتی تھی مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت کا بڑا رکن ہے۔ اور اس کی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے۔ سو بادشاہ یہ سمجھ رہا ہے کہ اس جگہ اپنا غصے کو تھام لینا اور چور سے درگزر کرنا بہتر ہے۔ اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجئے

کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جائیں اور سلطنت کی رونق گھٹ جائے اس کو شفاعت بالوجاہت کہتے ہیں۔

یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اس کی سفارش قبول کی ہو، اس قسم کی (شفاعت) سفارش اللہ کے جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی اور جو کوئی کسی نبی ولی یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھتا ہے، وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے۔ کہ اس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲)

محترم قارئین کرام! اپنے عقل وایمان سے فیصلہ کریں کہ کیا کوئی شخص مولانا کی اس عبارت کے کسی حرف سے بھی اختلاف کر سکتا ہے۔ کیا وہ سلطان السلاطین کسی سے مجبور و بے بس ہو کر کسی نبی وولی کی شفاعت قبول کرے گا کہ اگر اس نے اس کی سفارش قبول نہ کی تو ملک کا انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ کیا خدا کے حضور ایسی سفارش کا عقیدہ رکھنا شرک اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

شفاعت بالمحبت

شفاعت کی پہلی قسم شفاعت بالوجاہت کا انکار کرنے کے بعد شفاعت کی دوسری قسم بیان فرماتے ہیں۔ خدا کی جناب میں یہ بھی ناممکن ہے۔

''دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ زادوں میں سے یا بیگمات میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جائے اور چور کو سزا نہ ہونے دے اور بادشاہ اس کی محبت سے لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے تو اس کو ''شفاعت بالمحبت'' کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اس رنج سے کہ جو اس محبوب کے روٹھ جانے سے ہوگا۔ اس قسم کی شفاعت بھی (اس خدا) کے دربار میں کسی طرح ممکن نہیں اور جو کوئی کسی کو اس جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک اور جاہل ہے۔ جیسا کہ اول مذکور ہو چکا۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۷)

قارئین! آپ ہی فرمائیں کہ اس عبارت کے کس فقرے پر آپ کو اعتراض ہے کیا اس طرح دنیاوی بادشاہ اپنی اولاد بیگمات اور معشوقوں کی بات ماننے پر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی جو ''صمد اور غنی عن العالمین'' ہے اپنے مقربین انبیاء اور اولیاء کی محبت سے مجبور ہے کہ ان کی شفاعت قبول کرے، نہیں ہرگز نہیں بلکہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو اپنے اپنے مراتب پر فائز کرنا اور ان کی شفارش قبول کرنا محض اس کا لطف و کرم اور بندہ نوازی ہے۔

شفاعت بالاذن

حضرت شہید شفاعت کی دوسری قسم ''شفاعت بالمحبت'' بیان فرمانے کے بعد ایک تیسری قسم شفاعت کی بیان فرماتے ہیں۔ جو عام بادشاہوں کو پیش آتی ہے۔ اس سے آگے چل کر تیسری بیان فرماتے ہیں۔

''تیسری صورت یہ ہے کہ چور پر چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے ہمیشہ کا پیشہ نہیں ٹھہرایا، مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا۔ سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے۔ اور بادشاہ کے آئین کو سر آنکھوں پر اپنے تئیں تقصیروار سمجھتا ہے۔ اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر اور وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اسکے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں چاہتا اور دن رات اس کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھیے میرے حق میں کیا حکم فرمادے۔ سو اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں ترس آجاتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگزر نہیں کرتا۔ کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں آئین کی قدر گھٹ نہ جائے۔ سو کوئی امیر و وزیر کی مرضی پاکر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے۔ اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے۔ اس کو ''شفاعت بالاذن'' کہتے ہیں۔

سو اس امیر نے اس چور کی سفارش اس لئے نہیں کی کہ اس کا قرابتی ہے، یا آشنا یا اس کی حمایت اس نے اٹھائی بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ کہ چوروں

کا ساتھی۔ جو چور کا حمایتی بن کر اس کی سفارش کرتا ہے تو آپ بھی چور ہو جائے گا۔ مولانا اسمٰعیل شہید شفاعت کی یہ تین مثالیں دینے کے بعد فرماتے ہیں:

''پہلی دو قسم کی شفاعت اللہ کے ہاں نہیں ہوگی۔ اولاً شفاعت بالوجاہت (کسی سے مرعوب ہوکر)) ثانیاً شفاعت بالمحبت کہ اگر میں اپنے اس محبوب کی بات نہ مانی تو بعد میں اس کی نارضگی سے میرے دل کو بہت زیادہ صدمہ پہنچے گا۔ شفاعت کی ان دو قسموں کا کوئی بھی مسلمان قائل نہیں ہے۔ اور اس کے بعد شفاعت کی ایک تیسری صورت بیان فرمائی۔ جس کے مولانا شہید قائل ہیں۔ تیسری قسم کی شفاعت بیان فرما کر لکھتے ہیں۔

''اس کو شفاعت بالاذن کہتے ہیں۔ یعنی یہ سفارش خود مالک کی پروانگی (اجازت) سے ہوتی ہے۔ سو اللہ کی جناب میں اس قسم کی سفارش ہوسکتی ہے۔ اور جس نبی اور ولی کی شفاعت کا ذکر قرآن و حدیث میں مذکور ہے۔ سو اس کے معنی یہی ہیں وہ شفاعت بالاذن خداوندی اور خود اللہ تعالیٰ کے پروانے دینے سے ہوگی۔ (تقویۃ الایمان ٣٨)

مولانا شہید کی عبارات روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ کہ مولانا شہید پہلی دو قسم کی شفاعت کے منکر اور تیسری قسم جسے شفاعت بالاذن کہتے ہیں مانتے ہیں۔ یہی امت مسلمہ کا عقیدہ ہے۔ لیکن ناخداشناسوں کا کیا کیا جائے کہ سیاق وسباق اور آگے پیچھے چھوڑ کر ولاتقربو الصلوۃ (نماز کے قریب مت جاؤ) لے لیا ہے۔ اور ''انتم سکاری'' چھوڑ دیا ہے۔

مولانا پر خدا جانے کتنے فتوے لگائے گئے، اسماعیل شہید شفاعت کا منکر ہے۔ وہابی ہے، کافر ہے، مرتد ہے، نجدی ہے، خدا جانے کیا کیا فتوے لگائے۔

ہم ان کی خدمت مین صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ زندگی چند روز ہے۔ اس کی شہرت بھی چند روز ہے۔ خدا کے لئے اس سے ڈرو اور کسی مسلمان پر اپنی شہرت کے لئے غلط الزامات دے کر فتوے مت لگاؤ۔ قیامت کے دن خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں جہاں کہیں بھی شفاعت کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ''باذن اللہ'' کی قید لگائی گئی ہے۔ شفاعت بالوجاہت و شفاعت بالمحبت کا کسی جگہ بھی ذکر نہیں۔ جو یہ عقیدہ

رکھتا ہے کہ خدا مجبور ہو کر اپنے مقربین کی شفاعت قبول کرے گا بہت بڑی بے دینی ہے اس سے شاید کوئی کو ہڑ مغز یہ نتیجہ نکالے کہ آنحضرت ﷺ کی شان محبوبیت اور شان وجاہت کے منکر ہیں بالکل غلط ہے۔ آنحضرت ﷺ کی محبوبیت اور وجاہت ہمارا ایمان ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ یہ ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی محبت اور دبدبے سے مرعوب ہو کر شفاعت قبول کرے گا سراسر گمراہی ہے۔

انبیاء اور اولیاء کے درجات بلند کرنے کے لئے خدا کا انبیاء اور اولیاء کو شفاعت کا اذن دینا اور خدا کا ان کی شفاعت کو قبول کرنا ہمارا ایمان ہے۔ یہ شفاعت مجبوری کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی انبیاء اولیاء اور شہداء پر اپنی مہربانی و رحمت کی انتہا ہوگی۔

ذیل میں بطور ثبوت دو تین آیات اور ایک دو احادیث بیان کرتے ہیں جس سے یہ بتانا مراد ہے کہ قرآن و حدیث میں جہاں کہیں شفاعت کا ذکر ہے اس کے ساتھ اذن کی قید لگائی گئی ہے۔

ترجمہ: کون ہے ایسا کہ اس کے پاس سفارش کرے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

اس کی اجازت سے پہلے کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔

سفارش صرف اسی کو کام آئیگی جس کے لئے وہ حکم دے گا۔

حدیث: جب اہل محشر انبیاء سے جواب پاکر شفاعت کے لئے آخر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں گے تو حضرت انسؓ اس حدیث کو بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت مل جائے گی بس جیسے ہی میں اس کو دیکھوں گا فوا سجدہ میں گر جاؤں گا بس جب اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دیگا۔ پھر فرمایا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ اور جو کہنا ہے کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ سوال کرو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کرو، قبول ہوگی۔ پس میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد کروں گا۔ جس کی تعلیم اس نے مجھے دی ہوگی۔ پھر تین سفارشیں پیش کروں گا پس اللہ تعالیٰ میرے لئے ایک حد مقرر کر دیگا۔ پس

میں ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دونگا، پھر میں دوبارہ لوٹ کر آؤنگا اور بارگاہ الٰہی میں سجدہ کرونگا جب تک اسکی مرضی ہوگی وہ مجھ کو سجدہ میں رہنے دیگا۔ پھر مجھے حکم ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہے کہو تمہاری بات سنی جائیگی سوال کرو عطا کیا جائیگا۔ سفارش کرو قبول کی جائیگی پھر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی وہ حمد کروں گا جسکی اس نے مجھے تعلیم دی ہوگی۔ پھر میں سفارش کرونگا پھر میرے لیے ایک حد مقرر کر دیگا پس میں ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔ راوی کو شک ہے کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ لوٹ کر آئیں گے تو عرض کریں گے کہ اب تو وہی بدبخت دوزخ میں رہ گئے ہیں جن کے متعلق قرآن فیصلہ کر چکا ہے مندرجہ بالا آیات اور احادیث سے ظاہر ہے کہ آپ کی شفاعت بالاذن ہوگی اور حدیث سے یہ بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن کی شفاعت کیجا ئیگی۔ ان کی حد اور نشان وہی بھی اللہ تعالیٰ خود فرمادیں گے۔

الزامی جواب

سابقہ سطور میں حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید پر الزام کا جواب نقل کر چکے ہیں، ہم اب اس مسئلہ پر طائفہ بریلویہ کا عقیدہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے متعلق بیان کرتے ہیں حقیقت میں مولانا شہید اسماعیل اور علماء دیوبند شفاعت رسول ﷺ کے منکر نہیں بلکہ بریلوی حضرات شفاعت رسول کے منکر ہیں۔ گھبرائیں نہیں اس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔

شفاعت کی حقیقت: کسی حاجتمند کی حاجت برآئی کے لئے کوئی دوسرا شخص کسی تیسرے بااختیار شخص کے پاس سفارش کرے جو اس کا مختار ہو۔ تو اسے شفاعت کہتے ہیں محتاجی ہی منشاء شفاعت ہے، جہاں محتاجی نہ ہو، خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے شفاعت کی کیا حاجت ہے۔ (السیبۃ الانقیہ فی فتاویٰ افریقہ)

اب آنحضرت ﷺ کے متعلق بریلوی حضرات کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں ''جنت کے مالک آنحضرت ﷺ ہیں جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں جس سے چاہیں کوئی چیز چھین لیں، جب چاہیں کسی کو کوئی عطا فرمادیں

مولوی رضا خاں صاحب فرماتے ہیں "ہم رسول اللہ ﷺ کے اور جنت رسول ﷺ کی"

فی مقام آخر: دنیا اور آخرت کی سب مرادیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں۔

فی مقام آخر: جنت کی زمین خدا نے حضور کی جاگیر کردی ہے اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (برکات الامداد)

اعلیٰ حضرت کے خلیفہ اعظم مولوی امجد علی صاحب آنحضرت ﷺ کے متعلق فرماتے ہیں:

"حضور اقدس ﷺ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں، جسے چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لے لیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں۔ تمام زمین ان کی ملک ہے۔ تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السماء والارض حضور کے زیر فرمان ہیں۔ جنت اور نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئی ہیں۔

(بہار شریعت۔ حصہ اول)

بریلوی حضرات کے اس عقیدہ سے شفاعت ایک بے معنی لفظ رہ جائے گا اگر سب کچھ آنحضرت ﷺ کے پاس ہے، جنت اور دوزخ کے سب اختیارات آپ کے پاس ہیں تو سفارش کے کیا معنی ہیں۔ دراصل یہ عقیدہ رکھ کر خود بریلوی حضرات نے شفاعت رسول کا انکار کیا ہے۔ خود مولوی احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک بھی شفاعت کے لئے محتاجی اور اس کام کا بے اختیار ہونا ضروری ہے ورنہ شفاعت بے معنی ہے۔

دوسرا بہتان: مولانا اسماعیل شہید نے آنحضرت ﷺ کا مقام اور درجہ بڑے بھائی کے برابر لکھا ہے

دوسرا بہتان جس کا بہت زیادہ پرچار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مولانا اسماعیل شہید نے آنحضرت ﷺ کا مقام اور درجہ بڑے بھائی کے برابر لکھا ہے یہ اعتراض بھی آپ کی طرف منسوب کتاب "تقویۃ الایمان" کی ایک عبارت پر کیا گیا ہے۔ بریلوی حضرات کے مولوی صاحبان تو درکنار بعض جاہل اور اجہل قسم کے لوگ بھی اس اعتراض کو بڑے زور شور سے بیان کرتے ہیں۔ ہم طائفہ بریلویہ کے استاذ العلماء کے الفاظ میں اس اعتراض کو دہراتے ہیں۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے شاگرد خاص مولوی نعیم الدین مرادآبادی اپنی مشہور کتاب "اطیب البیان" میں فرماتے ہیں:

"بعض گستاخ کہا کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہے انما المؤمنون اخوة کہ مومن آپس میں بھائی ہیں معاذ اللہ اس جاہل سے پوچھو پھر تو باپ کس کو بتائے گا؟ قرآن مجید نے حضور ﷺ کے باپ، حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو مومنین کی ماں فرمایا۔ اس رشتہ سے مومن بھائی ہوئے"۔

علمی جواب

استاذ العلماء کی ذریت نے یہ گوہر افشانی فرمائی کہ بھائی کی گستاخی اور حکم نہ ماننے سے انسان کافر نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ بھائی کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق لیکن آنحضرت ﷺ کی گستاخی، حکم نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ نیز آنحضرت ﷺ کی اطاعت ہر حال میں ضروری ہے۔

اصل عبارت

اس سے پہلے کہ ہم وہ عبارت نقل کریں جس پر اعتراض کیا گیا ہے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ماقبل کا کچھ حصہ جو اس عبارت سے مربوط ہے۔ بیان کردیں تاکہ

عبارت کا موقع محل اور صحیح مفہوم کا علم ہو جائے۔ حضرت اسماعیل شہید نے مشکوۃ شریف کی اس حدیث کی تشریح میں وہ عبارت لکھی ہے۔

ترجمہ حدیث: امام احمد نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین اور انصار میں بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ آیا اور آپ کو سجدہ کیا۔ صحابہؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں ہم ان سے زیادہ اس کے حقدار ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی''

''مولانا شہید اس حدیث کے آخری دو فقروں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''یعنی انسان سب آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے۔ بندگی اسی کی چاہیئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی۔ وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے نہ خدا کی سی،،۔

بھائی کی قسمیں

بھائی صرف ایک باپ کے تین لڑکوں ہی کو نہیں کہتے بلکہ بھائی کی کئی قسمیں ہیں۔

بھائی کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں۔ (۱) نسبی بھائی (۲) قومی بھائی (۳) جنسی بھائی (۴) دینی بھائی۔

نسبی بھائی: نسبی بھائی سے وہ بھائی مراد ہیں۔ جو ایک باپ کے بیٹے ہوں یا ایک دادا کے دو پوتے ہوں تو انہیں بھی نسبی بھائی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے حضرت علی آنحضرت ﷺ کے بھائی ہیں۔ حضرت علیؓ خود فخریہ طور پر فرماتے ہیں:

ترجمہ: اللہ کے نبی محمد ﷺ میرے بھائی اور خسر ہیں اور سید الشہداء حضرت حمزہ میرے چچا ہیں

ہم یہی التجا بریلوی علماء سے کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے پوچھیں کہ آنحضرت ﷺ آپ کے بھائی ہیں تو باپ کون ہے، بھائی کہہ کر آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کیوں کی ہے۔

قومی بھائی: قومی سے وہ بھائی مراد ہیں جو ایک ملک یا ایک قوم کے افراد ہوں اس کے لئے ایک دین اور ایک باپ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسطرح ہم سب پاکستانی بھائی ہیں۔ قرآن مجید میں سیدنا ہود علیہ السلام، سیدنا صالح علیہ السلام اور سیدنا شعیب علیہ السلام کو اپنی اپنی قوم کا بھائی کہا گیا ہے۔

اگر نبی ﷺ کو امت کا بھائی کہنا گستاخی ہے تو خدا سے پوچھیں کہ حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام کو اپنی اپنی قوم کا بھائی کہہ کر انبیاء کی نعوذ باللہ گستاخی کیوں کی ہے؟ حالانکہ قوم عاد ثمود اور مدین کافر تھیں۔ ان پر خدا نے عذاب نازل کیا ہے۔

۱۔ مفتی احمد یار خان نعیمی ترجمہ کرتے ہیں: اور بھیجا ہم نے طرف عاد کے انکے بھائی ہود کو

(اعراف آیت نمبر 65. تفسیر نعیمی ج 8 ص 628)

۲۔ پیر کرم شاہ صاحب ترجمہ کرتے ہیں: اور عاد کی طرف ان کا بھائی ہود آیا۔

(جمال کرم ج 2 ص 146)

۳۔ مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی تائید سے چھپنے والے ترجمہ قرآن میں ہے۔

''جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں''۔

(شعراء نمبر 124۔ آسان ترجمہ قرآن)

۴۔ پیر کرم شاہ فرماتے ہیں اہل مدین کی طرف ان کا بھائی شعیبؑ آیا۔ اور عاد کی طرف ان کا بھائی ہودؑ آیا۔ اور ثمود کیطرف انکا بھائی صالحؑ آیا۔ (جمال کرم ج 2 ص 146)

۵۔ مفتی نعیمی صاحب لکھتے ہیں قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔

(معلم التقریر ص 78)

جنسی بھائی: جنسی اخوت یہ ہے کہ آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے سب انسان آپس میں

بھائی بھائی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اخوت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

ترجمہ: بے شک تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

دینی بھائی: دینی بھائی سے وہ بھائی مراد ہیں جو ایک دین اور ایک مذہب کو ماننے والے ہوں اس لحاظ سے تمام مسلمان اور مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ خواہ کوئی یورپ میں رہنے والا ہو یا ایشیا میں رہنے والا ہو ایک قوم کے ہوں یا مختلف قوموں کے ہوں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ قرآن مجید نے اس دینی اخوت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ: تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا ایمان ہے کہ مومن کامل اور کامل مسلمان ہیں ہم گنہگار ہی سہی لیکن مومن اور مسلمان تو ہیں۔ اگر فخر موجودات اور ہم مسلمان اور مومن ہیں تو خدا اور اس کا رسول فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور مسلمان دوسرے مومن اور مسلمان کا بھائی ہے تو عقلی اور نقلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنوں کو بھائی کہنا گستاخی نہیں ہے۔

الزامی جواب

۱۔ اگر بھائی کہنے سے باپ کی نشاندہی ہمارے ذمہ تو تو باپ کہہ کر دادا کی نشان دہی آپ فرمائیں کہ پھر دادا کون ہوگا۔ اور کیا باپ کی اطاعت اس طرح سے ضروری ہے۔ جس طرح سے فخر دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروری ہے؟ کیا باپ کا حکم نہ ماننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ماننے سے کافر ہوگا تا ہے؟ اگر بڑا بھائی کہنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہے تو باپ کہنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کیوں نہیں ہے۔ کیا بڑا بھائی بمنزل باپ نہیں ہوتا۔

۲۔ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں

فرمایا اپنے رب کی پرستش اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔ (سرور القلوب ص 319)

۳۔ فاضل بریلوی بانی بریلویت لکھتے ہیں

فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا احترام واکرام بجالاؤ۔

(فتاوی رضویہ ج 10 حصہ دوم ص 236)

۴۔ نیم اور بکائن بظاہر یکساں ہیں مگر حقیقت میں فرق سونا اور پیتل شکل وصورت میں یکساں ہیں مگر حقیقت میں فرق یوں ہی مومن وکافر نبی اور غیر نبی صورت بشری میں یکساں معلوم ہوتے ہے مگر اندرون میں بڑا فرق ہے۔ (نعیمی ج 7 ص 754)

۵۔ مولوی محمد عمر اچھروی نے مقیاس حنفیت میں ص 202 (قدیم) پر اور احمد سعید کاظمی نے اتمان العظیم ص 85 پر آپ علیہ السلام کو باپ لکھا ہے

حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ایسے حق ہے جیسے باپ کا اولاد پر تو بڑا بھائی اور باپ کا درجہ ایک طرح کا ہی ہوا۔

۶۔ بریلوی پیر حافظ محمد حسین صاحب مجددی سجادہ نشین درگاہ ٹنڈو سائیں داد لکھتے ہیں۔

اگر ان کی مراد (بڑے بھائی سے) اسلامی برادری ہے تو پھر بڑا بھائی کہنے سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ تمام مومنین چھوٹے بڑے یکساں بھائی ہیں۔

(العقائد الصحیحہ فی تردید الوھابیہ۔ ص 47)

۷۔ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

آدم علیہ السلام ایک ہیں مگر ان کی اولاد میں مومن بھی ہے کافر بھی مشرک بھی منافق بھی پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں انبیاء بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگا دیتا ہے کہ اس میں فرعون ہے اسی میں موسیٰ علیہ السلام اسی میں ابوجہل ہے اسی میں حضور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم یہ کمال قدرت ہے اوا سکی رحمت کی بھی دلیل ہے کہ سارے انسان اس رشتہ سے بھائی بھائی ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج 7۔ ص 740۔ مکتبہ اسلامیہ)

۸۔ نعیمی صاحب لکھتے ہیں فرمایا اکرموا اخاکم اپنے بھائیوں کی یعنی ھماری تعظیم کرو (معلم التقریر۔ ص 77) آگے لکھتے ہیں کبھی ہم کو بھائی فرمایا لوگ مناسبت جنسی دیکھ کر اس طرف مائل ہوئے۔ (ص 77)

9۔ علامہ ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام اہل ایمان آپ کے دینی بھائی ہیں۔
(تبیان القرآن ۔ ج 7 ۔ ص 231)

10۔ سعیدی لکھتا ہے کہ قیامت تک کے تمام مسلمان آپ کے دینی بھائی ہیں۔
(ج 7 ۔ ص 230)

11۔ شیخ جیلانی فرمایا کرتے تھے اے جمال اللہ! میرے بھائی مہتر عیسیٰ علیہ السلام کو میرا اسلام پہنچانا۔ (تحفہ قادریہ ۔ ص 110)

ایک قلابازی

شاید کوئی ہوشیار اور چالاک مولوی صاحب کسی کو یہ کہیں وہ تو خدا نے انبیاء کو امتوں اور انسانوں کو بھائی کہا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے کسر نفسی کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمانوں کا بھائی کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

اولاً: خدا نے انبیاء کو اچھے ناموں سے یاد کیا ہے۔ اگر یہ برا نام ہوتا تو خدا انبیاء کے لئے بھائی کا نام استعمال نہ کرتا۔

ثانیاً: اگر آنحضرت ﷺ کے دینی بھائی نہیں ہیں۔ صرف کسر نفسی کے لئے فرمایا ہے تو یہ حقیقت کے خلاف ثابت ہو جائے گا۔ جو نبی کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے

ثالثاً: اب ہم چند احادیث نقل کرتے ہیں۔ جن میں صحابہ نے آنحضرت ﷺ کو اپنا بھائی کہا ہے تا کہ یہ شبہ نہ رہے کہ امتی کے لئے نبی ﷺ کو بھائی کہنا موجب کفر یا گستاخی ہے۔ جس طرح معترفین نے لکھا ہے۔

1۔ حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے متعلق ایک شعر میں فرماتے ہیں:
اللہ کے نبی محمد ﷺ میرے بھائی اور خسر ہے۔ اور حمزہ جو تمام شہیدوں کے سردار ہیں میرے چچا ہیں

2۔ آنحضرت ﷺ نے آئندہ پیدا ہونے والے مسلمانوں کو بھائی فرمایا
ترجمہ: میری خواہش ہے کہ ہم پیدا ہونیوالے بھائیوں کو دیکھتے

3۔ حضور ﷺ نے عمرہ کے لئے جانیوالے صحابی سے فرمایا اے میرے بھائی ہم کو بھی اپنی دعاؤں میں شریک کر لینا اور بھول نہ جانا۔

4۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر کو حضرت عائشہؓ کے عقد کے لئے پیغام بھیجا تو ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔
کیا وہ عائشہ آپ کی بیوی بن سکتی ہے حالانکہ وہ آپ کے بھائی کی بیٹی ہے۔
آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا:
تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں دین اسلام میں (زرقانی)
آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ حقیقی بھائی کی بیٹی نکاح میں نہیں آسکتی میں تو تمہارا دینی بھائی ہوں۔

5۔ معراج کے موقع پر تمام انبیائے کرام نے آپ کو بھائی کے نام کے ساتھ استقبال کیا۔
ترجمہ: اے نیک نبی اور نیک بھائی خوش آمدید (بخاری)

6۔ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم نے معراج کے موقع پر بیٹے کے نام سے استقبال کیا۔
ترجمہ: اے نیک نبی اور نیک بیٹے خوش آمدید (بخاری)

اب فرمائیں کہ حضرت علیؓ، حضرت ابوبکرؓ، تمام انبیاء آپ کو بھائی کہہ رہے ہیں، ان کے متعلق آپ کا کیا فتوے ہے۔ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم تو آنحضرت ﷺ کو بیٹا کہہ رہے ہیں ان کے متعلق بھی سوچو۔ صرف مولانا اسماعیل شہید کے پیچھے کیوں لگے ہوئے ہو۔ انہوں نے تو صرف حدیث کا ترجمہ کیا ہے۔

اب ہم آخر میں حضرت شہید کی اسی کتاب "تقویۃ الایمان" میں سے ایک دو اقتباس نقل کرتے ہیں، جو اس متذکرہ عبارت کے دو تین صفحات بعد میں ہیں۔ تا کہ معلوم ہو جائے کہ حضرت شہید کے نزدیک آنحضرت ﷺ کا مقام اور مرتبہ کیا ہے۔

1) ہمارے پیغمبر ﷺ سارے جہاں کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے

محتاج ہیں۔

اس سے کچھ آگے چل کہہ لکھتے ہیں

۲)''اور اللہ کے رسول پر ایمان لانا یہ ہے کہ ان کو رسول اللہ کا اور بندہ مقبول، سب مخلوق سے کمالات اور خوبیوں میں افضل جانے، اور جو بات رسول فرمادیں، اس کے بجا لانے میں اللہ کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے۔ اور اس میں اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے۔ اور اس کے حکم کے مقابلہ میں کسی کا حکم نہ مانے۔ اور اس کے فرمودہ کو برحق جانے۔ پھر اس بات میں اتنا مضبوط ہوجائے کہ کبھی شبہ نہ آوے۔

از روئے ایمان فرمائیں کہ کیا بڑے بھائی کا بھی یہ درجہ ہے؟ اور مولانا شہید آنحضرت ﷺ کا مقام اور درجہ بڑے بھائی کا سمجھتے ہیں؟ ان کے نزدیک تو خدا کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے بڑا مقام آنحضرت ﷺ کا ہے۔

تیسرا بہتان: نعوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجانا، بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے

اس سے پہلے کہ کچھ اصل عبارت یا اس کی تشریح و مفہوم کا ذکر کریں۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ جس انداز سے معترضین اس بہتان کو پیش کرتے ہیں بیان کردیں۔

''نعوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں آنحضرت ﷺ کا خیال مبارک آجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ان کے نزدیک نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجانا، بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے وغیرہ وغیرہ''

یہ ہے وہ بہتان عظیم جو جھوٹی شہرت حاصل کرنے والے بریلوی ملاں، مولانا شہید پر لگایا کر تے ہیں۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے

تحقیقی جواب

اس اعتراض کی بنیاد سید احمد شہید کے ملفوظات ''صراط مستقیم'' پر رکھی جاتی ہے۔ جس کو لکھنے والے شاہ اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحی ہیں اور یہ حصہ ثانی شاہ اسماعیل شہید کا لکھا ہے۔ صراط مستقیم کا موضوع تصوف ہے۔ اور اس کتاب میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو انہوں نے تصوف کے بارے میں لکھی ہیں۔

اصل عبارت

ترجمہ: تمام وسوسے ایک درجے کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں فرق مراتب ہوتا ہے۔ چنانچہ زنا کا وسوسہ اپنی بیوی کی مجامعت سے زیادہ برا ہے۔ اور اپنی تمام تر توجہ کو ہر طرف سے پھیر کر اپنے شیخ یا کسی اور بزرگ ہستی گو رسالت مآب ﷺ ہی کیوں نہ ہوں۔ لگالینا، گاؤ خر یعنی حضرت حق (اللہ) سے غافل کرنے والی دوسری چیزوں کے خیالات میں ڈوب جانے سے کئی مراتب مضر ہے۔ کیونکہ انسان کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی عظمت و محبت ان دل میں دل ہوتی ہے۔ بلکہ انسان خود بھی برا اور ذلیل و حقیر سمجھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب اس کو یہ خیال ہوجاتا ہے کہ میں نماز میں ہوں وہ ان لغویات خیالات وساوس کو خود ہی دل سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو پھر صحیح اور استوار کرتا ہے۔ جو نماز کا حقیقی منشا ہے۔ بخلاف اس کے کہ نماز میں اپنے مرشد یا کسی اور بزرگ کی طرف ''صرف ہمت'' یعنی اپنی طبیعت اور ذہن کو ہر طرف سے پھیر کر حتی کہ حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہٹا کر کامل یکسوئی کے ساتھ اپنے شیخ یا کسی اور مکرم و معظم ہستی کی طرف لگایا جائے۔ تو یہ بہ نسبت عام وساوس کے زیادہ مضر ہے کیونکہ اول تو اس میں اپنے مقصد سے حق تعالیٰ کی طرف سے توجہ کو منقطع کرنا ہوتا ہے۔ جو مقصد نماز کے بالکل خلاف ہے۔ اور ثانیاً یہ کہ انسان بالخصوص نمازی مسلمان کے دل میں ان واجب الاحترام ہستیوں کی انتہائی عظمت و محبت ہوتی ہے۔ لہذا جب وہ نماز میں ان سے لو لگائے گا اور شغل برزخ

کی مذکورہ بالاشکل کے مطابق ان کی صورت میں دل جمائے گا۔ تو وہ مقدس اور
صورت دل کی گہرائیوں میں پیوست ہوجائیگی۔ اور تعظیم وتکریم کے وہ جذبات جو اس
اللہ سے ہونے چاہیے تھے اس مقدس ہستی کی اس خیالی صورت سے وابستہ ہو جا
گے۔ بلکہ بالقصد کردیئے جائیں گے اور اس نماز میں جو سراسر اللہ تعالٰی کی تعظیم اجلال
قع ہے۔ غیر اللہ کی تعظیم کو مقصود اصلی بنا کر اسے شرک تک لے جاتا ہے پس اس واسطے
میں ''تمام طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے بزرگ کی طرف لگانا'' عام دنیاوی جیسے
تمثیل میں گاؤخر کہتے ہیں۔ وسواس سے زیادہ مضر ہے۔

محترم قارئین! یہ ہے وہ عبارت جس پر طوفان برپا کیا گیا ہے اور کفر کے فتوؤں کی بوچھاڑ
گئی ہے۔ مولانا نے نماز میں صرف ہمت کو مضر از گاؤخر کہا ہے۔ لیکن حضرت پیران
عبدالقادر جیلانی نے نماز کے اندر خدا سے توجہ ہٹا کر کسی اور طرف لگانا خواہ وہ نبی یا کوئی
معظم چیز ہو یعنی غیر خدا کی طرف لگانے کو شرک فرمایا ہے۔ غیر خدا میں آنحضرت ﷺ کے
ساتھ دیگر تمام انبیاء علیہ السلام اور مکرم ہستیاں بھی آجاتی ہیں۔ لیکن ایک سیدالاولیاء ہیں اور
دوسرے اس کی وجہ سے کافر وہابی گستاخ رسول ہیں۔

مزید وضاحت:

ا۔ بلاشبہ متشابہات کی نگہداشت، صیغے کی پہچان، قرآن پر غور وخوض، الفاظ کی ترکیب قرآن
سے مسائل کا استخراج، شیخ یا نبی کا تصور، ملائکہ کی ملاقات کی آرزو، سب چیزیں جائز ہی نہیں
بلکہ نوافل سے بھی زیادہ باعث ثواب ہیں۔ لیکن نماز میں رب العزت سے اپنی توجہ ہٹا کر
ان کی طرف لگالینا کامل نماز کے لئے گاؤخر (بیل، گدھے) سے بھی زیادہ نقصان دہ
ہیں۔ ان کا تصور (ہمت) گاؤخر سے اس لئے برا ہے کہ نمازی کو جب نماز کا خیال آئے گا
بیل گدھے کے خیال کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس کے مقابلے میں شیخ کا تصور
، اور مسائل غریبہ کا استخراج وغیرہ چونکہ وہ بالارادہ کرتا ہے۔ اس لئے ان سے توجہ ہٹا کر خدا
کی طرف نہیں کرے جو اصل نماز ہے۔

۱۔ اس میں رحمت کائنات ﷺ کی شان عظمت کا بیان ہے کہ اگر نماز میں انکی طرف تمام تر
ہمادی جائے تو انکی ہی شان ہے کہ عظمت ومقام وشان ومرتبہ کیطرف وجہ سے خدا
لی کی طرف توجہ نہ رہیگی جو آپ کے حسن وجمال وخوبصورتی اور دل نشین حالات کتب
یث میں ہیں بندہ انہی میں کھو کے رہ جائے گا۔ اور نماز سے توجہ آدمی کی بالکل ہٹ جا
گی۔ جبکہ گدھے بیل میں یہ کشش کہاں چاھے بندہ کتنی ہی کوشش کرلے۔

۔ آدمی بات تو زید سے کررہا ہو اور تمام تر توجہ عمر کی طرف ہی رکھے تو یہ بات زید کو پسند نہیں
وگی۔ اسی طرح المصلی یناجی ربہ نمازی خدا سے سرگوشی کرتا ہے۔
اور تمام تر توجہ رحمت کائنات ﷺ کیطرف رکھے تو یہ خدا کو کیسے پسند ہوگا۔
ا التحیات میں توجہ خدا کی طرف رکھتے ہوئے ہی ضمنا توجہ رحمت کائنات کیطرف بھی ہوگئی
تو یہ ایسی توجہ نہیں ہوگی کہ خدا تعالٰی کیطرف توجہ وخیال کو ذہن سے نکال دیا جائے۔

۴۔ اسکی مثال ایسے کہ آپ کسی عازم حج سے کہیں کہ آپ روضہ پاک نہ جائیں بعد میں
جائیں کہ آپ کے لیے پہلے زیارت کرنا مضر ہوگا۔
کیونکہ آپ کے قلب کا اشتیاق ومحبت اتنا ہے کہ اگر آپ گئے تو آپ تو وہیں کے ہو کے رہ
جاؤ گے۔ نہ عرفات میں ٹھہرنا ہوگا نا مزدلفہ میں جانا ہوگا اور ارکان حج فوت ہوجائیں گے۔
آپ بجائے مدینہ طیبہ کے کسی ہوٹل میں ٹھہر جائیں۔ یہ بات آپ ﷺ سے قلبی محبت کا پتہ
دیتی ہے نہ کہ گستاخی کا۔

۵۔ رحمت کائنات ﷺ کا خیال مبارک نماز میں لاکر تمام تر توجہ ادھر مرکوز کردی جائے پھر
عاشق کو خیال آئے کہ یار میں تو نماز میں ہوں مگر عشق کے ہاتھوں مجبور ہے اگر یہ توجہ ھٹا تا
ہے تو مناسب نہیں لگتا کہ میں رحمت کائنات کا غلام ہو کر کیسے آپ کے خیال وتوجہ کو ترک
کروں تو پھر کیا یہ بات مناسب ہے؟

الزامی جواب

اکابرین امت سے الزامی جواب

(1) کبیری شرح منیہ میں ہے

اگر نمازی نے اپنی مناجات میں غیر خدا کیطرف توجہ کی تو خدا تعالی کا غضب بڑھ جاتا ہے اس پر۔ (ص 420)

(2) حجۃ الاسلام امام غزالی لکھتے ہیں

ایک بار سیدہ عائشہؓ نے فرمایا نماز کے وقت ہم آپس میں ایک دوسرے کو قطعی بھول جاتے ہیں کہ کون ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت مجھے نہ پہچانتے تھے اور میں انہیں۔

(کیمیائے سعادت ص 165 بیان ارکان نماز)

(3) صاحب مجالس الابرار لکھتے ہیں:

کسی متبرک مقام میں جہاں صلحاء کی قبریں ہوں نماز پڑھنا بھی اس ممانعت (لعن اللہ الیھود والنصاری) میں شامل ہے۔ خصوصا ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم اسکا سبب ہو اس لیے کہ اس میں شرک خفی ہے۔ (مجالس الابرار مجلس نمبر 117)

اسکی تصدیق وتائید شاہ عبدالعزیز نے فتاوی عزیزی میں کی ہے۔

رضاخانی حضرات سے الزامی جواب

1) مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں شرک کے یوں تو بہت سے ذرائع ہیں لیکن مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ ا کسی خاص شخص کی بزرگی اور عظمت کا اتنا قوی احساس ہو کہ اس کو خدا سے غافل کردے۔ (ضیاء الاسلام۔ص 32)

(2) مقبولان خدا کیلئے خدا کی ہستی کے سوا کسی غیر کو طلب کرنا تو درکنار بلکہ دل میں اس کا خیال لانا بھی گناہ ہے۔ (استمداد۔از عباد الرحمان۔ص 39)

(3) بریلوی جید عالم شہزاد مجددی لکھتے ہیں حضرت ابوالحسین نوری نے ایک شخص کو اذان

دیتے سنا تو فرمایا خدا تجھے نیزہ مارے اور موت کا زہر دے اور ایک کتے کو بھونکتا سنا تو لبیک کہا۔ (شرف ملت نمبر۔ص 149)

(4) مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں سورہ مزمل کی آیت نمبر 8 کی تفسیر میں لکھتے ہیں عبادت میں انقطاع کی صنعت ہو کہ دل اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ منقطع ہو جائے اس کی طرف توجہ ہے۔ (خزائن العرفان۔ص 835)

(5) فاضل بریلوی لکھتے ہیں

نماز سے تعظیم قبر کا ارادہ یا بجائے کعبہ کے نماز میں استقبال قبر کا قصد ایسا ہو تو آپ ہی حرام بلکہ معاذ اللہ نیت عبادت قبر تو صریح شرک وکفر ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ج 3 ص 421)

(6) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں نماز میں توجہ پر زور دیتے ہوئے کہ

دل کو اس (خدا کی) طرف سے پھیرنا اور غیر کی طرف دیکھنا حقیقت نماز کی باطل کر دیتا ہے۔ جو شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ کمال عنایت سے اسے اپنی ہم کلامی سے شرف فرمائے اور عین اسی حالت میں کہ بادشاہ سے باتیں کرتا ہے اور حضرت بادشاہ اسکی طرف متوجہ ہے ایک کناس (خاکروب) کی طرف دیکھنے لگے۔ (الکلام الاوضح ص 345)

(7)۔ ایک جگہ لکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کی تفصیل میں کہ معنی اللہ اکبر کے یہ ہیں خدا تعالی بہت بڑا ہے اگر اس معنی کو نہیں جانتا تو جاہل ہے۔ اور جو جانتا ہے اور اسکا دل خدا کے حضور میں دوسرے کی یا اپنی بڑائی اور بزرگی کیطرف مائل ہے وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے بزرگ تر ہے۔ درحقیقت معبود اس نامراد کا وہی ہے جسکی طرف وہ متوجہ ہے۔

(الکلام الاوضح۔ص 349)

(8) فاضل بریلوی لکھتے ہیں نماز میں احتلام ہوا اور سلام پھیرنے تک منی نہ نکلی نماز ہوگئی

(فھارس فتاوی رضویہ۔ص 42)

اور دیکھ کر قرآن پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (فتاوی رضویہ۔۔ بہار شریعت)

کیا قرآن پڑھنا احتلام ہونے سے بھی۔۔۔۔۔۔۔

چوتھا بہتان: مولانا اسمٰعیل شہید لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اقدس مٹی میں ختم ہوجانیوالا ہے

مولانا اسمٰعیل شہید پر ایک یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اقدس مٹی میں ختم ہو جانیوالا ہے۔اس کی بنیاد بھی ''تقویۃ الایمان'' کی ایک عبارت پر رکھی جاتی ہے۔

اس کا مختصر جواب تو یہ کہ ''سبحانک ھذا بھتان عظیم'' کہاں مولانا شہید کی عبارت اور کہاں یہ مردود مضمون!

اس سے پہلے کہ ہم اس اعتراض کے متعلق کچھ عرض کریں مولانا شہید کی وہ عبارت پیش کے دیتے ہیں جس پر انگلی اٹھائی گئی ہے۔آپ ایک حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

یعنی میں بھی مر کر ایک دن مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں۔سجدہ تو اسی ذات پاک کو ہے جو نہ مرے کبھی۔پس یہی وہ فقرہ ہے جس پر شور مچایا گیا ہے۔کہ نعوذ باللہ آپ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے مٹی ہو جانے کے قائل ہیں۔

تحقیقی جواب

اگر ٹھنڈے دل سے اسی فقرہ پر غور کریں تو جواب آپ کو مل جائے گا۔مولانا شہید نے یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی مٹی ہو جانے والا ہوں۔بلکہ لکھا ہے مٹی میں ملنے والا ہوں۔یہ ایک اردو محاورہ ہے جس کے معنی ہیں مٹی میں دفن ہونا لغت کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں مولانا شہید کی منشا یہاں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن وفات پا کر مٹی میں دفن ہونے والا ہوں۔

۲۔انبیاء علیہ السلام کے جسم مٹی پر حرام ہیں

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ہمارے تمام علماء اور جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کے جسم مٹی پر حرام کردیئے گئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔جو کوئی آپ کی قبر پر جا کر درود پڑھے آپ اسے سنتے ہیں۔درود اگر دور سے پڑھا جائے تو فرشتوں کی ایک جماعت کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے۔اس عقیدہ کی تصریح **''المھند علی المفند''** کے اندر وضاحت سے کردی گئی ہے۔ناحق تہمت کا البتہ ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

۳۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں مخالفین نے اپنی جہالت کی وجہ سے **''مٹی میں ملنے والا ہوں''** کے جملے سے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ حضرت شاہ صاحب کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام اپنی قبروں میں سلامت نہیں رہتے حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے۔اردو زبان میں یہ لفظ یا جملہ دفن ہونے کیلئے بولا جاتا ہے۔

چنانچہ جامع اللغات، ج 2، ص 565 میں ملنا کے معنی دفن ہونا اور منیر اللغات ص 90 میں ہے خاک میں ملنا یعنی دفن ہونا ، ہیں۔نور اللغات میں ہے کہ **مٹی میں ملنا یعنی دفن ہونا** اور پھر اس معنی کے صحیح ہونے پر شعر سے استدلال کرتے ہیں:

میں تو خاک کا پتلا یوں ہی تھا قضاء نے **مٹی میں ملا دیا** (شاد)

﴿نور اللغات، ج 4، ص 1189﴾

یہاں ''مٹی میں ملا دیا'' کے معنی ''مٹی میں دفن ہونا'' ہیں۔اسی طرح اردو کی مبسوط ترین لغت ''اردو لغت تاریخی اصول پر'' میں **''مٹی میں مل جانا''** کے معنی **''مٹی میں دفن ہوجانا''** کے کیئے گئے ہیں اور پھر عبارت نقل کی گئی کہ:

جب پانی رخصت ہوجاتا ہے تو باقی صرف مٹی رہ جاتی ہے جسے قبرستان میں چھوڑ آتے ہیں کہ مٹی **مٹی کے ساتھ مل جائے** ۔ ﴿قصے تیرے افسانے ہیں، ص 311﴾

یہاں مٹی کے ساتھ مل جائے ''مٹی میں دفن ہوجانا'' کے معنی میں لیا گیا ہے۔

اسی طرح ''مٹی میں ملنا'' کو محاورہ کہہ کر اس کے معنی ''میت کو مٹی دینا'' کے لکھے ہیں، میت

کی تجہیز و تکفین ہونا لکھے ہیں۔۔آگے اس معنی کے مناسبت سے شعر لکھتے ہیں کہ:
دنیا میں اعتبار ہے کیا حال و جاہ کا **مٹی** گدا کے ہاتھ سے **ملی** ہے شاہ کو

(دیوان سیر، ج2، ص342)

یہاں ''مٹی ملی ہے'' میت کو مٹی دئے جانے کے معنی میں ہے۔۔اسی طرح ایک معنی دفن کرنے کے لکھے ہیں اور اس معنی کی مناسبت سے شعر لکھتے ہیں کہ:
نسیم اعداء سے شکوہ کیا ہمیں یاروں نے **مٹی میں ملا دیا** (نسیم دہلوی، ص87)

(اردو لغت تاریخی اصول پر، ج17، ص207)

الحمد للہ ہم نے اردو لغات سے یہ ثابت کردیا ہے کہ ''مٹی میں ملنا'' کے معنی ''دفن ہونے کے ہیں اور اردو زبان میں اس محاورے کا استعمال ''نثر'' اور ''اشعار'' دونوں میں ملتا ہے اور اردو لغت کے بلغاء نے اس کو استعمال کیا ہے۔۔لہٰذا اس عبارت پر اعتراض کرنا محض جہالت اور تعصب ہے۔

الزامی جواب

ا۔مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:
میں اور ابوبکر و عمر ایک مٹی سے بنے ہیں اور اسی میں دفن ہونگے۔(فتاوٰی افریقہ۔ص96)
اردو کی مشہور لغات: جامع اللغات اور نور اللغات میں مٹی میں ملنا دفن ہونا مترادف الفاظ میں شمار کیا گیا ہے تو پھر وہی اعتراض فاضل بریلوی پر آئیگا۔
۲۔مفتی احمد یار نعیمی صاحب اس آیت واللہ انبتکم من الارض بناتا کی تفسیر میں لکھتے ہیں تمھارے اجزائے بدن کو مٹی میں ملادے گا۔(نور العرفان)
ظاہر ہے یہ آیت تمام بنی آدم کیلئے ہے
۳۔پیر مہر علی شاہ لکھتے ہیں کبھی ہم فرشتوں کے مسجود تھے مگر اب خاک میں ملے ہیں۔
(مرآۃ العرفان۔ص1)
۴۔سیدنا حسینؓ کی شان میں مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں گلاب کی پتیاں (آپ کے چہرہ

اقدس کے رخسار) خاک میں مل گئیں۔ (حیات صدر الافاضل۔ص118)
۵۔ابو الحسنات احمد قادری رحمت کائنات ﷺ کے وصال پر ملال کے متعلق لکھتے ہیں تیر ممات نے اسے فنا کیا۔ (اوراق غم۔ص129,128)
۶۔پیر مہر علی شاہ لکھتے ہیں اوہ سوہنی صورت فاطمہ جائیاج خاک وچ پی رلدی ہے۔
(مراۃ العرفان۔ص28)
۷۔مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں آدم علیہ السلام اور انکی ذریت اپنے فنا ہوجانے کے بعد جزا کیلئے (اٹھائے جائیں گے) (خزائن العرفان۔مادۂ نمبر102)
۸۔غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں۔یہ آیت تمام لوگوں کے متعلق ہے کہ موت کے بعد تمھارے بدن کے اجزا خاک میں مل کر ہواؤں اور آندھیوں سے اور دیگر قدرتی آفات سے بکھر کر خواہ کہیں پہنچ جائیں اللہ تعالیٰ تمھارے اجزاء کو قیامت کے دن مجتمع کر دیگا۔
(تبیان القرآن۔ج1۔ص584)

پانچواں بہتان: مولانا شہید نے انبیاء کرام کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل لکھا ہے

پانچواں بہتان جو مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے مولانا شہید پر لگایا ہے۔وہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے انبیاء کرام کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں لکھا ہے۔
اس سے پہلے کہ ہم اس بہتان کے متعلق اصل حقیقت قارئین کے سامنے پیش کریں بہتر معلوم ہوتا ہے وہ آپ کے سامنے عبارت پیش کردی جائے۔جس پر نام نہاد استاذ العلماء صاحب نے اعتراض کیا ہے۔
واذ قال لقمان لابنہ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔
''یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی، سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی

ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق کسی مخلوق کو دیا تو اس نے بڑے
بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کر دے دیا۔ جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ
دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی۔ اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ مخلوق بڑا ہو
چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے،،

تحقیقی جواب

اس بہتان کی بنیاد مولانا شہید کی اس عبارت کے خط کشیدہ فقرہ پر رکھی گئی ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ اس میں کہیں بھی کسی نبی یا ولی کا نام لے کر نعوذ باللہ ذلیل نہیں کیا گیا۔ بلکہ اجمالی رنگ میں یہ کہا گیا ہے کہ مخلوق اس کی شان کے آگے بالکل حقیر اور ذلیل ہے۔ یہاں ذلیل سے مراد ضعیف، کمزور عاجز کے ہیں کہ جس طرح ایک چمار بادشاہ کے سامنے کمزور اور عاجز ہوتا ہے اسی طرح اللہ کی مخلوق خواہ بڑی ہو چھوٹی اس کے سامنے کمزور اور عاجز ہے۔

اجمالی رنگ میں انسان کا قرآن مجید میں ذکر:

مثلاً سورۃ مرسلات میں فرمایا گیا کہ کیا ھم نے تمھیں ذلیل پانی سے نہیں پیدا کیا۔
ایک جگہ انسان کو بڑا ظالم اور جاہل کہا گیا ایک جگہ انسان کو سرکش کہا گیا۔
کیا بریلوی یہ آیات انبیاء و اولیاء پر فٹ کریں گے؟ حالانکہ انسانیت میں انبیاء کرام صحابہ اور اولیاء بھی شامل ہیں۔ لیکن انفرادی طور پر انبیاء کو کہنا کہ ماء مھین سے پیدا ہوئے ہیں یا ظلوما جھولا کہنا موجب کفر ہے مولانا شہید نے بھی کسی نبی کا نام لے کر نہیں کہا بلکہ اجمالی رنگ میں کہا ہے۔ کہ مخلوق اللہ کی شان کے سامنے ذلیل اور کمزور ہے۔ اسی طرح ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کی عبارت بھی بالکل صاف ہے۔ عنوان اجمالی اور ہوتا ہے عنوان تفصیلی اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر عنوان تفصیلی میں قباحت ہو تو اجمالی میں بھی قباحت ہو جیسا کہ پیچھے گذر چکا۔ بالفرض اگر شامل بھی ہوں تو پھر عنوان اجمالی کے لحاظ سے۔

اجمالی رنگ میں انسان کا حدیث شریف میں ذکر:

ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کا ایمان کامل نہیں

ہوتا جب تک تمام لوگ اس کی شان کے آگے اونٹ کی مینگنیوں کی طرح نہ ہو جائیں۔
(عوارف المعارف)

الزامی جواب

(1) فاضل بریلوی لکھتے ہیں عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام (شعر رحمت کائنات ﷺ کیلئے لایا ہے) (حدائق بخشش۔ حصہ 3)

(2)۔ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں سیدنا علی فرماتے ہیں کہ خالق کی عظمت پہچانو تو تمھاری آنکھ میں ساری مخلوق حقیر ہوگی۔ (تفسیر نعیمی۔ ج2۔ ص56)

(3) لکھتے ہیں انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی دانست میں ذلیل کر کے سولی بھی دی۔ (تفسیر نعیمی۔ ج3 ص452)

(4) مولوی عبدالرزاق بھترالوی لکھتا ہے کل شیء با لاضافة الیه حقیر (نجوم الفرقان۔ ج6 ص201)

(5) نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی جب میرے روبرو کھڑا ہو بندہ ذلیل کی طرح کھڑا ہو۔ (ملخصا جواہر البیان ص47)

اب آیئے اکابرین امت کو دیکھئے:

(1) شیخ جیلانی لکھتے ہیں:

ذل کل شئی لعظمته (غنیۃ عربی۔ ج2۔ ص256)

ہر شے اس کی عظمت کے سامنے ذلیل ہے

(2) کل ما سوی الله عزو جل صنم
(الفتح الربانی ملفوظات شریف۔ ص614۔ فرید بک سٹال)

اللہ کے سوا ہر شے بت ہے۔

(3) جلالین میں ہے اس آیت کے ذیل ان کل من فی السموت والارض الا آتی الرحمان عبدا میں لکھا ہے: ذلیلا خاضعا یوم القیامه منهم عزیر وعیسیٰ (ص260)

یعنی کمزور و عاجز قیامت کے دن ان میں سے عیسیٰ و عزیر علیھم السلام۔

(4) شیخ سعدی لکھتے ہیں دل اندر صمد باید اے دوست بست کہ عاجز تر اند از صنم ہر کہ ہست

(بوستان باب۔ دھم۔ ص235)

اے دوست دل صرف اللہ کی طرف لگا کر اس کے علاوہ ہر شے بت سے زیادہ عاجز ہے۔

(5) حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں

عالم را با صانع خویش ہیچ نسبتے نیست مگر آنکہ مخلوق و ذلیل است

(مکتوبات امام ربانی۔ دفتر اول)

عالم کو اپنے بنانے والے سے کچھ نسبت نہیں مگر یہ کہ عالم مخلوق و ذلیل ہے

(6) شیخ جیلانی لکھتے ہیں ومن اللہ عزوجل قرب یری الخلق کلھم بعین العجز والذل

(الفتح الربانی۔ مجلس نمبر 60 ص 550 فرید بک سٹال)

جسکو اللہ کیساتھ قرب حاصل ہو جاتا ہے وہ تمام مخلوق کو عجز اور ذلت کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔

(7) شیخ عبد القدوس گنگوہی لکھتے یہ سب شان کبریائی ہے کہ محمد مصطفے ﷺ اور سب انبیا کو خاک مذلت کے سپرد کیا ہے۔ (مکتوبات قدوسیہ۔ مترجم مکتوب نمبر 35)

(8) شیخ شرف الدین یحیٰی منیری لکھتے ہیں اللہ کے سوا جو کچھ ہے وہ طاغوت ہے۔

(مکتوبات دو صدی۔ مکتوب نمبر 93)

(9) صاحب دلائل الخیرات لکھتے ہیں: اے اللہ میں تیرے اس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں جسکے سامنے عظمت والے، بادشاہ درندے کیڑے اور ہر وہ شے جسکو تو نے پیدا کیا ہے وہ ذلیل ہے۔

(دلائل الخیرات حزب ہشتم دوشنبہ)

(10) قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں ہے تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام لوگ تمہارے نزدیک اونٹ کی مینگنیوں کی طرح ہو جائیں۔

(تذکرۃ الموتی والقبور۔ ص50۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

(11) مجدد الف ثانی لکھتے ہیں ہمارے پیغمبر ﷺ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب گذرے ہیں سب نے خلقت کو خالق کی عبادت کرنے کی ترغیب فرمائی اور غیر کی عبادت سے منع کیا اور اپنے آپکو بندہ عاجز جانکر اسکی ہیبت اور عظمت سے ڈرتے کانپتے رہے۔

(مکتوبات۔ ج1۔ مکتوب نمبر167)

(12) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کی رائے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء مخلوق کے متعلق فرماتے ہیں۔

کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو تمام مخلوق نہ دکھائی دے جیسے اونٹ کی مینگنی۔

حضرت خواجہ صاحب نے اجمالی طور پر تمام مخلوق کو خدا کی شان کے آگے مینگنی کہا ہے۔ ورنہ انفرادی پر کسی بھی نبی اور ولی کو مینگنی کہنا موجب کفر ہے۔

(13) پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی رائے

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اپنی کتاب فتوح الغیب میں اللہ کی عظمت کا نقشہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"تمام مخلوق کو اس مجبور اور بے بس شخص کی طرح سمجھو جس کو کسی ایسے بادشاہ نے گرفتار کرلیا ہو جس کا ملک بڑا اور حکم سخت ہو۔ اس کا دبدبہ اور غلبہ خوفناک ہو پھر اس بادشاہ نے اس اسیر کو بلا کے پیروں اور گردن کو طوق سے جکڑ دیا ہو۔ پھر صنوبر کے درخت پر اس کو ایک بڑے امواج اور متلاطم اور نہایت وسیع و عریض خوفناک دریا کے کنارے سولی پر چڑھایا ہو۔ اور پھر وہ بادشاہ ایک عالی شان کرسی پر بیٹھ جائے۔ اور اپنے ایک جانب تیر و کمان اور نیزہ پیکان اور دیگر انواع و اقسام کے ہتھیار کے لاتعداد انبار رکھ لے پھر وہ گرفتار شدہ اور سولی پر چڑھے ہوئے شخص پر ان ہتھیاروں میں سے اپنی حسب خواہش چلائے۔ پس جس طرح اس صاحب سطوت و شوکت بادشاہ کے مقابلہ میں یہ سولی چڑھا بے بس اور لاچار ہے۔ اسی طرح تمام مخلوق خدا و قدوس کے سامنے عاجز و بے بس ہے"۔

حضرت پیران پیر تمام مخلوق کی بے بسی کو کس طرح بیان فرما رہے ہیں۔ حالانکہ مخلوق میں انبیاء صحابہ اولیاء فرشتے بھی شامل ہیں۔

ہم مولوی نعیم الدین مرادآبادی صاحب اور ان کی ذریت سے التماس کرتے ہیں۔ کہ صرف مولانا اسماعیل شہید کے پیچھے لٹھ لے کر کیوں پڑے ہو۔ سب سے پہلے خدا سے پوچھو کہ جو بدر کے غازیوں اور شہیدوں کو ذلیل کمزور مخلوق کی تخلیق ماء مھین اور ظلوما جھولا کہہ رہا ہے پھر آنحضرت ﷺ اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے پوچھیں کہ مخلوق کو مینگنی کیوں فرما رہے ہیں اور پھر آخر میں پیران پیر سے استفسار کریں۔ کہ آپ مخلوق کے حق میں اتنی بڑی گستاخی کیوں فرما رہے ہیں جب کہ مخلوق میں انبیاء کرام اور اولیاء، علماء بھی ہیں۔

محترم قارئین! حقیقت میں نہ تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ''ماء مھین'' یا ''ظلوما جھولا'' کہہ رہے ہیں اور نہ رسول خدا اور دوسرے شہید نعوذ باللہ نبی یا ولی کو مینگنی کہہ رہے ہیں۔ اور نہ ہی مولانا شہید نعوذ باللہ کسی نبی یا ولی کو ذلیل بتلا رہے ہیں۔ تمام کا مدعٰی مخلوق کی کمزوری عاجزی اور بے بسی بتلا رہے ہیں تمام کا مدعٰی مخلوق کی کمزوری، عاجزی اور بے بسی بیان کرنا اور خدا کی عظمت، بڑائی اور شان کو ظاہر کرنا ہے۔

23. حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ پر اشکالات کے مسکت جواب

پہلا بہتان: مولانا محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت کے قائل نہیں۔

یہ بہتان جو علماء سُو کی طرف سے شیخ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر لگایا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ آپ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ ان کے خیال میں بانی دارالعلوم دیوبند نے اس عقیدہ کا ذکر اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں کیا ہے یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی اگر کوئی نبی آجائے تو حضور ﷺ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ یہ عقیدہ کفر ہے اس لئے محمد قاسم نانوتوی اور ان کے متبعین کافر اور مرتد ہیں۔

یہ اعتراض سب سے پہلے علماء سو کے امام مولوی احمد رضا خاں صاحب نے حضرت نانوتوی پر کیا ہے۔ جس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین'' میں کیا ہے۔ اس اعتراض کے متعلق بس مختصر الفاظ میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین، اللہ تعالیٰ منکرین ختم نبوت پر بھی لعنت کریں اور جھوٹے الزام لگانے والوں پر بھی خدا کی لعنت ہو۔ دیوبندیوں میں سے کوئی ختم نبوت کا انکار نہیں کرتا۔

تحقیقی جواب

حسام الحرمین کی عبارت

ہم ذیل میں وہ عبارت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کی نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حرمین الشریفین کے علماء کو حضرت نانوتوی کے متعلق لکھی اور ان سے خواہش کی کہ وہ ایسا عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا فتویٰ صادر فرمائیں۔

اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب کی جس کی تحذیر الناس ہے اور اس نے اپنے اس رسالے میں کہا ہے۔

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوت میں بھی کوئی نبی پیدا ہوتو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں۔مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

مولوی احمد رضا خان صاحب کی دیانت کا ادنیٰ نمونہ

مذکورہ بالا حوالہ سے پہلے ہم طائفہ بریلویہ کے امام کی جس علمی دیانت کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں۔وہ مندرجہ ذیل ہے۔

اولاً: مولوی صاحب نے حضرت نانوتوی کی اُردو عبارت کو جو معنی پہنائے ہیں اس سے ہر اہل علم مولوی احمد رضا خان صاحب کی علمی دیانت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ثانیاً: یہ عبارت مولانا نانوتوی کی تحذیر الناس میں مسلسل نہیں ہے بلکہ تین مختلف مقامات پر ہے جہاں سے آدھا آدھا فقرہ لے کر ایک مسلسل عبارت بنادی گئی ہے۔آپ جانتے ہیں اگر آدھا فقرہ دوسرے صفحہ ایک فقرہ دس صفحے اور اگلا فقرہ بیس صفحے سے لے کر مسلسل عبارت بنادی جائے تو اس کا اصل مفہوم اور مقصد کے ساتھ کیا تعلق ہوگا۔پس یہی حشر مولوی احمد رضا خان صاحب نے مولانا نانوتوی کے حوالے کے ساتھ کیا ہے اب ملاحظہ فرمائیں کہ اس عبارت کے فقرات اصل کتاب کے کن کن صفحات پر ہیں۔اور کس بددیانتی سے ایک جگہ اکٹھا کر کے حضرت نانوتوی اور علماء دیوبند کو بدنام کیا گیا ہے۔کہ نعوذ باللہ حضرت نانوتوی اور علماء دیوبند ختم نبوت کے منکر ہیں۔

ثالثاً: درمیان میں فقرہ ختم ہونے کی نشانی یعنی ڈیش بھی نہیں لگائی۔

(i) بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔(یہ صفحہ ۱۸ پر ہے۔)

(ii) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔(صفحہ ۳۴)

(iii) عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر کے زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (صفحہ نمبر ۳۸)

خاتمیت ایک جنس ہے جس کی دو قسمیں ہیں ایک زمانی اور دوسری رتبی خاتمیت زمانیہ کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ سب سے اخیر زمانے تمام انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے۔اور اب آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا اور خاتمیت رتبیہ کے معنی یہ ہیں کہ نبوت و رسالت کے تمام کمالات اور مراتب حضور کی ذات بابرکات پر ختم ہیں۔اور حضور ﷺ پر نور دونوں اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔زمانہ کے لحاظ سے بھی آپ خاتم ہیں۔اور مراتب نبوت اور کمالات رسالت کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں۔حضور کی خاتمیت فقط زمانی نہیں بلکہ زمانی اور رتبی دونوں قسم کی خاتمیت حضور کو حاصل ہے۔اس لئے کمال مدح جب ہی ہوگی کہ جب دونوں قسم کی خاتمیت ثابت ہو۔

مولانا محمد قاسم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خاتمیت زمانیہ قرآن اور حدیث متواتر اور اجماع امت سے ثابت ہے۔چنانچہ اسی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں۔"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو خاتمیت ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ادھر تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی او کما قال۔

جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے۔کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ چکا ہے۔پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا ہے۔گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا۔جیسا کہ تواتر عدد رکعات فرائض و وتر وغیرہ۔باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔جیسا کہ اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہے۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی کی اس عبارت میں اس امر کی صاف تصریح موجود ہے۔کہ خاتمیت

زمانیہ کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ تعداد رکعات کا منکر کافر ہے۔ مولانا نانوتوی اس خاتمیت زمانیہ کے علاوہ حضور کے لئے ایک اور معنی کو خاتمیت فرماتے ہیں جس سے حضور کا تمام اولین وآخرین سے افضل واعلم ہونا ثابت ہو جائے۔ وہ یہ کہ حضور پرنور کمالات نبوت کے منتہی اور خاتم ہیں۔ اور علوم اولین وآخرین کے منبع اور معدن ہیں۔ جس طرح تمام روشنیوں کا سلسلہ آفتاب پر ختم ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام علوم اور کمالات کا سلسلہ حضور پر ختم ہوتا ہے۔

معاذ اللہ مولانا مرحوم خاتمیت زمانیہ کے منکر نہیں بلکہ زمانیہ کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں لیکن اس خاتمیت زمانیہ کی فضیلت کے علاوہ خاتمیت رتبیہ کی فضیلت بھی حضور ﷺ کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ آپ ﷺ کی تمام اولین وآخرین پر فضیلت وسیادت ثابت ہو اور خاتمیت زمانی کے اعتبار سے بفرض محال اگر حضور ﷺ کے بعد بھی نبی مبعوث ہو تو حضور ﷺ کی خاتمیت رتبیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ آفتاب اگر تمام ستاروں سے پہلے طلوع کرے یا درمیان میں طلوع کرے آفتاب کے منبع نور ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا اسی طرح بالفرض اگر حضور پرنور تمام انبیاء سے پہلے مبعوث ہوں یا درمیان میں مبعوث ہوتے تو آپ کے منبع کمالات ہونے میں کچھ فرق نہ آتا اور یہ فرض بھی احتمال عقلی کے درجہ میں ہے۔ ورنہ جس طرح خاتمیت زمانیہ میں حضور کے بعد نبی کا آنا محال ہے۔ اسی طرح خاتمیت رتبیہ میں بھی آپ کے بعد نبی کا آنا محال ہے اس لئے اگر انبیاء متاخرین کا دین دین محمدی کے مخالف ہو تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آئے گا۔ جو حق تعالیٰ کے اس قول ماننسخ من اٰیۃ او ننسھا نات بخیر منھا کے خلاف ہے نیز جب علم ممکن للبشر آپ ﷺ پر ختم ہو گیا تو آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا بالکل عبث اور بے کار ہوگا۔ حاصل یہ نکلا کہ خاتمیت رتبیہ کے لئے خاتمیت زمانیہ بھی لازم ہے۔

لفظ بالفرض کی تحقیق

مولانا مرحوم کے نزدیک اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونا شرعاً جائز ہوتا تو لفظ بالفرض استعمال نہ فرماتے۔ مولانا مرحوم کا یہ فرمانا کہ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی یہ لفظ بالفرض خود

اس کے محال ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ بات محال ہے کسی طرح ممکن نہیں لیکن اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے اس محال کو بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی حضور ﷺ کی خاتمیت رتبیہ اور آپ ﷺ کی افضلیت وسیادت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

یا ایسا ہی ہے جیسے حضور ﷺ کا یہ فرمانا لو کان من بعدی نبی لکان عمر اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا تو ظاہر ہے کہ حضور کا مقصود یہ نہیں کہ آپ ﷺ کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ اس ارشاد سے حضور ﷺ کی خاتمیت اور عمرؓ کی فضیلت ثابت کرنا مقصود ہے۔ اس کو اس طرح سمجھو کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر ایک چاند نہیں بالفرض ہزاروں چاند ہوں تب بھی ان کا نور آفتاب ہی سے مستفاد ہوگا تو اس کا یہ مطلب کرتا ہے کہ آفتاب تمام انوار اور شعاعوں کا ایسا حاکم ہے اور منتہا ہے کہ اگر بالفرض ہزاروں چاند بھی ہوں تو ان کا نور بھی اسی آفتاب سے مستفاد ہوگا۔

اسی طرح بالفرض ہزار چاند کہنے سے آفتاب کی فضیلت دوبالا ہو جائے گی۔ کہ آفتاب فقط اس موجودہ قمر سے افضل نہیں بلکہ اگر جس قمر کے اور بھی ہزاروں افراد فرض کر لئے جائیں تب بھی آفتاب ان سب سے افضل اور بہتر ہوگا۔

بالفرض واگر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نانوتوی کے نزدیک نبی کا پیدا ہونا ناممکن اور محال کے قبیل سے ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں کئی محال چیزوں کو فرض کیا گیا ہے۔

(1) اگر رحمٰن کا بیٹا ہوتا تو میں پہلا عابد ہوتا (القرآن)

(2) اگر زمین وآسمان میں کئی الہ ہوتے تو فساد ہو جاتا (القرآن)

(3) اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے (القرآن) تو ایسی بے شمار مثالیں آپ کو قرآن پاک میں مل جائیں گی۔

جو قضیہ شرطیہ کی قبیل میں سے ہیں اور یہ مسئلہ بھی قضیہ شرطیہ میں سے ہے اور قضیہ شرطیہ کے متعلق مولوی ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں

(1) یہ قضیہ شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ کے صدق کیلئے یہ لازم نہیں کہ اس کے طرفین صادق ہوں مثلاً اگر کوئی ضعیف بوڑھا آدمی کہے کہ میں جوان ہو جاؤں تو فلاں کام کروں گا۔ ظاہر ہے کہ اس کا جوان ہونا اور اس کام کا وجود میں آنا ناممکن ہے۔

(تفسیر الحسنات۔ ج 1 ص 283)

(2) اور یہی بات مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

نہ خدا کا بیٹا ہونا ممکن ہے اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان بے دینوں کی طرف مائل ہونا۔ قضیہ شرطیہ محض تعلق بتاتا ہے اسے مقدموں کے امکان سے کوئی تعلق نہیں۔

(تفسیر نعیمی۔ ج 1۔ ص 603)

(3) دوسری جگہ لکھتے ہیں بالکل ناممکن چیز کو ناممکن پر معلق کر دیا جاتا ہے۔

(تفسیر نعیمی۔ ج ا۔ ص 670)

معلوم ہو گیا کہ نہ تو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنا ممکن ہے اور نہ ہی فرق پڑنا ممکن۔ بلکہ یہ تو محض قضیہ شرطیہ ہے کہ دونوں جزوں کے وقوع اور امکان کو ثابت نہیں کر رہا جیسا کہ مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے یہ قاعدہ ہی سرے سے غلط ہے کہ یہ جملہ شرطیہ جس کا مقصد ہوتا ہے سببیت کا بیان کرنا یعنی شرط سبب ہے جزا کی اسکا ذکر نہیں ہوتا کہ یہ دونوں واقع یا ممکن ہیں۔

(تفسیر نعیمی۔ ج ا۔ ص 670)

اب اس سے یہ گمان کرنا کہ مولانا نانوتوی نے نبی کے آنے کو جائز قرار دیا باطل ٹھہرا۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام افراد نبوت پر فضیلت اور برتری بتلانا مقصود ہے خواہ افراد ذہنی ہوں یا خارجی محقق ہوں یا مقدر ممکن ہوں یا محال اور یہ کہ حضور پرنور پر سلسلہ نبوت علی الاطلاق ختم ہے زمانی بھی اور رتبی بھی۔

مولانا نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا آنا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص اس امر کو جائز سمجھے کہ حضور کے بعد نبی کا آنا شرعاً ممکن الوقوع ہے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

چنانچہ حضرت نانوتوی ”مناظرہ عجیبہ کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں ” خاتمیت زمانیہ اپنا دین وایمان ہے۔ ناحق کی تہمت کا البتہ کوئی علاج نہیں۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھتے ہیں:

”امتناع بالغیر میں کسے کلام ہے اپنا دین وایمان ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس کا قائل ہو۔ اسے کافر سمجھتا ہوں“۔

مزید اعتراض

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اعتراض اس بات پر ہے کہ فرق نہیں آئیگا۔

الجواب)

(1) بات پیچھے گذری کہ قضیہ شرطیہ سے وقوع یا امکان سمجھنا غلط ہے لہذا جب اسکا وقوع اور امکان ہی نہیں تو اعتراض کیسا۔

(2) سورج چمک رہا ہو اور اگر بالفرض تارا نکل آئے تو سورج کی چمک دمک میں فرق آئیگا؟ بالکل نہیں ایسے ہی فرق یہاں بھی نہیں آئے گا۔

الزامی جواب

(1) بریلوی کابرین کے دو مختلف کونسلیں تحذیر الناس کے متعلق فیصلہ دے چکے ہیں۔

پہلی کونسل:

(i) خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب (ii) مولانا محبوب الرسول للہ شریف جہلم (iii) قاری الحاج محمد حنیف صاحب سجادہ نشین کوٹ مومن (iv) مولانا حکیم صدیق صاحب سند یافتہ لکھنو (v) مولانا محمد تاج الملوک صاحب فاضل خطیب جامع شاہ پورہ گجرات (vi) حضرت مولانا محمد فضل حق خطیب میلو والی ضلع سرگودھا (vii) مولوی مولانا غریب اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ شاہی مسجد بھیرہ (viii) مولانا الحاج مفتی محمد سعید صاحب نمک میانی (ix) حضرت پیر سید حامد شاہ خطیب جامع مسجد متصل ہسپتال (x) حضرت پیر

سید محمد صاحب خطیب جامع مسجد پولیس لائن سرگودھا۔

دوسری کونسل علماء بریلویہ:

پیر کرم شاہ بھیروی کی زیر نگرانی میں ان کے مدرسہ کے اساتذہ یعنی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے اساتذہ نے مل کر تحقیق کی۔

اور بالآخر اس کونسل نے جو نتیجہ نکالا وہ یہ تھا جو پیر کرم شاہ نے اپنے لفظوں سے لکھا ''جو تحذیر الناس میری نظر میں'' کے آخر میں درج ہے۔

یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے۔اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے۔انہوں نے اس بات کو صراحۃً ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(تحذیر الناس میری نظر میں۔ص58)(جمال کرم۔ج ا۔ص694)

اور پہلے اکابرین کی فہرست میں سے ہم صرف خواجہ قمر الدین سیالوی کا ارشاد عرض کرتے ہیں۔

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا قاسم صاحب کو اعلیٰ درجے کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے میری حدیث کی سند میں انکا نام موجود ہے۔خاتم النبین کا معنی بیان کرتے ہوئے جہاں تک مولانا کا دماغ پہنچا ہے۔وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی۔قضیہ فرضیہ کو واقعہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ (ڈھول کی آواز۔ص116۔117)

(2)مولوی سعید احمد کاظمی لکھتے ہیں

ہمیں نانوتوی صاحب سے یہ شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے تاخر زمانی تسلیم نہیں کیا یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعیان نبوت کی تکذیب و تکفیر نہیں کی۔انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ (مقالات کاظمی۔ج2۔ص360)

(3)مفتی جلال الدین امجدی صاحب لکھتے ہیں

بے شک سرکار اقدس ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے۔

(فتاوی فیض الرسول۔ج1۔ص9)

(4)مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں

مولوی محمد قاسم مرحوم کی تصانیف کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خاتمیت زمانی یعنی نبی پاک ﷺ کے آخری ہونے کے منکر نہیں بلکہ مثبت ہیں۔اس لیے کفری قول کو ان کی طرف نسبت کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ (انکشاف حق۔ص114)

(5)مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

۱)اگر قادیانی نبی ہوتا تو وہ دنیا میں کسی کا شاگرد نہ ہوتا۔ (نور العرفان۔ص166)

۲)اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ سے محروم نہ رہتا۔

(نور العرفان۔ص806)

۳)اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہوتا۔ (نور العرفان ص166)

(6)۔فیض احمد اویسی لکھتا ہے:

۱)حضور غوث اعظم دستگیر نے اسکی وضاحت خود فرمائی کہ ہر ولی کے قدم نبی کے قدم پر ہوتے ہیں اور میرا قدم میرے جد مکرم ﷺ کے قدموں پر ہے حضور کا قدم اٹھتے ہی میں نے اپنا قدم آپکے نشان پا پر رکھا ہے میرا یہ قدم اقدام نبوت پر ہوتا ہے اس مقام کو نبی کے بغیر کوئی نہیں پا سکتا اور یہ بات جناب غوث اعظم کیلئے خاص تھی اور آپکو ہی نصیب ہوئی۔(تحقیق الاکابر ص21)

۲)اس سے ثابت ہوا کہ جو دروازہ تشریعی عوام کیلئے بند ہے وہ اولیاء کرام کیلئے مفتوح ہے۔

(تحقیق الاکابر۔ص95)

(7)۔آپ (اخوندزادہ مبارک) شیخ المشائخ شاہ رسول طالقانی کے مرید ہیں جب آپ نے مرشد کامل و مکمل کی بیعت کی نبوت کے بعد پہلی توجہ سے عالم امر کے پانچوں لطائف ذاکر ہو گئے۔(انوار رضا کا خصوصی نمبر 2008 کا تیسرا شمارہ)۔

دوسرا بہتان: مولانا نانوتوی کا عقیدہ ہے کہ امتی نبی سے اعمال میں بڑھ سکتا ہے۔

(1) مولانا نے لکھا ہے "بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"
تو بظاہر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ظاہری صورت میں ہی بڑھتا دکھائی دیتا ہے ورنہ امتی حقیقت اور اجر و ثواب میں نبی تو نبی رہے نبی کے صحابی سے بھی نہیں بڑھ سکتا۔
(2) رحمت کائنات ﷺ نے ایک حج مبارک کیا آج لوگ بیسوں حج کر چکے تو بظاہر بڑھے ہوئے ہیں یا نہیں؟

الزامی جواب

۱۔ شیخ جیلانی لکھتے ہیں نبی پاک ﷺ اپنی امت کیوجہ سے پریشان تھے وحی نازل ہوئی آپ پریشان نہ ہوں میں آپکی امت کو اسوقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک انکو انبیاء کے درجات تک نہ پہنچا دوں۔
(غنیۃ الطالبین عربی۔ ج2۔ص23)
۲۔ ایک جگہ لکھتے ہیں
فلو كان لكل آدمي او جن عمل اثنين و سبعين نبيالو ا قعدها
(غنیۃ۔ ج1 ص311)
۳۔ امام رازی لکھتے ہیں بلاشبہ ھم نے اسوقت میں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں کہ جنکی عمر اور عملی مشقت آنحضرت ﷺ سے بہت زیادہ ہے۔ (تفسیر کبیر۔ ج2 ص218)
۴۔ مولوی ابوالحسنات قادری بریلوی لکھتے ہیں کہ
داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کیا کوئی تیری مخلوق میں مجھ سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک کے متعلق وحی فرمائی۔ (تفسیر الحسنات۔ ج5 ص445)
۵۔ تماشا یہ ہے کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام پاک ناپاک مجالس مذھبی و غیر مذھبی میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا دعوی نہیں کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے

زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔
(انوار ساطعہ۔ ص359۔ عبد السمیع بریلوی)
۶۔ اگر نبوت اعمال پر ملتی تو شیطان کو ملنا چاہیے تھی۔
(تفسیر نعیمی۔ ج1۔ ص276۔ احمد یار)۔
۷۔ سلطان باہو فرماتے ہیں انسان آدم علیہ السلام ہیں جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کے مرتبے پر پہنچ جائے وہ انسان ہے۔
(نور الہدی۔ ص523)
ایک جگہ لکھتے ہیں فرمان (الہی) ہوا کہ اے موسیٰ آپ پر انوار تجلی پڑی اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ لیکن میرے وہ بندے بھی ہیں جو آخری زمانہ میں امت محمد رسول ﷺ سے ہونگے میں ہر روز ان کے دلوں پر ہزار بار ایسے انوار تجلی برساؤں گا لیکن وہ ذرہ بھر بھی تجاوز نہیں کریں گے۔
(نور الہدی۔ ص24)
۸۔ اب یوسفی شان دوایا ہے (پیر سیال کو)
(فوز المقال۔ ج5۔ ص234)
۹۔ عیسی کے معجزوں نے مردے جلا دیے ہیں میرے آقا (قمر دین سیالوی) کے معجزوں نے کئی عیسی بنا دیے ہیں۔
(فوز المقال۔ ج4۔ ص364)
۱۰۔ جب نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق ازواج مطہرات نے سوال کرنے والے تین صحابہ کرام کو بتلایا تو گویا انہوں نے اسکو قلیل سمجھا تو کہا کہ کہاں ہم اور کہاں نبی ﷺ کا مقام رفیع الخ۔
(فیصلہ مغفرت ذنب۔ ص44)

24. قطب الارشاد فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمہ اللہ پر اشکالات کے مسکت جواب

پہلا بہتان: مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبکا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے۔

بہتان کا پہلا حصہ: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا نا معلوم فتوی۔

مولوی احمد رضا خان اپنی تکفیری دستاویز ''حسام الحرمین'' پر مولانا گنگوہی رحمہ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ وتعالی کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کردے کہ معاذ اللہ اللہ تعالی نے جھوٹ بولا اور یہ عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے ہیں جیسا اس نے کہا بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی۔۔۔ یہی وہ ہیں جنھیں اللہ تعالی نے بہرا کیا اور اس کی آنکھیں آندھی کردیں۔

﴿حسام الحرمین مع تمہید ایمان۔ص 71۔ مکتبۃ المدینہ﴾

قارئین کرام حضرت گنگوہی کی طرف کسی ایسے فتوے کی نسبت کرنا سراسر افتراء اور بہتان ہے حسام الحرمین کی اس سے پہلی والی بحث یعنی تحذیر الناس میں تو مولوی احمد رضا خان نے تحذیر الناس کی متفرق عبارتیں جوڑ کر کفر کی مسل تیار بھی کرلی تھی یہاں تو یہ بھی ناممکن ہے۔ بحمد اللہ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرحوم کے کسی فتوے میں یہ

الفاظ مرقوم نہیں ہیں نہ ہی کسی فتوے کا یہ مضمون ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ صرف خان صاحب یا ان کے کسی دوسرے ہم پیشہ بزرگ کا افتراء اور بہتان ہے۔ بفضلہ تعالی ہمارے اکابر اس شخص کو کافر، مرتد، ملعون سمجھتے ہیں جو خداوند تعالی کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے اور اس سے بالفعل صدور کذب کا قائل ہو بلکہ جو بدنصیب اس کے کفر میں شک کرے ہم اس کو بھی خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب جن پر خان صاحب نے یہ ناپاک اور شیطانی بہتان لگایا خود انہی کے مطبوعہ فتاوی میں یہ فتوی موجود ہے:

ذات پاک حق تعالی جل جلالہ کی پاک ومنزہ ہے۔اس سے کہ متصف بوصف کذب کیا جائے۔معاذ اللہ تعالی اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں قال اللہ تعالی ومن اصدق من اللہ قیلا ﴿فتاوی رشیدیہ جلد اول ص 118 وتالیفات رشیدیہ ص 96﴾

جو شخص اللہ تعالی کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ قطعا کافر و ملعون ہے اور مخالف قرآن وحدیث کا اور اجماع امت کا ہے۔

وہ ہرگز مومن نہیں تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ﴿ایضا﴾۔

ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس صریح اور چھپے ہوئے فتوے کے ہوتے ہوئے حضرت ممدوح پر یہ افتراء کرنا کہ معاذ اللہ وہ خدا کو کاذب بالفعل مانتے ہیں یا ایسا بکنے والے کو مسلمان کہتے ہیں کس قدر شرمناک کاروائی ہے۔؟؟ الحساب یوم الحساب۔

رہا مولوی رضا خان صاحب کا یہ لکھنا کہ ''میں نے ان کا وہ فتوی مع مہر و دستخط بچشم خود دیکھا'' اس کے جواب میں ہم صرف اتنا عرض کریں گے جب اس چودہویں صدی کا ایک عالم ومفتی ایک چھپی ہوئی کثیر الاشاعت کتاب (تحذیر الناس) کی عبارتوں میں قطع وبرید کرکے ص 3,14,28 کی عبارتوں میں تحریف کرکے ایک کفریہ مضمون گھڑ کے تحذیر الناس کی طرف منسوب کرسکتا ہے تو کسی جعلساز کیلئے کسی کی مہر و دستخط بنالینا کیا مشکل ہے؟

بہر حال مولوی احمد رضا خان نے حضرت گنگوہی کے جس فتوے کا ذکر کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں فتاوی رشیدیہ جو تین جلدوں میں چھپ کر آچکی ہے (اس وقت یہ مجموعہ تالیفات

رشیدیہ کے ساتھ بھی چھپ چکا ہے۔جس میں حضرت گنگوہی کی تمام تصانیف کو جمع کر دیا گیا
ہے)وہ بھی اس کے ذکر سے خالی ہے۔ بلکہ اس میں تو اس کے خلاف چند فتوے موجود ہیں
جن میں سے ایک اوپر نقل بھی کیا جا چکا ہے۔اور اگر فی الواقع خان صاحب نے اس قسم کا
کوئی فتوی دیکھا ہے تو وہ یقیناً ان کے کسی ہم پیشہ بزرگ یا ان کے کسی پیشرو کی جعلسازی اور
دسیسہ کاریوں کا نتیجہ ہے۔

بہتان کا دوسرا حصہ: فتاوی رشیدیہ کی عبارت۔

اصل عبارت دیکھیں:

''امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالی ہے یعنی اللہ تعالی
نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگر چہ وقوع اس کا نہو امکان کو وقوع
لازم نہیں ہوسکتا'' (فتاوی رشیدیہ۔ص92)

ہمارا امکان کذب کے لفظ سے یہی مطلب ومفہوم اسکے علاوہ نہیں

الزامی جواب

(1) مولوی احمد یار خان بریلوی لکھتے ہیں کہ
''اس نے خبر دی کہ اھل جنت کو ہمیشہ جنت میں رکھے گا۔ان کا خلود واجب ہوگیا۔اگر نہ
ہوتا معاذ اللہ کذب لازم آئیگا مگر اس سے انقطاع پر قدرت مسلوب نہ ہوئی۔خلود وانقطاع
دونوں ازلا ابدا زیر قدرت ہیں۔
(کلیات مکاتیب رضا اول۔ص83۔مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

(2) استاذ صدر الوری القادری المصباحی لکھتے ہیں کہ:
مطیع کو ثواب دینا یہ اس کا فضل واحسان ہے۔اور گناہ گار کو عذاب دینا یہ اس کا عدل ہے اگر
معاملہ الٹ ہوجائے۔یعنی مطیع کو عذاب میں ڈال دے اور گناہ گار کو ثواب دے تو بھی اس
کیلئے برا نہیں۔ (جمع الفرائد بانارۃ شرح العقائد ص56 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

(3) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ'' چونکہ آپ
(حضرت عیسی علیہ السلام) ان کفار کی بخشش کی شفاعت نہیں فرما رہے ہیں بلکہ اللہ تعالی کے
کمال وقدرت وحکمت کا ذکر کرکے اس کی حمد کر رہے ہیں۔اگر تو انہیں بخش دے تو تجھے کوئی
روک نہیں سکتا۔کیونکہ تو سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے مغلوب کو کوئی غالب روک سکتا
ہے بذریعہ طاقت اور بے علم کو کوئی عالم روک سکتا ہے۔ (تفسیر نعیمی۔جلد 7۔ص216)

(4) بریلوی فیض ملت مفتی جلال الدین احمد صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ'' بے شک
مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالی ہے۔ (فتاوی فیض الرسول۔ص۔2حصہ اول)

(5) بریلوی غزالی زمان ،رازی دوراں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں کہ'' نیکوں کو دو
زخ میں ڈالنا یا بالعکس اس میں ہمارا کلام نہیں۔(مقالات کاظمی جلد 2 ص240,241)

(6) بریلوی شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالی تمام نیکوکاروں
اور اطاعت گزاروں کو جہنم میں داخل کر دے تو یہ اس کا عدل ہوگا جب وہ ان پر انعام و
اکرام کرکے ان کو جنت میں داخل فرمائے گا تو یہ اس کا فضل ہوگا۔اسی طرح اگر وہ تمام کفار
پر انعام فرمائے اور ان کو جنت میں داخل کردے۔تو وہ اس کا مالک ہے۔لیکن اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے اور اس کی خبر صادق ہوتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ مومنین کی مغفرت
فرمائے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردے گا اور کافروں کو عذاب دے گا اور
ان کو اپنے عدل سے ہمیشہ جنہم میں رکھے گا۔
(شرح صحیح مسلم۔جلد 7۔ص653۔مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

(7) خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب فرماتے ہیں کہ''اس ذات کے سامنے مخلوق کا سر تسلیم خم
ہے چاہے کسی کو ابدی دوزخی بنادے چاہے ابدی جنتی۔اگر چاہے تو پیغمبر زادہ کو دوزخ میں
ڈال دے اس کے سامنے کسی کو مجال نہیں کہ کسی طرح کی چوں چرا کرے۔
(انوار قمریہ۔ص354)

(8) بریلوی فیض ملت مفتی جلال الدین امجد صاحب لکھتے ہیں کہ

"بے شک نبی پاک علیہ السلام کے بعد نبی کا پیدا کرنا مقدورات الٰھیہ میں ہے اور ہر مقدور الٰہی ممکن ہے۔
(فتاوی فیض الرسول۔ص9۔حصہ اول)

(i) معلوم ہوا کہ ایسا اللہ تعالی کر سکتا ہے مگر کریگا نہیں (ii) جس پر اللہ قادر ہے وہ ممکنات میں سے ہے۔

(9) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں اگر خدا تمام دنیا کو دوزخ میں بھیج دے تو ظالم نہیں۔
(نور العرفان حاشیہ نمبر 10 آیت نمبر 160 الاعراف)

(10) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں کہ اگر رب تعالی کسی کی ساری نیکیاں برباد فرمادے تو ظلم نہیں اور اگر کسی کو بلا جرم سخت سزا دے تب بھی ظلم نہیں۔
(تفسیر نعیمی۔جلد 4۔ص 304)

(11) مولوی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ یہ آیت تمہارے بھی خلاف ہے کیونکہ تم بھی کذب کا امکان مانتے ہو نہ کہ وقوع۔
(تفسیر نعیمی۔جلد 4۔العمران نمبر 129)

(12) علماء دیو بند کے نزدیک عقلا اللہ تعالی کا سچا ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ العیاذ باللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ مگر شرعا اسکو سچا ماننا ان کے نزدیک بھی ضروری ہے۔
(مناظرہ جھنگ۔اشرف سیالوی۔ص 163)

(13) مفتی احمد یار خان صاحب لکھتے ہیں کہ وھابیوں کا امکان کذب کے مسئلے پر دلیل پکڑنا غلط ہے کیونکہ یہ آیت ظاہری معنی سے ان کے بھی خلاف ہے۔کذب باری میں امتناع بالغیر کے وہ بھی قائل ہیں۔
(نور العرفان۔سبا۔نمبر 9 پارہ نمبر 22)

(14) علامہ فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں اللہ تعالی کی خبر میں کذب ممتنع بالغیر ہے اور ممتنع بالغیر ہونا امکان ذاتی کے منافی نہیں۔
(شفاعت رسول۔ص 256)

دوسرا بہتان: مولانا گنگوہی صاحب نبی پاک ﷺ کو رحمۃ العالمین نہیں مانتے

بریلوی حضرات کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حنفی سنی دیو بندی حضرات کے اکابرین میں سے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتوی دیا ہے کہ رحمۃ للعالمین صفت رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے اور تمام دنیا والے رحمۃ للعالمین ہیں یہ صریح گستاخی ہے۔مولوی عمر اچھروی نے اپنی کتاب "مقیاس بریلویت (المعروف مقیاس حنفیت) میں باقاعدہ اسے دیو بندی حضرات کے گمراہ کن عقائد میں شمار کیا ہے۔اور اسے حضور ﷺ کی گستاخی کہا ہے۔

تحقیقی جواب

قارئین کرام کیا ہی مناسب ہوگا کہ سب سے پہلے ہم آپ حضرات کے سامنے فتاوی رشیدیہ کا وہ مکمل فتوی نقل کردیں تا کہ بات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔حضرت قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ سے سوال ہوا کہ

لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟۔

اس کے جواب میں حضرت فرماتے ہیں کہ:

لفظ رحمۃ للعالمین خاصہ رسول اللہ ﷺ کے نہیں ہے۔بلکہ دیگر اولیاء انبیاء، وعلماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ رسول اللہ ﷺ سب میں اعلی ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔﴿تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ ص 104﴾

اے قارئین کرام مذکورہ بالا فتوی پر غور فرمائیں کیا کہیں اس میں یہ بات لکھی ہے کہ حضور ﷺ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں۔۔؟؟؟یا ان کی اس صفت کا انکار کیا گیا

ہے۔؟؟؟اس میں دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین کے متعلق صرف یہ لکھا گیا ہے
کہ وہ بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔اور ان پر رحمۃ للعالمین کے اطلاق کو مطلقاً
جائز نہیں قرار دیا گیا بلکہ ''بتاویل'' کی قید کے ساتھ جائز قرار دیا گیا ہے۔اس سے
کوئی معمولی فہم والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جو خاص صفت رحمۃ للعالمین
ہے اس میں کوئی دوسرا آپ ﷺ کا شریک نہیں ہوسکتا جیسا کہ حضرت علامہ گنگوہی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود تصریح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔

اور تاویل کا مطلب یہ ہے

عالمین سے مراد کسی خاص دور کے ثقلین انس وجن مراد لے لیئے جائیں تو پھر یہ
لفظ بولا جاسکتا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں بھی لفظ (العالمین) خاص کسی زمانے کے لوگ
مراد لے کر بھی بولا گیا ہے۔

۲۔اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے علماء نحو نے خاصہ کی دو قسمیں لکھی ہیں (i) شاملہ (ii) غیر شاملہ
یہاں حضرت گنگوہی نے خاصہ غیر شاملہ کا انکار کیا ہے نہ کہ شاملہ کا۔اور خاصہ شاملہ یہ ہے
کہ کوئی وصف اس موصوف میں بھی پایا جائے اور ان کے علاوہ میں بھی پایا جائے۔

۳۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تاویل کا مطلب یہ ہو کہ اصالۃً تو یہ منصب آپ کا ہی ہے اور آپ
کے وسیلہ اور واسطہ سے اور بھی ہو سکتے ہیں۔

۴۔مولانا کے فرمانے کا یہ بھی مطلب ہے کہ جس درجہ کے رحمۃ کائنات ﷺ رحمۃ العالمین
ہیں اس درجہ کا کوئی نہیں اس سے کم دوسرے انبیاء اور اولیاء کرام بھی موجب رحمت عالم
ہو سکتے ہیں۔

الزامی جواب

(1) شاہ ابوالمعالی نے حضرت غوث پاک کو ''رحمۃ اللعالمین لکھا ہے۔

(تحفہ قادریہ۔ص49)

(2) فریدالملۃ والدین بابا فرید گنج شکر نے صالحین کی محبت کو ''رحمۃ للعالمین'' لکھا ہے۔

(راحت القلوب۔ص81)

(3) حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام تمام اھل جہان کیلئے
سراسر رحمت ہیں۔ (مکتوبات۔دفتر سوم۔ص32)

(4) شیخ سعدی نے بادشاہ کو ''رحمۃ للعالمین لکھا ہے۔ (بوستان۔ص94)

(5) مولنا روم نے عقل مند کو ''رحمۃ للعالمین کہا ہے۔ (مثنوی۔دفتر اول۔ص101)

(6) مولانا روم نے دھوپ کو ''رحمۃ للعالمین کہا ہے۔

(مثنوی دفتر چہارم۔حصہ اول۔ص19)

(7) مولانا روم نے انبیاء علیہم السلام کو رحمۃ للعالمین کہا ہے۔(مثنوی حصہ اول ص180)

(8) فوائد الفواد جس کا ترجمہ علامہ شمس بریلوی نے کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ
راتین لقب یافتہ و ما ارسلنک الا رحمۃ العالمین۔ملک الفقراء والمساکین نظام الحق والشرع و
الہدیٰ والدین (ص57۔مدینہ پبلشنگ)

(9) حضرت خواجہ سلیمان تونسوی لکھتے ہیں انبیاء اور اولیاء تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

(تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی۔ص227)

(10) خواجہ صاحب کے متعلق لکھا ہے ''رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ۔

(تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی۔ص227)

(11) تحفۃ الابرار جسکو ترتیب اور اس پر مقدمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بریلوی نے لکھا
ہے اس میں خواجہ صاحب تونسوی کے متعلق لکھا ہے ''شہہ سلیمان رحمۃ للعالمین

(تحفۃ الابرار۔ص305)

(12) اس میں لکھا ہے رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ۔ (تحفۃ الابرار۔306)

(13) علامہ ابن حزم نے احکامات کو ''رحمۃ للعالمین'' کہا ہے۔

(الاحکام فی اصول القران۔ج1۔ص350)

(14) الاحکام لآمدی میں بھی احکامات کو ''رحمۃ للعالمین'' کہا ہے۔ (جز3ص386)

(15) پیر جماعت علی شاہ صاحب نے خواجہ یعقوب اور خواجہ محمد دربندی کے متعلق فرمایا کہ ''رحمۃ للعالمینی'' کی شان میں جلوہ گر تھے۔ (سیرت امیر ملت۔ص609)

(16) مولوی محمد یار فریدی بریلوی نے اپنے آپ کو ''رحمۃ للعالمین'' لکھا ہے۔
(دیوان محمدی۔ص76)

(17) اسی نے ایک جگہ لکھا ہے ''رحمۃ للعالمین'' پیر صدر دین کی شکل میں ملتان آئے ہوئے تھے۔ (دیوان محمدی۔ص45)

(18) مولوی غلام جہانیاں بریلوی نے خواجہ محمد بن احمد بخاری کو ''رحمۃ للعالمین'' لکھا ہے۔
(ہفت اقطاب۔ص70)

(19) صدر الشریعہ حکیم امجد علی بریلوی کے قریبی رشتہ دار (سالے) نے اپنے دادا پیر کیلئے ''رحمۃ للعالمین'' کا لفظ لکھا ہے۔ (چراغ ابوالعلائی۔ص131)

(20) مفتی غلام سرور قادری نے حامل قرآن کو ''رحمۃ للعالمین'' لکھا ہے۔
(مقدمہ عمدۃ البیان)

(21) غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں ہر کہ ھنگامہ عالم بود رحمۃ للعالمینے بود
(تفسیر تبیان القرآن۔ج7۔ص685)

(22) فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی تمام صفات کریمہ بایں معنی خصائص حضور ہیں کہ کوئی صفت میں حضور کی مماثل وشریک نہیں امام بوصیری فرماتے ہیں منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

مگر حضور نے انہی بعض صفات کریمہ کا اپنے مستفیضوں اپنے خادموں اپنے غلاموں پر بھی پرتو ڈال دیا جیسے علیم حلیم، رحیم کریم۔ (فتاوی رضویہ قدیم جلد5 حصہ4،ص398)

(23) فاضل بریلوی لکھتے ہیں ہر عطائی کمال حضور ﷺ کیلئے خاص ہے اور دوسروں کو انہیں کے واسطے سے حاصل ہے۔ (فھارس رضویہ۔ص520)

(24) بریلوی پیر صوفی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار کی شان لکھتے ہوئے ان کے مرید لکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایسی صفت یا تو ان کی پڑھی ہے جن کیلئے کائنات بنی۔ یا پھر اپنے مرشد میں وہ باتیں عملاً دیکھ لیں۔ جو آنحضور ﷺ کی سیرت کا خاصہ ہیں۔
(میرے مرشد۔ص105)

(25) خواجہ محمد معصوم لکھتے ہیں۔ ہمارے حضرت عالی (مجدد الف ثانی) نے تحقیق کیا ہے کہ جو کمال بھی نبی کو حاصل ہے اس کے کامل متبعین کو بھی تبعیت وطفیل کے طور پر وہ ثابت ہے۔ (مکتوبات معصومیہ۔دفتر اول۔مکتوب نمبر189)

(26) فاضل بریلوی فرماتے ہیں بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے (ملفوظات اعلیٰ حضرت۔حصہ اول۔ص116) تو کیا جس کے بغیر زمین وآسمان قائم نہ رہ سکیں اس کے موجب رحمت عالم ہونے میں کوئی شبہ ہے؟

تیسرا بہتان: حضرت گنگوہی نے آنحضرت ﷺ کے ذکر ولادت کو حرام اور قبیح کہا ہے

تیسرا بہتان اہل بدعت کیطرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی پر یہ لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت گنگوہی نے آنحضرت ﷺ کے ذکر ولادت کو حرام اور قبیح کہا ہے۔ نیز حضرت رسول ﷺ کریم کے ولادت کے ذکر کو کنہیا کے جنم میں اشٹمی بتاتے ہیں۔

یہ بھی جملہ دیگر بہتانوں کی طرح ایک بہتان ہے کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں جو آنحضرت ﷺ کی ولادت کے ذکر کو بدعت قبیح یا حرام کہے۔ ہمارے اور ہمارے اسلاف کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی ولادت کا ذکر اور فضائل کا بیان اعلیٰ درجہ کا پسندیدہ عمل ہے۔ آپ ﷺ کے بول وبراز کا ذکر بھی باعث ثواب اور موجب نجات ہے۔ دراصل حضرت گنگوہی ذکر ولادت شریفہ کے منکر نہیں۔ بلکہ ان ناجائز امور کے منکر اور خلاف ہیں جو ذکر پاک کے ساتھ مل گئے ہیں۔ مثلاً بالکل ضعیف اور موضوع روایات کا بیان جو قرآن اور حدیث صحیح کی

صریح نصوص کے خلاف ہوں مردوں اور عورتوں کا اختلاط، عورتوں اور نابالغ لڑکوں کا ان
ٹھن کر مجلس مولود میں آنا، ضرورت سے زائد روشنی کا انتظام کرنا، ولادت کے جلوس میں ناچنا
کودنا، گانا ڈھول بجانا، فضول آرائشوں پر فضول خرچی کرنا، بے زبان جانوروں کا دن بھر بھو
کا اور پیاسا رکھنا، اور ان کی طاقت سے زیادہ کام لینا، فرض نمازوں کا جلوس کی نذر ہو
جانا وغیرہ وغیرہ یہ وہ رسومات ہیں۔ جنہیں ہم خلاف سنت اور ناجائز سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی
مجلس ان رسومات سے پاک ہو اور صرف ذکر ولادت اور آپ کے اخلاق حسنہ، جمال،
سیرت و کردار اور فضائل وغیرہ کا تذکرہ کیا جائے تو حاشا وکلا وہ ہمارے نزدیک قبیح یا بدعت
نہیں بلکہ مستحسن، مستحب اور باعث خیر و برکت ہے۔

باقی مفتریوں کا یہ کہنا کہ مجلس ذکر ولادت کو کنہیا کے جنم اشٹمی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سراسر غلط
ہے۔ حضرت گنگوہی نے آنحضرت ﷺ کے ذکر ولادت کو کنہیا سے تشبیہ نہیں دی بلکہ اس
ہیئت کو تشبیہ دی ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے۔

☆☆☆☆☆

25. فخر المحدثین امام المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ پر اشکالات کے مسکت جواب

پہلا بہتان: حضرت مولانا خلیل احمد نے شیطان کے علم کو نبی پاک ﷺ کے علم مبارک سے وسیع و زیادہ کہا ہے۔

پہلا بہتان جس کا ذکر ہم یہاں کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ مولانا خلیل احمد سہا
رنپوری اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے نزدیک شیطان کا علم آنحضرت ﷺ کے علم سے زیادہ
ہے۔ آپ کی کتاب ''براہین قاطعہ'' کی عبارت پر لگایا گیا ہے احمد رضا خان صاحب اس
بہتان کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

''موصوف اپنی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں معاذ اللہ شیطان کے علم کو جناب رسول اللہ
ﷺ کے علم سے زائد کہتے ہیں اور اس کو آپ ﷺ سے اعلم قرار دیتے ہیں۔
(حسام الحرمین)

مولوی عبدالسمیع صاحب بریلوی اور علم شیطان

خان صاحب کے مشربی بھائی مولوی عبدالسمیع صاحب مصنف ''انوار الساطعہ'' نے شیطان
اور ملک الموت کے لئے روئے زمین کے علم اور بہت جگہ پر حاضر ہونا ثابت کیا ہے، کہ
حدیث میں آتا ہے ہر انسان کے ساتھ رات کے وقت شیطان اور دن کے وقت اس کا بیٹا
ساتھ رہتا ہے۔ اور ملک الموت کی ہر ذی روح چیز پر شیطان اور ملک الموت کی علمی وسعت
اور بہت جگہ موجود ہونے کو ثابت کیا ہے۔ اور بعد میں آنحضرت ﷺ کی افضلیت کی وجہ
سے یہ لکھا ہے۔ کہ اگر شیطان اور ملک الموت کو ہر انسان کا علم ہے اور اس کے ساتھ رہتا

ہے۔بہت سے مقامات پر حاضر ہے۔تو آنحضرت ﷺ چونکہ افضل ہیں اس لئے وہ بھی ہر جگہ پر حاضر ناظر اور ہر انسان کے ہر ہر عمل سے واقف ہوں گے۔

تحقیقی جواب

براہین قاطعہ کی عبارت

مصنف براہین قاطعہ نے مولوی عبدالسمیع صاحب بریلوی کے اس قیاس کو رد کیا ہے یہ عقیدہ کی بات ہے اور عقیدہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔قیاس سے ثابت نہیں ہوتا۔آنحضرت ﷺ کے لئے ہر جگہ حاضر ناظر اور ہر انسان کے ہر ہر عمل سے واقف ہونے پر اگر کوئی قرآن کی آیت یا حدیث ہے تو پیش کریں۔اصل عبارت یہ ہے۔

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر دو عالم ﷺ کے لئے خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان ہے۔

اس سے آگے دو سطریں لکھتے ہیں

پس اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کے تشریف رکھنے اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

ان دونوں عبارتوں پر آپ غور فرمائیں کہ علم محیط زمین اور ان امور کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ بحث صرف علم روئے زمین کی ہے نہ کہ مطلق علم کی بحث دنیاوی علم کی ہو رہی ہے نہ کہ علوم عالیہ کمالیہ کی۔جو انسان کے لئے باعث فضیلت ہے روئے زمین کے ایک خاص علم کو مطلق مجموعی اور جمیع علم قرار دے کر لوگوں کو گمراہ کرنا مولوی احمد رضا خاں صاحب ہی کا کام ہے۔

علم کی قسمیں

علم کی دو قسمیں ہیں (i) دینی علم (ii) غیر دینی علم یا دنیاوی علم

(i) دینی علم: جس علم کی فضیلت قرآن اور حدیث میں وارد ہوئی ہے وہ دینی علم ہے۔
طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة میں یہی دینی علم مراد ہے۔
انبیاء کرام علماء کرام وغیرہ کی فضیلت اسی علم کی وجہ سے ہے

(ii) غیر دینی علم: غیر دینی علم سے وہ علم مراد ہے جس کا دین شرع اور مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو۔غیر دینی علم کی وجہ سے عنداللہ کسی کی علمی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔فن تعمیر کا علم یورپین انجینیر کا امام ابوحنیفہ سے کیمیا کا علم سائنسدان کا غوث و قطب سے انگلش سنسکرت بھاشا سائنس جغرافیہ، جادوگری، شاعری کا علم ایک ملحد کافر کا، شیخ عبدالقادر جیلانی سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی علمی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔کوئی بھی احمق سے احمق یہ نہیں کہے گا۔فلاں نے امام ابوحنیفہ فلاں غوث اور پیران پیر کے علم کو فلاں فلاں کافروں کے علم سے گھٹا دیا ہے۔

مصنف براہین قاطعہ بھی ایک خاص علم زمین کو جو خالصاً غیر دینی ہے شیطان اور ملک الموت کے علم کو آنحضرت ﷺ کے علم سے زیادہ قرار دیا ہے۔اس دنیاوی علم (جوان دائرہ کار کا ہے) کے زیادہ ہونے کی وجہ سے شیطان اور ملک الموت کی علمی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔نہ انہیں آنحضرت ﷺ سے اعلم کہا جاسکتا ہے۔شیطان کے دائرہ کار کا علم شیطان لوگ ہی نبی پاک ﷺ کے لئے مان سکتے ہیں جیسا کہ جاءالحق والا کہتا ہے۔

شیطانی علم

اصل حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کو جن وسائل اور علوم کی ضرورت تھی وہ سب خدا تعالیٰ نے اس کو عطا کیئے۔قیامت تک عمر دی خون کی طرح انسانی جسم میں سرایت کرنے کی طاقت دی۔لوگوں کے جذبات وخواہشات کا علم دیا۔غرضیکہ لوگوں کو گمراہ کرنے لے لئے جس علم وسیع کی شیطان کو ضرورت تھی خدا تعالیٰ نے شیطان کو دیا۔جو حدیث سے ثابت ہے۔اور مقربان خدا اور خصوصاً انبیاء کرام کو ضرورت تھی خدا تعالیٰ نے ان کو وہ علوم عطا فرمائے۔

یہ ہے وہ علم جس کے متعلق "مصنف براہین قاطعہ" نے لکھا ہے کہ یہ شیطانی علوم علم محیط زمین ان امور کے الفاظ سے واضح ہے۔ شیطان کے لئے بنص ثابت ہیں نبی کریم ﷺ کو بوجہ افضلیت قیاس کرنا شرک یا توہین نبی نہیں تو اور کون سا ایمان ہے۔ عالم سفلی کے کچھ علوم جو شیطان کو حاصل ہیں اور آنحضرت ﷺ کو حاصل نہیں ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ شیطان کا علم آنحضرت ﷺ کے علم سے زیادہ بتایا گیا ہے۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کی ذریت کا ہی کام ہے۔ ہم بریلویوں سے کہتے ہیں کہ کیا شیطانی معلومات احمد رضا سے زیادہ ہیں یا نہیں تو کیا تم شیطان کو احمد رضا سے زیادہ علم والا کہو گے؟

امام فخر الدین

امام فخر الدین تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: جائز ہے کہ غیر نبی، نبی سے بڑھ جائے۔ ان علوم میں جن پر نبی کی نبوت موقوف نہیں ہے۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب کے ذریت سے گذارش ہے۔ کہ حضرت گنگوہی کے ساتھ کفر میں امام فخر الدین رازی کو بھی شامل کرلیا کرو۔ کیونکہ وہ بھی فرماتے ہیں کہ زمین کے جزوی علم میں غیر نبی، نبی سے بڑھ سکتا ہے۔

فخر دو عالم اور علم شعر

فرض کریں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا کوئی روحانی فرزند کہے۔ آنحضرت ﷺ کو شاعری کا علم حاصل تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ امراء القیس اور فردوسی کو یہ علم حاصل ہے تو رسول خدا ﷺ جو افضل الناس ہیں ضرور حاصل ہوگا۔

اس کے جواب میں کوئی دیوبندی یہ کہے کہ امراء القیس اور فردوسی کی شاعری کا علم تو تاریخی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے لیکن ان پر نصوص قطعیہ کے خلاف آنحضرت ﷺ کو قیاس کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عقائد کے مسائل قیاس سے نہیں نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

ترجمہ: ہم نے رسول اللہ شعر کا علم نہیں دیا۔ وہ ان کے لئے مناسب بھی نہیں۔

امراء القیس اور فردوسی کا حال دیکھ کر علم شعر کا فخر دو عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا بد دینی نہیں تو کون سا ایمان ہے۔

اس پر مولوی احمد رضا خاں صاحب کا کوئی فرزند فتوی دیدے کہ فلاں دیوبندی مولوی نے اپنی عبارت میں تصریح کی ہے۔ کہ امراء القیس اور فردوسی کا علم نبی کریم ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ یہ کون سی دیانت ہوگی۔ بات تو علم شعر کی ہورہی تھی نہ کہ مطلق علم کی۔

بالکل اسی طرح مصنف براہین قاطعہ بھی بات اس علم کی کہہ رہے ہیں جو خدا نے شیطان اور ملک الموت کو بوجہ ان کے کام کے عطا کیا ہے۔ وہ علم شیطان اور ملک الموت کے لئے تو نص ثابت ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے لئے اس علم کی کون سی نص ہے اس پر مولوی احمد رضا خاں صاحب کا یہ فتوی دے دینا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے شیطان کے علم کو آنحضرت ﷺ کے علم سے زیادہ قرار دیا ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت کا ہی کام ہے۔ ورنہ مصنف براہین قاطعہ تو صرف اس علم کی بات کر رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے شیطان اور ملک الموت کو عنایت کیا ہے۔ جس کا حاصل کرنا شرع میں ضروری بھی نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے لئے شیطان کے علم کو ثابت کر کے آپ آنحضرت ﷺ کی کون سی شان بڑھا رہے ہیں ذرا غور تو فرمائیں۔

فرض کریں کروڑوں باتوں سے دو چار ہزار باتوں کا علم شیطان اور ملک الموت کو حاصل ہے اور دس کروڑ معلومات آنحضرت ﷺ کو حاصل ہیں۔ اور مزید یہ کہ جن دو چار ہزار باتوں کا علم شیطان اور ملک الموت کو ہے وہ کمالات علمی میں سے بھی نہیں ہیں۔ اور جن دس کروڑ باتوں کا علم آنحضرت ﷺ کو حاصل ہے۔ وہ تمام کی تمام کمالات علمی میں سے ہیں۔ تو کیا کوئی ہوشمند دو چار ہزار معلومات شیطانی کی وجہ سے آنحضرت ﷺ سے شیطان کو اعلم کہہ سکتا ہے۔ جبکہ شیطان کے مقابلہ میں دس کروڑ باتوں کا علم آنحضرت ﷺ کو حاصل ہے۔ جو تمام کی تمام کمالات علمی میں سے ہیں۔ قرآن و حدیث میں صرف اسی علم کی تعریف کی گئی

ہے۔ جسے علم دین کہتے ہیں۔ جیسا یہ علم آنحضرت ﷺ کو حاصل تھا۔ شیطان تو نعوذ باللہ کیا
کسی نبی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ اسی علم شریف ہی کی وجہ سے کسی کو اعلم یا غیر اعلم کہا جاتا
ہے۔ ورنہ ابن رشد کو فلسفہ کا علم امام ابوحنیفہ سے اور ابن خلدون کا امام شافعی سے زیادہ
تھا۔ لیکن اس علم کی وجہ سے ابن رشد کو امام ابوحنیفہ اور ابن خلدون کو امام شافعی سے اعلم نہیں
کہا جا سکتا۔ کیونکہ وہ علم کہ جس کی وجہ سے کسی کو اعلم کہا جا سکتا ہے۔ وہ تو امام اعظم اور امام
شافعی کے پاس ہے۔ اسی طرح اگر کچھ باتوں کا علم جو شیطان اور ملک الموت کے لئے
ضروری ہے ان کے لئے تو ثابت ہو لیکن آنحضرت ﷺ کے لئے ثابت نہ ہو۔ تو شیطان اور
ملک الموت آنحضرت ﷺ سے اعلم نہیں ہو جاتے۔ کیونکہ بہ حیثیت مجموعی آنحضرت ﷺ کا
علم ہی تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔

خلاصہ کلام

۱۔ اس سب کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح کوئی یہ کہے کہ موچی لوہار کمہار، ڈرائیور، کاشتکار اور
سائنسدان کا علم اپنے مخصوص شعبوں میں حضرت پیران پیر اور امام ابوحنیفہ یا یونہی کہہ
لو کہ آنحضرت ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔
اسی طرح مصنف براہین قاطعہ فرماتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کا مخصوص علم یعنی
شیطان کا لوگوں کو گمراہ کرنے کا علم اور ملک الموت کا لوگوں کی جان قبض کرنے کرنے کے
لئے ضروری علم جو خدا نے انہیں اپنے مخصوص کام کی وجہ سے عطا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ
کے علم سے زیادہ ہے اس سے کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ زید نے موچی لوہار اور شیطان کے علم کو آنحضرت ﷺ کے علم سے زیادہ قرار دیا ہے۔ تو اس سے بس اتنی ہی گذارش ہے کہ وہ اپنے
دماغ کا آپریشن کرائے۔ مصنف براہین جزوی علم دنیا کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ کہتا
ہے۔ نہ کہ مطلق علم جس پر ''علم محیط'' زمین اور ان امور کے الفاظ شاہد ہیں۔
۲۔ مسلم اصول ہے کہ اگر کسی بچہ کو کوئی بات معلوم ہو اور کسی بڑے عالم اور فقیہ کو وہ نہ معلوم ہو
تو پھر بھی شان و علم اسی عالم و فقیہ کا زیادہ ہے نہ کہ بچے کا۔

۴۔ ہدہد نے سیدنا سلیمان علیہ السلام سے آ کر کہا کہ میں وہ خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں تو
کیا ہدہد کا علم سیدنا سلیمان علیہ السلام سے بڑھ گیا۔

الزامی جواب

۱۔ عبدالسمیع رامپوری شیطان کو آپ علیہ السلام سے زیادہ حاضر و ناظر مانتا ہے اور لکھتا ہے تما
شا یہ ہے کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حا
ضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا دعوی نہیں کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی
زیادہ تر مقامات کفر و غیر کفر پاک و ناپاک میں پایا جاتا ہے۔ (انوار ساطعہ۔ص359)
۲۔ جو چیزیں شیطان میں پائی جاتی ہیں وہ ان میں نہیں پائی جاتیں تو کیا شیطان ان سے
بڑھ جائیگا۔
۳۔ خالص الاعتقاد کے مقدمہ میں ہے رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا
علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ (خالص الاعتقاد۔ص6)
۴۔ یہی عبارت امیر دعوت اسلامی نے کلمات کفریہ کے بارے میں سوال و جواب ص245
پر درج کی ہے۔
۵۔ خضر علیہ السلام نبی ہوں یا غیر نبی بہر صورت بعض علوم میں وہ ایک نبی سے بڑھ سکتے ہیں
اس لیے کہ جن علوم پر نبوت موقوف نہیں ان علوم میں نبی سے بڑھ کر غیر نبی ہو سکتا ہے
جیسا کہ علامہ امام رازی تحریر فرماتے ہیں یجوز ان یکون غیر نبی فوق النبی فی علوم لاتوقف
علیہا نبوۃ (تفسیر کبیر۔ج5۔ص515۔۔بحوالہ فتاوی فیض الرسول۔ج1۔39)
۶۔ مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے
حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور سارے نوریوں کا انہیں خلیفہ بنایا اور پیدا فرماتے ہی
انہیں تمام ناموں کا علم دیا وہ فرشتے اور ابلیس جو لاکھوں برس سے تھے انہیں اس نئی مخلوق کا
استاد بنایا۔ (معلم التقریر۔ص95)
۷۔ مولوی ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الہی کیا کوئی تیری مخلوق

میں سے مجھ سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک کے متعلق وحی فرمائی۔

(تفسیر الحسنات۔ج5۔ص445)

۸۔شیطان نے کہا میں پرانا صوفی عابد زاہد عالم فاضل ہوں جبکہ ابھی آدم علیہ السلام نے نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی (تفسیر نور العرفان۔ص730)

دوسرا بہتان: مولانا سہارنپوری نے نبی پاک علیہ السلام کو اردو زبان میں علماء دیوبند کا شاگرد کہا ہے۔

ایک شخص کو خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی۔اس نے دیکھا کہ آپ اس سے اردو میں گفتگو فرما رہے ہیں۔اس شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں آپ ﷺ کی زبان تو عربی ہے۔اور آپ ﷺ میرے ساتھ اردو میں گفتگو فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا جب سے تمھارے ساتھ معاملہ ہوا اردو آ گئی۔

تحقیقی جواب

۱۔خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کی زبان حدیث کو اردو میں دار العلوم دیو بند نے متعارف کرایا ہے۔یعنی حدیث پاک کو ہندوستان میں اردو زبان میں پڑھایا۔اور اس کی شرحیں لکھیں۔زمانہ گواہ ہے کہ حدیث رسول کی جو خدمت دار العلوم دیو بند نے کی ہے۔اس سے دوسرے مذہبی ادارے۔۔۔حدیث کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس کی کئی کئی شرحیں علماء دیو بند نے نہ لکھی ہوں۔طائفہ بریلویہ کے نام نہاد محدثین نے بھی حدیث پڑھانے کے لئے علماء دیو بند کی شرحیں اپنے پاس رکھی ہیں

۲۔اور اگر ویسے بھی دیکھیں تو معاملہ صاف ہے کہ جب سے مدرسہ دیو بند کے علماء سے بولنا شروع کیا تو خدا کی طرف سے زبان آ گئی۔

۳۔مولوی احمد رضا خان بریلوی کے والد لکھتے ہیں خواب کی باتیں اکثر تاویل طلب ہوتی ہیں۔

۴۔ڈاکٹر طاہر القادری بریلوی لکھتے ہیں

خواب میں صادر ہونے والے ظاہری الفاظ پر فتوی لگانا ظلم و زیادتی اور سراسر لاعلمی ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اللہ کا ڈر اور خوف کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ خوابوں کی کیفیات اپنی جداگانہ تعبیرات رکھتی ہیں خواب کے ظاہری الفاظ پر کبھی طعن و تشنیع کے تیر نہیں چلاتے۔

(خوابوں پر اعتراضات۔ص69)

۵۔ابو کلیم صدیق فانی لکھتے ہیں جو جید بریلوی عالم ہیں کہ عالم رؤیا کے حالات و واقعات پر شریعت کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔ (آئینہ اہلسنت۔ص158)

۶۔بریلویوں کی معتبر کتاب میں ہے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

(جہان مفتی اعظم۔ص410,208)

۷۔علامہ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب کی ظاہری صورت مکروہ ہوتی ہے اور اسکی تعبیر محبوب ہوتی ہے اور کبھی اسکے برعکس ہوتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج6ص658)

۸۔مفتی غلام فرید ہزاروی لکھتا ہے محض خوابوں کو خصوصاً مریدین یا خلفا کی خوابوں اور انہی کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کسی پر کفر کا فتوی لگانا یا ضلالت کا فتوی لگانا کہاں کی عقلمندی ہے۔

(انوار رضا کا اخوندزادہ نمبر۔ص244)۔

۹۔مولوی احمد رضا کہتا ہے بہت سے خواب ایسے ہوتے جو ظاہر کے خلاف ہوتے ہیں یعنی ظاہر پر محمول نہیں ہوتے۔ (فتاوی رضویہ۔ج27۔ص58,57)

الزامی جواب

۱۔فاضل بریلوی نے ملفوظات میں لکھا ایک خواب کسی کا نقل کیا ہے کہ رحمت کائنات برکات احمد کا جنازہ پڑھنے تشریف لے جا رہے ہیں آگے مولوی احمد رضا خان لکھتے الحمد للہ وہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔ (ملفوظات حصہ دوم۔ص23)

۲۔سیدنا اسماعیل علیہ السلام جوان ہوگئے اور انہوں نے قبیلہ جرہم سے عربی سیکھی۔

(بخاری۔ج 1۔ص 475)

۳۔امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود کر ہڈیاں جدا جدا کر رہے ہیں پھر ان ہڈیوں کو اپنے سینے سے لگا رہے ہیں۔

(رسائل اویسیہ۔ج نمبر 8۔رسالہ کالاتلی۔ص 127)

۴۔مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی لکھتے ہیں جب وہ (سموئیل علیہ السلام) بڑے ہوئے انہیں علم توریت حاصل کرنے کیلئے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا۔

(خزائن العرفان۔البقرہ۔نمبر 245 ص 494)

۵۔فرشتے اور ابلیس جو لاکھوں برس سے تھے انہیں اس نئی مخلوق کا استاد بنایا۔

(معلم التقریر ص 95)

تیسرا بہتان: مولانا سہارنپوری نے کہا ہے کہ آپ علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

تحقیقی جواب

(1) مولانا نے یہ روایت اشعۃ اللمعات سے نقل کی ہے وہاں بغیر جرح کے درج ہے اور شیخ نے اس سے استدلال بھی کیا ہے

(2) اگر سنداً یہ درست نہیں معنی تو درست ہے کیونکہ (۱) دروازے پر عورت نے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کون ہے بتایا گیا کہ زینب ہے تو فرمایا کونسی زینب

(۲) آپ ﷺ حجرہ عائشہؓ میں تشریف فرما ہیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ یہ مرض الوفات کا واقعہ ہے۔

تو گویا یہ لولاک لما خلقت الافلاک کی طرح ہے جسکو ملا علی قاری نے لفظاً موضوع لکھا ہے اور معنیً درست کہا ہے موضوعات کبیر دیکھئے۔

(3) محدث جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو پھر جرح کی مضرت نہیں۔شیخ دھلوی نے اشعۃ میں اس سے استدلال کیا ہے۔

(4) لا اصل کا معنی اگر موضوع و من گھڑت ہے تو پھر انگوٹھے چومنے والی روایات کی سند پیش کریں۔

الزامی جواب

(1) فاضل بریلوی سے ملفوظات میں ایک حدیث منقول ہے کہ جبرائیل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا۔مگر وعدہ میں دیر ہوگئی۔جبرائیل علیہ السلام حاضر نہ ہوئے۔سرکار ﷺ باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام در دولت پر حاضر ہیں فرمایا کیوں عرض کیا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔پلنگ کے نیچے ایک کتے کا

پلا نکلا۔ اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔ (ملفوظات۔ص354۔حصہ سوم)

i معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ورنہ جبرائیل کا انتظار نہ کرتے۔

ii آپ علیہ السلام کو اپنے پلنگ کے نیچے کا پتہ نہیں ورنہ تلاش نہ کرتے۔

(2) سعیدی صاحب نے اس اشکال کا جواب دیا کہ جب آپ کی پشت پر نجاست رکھی جاتی تو آپ کس طرح نماز پڑھتے رہتے لکھتے ہیں:

صحیح جواب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کو یہ علم نہیں تھا کہ آپ علیہ السلام کی پشت پر کیا رکھا تھا۔ (شرح صحیح مسلم۔جلد 5۔ص 664)

i۔ پشت زیادہ دور ہے یا دیوار؟ ii پشت زیادہ موٹی ہے یا دیوار؟

(3) مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر وناضر ہوتے ہیں۔ یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراما کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر محفوظ فرمالیں۔ (مقیاس حنفیت۔ص282)

نظر محفوظ فرمانے کی دو صورتیں ہیں i آنکھ بند کر لینا ii چہرہ دوسری طرف کر لینا۔

پہلی صورت میں آنکھ کے اوپر کا پردہ جو انتہائی باریک ہے اس سے نظر نہ آنا زیادہ بڑی بات ہے یا دیوار کے پیچھے سے؟

دوسری صورت میں بھی سر کے پیچھے سے نظر نہ آنا دیوار سے زیادہ بڑی بات ہے یا نہیں؟

26. امام العارفین مجدد العصر حکیم الامت
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ پر

اعتراضات کے جواب

پہلا بہتان: حضرت تھانوی نے نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کے متعلق کہا ہے ایسا علم تو ہر بچے، پاگل چوپائے وغیرہ کو حاصل ہے۔

بریلوی فرقے کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب حضرت حکیم الامت مجدد دین وملت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے متعلق اپنے مذہب کی بنیادی کتاب "حسام الحرمین" کے صفحہ 74 پر فرماتے ہیں کہ:

اور اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں سے ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں سے جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سے رسلیا تصنیف کی چار ورق کی بھی نہیں۔ اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچے اور پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے:

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ الی قولہ اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالی کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ

ﷺ اور چنیں وچناں میں۔

﴿حسام الحرمین مع تمہید ایمان، ص74، مطبوعہ کراچی، 1999ء﴾

تحقیقی جواب

حسام الحرمین لکھتے وقت اس شخص نے قسم کھائی تھی کہ کسی معاملہ میں بھی سچائی اور دیانت داری سے کام نہیں لوں گا غور تو کیجئے کہاں حفظ الایمان کی اصل عبارت اور اس کا حقیقی اور واقعی مطلب اور کجا خان صاحب کا تصنیف کردہ یہ مضمون کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہے معاذ اللہ۔ کاش کہ احمد رضا خان صاحب اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے حفظ الایمان کی پوری عبارت نقل کر دیتے تو ہمیں جواب لکھنے کی زحمت ہی گوارا نہ کرنا پڑتی اور قارئین کرام خود فیصلہ فرما لیتے۔

حفظ الایمان دراصل ایک مختصر رسالہ ہے جس میں تین بحثیں ہیں اور تیسری بحث یہ ہے:

حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا درست ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مولانا کی بحث اس میں نہیں کہ حضور ﷺ کو علم غیب تھا یا نہیں؟ اور تھا تو کتنا بلکہ حکیم الامت صرف اتنا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا درست ہے یا نہیں، اور ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ مثال کے طور پر بادشاہ کی طرف سے لشکر کو جو عطایا و وظائف دیئے جاتے ہیں اہل عرب ان پر رزق کا اطلاق کرتے ہیں چنانچہ لغت کی عام کتابوں میں ہے کہ "رزق الامیر الجند (امیر نے لشکر کو رزق دیا) لیکن اس کے باوجود بادشاہ کو رازق یا رزاق کہنا درست نہیں۔ اور حضور ﷺ کے خصائل مبارکہ کے متعلق حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ "آپ ﷺ خود اپنی

اپنی نعل مبارک کو ٹانک لیا کرتے تھے اور خود ہی اپنی بکری دودھ لیا کرتے تھے"۔

لیکن اس کے باوجود حضور اقدس ﷺ کو خاصف النعل اور حالب الشاۃ نہیں کہا جا سکتا بہرحال یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ بعض اوقات ایک صفت کسی ذات میں پائی جاتی ہے مگر اس کا اطلاق درست نہیں ہوتا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس تمہید سے قارئین کرام سمجھ گئے ہونگے کہ حضور ﷺ کو علم غیب ہونا نہ ہونا ایک الگ بحث ہے اور آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کے اطلاق کا جواز و عدم جواز یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اور ان دونوں میں باہم تلازم بھی نہیں۔ جب یہ بات ذہن نشین ہوگئی تو اب سمجھئے کہ حفظ الایمان میں اس موقع پر حضرت حکیم الامت کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ کیا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کیا جانا جائز ہے یا نہیں اور حضور ﷺ کو جس طرح خاتم النبیین سید المرسلین، رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ القابات سے یاد کرسکتے ہیں اسی طرح لفظ "عالم الغیب" سے بھی کیا حضور ﷺ کو یاد کیا جاسکتا ہے؟۔ اور اس مدعا کی دو دلیلیں حضرت حکیم الامت نے پیش کی ہیں۔

پہلی دلیل کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ چونکہ عام طور پر شریعت کے محاورات میں عالم الغیب اسی کو کہا جاتا ہے جس کو غیب کی باتیں بلا واسطہ اور بغیر کسی کے بتلائے ہوئے معلوم ہوں (اور یہ شان صرف اللہ تعالیٰ کی ہے) لہٰذا کسی دوسرے کو عالم الغیب کہا جائے گا تو اس عرف عام کی وجہ سے لوگوں کا ذہن اسی طرف جائے گا کہ ان کو بھی بلا واسطہ غیب کا علم ہے (اور یہ عقیدہ صریح شرک ہے) پس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو عالم الغیب کہنا بغیر کسی ایسے قرینہ کے جس سے معلوم ہو سکے کہ قائل کی مراد علم غیب بلا واسطہ نہیں ہے اس لئے نادرست ہوگا کہ اس سے ایک مشرکانہ خیال کا شبہ ہوتا ہے قرآن کریم میں ایسے کلمات سے منع فرمایا گیا ہے۔

مگر چونکہ خان صاحب احمد رضا خان کو اس دلیل پر کوئی اعتراض نہیں اور انہوں نے اپنی کتاب الدولۃ المکیہ میں ایک جگہ اسی بات کو کافی تفصیل سے ذکر کیا ہے اس لئے ہم اس کی تصویب وتائید میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اب حکیم الامت کی دوسری دلیل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسی میں وہ عبارت واقع ہے جس کے متعلق خان صاحب کا دعوی ہے کہ اس میں تصریح ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول خدا ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچے ہر پاگل اور ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔

لیکن ہم حفظ الایمان کی اصل عبارت نقل کرنے سے پہلے ناظرین کی سہولت کیلئے یہ بتلا دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس دوسری دلیل میں مولانا نے مسئلہ کی دو شقیں کر کے ان میں سے ہر ایک کو غلط اور باطل ثابت کیا ہے اور حاصل مولانا کی اس دوسری دلیل کا صرف یہ ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کرتا ہے اور آپ ﷺ کو عالم الغیب کہتا ہے (مثلاً زید) وہ یا تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ اس کے نزدیک حضور ﷺ کو بعض غیب کا علم ہے یا اس وجہ سے کہ آپ ﷺ کو کلی غیب کا علم ہے یہ دوسری شق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ حضور ﷺ کو کلی غیب کا علم نہ ہونا دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے (جیسا کہ آگے آرہا ہے) اور پہلی شق (یعنی مطلق بعض علم غیب کی وجہ سے حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا) اس لئے باطل ہے کہ اس صورت میں لازم آئے گا کہ ہر انسان بلکہ حیوانات تک کو عالم الغیب کہا جائے کیونکہ غیب کی بعض باتوں کا علم تو سب کو ہے جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آرہی ہے۔

یہ ہے مولانا کی ساری تقریر کا خلاصہ اس کے بعد ہم حفظ الایمان کی اصل عبارت مع توضیح کے درج کرتے ہیں۔ حضرت مولانا پہلی دلیل کی تقریر سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

حفظ الایمان کی عبارت اور اس کی توضیح:

"آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا (یعنی آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر "عالم الغیب" کا اطلاق کرنا) اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب امر (اسی زید سے) یہ ہے کہ اس غیب سے مراد (یعنی اس غیب سے جو لفظ عالم الغیب میں واقع ہے اور جس کی وجہ سے وہ آنحضرت ﷺ کو عالم الغیب کہتا ہے) بعض غیب ہیں یا کل غیب (یہاں حضرت حکیم الامت اس شخص سے جو حضور ﷺ کو عالم الغیب کہتا ہے اور اس کو جائز سمجھتا ہے، جس کا فرضی نام زید ہے، یہ دریافت فرما رہے ہیں کہ تم جو حضور ﷺ کو عالم الغیب کہہ رہے ہو تو کس اعتبار سے آیا اس وجہ سے کہ حضور ﷺ کو بعض علم غیب ہے یا اس وجہ سے کل علم غیب ہے) اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں (یعنی تم حضور ﷺ کو بعض علوم غیبیہ کی وجہ سے عالم الغیب کہہ رہے ہو اور تمہارا اصول یہی ہے کہ جس کو غیب کی بعض باتیں معلوم ہونگی اس کو تم عالم الغیب کہو گے) تو اس میں (یعنی بعض غیب کے علم میں اور اس کی وجہ سے حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنے میں) حضور ﷺ کی کیا تخصیص؟ ایسا (بعض علم غیب کہ کسی کو عالم الغیب کہنے میں تم ضروری سمجھتے ہو یعنی بعض مغیبات کا علم) تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ (تمہارے اس اصول کی بناء پر کہ مطلق بعض غیب کے علم کی وجہ سے بھی عالم الغیب کہا جاسکتا ہے) سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔"

حفظ الایمان کی عبارت میں خان صاحب کی تحریفات کی تفصیل

یہ تھی حضرت حکیم الامت کی اصل عبارت اور یہ تھا اس کا صاف اور صریح مطلب جو ہم

نے عرض کیا۔ لیکن خان صاحب نے اپنی حاشیہ آرائی سے اس میں وہ معنی ڈالے کہ شیطان بھی جس کو سن کر پناہ مانگے۔ اس سلسلہ میں خان صاحب نے جو تحریفات کی ہیں اس کی مختصر تفصیل یہ ہے:

(۱) حفظ الایمان کی عبارت میں ''ایسا'' کا لفظ آیا تھا اور اس سے مطلق بعض غیوب کا علم تھا نہ کہ حضور ﷺ کا علم اقدس مگر خان صاحب نے اس سے حضور ﷺ کا علم شریف مراد لیا اور لکھ مارا کہ ''اس میں تصریح ہے کہ غیب۔۔۔ الخ

(۲) حفظ الایمان کی اصل عبارت اس طرح تھی۔

''ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔

خان صاحب نے اس آخری خط کشیدہ حصہ درمیان میں سے بالکل اڑا دیا کیونکہ اس سے صراحۃً معلوم ہو جاتا ہے کہ زید و عمرو وغیرہ کے متعلق جو علم تسلیم کیا گیا ہے وہ مطلق بعض غیب کا علم ہے نہ کہ معاذ اللہ رسول خدا ﷺ کا علم شریف۔

(۳) حفظ الایمان میں مذکورہ بالا عبارت کے بعد الزامی نتیجہ کے طور پر یہ فقرہ تھا تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔

خان صاحب نے اس کو بھی بالکل اڑا دیا کیونکہ اس فقرے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مصنف حفظ الایمان حضور ﷺ کے علم مبارک کی مقدار میں کلام نہیں فرما رہے ہیں بلکہ ان کی بحث صرف عالم الغیب کے اطلاق میں ہے اور اتنا معلوم ہو جانے کے بعد رضا خان کی ساری کاروائی کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ بہر حال آپ حضرات نے دیکھ لیا کہ کس طرح خان صاحب نے ان عبارتوں کو بالکل ہضم کر دیا جس سے اس عبارت کا صحیح معنی معلوم ہو سکتا تھا اور صرف شروع کی اور درمیان کی عبارت کو ہضم کر کے آخر کا فقرہ جوڑ دیا اور چالاکی یہ کی کہ عربی عبارت میں اس کا کوئی

اشارہ بھی نہیں دیا جس سے معلوم ہوتا کہ یہ الگ الگ عبارتیں ہیں اور بیچ کا حصہ غائب کیا گیا ہے۔ یہ ہے اس مذہب کے بانی کی امانت و دیانت۔

حفظ الایمان کی مزید توضیح

اگر چہ خان صاحب کی دیانت اور ان کے فتوے کا حال تو اسی قدر بیان سے معلوم ہو گیا ہو گا مگر ہم بحث کی مزید توضیح کیلئے اس کے خاص خاص گوشوں پر کچھ اور روشنی ڈالنا چاہتے ہیں:

حضرت حکیم الامت کی دوسری دلیل کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ کلی غیب کی وجہ سے اور دوسری یہ کہ بعض کی وجہ سے۔ پہلی شق تو اس لئے باطل ہے کہ آپ ﷺ کو کلی علم غیب کا نہ ہونا دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے اور دوسری اس لئے باطل کہ بعض غیب کی چیزوں کا علم دنیا کی دوسری حقیر چیزوں کو بھی ہے تو اس اصول پر سب کو عالم الغیب کہنا پڑے گا جو ہر طرح سے باطل ہے۔ اگر اس دلیل کے اجزاء کی تحلیل کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بنیادی مقدمات صرف یہ ہیں:

(۱) جب تک مبداء کسی چیز کے ساتھ قائم نہ ہو اس پر مشتق کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا مثلاً کسی کو عالم جب ہی کہا جا سکتا ہے جب کہ اس کی ذات میں علم کی صفت پائی جائے اور کاتب وہی کہلائے گا جو وصف کتابت کے ساتھ موصوف ہو۔

(۲) علت کے ساتھ معلول کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔

(۳) حضور ﷺ کو کل غیوب کا علم حاصل نہ تھا۔

(۴) مطلق بعض مغیبات کی خبر غیر انبیاء علیہم السلام بلکہ غیر انسانوں کو بھی ہو جاتی ہے۔

(۵) ہر زید وعمرو کو عالم الغیب نہیں کہا جا سکتا۔

ان مقدمات میں سے پہلے دونوں اور اخری دونوں تو عقلی مسلمات میں سے ہیں اور گویا بدیہی ہیں جس سے دنیا کا کوئی عاقل بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے سر دست ہم صرف تیسرے اور چوتھے مقدمے کو خان صاحب ہی کی تحریرات سے ثابت کرتے ہیں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

حفظ الایمان کے اہم مقدمات کا ثبوت خود خان صاحب کی تصریحات سے

حضرت مولانا تھانوی کی دلیل کا تیسرا مقدمہ یہ تھا کہ ’’آنحضرت ﷺ کو کل غیوب کا علم حاصل نہ تھا۔ اس کا ثبوت خان صاحب کی کتابوں سے ملاحظہ ہو:

ہمارا یہ دعوی نہیں ہے کہ رسول خدا ﷺ کا علم شریف تمام معلومات الٰہیہ کو محیط ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کیلئے محال ہے۔

اور آگے لکھتے ہیں کہ:

اور ہم عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع

(الدولۃ المکیہ۔ص28، خالص الاعتقاد۔ص23)

اور یہی خان صاحب تمہید ایمان ص34 پر فرماتے ہیں کہ:

حضور ﷺ کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں۔

اس کے علاوہ مزید بھی کئی عبارات ہیں جس سے یہ بات واضح ہوئی کہ خان صاحب کے نزدیک بھی حضور ﷺ کو کل غیب کا علم حاصل نہ تھا۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل کا چوتھا قابل غور مقدمہ یہ تھا کہ ’’مطلق بعض مغیبات کی خبر غیر انبیاء علیہم السلام بلکہ غیر انسانوں کو بھی ہو جاتی ہے۔ اس کا ثبوت بھی خود خان صاحب کی کتابوں

سے ملاحظہ ہو:

الدولۃ المکیہ کے ص13 پر لکھتے ہیں کہ

بے شک ہم ایمان لائے ہیں قیامت پر اور جنت پر اور دوزخ پر اور اللہ تعالی کی ساتوں صفات اصلیہ پر اور یہ سب کچھ غیب ہے اور ہم کو اس کا علم تفصیلی حاصل ہے اس طور پر کہ ہمارے علم میں ان میں سے ہر ایک دوسرے سے ممتاز ہے۔

خان صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ غیب کی کچھ باتوں کا علم ہر مومن کو حاصل ہے۔

خان صاحب کے والد بزرگوار کو بھی غیب کا علم تھا:

موصوف اپنے ابا حضور کی ایک پیشنگوئی کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

یہ چودہ برس کی پیشنگوئی حضرت نے فرمائی۔ اللہ تعالی اپنے مقبول بندوں کو کہ حضور ﷺ کے غلامان کے غلام کے کفش بردار ہیں، علوم غیبیہ دیتا ہے۔

(ملفوظات، حصہ چہارم، ص144-143، مطبوعہ لاہور)

خان صاحب کے نزدیک گدھے کو بھی بعض غیوب کا علم ہے:

خان صاحب اپنے ملفوظات میں ایک جگہ ایک گدھے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر ایک پٹی بندھی ہوئی ہے۔ ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دیجاتی ہے۔ بس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔

(ملفوظات، حصہ چہارم، ص342)

خان صاحب کے اس ملفوظ سے معلوم ہوا کہ گدھے کو بھی بعض اوقات بعض مخفی باتوں

کا علم ہو جاتا ہے وھوالمقصود۔

دنیا کی ہر چیز کو بعض غیوب کا علم حاصل ہے

ہر شے مکلف ہے حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے اور خدا کی تسبیح کے ساتھ۔

(ملفوظات، ص418، حصہ چہارم)

ایک ایک روحانیت تو ہر ہر نباتات ہر ہر جمادات سے متعلق ہے اسے خواہ اس کی روح کہا جائے یا کچھ اور اور وہی مکلف ہے ایمان و تسبیح کے ساتھ حدیث میں ہے (ترجمہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے) کوئی شے ایسی نہیں جو مجھ کو خدا کا رسول نہ جانتی ہو سوائے سرکش جن اور انسانوں کے۔ (ایضاً ص420)

خان صاحب کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ

(۱) ہر مومن کو غیب کی کچھ باتوں کا علم ضرور ہوتا ہے۔

(۲) غیر مسلموں کو بھی کشف ہوتا ہے۔

(۳) گدھے جیسے احمق جانور کو بھی بعض مخفی باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

(۴) کائنات کی ہر چیز حتی کے نباتات و جمادات کو بھی غیب کی کچھ باتوں کا علم ہوتا ہے اور یہی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل کا چوتھا بنیادی مقدمہ تھا۔ الحمد للہ خان صاحب نے جن باتوں کی بنیاد پر حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پر کفر کا فتوی لگایا تھا وہی مضمون ہم نے احمد رضا خان صاحب کی کتابوں سے ثابت کر دیا اگر یہ کفر ہے تو احمد رضا خان صاحب اس کفر میں برابر کے شریک ہیں۔

چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

یاد رہے کہ حکیم الامت کی پہلی دلیل کہ مخلوق پر عالم الغیب کا اطلاق کیا جانا حرام ہے اور عرف میں اس کا اطلاق اس ذات پر ہوتا ہے کہ جسے ذاتی طور پر علم حاصل ہو یہ بھی

خان صاحب کو مسلم ہے لیکن چونکہ اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس لئے اس کی وضاحت ضروری نہیں سمجھتے ورنہ مطالبہ پر یہ دونوں باتیں بھی انشاء اللہ خان صاحب ہی کی کتابوں سے ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں۔

اگر چہ اس عبارت کے متعلق اب مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مگر ہم مزید توضیح کیلئے ایک مثالی فوٹو پیش کرتے ہیں تاکہ بات مزید واضح ہو جائے۔

فرض کیجئے کسی ملک کا بادشاہ بہت بڑا مخیّر ہے اس کے یہاں لنگر خانہ جاری ہے اور صبح و شام ہزاروں مسکینوں اور محتاجوں کا کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اب کوئی احمق مثلاً زید کہتا ہے کہ میں تو اس بادشاہ کو رازق کہوں گا۔ اس پر ایک دوسرا شخص مثلاً عمرو کہے کہ بھائی تم جو اس بادشاہ کو رازق کہتے ہو کس وجہ سے؟ آیا اس وجہ سے کہ وہ ساری مخلوق کو رزق دیتا ہے؟ یا اس وجہ سے کہ بعض انسانوں کو کھانا کھلاتا ہے؟ پہلی شق تو بداہتہ باطل ہے اور اب دوسری صورت یعنی یہ کہ اس بادشاہ کو صرف اسی وجہ سے رازق کہا جارہا ہے کہ وہ بعض انسانوں کو کھانا کھلاتا ہے تو اس میں اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے کیونکہ ایک غریب انسان اور ایک معمولی مزدور بھی کم از کم اپنے بچوں کا پیٹ بھرتا ہے اور انسان تو انسان چھوٹی چھوٹی چڑیاں بھی اپنے بچوں کو دانہ دیتی ہے۔ تو پھر تمہارے اس اصول پر چاہئے کہ سب کو رازق کہا جائے۔۔ الخ

غور فرمایا جائے کہ کیا عمرو کے اس کلام کا یہ مطلب ہے کہ اس نے مخیّر اور فیاض بادشاہ اور ہر غریب انسان اور ہر معمولی مزدور کو بالکل برابر کر دیا اور اس نے ہر انسان اور ہر معمولی مزدور کو اس فیاض بادشاہ کے برابر فیاض مان لیا۔ ظاہر ہے کہ ایسا سمجھنا سمجھنے والی کی حماقت ہے۔ پس حفظ الایمان میں جو کچھ کہا گیا وہ اس سے زیادہ نہیں۔

لفظ "ایسا" کی تحقیق

رضا خانی مذہب کے مناظر اکثر مناظروں یا کتابوں میں اس بات کا بھی

واویلا کرتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں ''ایسا'' کا لفظ تشبیہ کیلئے ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ حضور ﷺ کے علم کو چوپائیوں سے تشبیہ دے رہے ہیں۔حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے اس لئے کہ لفظ ''ایسا'' اگر ''جیسا'' کے ساتھ ہو تب تو تشبیہ کیلئے آتا ہے مگر یہی ''ایسا'' جب بغیر ''جیسا'' کے ہو تو تشبیہ کیلئے آنا ضروری نہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ ''خدا ایسا قادر ہے'' تو کیا یہاں خدا کی قدرت کو کسی سے تشبیہ دیجا رہی ہے۔۔؟؟ ہرگز نہیں۔لغت سے اس کی دلیل مطلوب ہو تو ملاحظہ ہو:

ایسا: اس قدر، اتنا (فقرہ) ایسا مارا کہ ادھ موا کر دیا۔

(نور اللغات، ج1، ص425، از مولوی نور الحسن مرحوم)

ایسا: اس قدر، اتنا، (فقرہ) ایسا کھانا کھایا کہ بدہضمی ہوگئی۔

(فرہنگ آصفیہ، ج1، ص333)

اس قسم کا، اس شکل کا، (فقرہ) ایسا قلمدان ہر ایک سے بننا دشوار ہے، آتش:

محبوب نہیں باغ جہاں میں کوئی ایسا بو رکھتا ہے گل ایسی نہ لذت نہ ثمر ایسی

اس قدر۔برق

اس بادہ کش کا جسم ہے ایسا لطیف و صاف زنار پر گمان ہے موج شراب کا

(امیر اللغات، ج2، ص302، از امیر بنائی مرحوم)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ لفظ ایسا ہر حال میں ہرگز تشبیہ کیلئے نہیں آتا بلکہ اتنا کے معنی اس قدر کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔۔جیسا کہ اردو فقروں اور اشعار میں اس کا استعمال ہوا ہے تو اب حفظ الایمان کی عبارت کا مفہوم بھی یہی ہوگا کہ اتنا علم غیب یعنی مطلق بعض علم غیب کہ جسے تم عالم الغیب کے اطلاق کیلئے جائز سمجھتے ہو غیر انبیاء بلکہ غیر انسانوں کو بھی حاصل ہے۔

اور بالفرض اگر عبارت میں ایسا کو تشبیہ کیلئے مان بھی لیا جائے تب بھی اس سے کوئی گستاخی لازم نہیں آتی اس لئے کہ ایسا اس صورت میں ہوتا کہ جب حضور ﷺ کے علم کو تشبیہ دی جارہی ہوتی جبکہ یہاں مطلق بعض غیوب کی بحث ہو رہی ہے نہ کہ حضور ﷺ کے علم شریف کی مقدار کا۔

عقائد کی کتابوں سے حفظ الایمان کی عبارت کے مفہوم کا ثبوت

قارئین کرام بریلوی حضرات پر ہر طرح سے اتمام حجت کیلئے ہم یہاں علامہ جرجانی کی کتاب کا ذکر کرتے ہیں جس میں وہی بات کہی گئی جو کہ حکیم الامت صاحب نے فرمائی اور فیصلہ قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں:

امام اہلسنت شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب میں فرماتے ہیں کہ:

قلنا ما ذکر تم مردود بوجوہ اذ الاطلاع علی جمیع المغیبات لا یجب للنبی اتفاقا منا و منکم ولهذا قال سید الانبیاء ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء و البعض ای الاطلاع علی البعض لا یختص به ای النبی۔

﴿شرح مواقف، موقف سادس، مرصد اول، مقصد اول، ج ۳، ص ۱۷۵﴾

اور جو کچھ تم نے کہا چند وجوہ سے مردود ہے اس لئے کہ تمہاری مراد اس اطلاع علی المغیبات سے کیا ہے کل مغیبات پر اطلاع ہونی چاہئے یا بعض پر کل مغیبات پر مطلع ہونا تو کسی کے نزدیک بھی ضروری نہیں نہ ہمارے نزدیک نہ تمہارے نزدیک اور اسی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولو کنت۔۔الخ اور بعض مغیبات پر مطلع ہو جانا نبی کے ساتھ خاص نہیں (یعنی یہ غیر نبی میں بھی پائی جاتی ہے)

قارئین کرام یہ عبارت علامہ جرجانی نے فلاسفہ کے عقیدے کے رد میں لکھی غور

فرمائیں فلاسفہ کی جگہ اگر زید کو رکھیں اور سید جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ حضرت حکیم الامت کو رکھیں اور پھر اس کی روشنی میں ہمیں بتلائیں کہ حفظ الایمان اور اس عبارت کے مفہوم میں کیا فرق ہے۔۔اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص حفظ الایمان کے خلاف لب کشائی کرتا ہے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں۔۔۔اس کو موت ہی سمجھا سکتی ہے ہم تو اس سے عاجز ہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

قارئین دنیا جہاں کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ اپنی کسی بات کی وضاحت خود کہنے والے شخص سے بہتر کوئی نہیں کرسکتا غالب کے اشعار جس طرح مرزا غالب کو سمجھ آئے کوئی دوسرا اس طرح نہیں سمجھ سکتا اسی اصول کے تحت آئیں ہم مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے اس عبارت سے کیا مطلب لیا اور جو مضمون احمد رضاخان نے ان کی طرف منسوب کیا اس کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں چناچہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا مرتضی حسن چاند پوری رحمۃ للہ علیہ کو جب اس بہتان کا علم ہوا تو انھوں نے اس عبارت کے متعلق حضرت والا کو ایک خط بھیجا اور ان سے چند سوال کئے جس کا جواب انھوں نے یہ دیا

(۱) میں نے یہ خبیث مضمون (یعنی حسام الحرمین میں جو میری طرف منسوب کیا گیا ہے) کسی کتاب میں نہیں لکھا۔لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا۔

(۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا چنانچہ اخیر میں عرض کروں گا

(۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہوسکتی ہے۔

(۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃ یا اشارۃ یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور دو عالم فخر بنی آدم ﷺ کی۔ ﴿بسط البنان مع حفظ الایمان، ص106﴾

اس کے بعد خود حضرت حکیم الامت نے اس عبارت کی وضاحت کردی جس پر ہم نے ماقبل میں تفصیلی گفتگو کی جس کی تفصیل آپ اس رسالہ بسط البنان میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں جو حفظ الایمان ہی کے ساتھ چھپ رہا ہے۔

حفظ الایمان مولوی احمد رضاخان کے اصولوں کی روشنی میں

قارئین کرام کسی شخص کی تکفیر کیلئے مولوی احمد رضاخان نے جو اصول مقرر کیا ہے اگر اس کی روشنی میں دیکھا جائے تو حفظ الایمان کی عبارت میں نہ تو کوئی خرابی ہے اور نہ اس عبارت کی بنیاد پر حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کی جاسکتی ہے۔۔چنانچہ خود احمد رضاخان صاحب لکھتے ہیں کہ

☆فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہوجائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم کہ شائد اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو۔۔۔۔

پھر آگے خود اس کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یعنی غیب کا ہے۔اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

(۱) عمر اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے۔۔۔(۲) عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں ان کو بتائے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہوجاتا ہے یہ بھی کفر ہے۔۔(۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمال ہے (۵) سامندرک

جانتا ہے، ہاتھ دیکھتا ہے(۶) کوے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کے بدن پر گرنے (۸) کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل جانے (۹) آنکھ یا دیگر اعضاء۔۔۔

غرض اس طرح کی کل ۲۰ مثالیں دی جو آپ اصل عکسی حوالے میں ملاحظہ فرمالیں گے پھر ۲۱ معنی لیتے ہوئے لکھتے ہیں (۲۱) عمرو کو رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے سمعا یا عیانا یا الہاما بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے یہ خالص اسلام ہے۔۔ تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے اگر چہ اس بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلو کفر ہی مراد لیا ۔ ﴿تمہید ایمان، ص43-45، مطبوعہ کراچی 1999﴾

اللہ اکبر قارئین کرام غور فرمائیں کہ بات بات پر کفر کے فتوے دینے والوں کے قلم سے اللہ رب العزت نے کیسی بات لکھوادی خود خان صاحب فرمارہے ہیں کہ ایک شخص کے قول میں بیس کفریات ہیں ایک اسلام ہے تو ہم اس کے اسلام پر فتوی دیں گے۔۔۔اب میں اہل انصاف سے کہتا ہوں کہ آخرت کو سامنے رکھ کر فیصلہ فرمائیں کہ کیا حکیم الامت کی عبارت میں کوئی پہلو کفر کا ہے؟ اور اگر بالفرض ایسا ہوتا بھی تو کیا خود مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفریہ احتمال کو رد کر کے عین اسلام والی بات نہ کہہ دی۔؟ کیا تمہید ایمان کی اس عبارت کے ہوتے ہوئے حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کی جاسکتی ہے؟ اس کا فیصلہ ہم قارئین کرام کے ضمیر پر چھوڑتے ہیں۔

امکان کذب پر جب احمد رضا خان کی طرف سے عقائد کی کتابوں کا کوئی معقول جواب نہ دیا جاسکا تو انھوں نے اپنی جان بچانے کیلئے ایک نرالا اصول نکالا کہ ان

کتابوں کا اصل مقصد صرف مدمقابل کو خاموش کرنا ہوتا ہے اس طرح کی فلسفیانہ اور الزامی عبارتوں کا مقصد اپنا عقیدہ ظاہر کرنا نہیں ہوتا عقیدہ وہی ہوتا ہے جو متون کتابوں میں موجود ہو اس لئے بالفرض اگر ان کتابوں میں کوئی ایسی بات ہو جو متون کتابوں کے خلاف ہو تو ہم اس کو تسلیم نہیں کریں گے لہذا امکان کذب پر یہ عبارات پیش نہ کی جائیں اس لئے کہ یہ تو ان کا اصل عقیدہ ہی نہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو:

☆ جب بدمذہبوں کا شیوع ہوا اور گمراہ متکلموں نے عوام مسلمین کو بہکانے کیلئے اپنے عقائد باطلہ پر عقلی و نقلی مغالطے پیش کرنے شروع کئے علمائے اہلسنت والجماعت کو حاجت ہوئی کہ ان کے دلائل باطلہ کا رد کریں اپنے عقائد حقہ پر دلائل قائم کریں یہاں سے کلام متاخرین کی بنیاد پڑی۔ اب کہ استدلال بحث ومباحثہ کا پھاٹک کھلا خود اپنے دلائل و جوابات کی جانچ پرکھ کی حاجت ہوئی اذہان مختلف ہوتے ہیں۔ اور بحث واستخراج میں خطا واصابت آدمی کے ساتھ لگے ہوتے ہیں ایک نے مذہب پر ایک دلیل قائم فرمائی یا مخالف کے کسی اعتراض کا جواب دیا دوسرے نے اس پر بحث کردی کہ اپنے مذہب پر یہ دلیل کمزور ہے مخالف کی طرف سے اس کا رد یہ ہوسکتا ہے اس ردو بحث کا اثر فقط اسی دلیل و جواب تک ہوتا ہے عام ازیں کہ اس دلیل و جواب ہی میں تصور ہو جیسا کہ بحث کرنے والے کا بیان ہے یا خود اس باحث ہی کی نظر نے خطا کی دلیل و جواب صحیح وصواب ہو۔ **بہر حال معاذ اللہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اپنا اصل مذہب باطل یا مخالف کا ضلال حق ہے** ۔۔۔۔ **نہ معاذ اللہ یہ بحث کرنے والا اپنا عقیدہ بدلتا ہے** ۔۔۔

عقیدہ وہ ہوتا ہے جو متون ومسائل میں بیان کردیا بالائی تقریریں اس کے موافق ہیں تو حق ہیں مخالف ہیں تو وہی ان کی بحث بازیاں اور ذہن آزمائیاں اور قلم کی جولانیاں ہیں۔ ﴿سبحن السبوح، ص173، نوری کتب خانہ لاہور، 2003﴾

قارئین کرام اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ آخر حفظ الایمان بھی کوئی باقاعدہ تصنیف نہیں تھی بلکہ اسی بحث ومباحثہ اور مخالفین کے باطل عقائد کے رد میں چند سوالوں کا جواب ہے۔۔۔اور احمد رضا خان صاحب نے خود اس میں تصریح کردی کہ ان کتابوں کو ان حضرات کے اصل عقائد شمار نہیں کیا جا سکتا۔۔۔بالفرض اگر حفظ الایمان میں وہی بات کہی گئی ہوتی جو احمد رضا خان نے ان کی طرف منسوب کی تب بھی یہ عقیدہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں تھا۔۔بلکہ ان کا اصل عقیدہ وہی ہے جو انھوں نے متون میں بیان کردیا۔۔بریلوی حضرات احمد رضا خان کی اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ آج وہ جن کتابوں پر اعتراض کر رہے ہیں ان سب کا تعلق اسی قسم کی کتابوں ہی سے تو ہے جس کے متعلق آپ کے اعلحضرت فرماتے ہیں کہ اصل عقیدہ اس میں نہیں ہوتا اس لئے اس قسم کی کتابوں میں کوئی بھی بات اگر ہو تو وہ بطور عقیدہ ان کی طرف منسوب نہ کی جائے گی۔۔۔

الزامی جواب

۱۔مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں

چیل آندھی کو اور مینڈک بارش کو پہلے ہی معلوم کر لیتے ہیں یہ اوصاف جانوروں میں بھی ہیں۔بڑا علم شیطان کو بھی تھا۔
(تفسیر نعیمی جلد 1 ص569)

۲۔گدھے کے علم کے متعلق فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ایک چیز اس شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے۔جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔
(ملفوظات حصہ چہارم ص378)

۳۔شرح مواقف میں ہے۔تمام مغیبات پر مطلع ہونا نبی کیلئے واجب نہیں اس پر ہمارا اور تمہارا اتفاق ہے اور یہی وجہ ہے کہ سردار انبیاء علیھم السلام نے فرمایا کہ اور اگر میں غیب جانتا

ہوتا تو میں خیر زیادہ حاصل کر لیتا اور مجھے تکلیف نہ پہنچتی۔اور بعض مغیبات پر مطلع ہونا نبی کے ساتھ مختص نہیں ہے۔جیسا کہ خود تمہارا اقرار ہے۔جب کہ خود تم نے بھی بعض مغیبات پر مطلع ہونا ریاضت کرنے والوں،بیماروں،سونے والوں کیلئے جائز قرار دیا ہے۔
(شرح مواقف ج3ص175)

۴۔مطلع الانظار شرح طوالع الانوار میں ہے کہ اگر فلاسفہ کی مراد یہ ہے کہ نبی کیلئے تمام مغیبات پر اطلاع ہونی چاہیے تو یہ بالاتفاق نبی کیلئے کسی کے نزدیک بھی شرط نہیں ہے اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ بعض مغیبات پر اطلاع ہونی چاہیے تو یہ نبی کے ساتھ خاص نہیں کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں جسکو بغیر کسی سابق تعلیم وتعلم کے بعض مغیبات پر اطلاع ہو جانی جائز نہ ہو۔
(مطالع الانظار شرح طوالع الانوار)

۵۔پیر کرم شاہ لکھتے ہیں:
جس طرح انکو من جانب اللہ اپنی نبوت پر یقین محکم ہوتا ہے اس بارے میں انہیں قطعاً کوئی تردد نہیں ہے اس طرح ان پر جو وحی اتاری جاتی ہے جو فرشتے ان کی طرف بھیجے جاتے ہیں جن انوار و تجلیات کا انہیں مشاہدہ کرایا جاتا ہے ان کے بارے میں انہیں ذرا تردد نہیں ہوتا یہ علم اور یقین اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا کیا جاتا ہے اسی طرح کا یقین حسب مراتب انسانوں بلکہ حیوانوں کو بھی مرحمت ہوتا ہے۔ (ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج2ص519)

۶۔فاضل بریلوی نے اپنے دوست مولوی عبدالباری فرنگی محلی کو حفظ الایمان کی مذکورہ عبارت دکھائی تو انھوں نے صاف کہا کہ مجھے تو اس میں کوئی گستاخی نظر نہیں آتی پھر اعلیٰ حضرت نے کہا اس طرح دیکھو تو سمجھ آئے تو انھوں نے کہا مجھے تو اس طرح بھی گستاخی نظر نہیں آتی۔پھر اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے۔(سیرت انوار مظہریہ ص292)

۷۔مفتی خلیل خان قادری برکاتی لکھتے ہیں جو کہ بریلویت کے سرخیل ہیں مسئلہ تکفیر میں صاحب کلام کی ہر تاویل مقبول ہوگی۔(انکشاف حق۔ص77)تو جب تھانوی نے خود اپنی بات کی وضاحت کردی رب کی تکفیر کیسے ہو سکتی ہے۔بات پہلے بھی صاف تھی مگر اب مزید وا

صح کردی تو بریلویوں کا تکفیر کرنا صرف ہٹ دھرمی ہے۔

۸۔ اگر بریلوی اس پہ اشکال کرتے ہیں کہ علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے اور ایسی ہلکی تشبیہات دینا گستاخی ہے تو بریلوی ذرا گھر کی خبر لے

i۔ نبی پاک علیہ السلام کو لاٹھی سے تشبیہ دی گئی اور آپ کی بشریت مبارکہ کو سانپ سے تشبیہ دی گئی۔

(نور العرفان۔ البقرہ۔ نمبر 102۔ ص 19)

ii۔ نبی پاک علیہ السلام کی زبان مبارک کو رائفل سے تشبیہ دی گئی۔

(نور العرفان۔ الفرقان نمبر 97، ص 809)

iii۔ (نقل کفر کفر نباشد) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کتے سے تشبیہ دی العیاذ باللہ۔

(نور العرفان۔ الفرقان نمبر 1)

iv۔ اماں حوا علیہا السلام کو کیڑوں سے تشبیہ دی گئی (نور العرفان۔ النساء نمبر 1۔ ص 93)

v۔ شب قدر کو کتے سے تشبیہ (نور العرفان القدر۔ نمبر 3۔ ص 898)

۹۔ جید بریلوی مفتی خلیل احمد خان برکاتی لکھتے ہیں مولوی اشرف علی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری لفظ ایسا نہ تشبیہ کیلئے متعین ہے نہ برابری کیلئے۔

(انکشاف حق۔ ص 103، 105، 136)

۱۰۔ مولانا منظور نعمانی نے الفرقان میں بعینہ یہی عبارت حفظ الایمان کی مولوی حامد رضا خان بریلوی کے نام سے لکھی اور بجائے آپ علیہ السلام کے مولوی حامد رضا خان کا نام لکھا۔ اور یہ پرچہ انکو رجسٹری بھی کیا اور کہا اگر گستاخی ہے تو عدالت میں میرے خلاف رٹ کریں مگر بریلوی تیار نہ ہوئے۔

۱۱۔ جب لاٹھی سانپ کی شکل میں ہوگی تو کھائے گی پیئے گی مگر ہوگی لاٹھی یہ کھانا پینا اسکی شکل کا اثر ہوگا ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں جب بشری لباس میں آئے تو نوری بشر تھے۔

(نور العرفان۔ ص 805)

۱۲۔ جیسا کہ سی آئی ڈی والا مخالف کو گرفتار کرنے سے پہلے اس کے منہ سے مخالفت کے

اظہار کے لیئے چند کلمات اس کی مرضی کے کہہ دیتا ہے تو مخالف جب ان کلمات کو منہ پر لاتا ہے سی آئی ڈی والا اسکو فوراً مجرم قرار دے کر گرفتار کرا دیتا ہے ایسے ہی رب العزت نے مخالف نبی اللہ کو جب معلوم کرلیا کہ یہ نبی اللہ کے قدر شان کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں الخ۔

(مقیاس نور۔ ص 191)۔

۱۳۔ جیسے بعض مخلوق کے ناموں میں تاثیر ہے کہ کسی کو الو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور حضرت قبلہ وکعبہ کہہ دو تو خوش ہوتا ہے حالانکہ الو گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ وکعبہ بھی ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔ (اسرار الاحکام۔ ص 52)

دوسرا بہتان: مولانا تھانوی نے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کلمہ پڑھایا

بریلوی حضرات کی طرف سے حضرت حکیم الامت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان کے مرید نے ان کے نام کا کلمہ اور درود پڑھا اور حضرت حکیم الامت نے بجائے اس پر سرزنش کرنے کے ان کے متبع سنت ہونے کی گواہی دی۔۔ جس کی وجہ سے یہ کافر ہیں معاذ اللہ۔

(۱) انھوں نے نبوت کا دعوی کیا (العیاذ باللہ)

(۲) صاحب واقعہ کو سرزنش اور تنبیہ نہیں کی حالانکہ وہ اس کا مستحق تھا کہ اس کو تجدید ایمان ونکاح کا کہتے مگر انھوں نے ایسا نہ کیا اور کفر پر راضی رہنا خود کفر ہے لہٰذا حکیم الامت کافر ہوئے۔ معاذ اللہ

(۳) ایسے شیطانی وسوسہ کو حالت محمود پر کیوں حمل کیا اور اس کی تعبیر کیوں دی؟، مولوی عمر اچھروی نے اس اعتراض پر یہ سرخی قائم کی **"دیوبندیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے جدا ہے"**۔

تحقیقی جواب

اس اعتراض پر تفصیلی جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو خود حضرت تھانوی کے اس ارادتمند کے اپنے الفاظ میں بقدر ضرورت نقل کر دیں۔ وہ صاحب کہتے ہیں کہ:

اور سو گیا کچھ عرصہ بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں **دل کے اندر خیال پیدا ہوا** کہ تجھ سے **غلطی** ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر یہ ہے کہ **صحیح پڑھا جاوے** لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے **حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں ہے لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکل جاتا ہے**۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری۔ اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہ رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں جب کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف

علی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن **بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں**۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی **خوب رویا** اور بھی بہت سے (وجوہات ہیں) جو حضور (یعنی حضرت تھانوی) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

﴿الامداد ص ۳۵، ماہ صفر ۱۳۳۶ھ﴾

اس عبارت میں اس بات کی تصریح ہے کہ کلمہ طیبہ کی غلطی خواب میں ہوئی تھی اور صاحب خواب اس پر خاصہ پریشان ہوا اور خواب میں بھی اپنی غلطی کا احساس کرتا رہا لیکن بے ساختہ زبان سے غلط کلمہ نکلتا رہا اور جب بیداری میں درود شریف غلط پڑھا تو اس میں بھی وہ کہتا ہے کہ "بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے"۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی اس غلطی پر بھی وہ "خوب رویا"۔ اب اس مقام پر چند باتیں قابل غور ہیں ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں۔

(۱) پہلی بات خواب کی ایک صورت ہوتی ہے اس میں پنہاں ایک حقیقت ہوتی ہے جس کو تعبیر کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب بڑا خوشنما ہوتا ہے لیکن اس کی تعبیر انتہائی بھیانک اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب بظاہر بڑا خوفناک لیکن اس کی تعبیر خوش آئین ہوتی ہے اور تعبیر سامنے آنے کے بعد خواب دیکھنے والے کی خوشی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔ اس دوسری مد کے خوابوں کے بارے میں بطور اختصار صرف دو حوالے عرض کروں گا۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی حضرت ام الفضل بنت الحارثؓ نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آج رات میں نے ایک برا خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیا خواب ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ بہت ہی سخت (اندیشہ) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ خواب کیا

ہے؟ حضرت ام فضلؓ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ ﷺ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں ڈالا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا اس کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ میری لخت جگر بیٹی (سیدہ حضرت فاطمہؓ) کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں کھیلے گا۔ چنانچہ حضرت حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں کھیلے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔

﴿مشکوۃ۔ص۵۷۲۔ج۲﴾

ملاحظہ کیجئے بظاہر کس قدر برا خواب تھا کہ حضرت ام فضلؓ بتلانے سے بھی گھبرا رہی تھیں مگر اس کی تعبیر کس قدر خوشنما تھی۔ ایک اور مثال حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ کی ملاحظہ تاکہ بناسپتی حنفیوں کی آنکھیں کھل جائیں جو حضرت حکیم الامت کے مرید کے خواب پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مزار اقدس پر پہنچے اور وہاں پہنچ کر مرقد مبارک کو اکھاڑا (العیاذ باللہ) پس اس پریشان کن اور وحشت انگیز خواب کی اطلاع انہوں نے اپنے استاد کو دی اور اس زمانے میں حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ مکتب میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کے استاد نے فرمایا اگر واقعی یہ خواب تمہارا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم جناب نبی اکرم ﷺ کی احادیث کی پیروی کرو گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کی پوری کھود کرید کرو گے۔ جس طرح استاد نے فرمایا تھا یہ تعبیر حرف بحرف پوری ہوئی۔ (تعبیر الرویا۔ص۱۰۸، اکبر بک سیلز)

غور فرمائیں کس قدر وحشت ناک خواب ہے لیکن تعبیر کس قدر خوشنما ہے۔۔ بتائیں بریلوی حضرات حضرت امام ابوحنیفہ پر کیا فتوی لگائیں گے؟؟ میں حلفیہ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہاں میں نے امام ابوحنیفہ کی جگہ کسی دیوبندی عالم کا نام لکھا ہوتا تو بریلوی حضرات اب تک یہ فتوی لگا چکے ہوتے کہ ''دیوبندیوں نے دشمنی رسول ﷺ

میں ان کی قبر مبارک کو بھی اکھاڑ پھینکا''۔ العیاذ باللہ۔ اللہ پاک سمجھ دے۔

ان دونوں خوابوں کے بتلانے کا مقصد یہ تھا کہ بظاہر اگرچہ خواب خوفناک ہو لیکن ضروری نہیں کہ اس کی تعبیر بھی خوفناک ہو۔۔ پس جو خواب حضرت حکیم الامت کے مرید نے دیکھا تھا اگرچہ بظاہر خوفناک تھا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تعبیر بھی خوفناک ہو۔ جیسا کہ آگے ہم خود حضرت حکیم الامت کے اقوال سے اس کو ثابت کریں گے۔

(۲) یہ ایک خواب تھا اور خواب نیند کی حالت میں دیکھا جاتا ہے اور نیند کی حالت میں جو کلمات زبان سے سرزد ہوتے ہیں شریعت میں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ بالفرض اگر کسی سے خواب میں الفاظ کفریہ سرزد ہو جائیں تو اس پر حکم کفر ہرگز نہ لگایا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

تین شخص مرفوع القلم ہیں (یعنی شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں) سونے والا جب تک کہ بیدار نہ ہو اور جنون میں مبتلا یہاں تک کہ اس کو افاقہ ہو جائے اور بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے۔ ﴿الجامع الصغیر ج2ص24﴾

اور حضرت عمرؓ اور سیدنا حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ:

تین شخص مرفوع القلم ہیں (یعنی شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں) مجنوں جس کی عقل پر پردہ پڑا ہو اور سونے والا جب تک کہ بیدار نہ ہو اور بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے۔ ﴿الجامع الصغیر ج2ص24﴾

ایک روایت میں آتا ہے کہ سیدنا حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ یعنی نیند کی حالت میں کوئی کوتاہی اور جرم نہیں ہاں بیداری کی حالت میں کوتاہی ہو تو اس میں جرم ہے۔ ﴿ترمذی ج۱ص۲۵﴾

اسی قسم کی روایات سے حضرات فقہاء کرام نے یہ قاعدہ اور اصول اخذ کیا ہے کہ نیند کی حالت میں کوئی بھی بات کسی بھی درجہ میں قابل اعتبار نہیں۔ خواہ کوئی اسلام لائے یا

خواہ معاذ اللہ کوئی مرتد ہوجائے خواہ کوئی نکاح کرلے یا طلاق دے دے۔ چنانچہ
علامہ محمد امین بن عمر الشامی الحنفی لکھتے ہیں

اور اسی لئے سونے والے کا کلام صدق و کذب خبر و انشاء سے متصف نہیں ہوتا اور تحریر
الاصول میں ہے کہ سونے والے کا کلام مثلا اسلام لانا یا مرتد ہوجانا یا بیوی کو طلاق دینا
(وغیرہ) یہ سب لغو اور بے کار ہے نہ اس کو خبر کہا جاسکتا ہے اور نہ انشاء اور نہ سچ اور نہ
جھوٹ جیسے پرندوں کی آواز۔

﴿شامی ج2ص 588، طبع مصر فی مطلب طلاق المدھوش﴾

آگے تحریر فرماتے ہیں کہ:

اور ایسا ہی تلویح میں ہے پس اس عبارت سے صراحۃ معلوم ہوا کہ نیند کی حالت کا کلام
نہ لغۃ کلام ہے اور نہ شرعا جیسے مہمل۔

حدیث اور فقہ کے ان صریح حوالوں سے معلوم ہوا کہ نیند اور خواب کی حالت کی بات
پر کوئی فتوی صادر نہیں ہوسکتا۔ جب مسئلہ کی حقیقت یہ ہے تو حضرت تھانوی ایسے شخص
پر کس طرح فتوی لگاتے اور کس طرح اس کو کافر اور مرتد کہتے۔

﴿اعتراض﴾: ٹھیک ہے بھائی آپ کی یہ بات تو ہم مان لیتے ہیں کہ کبھی خواب کی
حقیقت کوئی اور ہوتی ہے ظاہر کوئی اور اور نیند میں مواخذہ نہیں مگر آپ لوگوں کو کس
طرح دن دھاڑے دھوکہ دے رہے ہیں آپ کو شرم آنی چاہئے کہ وہ مرید آگے خود لکھتا
ہے کہ جب نیند سے بیدار ہوا تب بھی یہی حالت تھی۔ اب تو نیند والی حالت نہ
تھی۔ اب کفر کیوں نہ ہوا؟؟۔۔ جناب میں بریلوی ہوں بریلوی اعلی حضرت کا
کتا میرے سامنے سوچ سمجھ کر بات کرنا۔

﴿جواب﴾: یہ بات میں پہلے ثابت کرچکا ہوں کہ اس شخص کی زبان سے یہ کلمات

بیداری میں غیر اختیاری طور پر نکلے تھے جس کا اظہار اس نے خود کیا اور اس پر کافی
پریشان بھی تھا بلکہ وہ خود کہتا رہا کہ سارا دن روتا رہا اس حرکت پر۔ اور جناب والا
بیداری میں غیر اختیاری طور پر زبان سے جو بات سرزد ہوجاتی ہے گو وہ بات کفر ہی
کیوں نہ ہو شریعت اس پر بھی کفر و ارتداد کا کوئی حکم نہیں لگاتی۔ قرآن کریم میں مومنوں
کی زبان سے یہ دعا اللہ تعالی نے جاری فرمائی ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطأنا یعنی ”اے ہمارے رب اگر ہم سے کوئی بھول یا خطا سرزد ہو تو ہمارا مواخذہ نہ
کرنا“۔ اور حدیثوں میں آتا ہے کہ اللہ تعالی نے یہ دعا قبول فرمائی ملاحظہ ہو تفسیر ابن
کثیر ج ا ص ۳۴۳ طبع مصر بحوالہ مسلم۔

اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
بے شک اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور نسیان اور جس چیز پر ان کو مجبور کیا گیا ہو
کے مواخذہ سے درگزر فرمایا۔

﴿مشکوۃ ج2ص 584، ابن ماجہ ص 148 وغیرھم﴾

اس سے معلوم ہوا کہ اگر خطا کی صورت میں کوئی کلمہ کفر کہہ دیا تو وہ قابل مواخذہ نہیں
ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ گنہگار بندہ
کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی مسافر کسی جنگل وغیرہ بے آب و
گیاہ میں ہو اور اس کا سامان اور سواری وغیرہ گم ہوجائے اور اس کی تلاش سے مایوس
ہوکر مرنے کیلئے کسی درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے اسی حال میں اس کی آنکھ
لگ گئی تھوڑی دیر بعد جب آنکھ کھلی تو دیکھے کہ اس کا اونٹ مع اپنے ساز و سامان کے
اس کے پاس کھڑا ہے اور اس کی زبان سے بے اختیار خوشی میں یہ الفاظ نکل جاتے
ہیں۔ **اَللّٰھم اَنْتَ عَبْدِیْ وَ اَنَا رَبُّکَ اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب** اس کے
بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ **اَخْطَاءَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ** خوشی کی وجہ سے اس سے خطاء

سرزد ہوگئی۔ ﴿مسلم ج2 ص355 مشکوۃ ج1 ص203﴾

یعنی وہ بیچارہ کہنا تو یہ چاہ رہا تھا کہ اے اللہ تو میرا رب میں تیرا بندہ لیکن خطا کر دیا۔ بے ہوشی میں ہے نہ غشی میں نہ سویا ہوا ہے بیدار ہے مگر کلمہ کوئی اور نکل گیا جس پر اس کو اختیار نہ تھا۔ فقہاء احناف نے خطا کی تعریف وتشریح میں کافی تفصیل کی ہے۔

چنانچہ قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

اور خطا کرنے والا وہ ہے جس کی زبان پر بغیر قصد کے ایک کلمہ کی جگہ کوئی دوسرا کلمہ نکل جائے۔ ﴿فتاوی قاضی خان ج4ص 883﴾

نیز تحریر فرماتے ہیں کہ

اور بہر حال خاطی کی زبان پر جب خطاء کفر کا کلمہ جاری ہوگیا مثلاً وہ ایسا کلمہ بولنا چاہتا تھا جو کفر نہیں ہے لیکن خطاء اس کی زبان سے کفر کا کلمہ نکل گیا تو تمام فقہاء کرام کے نزدیک یہ کفر نہ ہوگا۔

کم وبیش یہی مضمون اور یہی بات کشف الاسرار شرح اصول بزدوی ج۴ ص355 طبع مصر۔ فتاوی شامی، شرح فقہ اکبر ص198 طبع کانپور مذکور ہے

اب بجائے کہ ہم اس پر مزید تحقیق کریں خود فریق مخالف کے اعلحضرت کا فتوی نقل کر کے اس بات کو سمیٹتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان کا فتوی

شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں

﴿ملفوظات حصہ اول ص55، فرید بک اسٹال﴾

اب ساری بحث کو ملحوظ رکھ کر خود انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ جو شخص خود چلا چلا کر کہتا ہے کہ بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے اور اس میں بعد میں روتا بھی

ہے ایسے شخص کو حضرت تھانوی کیوں کافر کہتے؟ اور جب وہ خود کافر نہیں تو رضا بالکفر کس طرح ثابت ہوا؟؟ اور حضرت تھانوی کیوں کافر قرار پائے۔۔؟؟؟ جبکہ خان صاحب بریلوی کا فتوی بھی احکام اضطراریہ میں وہی ہے جو حضرات فقہائے کرام کا ہے کیا خوب ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن مان کنعاں کا

﴿اعتراض﴾: یہ جھوٹ ہے وہ یہ کلمہ کفر آپ کے حکیم الامت کی محبت میں بول رہا تھا اچھا بتاؤ اگر اس سے غلطی ہو رہی تھی تو چپ رہتا خاموش ہو جاتا کہ میری زبان صحیح ادا نہیں کر رہی ہے بار بار یہ وظیفہ پڑھنے کا کیا مطلب یہی کہ حکیم الامت کی محبت اس سے یہ اگلوا رہی تھی۔

﴿جواب﴾: جہاں تک آپ نے یہ اعتراض کیا کہ وہ خاموش کیوں نہیں رہا چپ ہو جاتا تو اللہ کے بندے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جو الفاظ ادا کر رہا تھا اس کے بارے میں اس کو علم تھا کہ یہ درست نہیں ہے اور زبان اس کے قابو میں نہیں ہے لیکن اس نے سکوت اختیار کرنے کے بجائے تکلم دو وجہ سے کیا۔

(۱) ایک یہ کہ اسے توقع تھی کہ اب اس کی زبان سے صحیح الفاظ نکلیں گے جس سے گزشتہ الفاظ کی تلافی ہو جائے گی۔

(۲) اور دوسری وجہ یہ تھی کہ اسے غم کھایا جا رہا تھا کہ اگر اسی لمحہ اس کی موت واقعہ ہوگئی تو نعوذ باللہ ایسے الفاظ پر خاتمہ ہوگا اسی لئے اس نے دوبارہ تکلم کیا تا کہ الفاظ بھی صحیح ادا ہو جائیں اور سوء خاتمہ کے اندیشے سے بھی نجات مل جائے۔ جہاں تک آپ نے یہ کہا کہ وہ حضرت حکیم الامت کی محبت میں یہ سب کہہ رہا تھا تو تف ہے آپ کی عقل پر اگر

وہ ان کی محبت میں کہتا تو کیا اس کی وضاحت کرتا کہ زبان پر قابو نہیں بے اختیار ہوں؟؟۔۔اور کیا وہ اس پر روتا؟؟ بلکہ وہ تو اس پر خوش ہوتا کہ دیکھیں حضرت جی میں تو آپ کی محبت میں۔

آپ کا کلمہ بھی پڑھنے لگ گیا ہوں۔۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جو لوگ کلمہ میں اپنے پیر کا کلمہ محبت کی وجہ سے پڑھتے ہیں ان کی حالت کیسی ہوتی ہے اور وہ کس طرح اس کا اظہار کرتے ہیں:

﴿اعتراض﴾: اچھا مجھے بتاؤ کہ اگر ایک شخص سارا دن کلمہ کفر بکتا رہے اور بعد میں عذر کرے کہ میں بے اختیار تھا زبان قابو میں نہیں تھی تو کیا اس کا عذر مسموع ہوگا۔۔؟؟ مجھے بتاؤ ایک شخص سارا دن آپ کے مولانا تھانوی صاحب کو گالیاں دے اور پھر بعد میں عذر کرے کہ زبان قابو میں نہ تھی غلطی ہوگئی تو کیا آپ اس کو غلطی تسلیم کریں گے۔۔نہیں نہ آپ تو یہی کہیں گے کہ دیکھو دیکھو ہمارے مولانا کی گستاخی کردی۔

﴿جواب﴾: اس اعتراض کا زیر بحث واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہاں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ غلطی اس شخص سے ایک دفعہ سے زیادہ ہوئی اور وہ سارا دن یہ کلمہ پڑھتا رہا بلکہ بیداری میں غلطی صرف ایک ہی دفعہ ہوئی تھی اور ایک دو دفعہ ایسی غلطی کا خطاء لسانی سے ہو جانا اور وہ بھی کسی وحشت انگیز خواب سے آنکھ کھلنے کے بعد کہ بے خودی اور بے حسی کی حالت میں ہے عادۃ کچھ مستبعد نہیں۔۔ لیکن دن بھر کسی کی زبان کا یونہی بہکنا عادۃ مستبعد ہے البتہ اگر اس پر کسی خاص مرض کا حملہ ہوا ہو اور اس کی وجہ سے وہ بہکی بہکی باتیں کرے اور اسی حالت میں اس کی زبان سے کلمات کفر بھی نکلیں تو بے شک وہ کافر نہ ہوگا لیکن اس کو خاطی نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ ”معتوہ“ اور ”مجنون“ قرار دیا جائے گا۔ شریعت میں ایسے شخص کی عدم تکفیر کے بارے میں بھی

اقوال موجود ہیں اگر ضرورت ہو تو پیش کر دیئے جائیں گے۔

ایک یہ اعتراض بھی کیا کہ اگر آپ کے مولانا تھانوی کو کوئی گالیاں دے پھر زبان کی بے اختیاری کا بہانہ کرے تو کیا تم اس کو معاف کر دو گے؟۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بے شک اگر قرائن اس کے عذر کی تکذیب نہ کریں تو ضرور ہم اس کو معاف کر دیں گے مثلاً کوئی شخص نیند سے اٹھایا جائے اور وہ اسی نیم خوابی کی حالت میں ہم کو یا ہمارے کسی عالم کو گالیاں دے اور بعد میں یہ عذر کرے کہ میں خواب میں دیکھ رہا تھا کہ میری آپ سے لڑائی ہو رہی ہے اور میں آپ کو گالیاں دے رہا ہوں اور اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور بالکل بلاقصد میری زبان سے گالی نکل گئی اور اب میں بہت پشیمان ہوں۔ تو بے شک ہم اس کا عذر قبول کر لیں گے۔ اور اگر وہ جھوٹا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کا یہ عذر ضرور قبول ہوگا۔

لیجئے آپ کے تمام اعتراضات کا جواب دے دیا ہے اگر اور کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی پیش کر دیجئے میں آج ہر طرح سے حجت تمام کر دوں گا۔

﴿اعتراض﴾: بھائی یہ باتیں تو میری سمجھ میں آگئی ہیں لیکن اس خواب کی تعبیر صحیح نہیں آخر جب وہ غلط الفاظ کہہ رہا تھا تو اس کی تعبیر یہ کیوں دی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔۔ معلوم ہوا کہ آپ کے حکیم الامت نبوت کا اعلان کرنے کے موڈ میں تھے۔

﴿جواب﴾: اس بات کی وضاحت پہلے کر چکا ہوں کہ خواب کا برا ہونا تعبیر کے برا ہونے کو مستلزم نہیں ہے باقی اس تعبیر کی خواب سے کیا مناسبت ہے تو کاش اعتراض کرنے سے پہلے کم سے کم اس کتاب کو ہی مکمل پڑھ لیتے جس میں یہ واقعہ لکھا ہوا ہے اسی کتاب میں اس کا جواب موجود ہے جو خود حضرت حکیم الامت نے دیا ملاحظہ ہو:

بعض اوقات خواب میں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور دل بھی گواہی دیتا ہے کہ حضور ﷺ ہی ہیں لیکن زیارت کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ شکل کسی اور کی ہے تو وہاں اہل تعبیر یہی کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے اس شخص کے متبع سنت ہونے کی طرف پس جس طرح یہاں بجائے شکل نبوی کے دوسری شکل مرئی ہونے کی (یعنی دکھائی دینے کی) تعبیر اتباع سنت سے دی گئی ہے اسی طرح بجائے اسم نبوی ﷺ دوسرا ملفوظ ہونے کے تعبیر اگر اسی اتباع سے دیجائے تو اس میں کیا محذور شرعی لازم آ گیا۔ (الامداد بابت ماہ جمادی الثانیہ 1336ھ ص19)

امید کرتا ہوں کہ خود حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی اس وضاحت کے بعد اس کی تعبیر اور خواب میں مناسبت بھی عقل شریف میں آ گئی ہوگی۔ پھر یہ کہنا کہ اس سے نبوت کا اردہ ہے کس قدر گھٹیا سوچ ہے ذرا حضرت تھانوی کے الفاظ پر غور کریں وہ تو "متبع سنت" کے لفظ استعمال کرتے ہیں دور دور تک اس میں نبوت کی بو بھی نہیں یعنی جس کی طرف تم نے رجوع کیا ہے وہ تو آقا مدنی ﷺ کا غلام ہے ان کی سنتوں کا پیرو ہے۔۔ ان کی غلامی اور ان کے طور طریقوں کی پیروی کو اپنے لئے سرمایہ سمجھتا ہے۔۔ افسوس۔۔ افسوس!!!! اس ضد اور ہٹ دھرمی کا۔

قارئین کرام بنظر انصاف غور فرمائیں کہ اگر یہی واقعہ مرزا غلام قادیانی یا کسی دوسرے مدعی نبوت کے ساتھ پیش آتا تو کیا وہ بھی یہی لکھتا جو حضرت تھانوی نے لکھا۔۔؟؟؟ مالک عرش کی قسم وہ ہرگز یہ نہ لکھتا بلکہ اس کو اپنے دعوے کی روشن ترین دلیل کہتا۔ اور ہزار ہا تعداد میں اس مضمون کے اشتہار شائع کرواتا "جو لوگ میری نبوت و رسالت کے منکر ہیں خدا ان سے بجبر گردن پکڑے میری رسالت کا اقرار کراتا ہے اور میرا کلمہ پڑھواتا ہے"۔ میرا یہ نکتہ خاص کر ان حضرات کیلئے قابل غور ہے جو مرزا قادیانی کی سیرت کا تھوڑا بہت مطالعہ رکھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف حضرت تھانوی

کیا جواب دیتے ہیں کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ تو حضور ﷺ کا غلام ہے متبع سنت ہے۔ غور کریں کیا اس میں کوئی ایسا لفظ بھی ہے جس سے نبوت کی بو آتی ہے۔ کیا حضور ﷺ کی غلامی کا اقرار کرنا کوئی سنگین جرم ہے۔

میرے دل کو دیکھ میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

الزامی جواب

اس تمام تر تفصیل کے باوجود بھی اگر بریلوی حضرات کے استدلال کا یہی نہج ہے تو ہم ان کے مشکور ہونگے کہ وہ ذیل کے واقعات میں بھی اسی طرح تکفیری فتوے نافذ کر کے اس کی اسی طرح تبلیغ اور نشر و اشاعت کریں جس طرح وہ حضرت تھانوی اور دیگر اکابر علماء کے خلاف کرتے ہیں ملحوظ رہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا وہ صرف استفسار ہے اس سے ہماری رائے کے متعلق کوئی خیال قائم کرنا شدید ظلم ہوگا یہاں ہم کو بریلویوں کے ان مفتیان کرام کی انصاف پسندی کا امتحان کرنا مقصود ہے اور بس۔

۱۔ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ خواجہ صاحب نے اپنے ایک مرید کو پڑھنے کیلئے کہا۔
(سوانح حیات غریب نواز۔ص207)

۲۔ شیر محمد شرق پوری صاحب نے ایک نوجوان کو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ اور لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ پڑھنے کیلئے کہا۔
(رضائے مصطفی۔شمارہ نمبر 1928 ستمبر 1958 ص03)

۳۔ بریلویوں کے جید عالم غلام جہانیاں مفتی لکھتے ہیں "زبان پہ کلمہ یہی ہو جاری کہ یا محمد معین خواجہ" (ہفت اقطاب۔ص200)

۴۔ شیر محمد شرق پوری صاحب نے اپنے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ پڑھنے کی تلقین کی۔ (خزینہ معرفت۔ص155)

۵۔ خواجہ معین الدین چشتی نے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ پڑھنے کا

کہا۔ (فوائد فریدیہ۔ص 83)

۶۔ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کولا اله الا الله شبلی رسول الله پڑھنے کا حکم دیا۔ (فوائد الفواد۔ص 360)

۷۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لکھتے ہیں کہ" لا اله الا الله چشتی رسول الله" (تحقیق الحق۔ص 127)

۸۔ بریلوی پیر محمد عمر بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ میاں صاحب نے زاں بعد فرمایا کہ لا اله الا الله انگریز رسول الله لا اله الا الله لندن كعبة الله۔
(انقلاب حقیقت فی تصوف والقت۔ص 31)

۹۔ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کلمہ شریف کے عنوان سے نعت لکھتے ہوئے یہ کلمہ لکھتے ہیں کہ لا اله الا الله امنا بر سول الله
(دیوان سالک۔ص 12)

۱۰۔ خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں حضرت مولانا (فخر الدین دہلوی) فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کلیم اللہ دہلوی کے تمام مریدین برگزیدہ تھے۔اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ ﷺ حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے۔ورنہ ان کا جی چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔ (مقابیس المجالس۔ص 671)

۱۱۔ حکیم الامت کے مرید نے بیداری میں کلمہ پڑھا ہی نہیں تو تکفیر کیوں کرتے ہو؟اور بزرگ بیداری میں کلمہ اپنے نام کا خود پڑھوا رہے ہیں تو عدم تکفیر کیوں؟

27. حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید اور بریلویت

(1) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود نے ایک کتاب لکھی فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں اس کے ص 257 پر شاہ صاحب کا نام ان الفاظ سے لکھا گیا۔

شاہ اسماعیل شہید

(2) استاذ البریلویہ مناظر بریلویہ مولوی اشرف سیالوی کے مناظرہ جھنگ جو کہ کتابی شکل میں شائع ہوئی ہے میں ص 223 شاہ صاحب کا نام اس طرح ہے مولانا اسماعیل شہید

(3) بریلویوں کے مایہ ناز عالم مولانا مفتی محمد خلیل احمد خان برکاتی قادری بدایونی نے انکشاف حق میں شاہ صاحب کا نام اس طرح لکھا ہے۔مولوی اسماعیل صاحب مرحوم دہلوی (ص 46)(اشاعت المعارف)

(4) مقابیس المجالس نامی مستند ترین کتاب میں شاہ صاحب کا تذکرہ ایسے ہے۔شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید جو حضرت عبدالعزیز کے مرید وخلیفہ حضرت سید احمد شہید کے مرید وخلیفہ ہیں۔(مقدمہ مقابیس المجالس۔ص 227)

(5) یہی بات پیر نصیر الدین گولڑوی نے اپنی کتاب لطمۃ الغیب ص 210 پر نقل کی ہے۔

(6) مولوی الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری شاہ صاحب کا نام اس طرح لکھتے ہیں شاہ اسماعیل شہید۔(مقدمہ مکتوبات قدوسیہ۔ص 51)

(7) بریلویوں کی مستند ترین کتاب فتاوی مظہریہ میں ص 350 پر شاہ صاحب کا نام اسطرح ہے۔مولانا اسماعیل مرحوم اوراسی صفحہ پر اسطرح بھی مولانا اسماعیل

(8) مولانا محمد ذاکر صاحب کی زیرادارت نکلنے والے رسالہ الجماعہ کا اتحاد عالم اسلام نمبر چھپا اس میں شاہ صاحب کا تعارف اسطرح ہے۔

شیخ اسماعیل شہید اور سید احمد بریلوی میدان میں نکل آئے انگریزوں اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف جہاد کیا وہ ہندوستان میں خالص اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔مگر

کامیاب نہ ہو سکے (ص114) شمار نمبر 12-11 جلد نمبر 23

(9) پیر مہر علی شاہ صاحب کے متعلق مولوی فیض احمد صاحب لکھتے ہیں حضرت قدس سرہ حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان عالی شان کو تعظیم و توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

(ملفوظات مہریہ ملفوظ نمبر 144)

(11) کتاب ڈھول کی آواز جو کہ حافظ محمد فضل حق از خدام حضرت سیال شریف کی فرمائش سے لکھی گئی۔ اس میں شاہ صاحب کا نام اسطرح ہے۔ مولوی اسماعیل شہید ص27,30۔

(12) بریلوی جید عالم دین مولوی شاہ ابوالحسن زید فاروقی لکھتے ہیں۔

میں نے خورد سالی میں کہن سال افراد سے سنا ہے کہ شاہ عبد العزیز مولنا اسحاق اور مولنا اسماعیل کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھتے ہیں۔ شکر ہے اللہ کو جس نے بخشا مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق۔ (مولنا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان۔ ص45)

(13) پیر زادہ اقبال فاروقی کی ترتیب و تقدیم سے چھپنے والی کتاب میں لکھا ہے مولوی اسماعیل مغفور جہاد سکھاں میں شہید ہوئے۔ (تحفۃ الابرار۔ ص445)

قارئین ذی وقار یہ سلسلہ لمبا ہے اگر شاہ اسماعیل شہید کی عبارات گستاخانہ مانی جائیں تو پھر یہ سب بریلوی اور اکابر بریلویہ کو پہلے کافر ماننا جائیگا جو شاہ صاحب کو مرحوم اور شہید وغیرہ لکھ رہے ہیں۔ اور یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ انکو شاہ صاحب کے نظریات کا علم نہ تھا۔ کیونکہ بریلویت کا وجود ہی ان عبارات سے اختلاف پر مبنی ہے ورنہ بریلویت ہے کہاں۔

دوسری طرز سے

فاضل بریلوی نے شاہ صاحب پر کفر کا فتوئ نہیں دیا۔ جیسا کہ تمہید ایمان میں مذکور ہے کہ امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر حکم نہیں کرنا۔

(حسام الحرمین معہ تمہید ایمان۔ ص134)

اور ملفوظات حصہ اول میں ہے میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ (ملفوظات حصہ اول۔ ص138)

اگر شاہ صاحب کی عبارات کفریہ ہیں تو پھر فاضل بریلوی کافر نکلے۔ کیونکہ خود ہی تمہید ایمان میں گستاخ رسول کے متعلق لکھا ہے جو اسے کافر نہ کہے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے (ص117۔ حسام الحرمین معہ تمہید ایمان) بریلوی ملاں اس کے دو جواب دیتے ہیں انکی توبہ کی خبر ہے لہذا انکو کافر کہنے سے توقف کیا گیا ہے۔ (فتاوی کی بریلی شریف ص307) یعنی فاضل بریلوی نے اس لیے کافر نہیں کہا کہ شاہ صاحب کی توبہ مشہور تھی۔ اس کا جواب عرض خدمت ہے کہ فاضل بریلوی نے خود لکھا ہے سید عالم ﷺ کے شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا آئمہ دین کے نزدیک اصلا قبول نہیں اور اس کو اور اسی کو ہمارے علماء حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الھمام و علامہ مولی خسرو صاحب درر و غرر و علامہ زین ابن نجیم صاحب بحر الرائق الاشباہ والنظائر علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاوی خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانھر و علامہ مدقق محمد بن علی حصفکی صاحب درمختار و غیرھم عمائد کبار علیھم رحمتہ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا۔ (حسام الحرمین معہ تمہید الایمان۔ ص120-121)

دوسرا اور عذر یہ بنایا جاتا ہے کہ عبارات میں اچھے معنی کی تاویل ہو سکتی ہے جیسا کہ

i) مولوی اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں اسماعیل کو اسکی عبارات کے مفہوم ظاہر کے برعکس ممکن التاویل ہونے بنا پر کافر نہیں کہا۔ (مناظرہ جھنگ۔ ص283)

ii) دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ کے علماء اور مفتی لکھتے ہیں اسماعیل اور حال کے وہابیوں کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہلسنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائیگی کہ ممکن ہے اس نے اس قول سے یہی معنی مراد لیئے ہوں۔ (حاشیہ ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ ص172۔ مکتبہ المدینہ) معلوم ہو گیا کہ شاہ صاحب کی عبارات کے صحیح معنی نکلتے ہیں اس وجہ سے ان کی تکفیر نہیں ہو سکتی۔

iii۔ مولوی مصطفٰے رضا خان صاحب زاد اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں تاویل بعید ان (شاہ کے کلام) میں ممکن ہے۔ (جہاں مفتی اعظم۔ ص756)

فاضل بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں: فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے ہر قول وفعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی کیوں نہ ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں۔ (فتاوی رضویہ ج5 ص130۔حصہ 4)

اور فاضل بریلوی نے حسام الحرمین معہ تمہید الایمان میں ص134 پر شاہ صاحب کو کلمہ گو مانا ہے تو شاہ صاحب کی عبارات کو کفریہ بنانے کی بجائے جب انکے صحیح اور درست مطلب نکلتے ہیں تو اس پر ہی عمل کرنا فرض قطعی ہے۔فلھذا شاہ صاحب کی کوئی عبارت بھی قابل اشکال واعتراض نہیں ہے۔

حرف آخر: لگے ہاتھوں ہم مزید وضاحت بھی کردیں جب مفتی مظہر اللہ شاہ دہلوی سے دیوبندی عبارات اور ان پر بریلوی اعتراضات کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں جواب دیا کہ قسام ازل نے اسے سمجھ ہی ایسی عطا فرمائی کہ اس کے سمجھ ہی میں کسی عبارت کے ایسے ظاہری معنی نہیں آتے جو موجب کفر ہیں بلکہ ایسے معنی سمجھ آتے ہیں جو موجب کفر نہیں تو ایسے شخص کی دیانۃ تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ (فتاوی مظہریہ۔ص378)

بریلوی جید مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں علماء دیوبند کے عقائد میں کوئی عقیدہ ایسا ثابت نہیں ہوا جس پر حکم کفر وارتداد دیا جاسکے۔ (انکشاف حق۔ص23)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ہندوستان کے اور اہل علم بھی فاضل بریلوی کے مقرر کردہ مطلب سے متفق نہیں۔ (انکشاف حق۔ص20)

معلوم ہوا کہ اکابرین بریلویہ کے نزدیک عبارات اکابر دیوبند بالکل درست ہیں انکو غلط کہنا فاضل بریلوی اور ان کے متبعین کی خانہ ساز کاوش ہے۔

ایک بریلوی جید عالم قاضی عبدالنبی کوکب صاحب لکھتے ہیں اعلی حضرت کے خلاف یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند سے اظہار اختلاف کیلئے نہایت سخت اور تلخ لہجہ اختیار کیا تھا انہوں نے مدرسہ دیوبند کے جید اور اساطین علم کی بعض عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اس فتوی میں اس شرعی احتیاط ومراعات کو ملحوظ نہ رکھا جو ایسے نازک موقع پر ملحوظ رکھی ناگزیر ہوتی ہے۔

(مقالات یوم رضا۔ص21)

28. مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کے مدلل جوابات

پہلا اعتراض:

خدان ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولی میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ ص9)

مربی تو رب ہے اس شعر میں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو مربی کہا گویا تم اپنے بڑوں کو رب العالمین سمجھتے ہو (معاذ اللہ)

جواب: افسوس کہ رضاخانی حضرات اس شعر پر اعتراض کرنے سے پہلے کسی اچھے سے پرائمری اسکول میں اردو پڑھ کر وہاں پڑھ لیتے کہ اردو محاروں میں ''مربی'' کا لفظ کن کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے تو انھیں اس شعر پر اس طرح کے جاہلانہ اعتراض ہرگز نہ سوجھتے۔قریبا تمام اردو لغات میں مربی کا معنی ''مہذب بنانا''، پرورش کرنا، کسی سے حسن سلوک کرنا، سرپرست، اس کی روحانی یا جسمانی تربیت کرنا کے لکھے ہوئے ہیں۔یہاں بھی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو مربی اس معنی میں کہا جارہا ہے کہ آپ ہمارے سرپرست تھے اور ہماری باطنی اور روحانی تربیت آپ ہی نے انجام دی گویا آپ ہمارے مربی یعنی تربیت کرنے والے تھے۔قرآن پاک کی آیت وَ قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً (پارہ ۱۵ بنی اسرائیل ۲۴) اس آیت کا ترجمہ احمد رضا خان یوں کرتا ہے کہ ''اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

یہاں ماں باپ کیلئے ''رب'' کا لفظ خود قرآن کریم میں استعمال ہوا اور اس کا معنی احمد رضا خان نے پرورش، پالنے کے کئے پس یہی معنی شعر میں مربی کا ہے۔

مخلوق کیلئے مربی کا لفظ استعمال کرنے پر بریلوی اکابرین کے حوالے

پہلا حوالہ: مفتی احمد یار گجراتی سورہ یوسف آیت ۴۱ میں ربک کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو رب کہہ سکتے ہیں یعنی مربی اور پرورش کرنے والا

(نور العرفان، ص289)

دوسرا حوالہ: اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کی تفسیر میں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ انہ کی ضمیر عزیز مصر کی طرف لوٹتی ہے اور رب بمعنی مربی ہے، قرآن کریم نے پرورش کرنے والوں کو کئی جگہ رب فرمایا ہے۔ (نور العرفان، ص286)

تیسرا حوالہ: قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔۔ خدا کی پناہ وہ میرا مربی ہے اس کے مجھ پر احسانات ہیں ایسی حرکت ظلم ہے اور ظالم کامیاب نہیں۔

(جاء الحق ص446 ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

چوتھا حوالہ: یہی محدث اعظم ہند الحاج الشاہ سید محمد اشرفی الجیلانی کھچوچھوی فرماتے ہیں آج میں آپ کو جگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی سنا رہا ہوں کہ جب تکمیل درس نظامی و تکمیل درس حدیث کے بعد میرے مربیوں نے کار افتاء (تجلیات امام احمد رضا ص61 برکاتی پبلیکیشنز کراچی)

پانچواں حوالہ: اس وقت حنفیہ کا مربی و معاون میاں فضل الٰہی تھا۔

(ملفوظات مہریہ ص28، گولڑہ شریف اسلام آباد)

چھٹا حوالہ: لیکن ترتیب اور نتائج دیکھنے کے بعد فوراً مربی پر نظر پڑ جاتی ہے کہ ایسی تربیت اور ایسے نتائج کا مربی اور پھلتے پھولتے باغ کا مالی کون ہے اس لئے تیسرے حصہ میں مربی یعنی حضرت قبلہ عالم مرشد علیہ الرحمۃ کے عادات و اخلاق، اوصاف و کمالات کا تفصیلا ذکر ہوگا۔

(انقلاب حقیقت، ص7، از صاحبزادہ عمر بیربل شریف، ادارہ تصوف بیربل شریف)

ساتواں حوالہ: اس وقت صرف اپنے مربی اور محسن کی یاد نے مجھے بے اختیار کر دیا (انقلاب حقیقت ص۴) یہاں مربی سے مصنف کی مراد حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب ہیں۔

آٹھواں حوالہ: مربی کے سینے کے انوار مرید کے سینے میں ارادہ سے اور بے ارادہ آتے ہیں۔ (انقلاب حقیقت ص19)

نواں حوالہ: جو نصف خام حالت میں اپنے مربی درخت سے الگ ہو کر بازار میں بکنے جاتے ہیں۔ (انقلاب حقیقت ص248)

دسواں حوالہ: مہربان قدرت نے خواجہ صاحب کے داغ یتیمی کی تلافی کیلئے ان کو ایسی فطرت بخشی جوان کے جوان و کامران مستقبل کی مربی و محافظ ثابت ہوئی۔

(ھو المعظم، ص241، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور)

تلك عشرة كاملة

اب ہم رضاخانی حضرات سے صرف یہی درخواست کریں گے کہ اگر آپ کے اندر واقعی انصاف و دیانت کا مادہ ہے تو اپنے اعتراض سے ہرگز رجوع نہ کریں بلکہ جتنی کتابیں آپ نے مرثیہ کے اس شعر پر اعتراض کرنے میں سیاہ کی اتنی نہیں تو کم سے کم ایک کتاب اپنے ان اکابرین کے مندرجہ بالا حوالہ جات پر بھی لکھ دیں اور برملا اس بات کا اعلان کریں کہ ہمارے ان بڑوں نے بھی اپنے پیروں کو رب اور مربی کہا جو کہ صرف رب العالمین کی صفت ہے لہٰذا یہ رب کے گستاخ خدا کے نافرمان ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مربی خلائق سے بھی اعتراض واقع نہیں ہوتا اس لیے کہ خلائق جمع کا صیغہ ہے اور جمع کی دو قسمیں ہیں قلت اور کثرت۔ قلت 3 سے لے کر 10 تک کے افراد پر بولی جاتی ہے۔ اور کثرت 10 سے زیادہ افراد پر بولی جاتی ہے۔ یہ جمع کثرت ہے یعنی جو حضرت کے مریدین اور خلفاء ہیں وہ ساری خلقت نہیں بلکہ گنتی کے چند ہیں۔ صرف انہی کی تربیت کرنے والے ہیں۔ چونکہ جمع کثرت میں 10 سے زیادہ افراد ہوتے ہیں اس لیے خلائق کا لفظ بولا گیا نہ کہ جمیع انسانیت مراد ہے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

دوسرا اعتراض:

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہی کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اس شعر میں حضرت گنگوہی کو کعبہ کہا گیا گویا تم حج پر جا کر بھی اپنے پیر کا طواف کرتے ہو اور اس کی طرف منہ کرنے نماز پڑھتے ہو۔

جواب :اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم فریضہ حج ادا کرنے گئے تو روانگی سے قبل ہمارے شیخ و مرشد کامل حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تربیت فرمائی تھی کہ حج کے تمام ارکان و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کرنا تا کہ حق تعالی شانہ تمہیں حج مبرور کا ثواب عطا فرمائے اور حج مبرور کا ثواب تب ملے گا جب حج کے تمام ارکان سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کیئے گیے ہوں گے۔تو ہم نے جب وہاں جا کر مقامات مقدسہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ارکان کو ادا کیا تو ہمیں اپنے مرشد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آئی کہ انھوں نے اس طرح حج کی ادائیگی کی تعلیم فرمائی تھی۔

احمد رضا خان کا حوالہ:

بیعت کے معنی بک جانے کے سبع سنابل شریف میں ہے کہ ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کی طرف منہ کرلیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا اس کا نام ارادت ہے اگر اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا۔ (ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۸۹، فرید بک سٹال لاہور)

بریلوی حضرات اپنے اعلحضرت کے اس ملفوظ کی روشنی میں مرثیہ کے شعر کو خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ کعبہ جو قبلہ اجسام تھا وہاں

گئے اور حاضری کا حق ادا کیا اس کے بعد اپنے سینے میں جو عرفانی ذوق اور روحانی شوق کے شعلے بھڑک رہے تھے اس کیلیے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ کو مبذول کیا۔

احمد رضا خان کو قبلہ و کعبہ کہنا

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صورت کو عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو
(مدائح اعلحضرت مع نغمۃ الروح، ص30، رضوی کتب خانہ بریلی شریف، اشاعت اول)

سبع سنابل کا حوالہ:

ایک مرتبہ حضرت مخدوم جہانیاں کعبہ مبارکہ میں حاضر تھے آدھی رات کا وقت تھا اور کعبہ معظمہ آپ کو نظر نہ آتا تھا۔عرض کیا یاالہی کعبہ نظر نہیں آیا۔ارشاد ہوا کہ کعبہ شیخ نصیر الدین محمود کے طواف کیلیے دہلی گیا ہوا ہے۔آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ سبحان اللہ میں تو کعبہ کے طواف کو آؤں اور کعبہ خود ان کے طواف کو جائے۔لہذا بہتر یہی ہے کہ میں بھی انہی کے طواف کو جاؤں چنانچہ آپ اس جگہ سے چل پڑے۔ (سبع سنابل ص164، حامد اینڈ کمپنی لاہور)

بریلوی عالم کہتا ہے: ونجن کعبہ تے کرن حجاں میں سیال دے ول بھجاں

(فوز المقال ج2 ص378)

یعنی لوگ حج کرنے کعبہ کی طرف جاتے ہیں جبکہ میں سیال شریف کی طرف بھاگتا ہوں۔ بریلویوں کو دوسروں پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہیے جہاں حج کو چھوڑ کر اور کعبے کو چھوڑ کر اپنے پیروں کے طواف کیے جاتے ہیں۔

تیسرا اعتراض:

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ ص33)

دیکھو یہاں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو تعریف کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج دیا جارہا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مردوں کو زندہ کرتے تھے۔

جواب: افسوس کہ رضاخانی اعتراض کرنے سے پہلے اردو محاورات اور تشبیہات کو ہی اچھی طرح سمجھ لیتے جس شخص کو عربی اردو محاورات کا تھوڑا بھی علم ہو وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ موت وحیات کے لفظ ہدایت اور گمراہی ترقی وپستی کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ليهلك من هلك عن بينة و يحى من حى عن بينة (سورۃ الانفال آیت 42)

تا کہ جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہلاک ہوا اور جو زندہ رہے وہ دلیل سے زندہ رہے۔ اس آیت میں موت وحیات سے مراد ہدایت وگمراہی ہے۔ ہم اکثر اپنے جملے میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں کہ فلاں قوم مردہ ہے فلاں قوم کے باسی واقعی زندہ ہیں تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ قوم پستی میں ہے اور بالکل مردوں کی طرح ہو چکی ہے اور وہ قوم زندہ ہے اچھی حالت میں ہے۔ تو اس شعر کا مطلب بھی یہی ہے کہ بہت سے وہ لوگ جو گناہوں کی وجہ سے اپنی زندگی برباد کر چکے تھے اور ان میں ایمان کا نور مردہ ہو چکا تھا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو پستی سے نکالنے کے لئے ان کی تربیت کی جس سے دوبارہ ان کو زندگی ملی اور ان کو گمراہی کی موت سے نکل کر ہدایت کی زندگی کی طرف آنا نصیب ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا تھا برحق ہے مگر کاش کہ نبی کریم ﷺ کے اس ادنیٰ امتی کی کرامت (جو دراصل نبی ہی کا معجزہ ہوتا ہے) بھی دیکھ لیتے جو گمراہی میں پڑے لوگوں کو ہدایت کی روشنی دکھا کر دوبارہ زندگی کی طرف لا رہا ہے۔ اس میں تقابل یا توہین ہرگز نہیں۔

بریلوی ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لے۔

احمد رضا خان بمقابلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ
ہے زندہ کر رہا ہے مردے خرام احمد رضا خان کا

(مدائح اعلیٰحضرت، ص25)

غور فرمائیں اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کس قدر توہین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طفیل تو صرف بیمار شفا پاتے ہیں آؤ دیکھو احمد رضا خان کہ وہ تو پاؤں کی ٹھوکر سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ بلکہ ایک رضاخانی نے تو اپنے پیر کی مدح سرائی میں اس سے بھی بڑھ کر گستاخی اور کہتا ہے کہ:

بر لا دوائے حضرت عیسیٰ بحمد اللہ
دریں اجمیر یک دارالشفاء کردہ ام پیدا

(دیوان محمدی ص90 مطبوعہ آستانہ عالیہ گڑھی شریف خانپور)

یعنی معاذ اللہ جو مریض حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹھیک نہ کر سکے اور ان کو لا علاج قرار دے دیا ایسے مریضوں کیلئے ہم نے اجمیر میں ایک شفاء خانہ کھول دیا ہے وہ وہاں ہمارے پیر صاحب کے آستانے پر آئیں اور شفاء پائیں۔

ایک جگہ یوں بھی کہتا ہے

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

(دیوان محمدی)

چوتھا اعتراض:

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ،ص9)

اس شعر میں حضرت گنگوہی کے کالے غلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کا ثانی کہا گیا ہے جوان کی توہین ہے۔

جواب: اس شعر پر اعتراض بھی رضا خانیوں کی جہالت ہے اس لئے کہ اردو محاورات میں یوسف ثانی حسین وجمیل کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔اس کی دلیل بریلوی کتب ہیں مثلاً

۱) آپ کی خلقت الصدیق ثانی جمیع محامد دینی ومحاسن دنیوی میں یوسف ثانی تھے۔

(فوز المقال۔ج2۔ص50)

۲) خواجہ سلطان بالا دین جنکی تعریف فیض احمد اویسی نے کی ہے ان کے متعلق شاعر کہتا ہے:

نال اکھیندے نظر نہ آوے مکھڑا یوسف ثانی دا

(حالات خواجہ عبدالخالق اویسی۔ص165)

۳) اسی کتاب کے صفحہ 176 پر ہے کہ خواجہ شہاب الدین دوم علیہ الرحمہ جو اپنے بھائیوں میں سے چھوٹے تھے اور حسن جمال میں یوسف ثانی تھے۔

اور اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام چونکہ حضرت کے فیض تربیت سے بہرہ یاب ہوکر واصل الی اللہ اور عارف باللہ ہوگئے تھے اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے اس لئے باوجود یہ کہ ان میں سے بعض کا رنگ بلالی تھا لیکن پھر بھی ذکر الٰہی کی برکت سے ان کے چہرے چمکتے تھے اور نورانی آنکھیں رکھنے والوں کو ان میں حسن و جمال ہی نظر آتا تھا۔ بریلوی ذرا اپنے گھر کی خبر لیں۔

احمد رضا خان کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

(حدائق بخشش،حصہ سوم،ص64)

اس شعر میں کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کی گئی کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حسن حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی فزوں تر یعنی زیادہ تھا آئینے کے سامنے والے حصہ کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ کہا گیا اور پشت کو حضرت یوسف علیہ السلام کا تو دونوں کس طرح برابر ہو سکتے ہیں،معاذ اللہ۔

یارگڑھی والے کا خود کو یوسفؑ اور یعقوبؑ کہنا:

یوسفم در چاہ من بدم نیز یعقوبم کہ گریاں من بدم

(دیوان محمدی،ص158)

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام جن کو کنویں میں پھینکا گیا تھا وہ میں ہی ہوں اور حضرت یعقوب علیہ السلام جوان کی جدائی کے غم میں گریاں کرتے تھے وہ بھی میں ہی ہوں۔معاذ اللہ۔

پانچواں اعتراض:

وہ صدیق تھے وہ فاروق پھر کہے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدمبوسی کی گر ٹھانی ہے

اس شعر میں حضرت گنگوہی کو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کہا گیا ہے کیونکہ صدیق وفاروق ان کا لقب ہے۔

جواب: جاہل معترض کو چاہئے کہ وہ لغت اٹھا کر صدیق اور فاروق کے معنی دیکھے صدیق کا معنی سچا اور فاروق کا معنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا اور بے شک حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اندر یہ دونوں صفتیں موجود تھیں۔ذرا اپنے گھر کی خبر لو:

عیاں شان صدیقی تمہارے صدق و تقوی سے
کہوں اتقی نہ کیوں کہ خیر الاتقیاء تم ہو
(مدائح اعلحضرت، ص30)

اتقی قرآن پاک میں حضرت صدیق اکبرؓ کی شان میں نازل ہوئے ہیں وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی۔ تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت میں اتقی سے مراد حضرت صدیق اکبرؓ ہیں مگر یہ رضاخانی کہتا ہے کہ احمد رضا خان تو خیر الاتقیاء تھے اس لئے میں ان کو اتقی کہوں گا۔ ایک اور شعر ملاحظہ ہو

جلال و ہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر
اشداء علی الکفار کے ہو سربسر مظہر
(مدائح اعلحضرت، ص30)

غور فرمائیں مرثیہ کے شعر میں تو صرف فاروق کا لفظ تھا یہاں تو صریح طور پر احمد رضا خان کو حضرت عمر فاروقؓ کے مقابلے میں لاکھڑا کردیا گیا۔ اور اگلا شعر ملاحظہ فرمائیں قرآن پاک میں اشداء علی الکفار صحابہ کرامؓ کی شان بتلائی گئی مگر رضاخانیوں نے اللہ سے مقابلے کرتے ہوئے یہ آیت احمد رضا خان پر چسپاں کردی۔

چھٹا اعتراض:

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
شائد اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
(مرثیہ، ص5)

اس شعر میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام کا بانی ثانی یعنی دوسرا محمد ﷺ کہا گیا کیونکہ اسلام کے بانی تو رسول خدا ﷺ ہی ہیں جو ان کی کھلی ہوئی توہین ہے۔

جواب: اس شعر میں ثانی کا لفظ بمعنی مانند اور مماثل کے نہیں جو آپ نبی کریم ﷺ سے تقابل کروار ہے ہیں بلکہ دوم اور دوسرے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس شعر میں حضرت محمود

الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ غزوہ احد میں شیطان نے یہ خبر اڑادی تھی کہ ان محمدا قد قتل اس وقت جو کفار کے لشکر کا سردار تھا اس نے یہ نعرہ بلند کیا اعل ھبل اعل ھبل ہمارے معبود ھبل کا نام اونچا ہو۔ مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں اسی تخیل کا ادا کرنا چاہا کہ:

''باطل کی طرف سے جس طرح اعل ھبل کے نعرے اس وقت لگے تھے جب شیطان نے بانی اسلام ﷺ کے متعلق وہ جھوٹی اور ناپاک خبر اڑائی تھی آج ان ہبل پرستوں کی ذریت قبر پرستوں اور مزار پرستوں کی زبان پر وہی ناپاک نعرہ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نوع کا کوئی دوسرا واقعہ پیش آیا ہے کوئی حامی سنت اور ماحی بدعت اس عالم سے اٹھ گیا ہے جو اہل باطل ان کی وفات کی خوشی میں شیطانی نعرے لگارہے ہیں۔ تو رسول ﷺ اس خاص معاملے میں پہلے تھے اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ اس معاملے میں دوسرے نمبر پر۔

اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کا ثانی کہنا نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے تو قرآن پاک پر کیا فتوی ہے جس میں صدیق اکبرؓ کو نبی کریم ﷺ کا ثانی کہا گیا:

اذا اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار جب آپ کو مکہ سے نکالا کافروں نے جب آپ دو کے دوسرے تھے (یعنی صدیق اکبر کے دوسرے آپ) جب وہ دونوں غار میں تھے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

دل ھذہ الایۃ علی فضل ابی بکرؓ من وجوہ۔۔۔ الرابع انہ تعالی سماہ ثانی اثنین فجعل ثانی محمد ﷺ حال کونہ فی الغار والعلماء اثبتوا انہ رضی اللہ تعالی کان ثانی محمد ﷺ فی اکثر المناصب الدینیۃ۔

(تفسیر کبیر، ج16، ص66، بیروت)

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت پر چند وجوہ دلالت کرتی ہے۔۔۔ ان میں سے چوتھی وجہ یہ ہے کہ حق تعالی نے آپ کو ثانی اثنین کہا پس برفاقت غار آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی کریم ﷺ کا ثانی قرار دیا گیا اور علماء کرام نے ثابت کیا ہے کہ بہت سے دینی مراتب

میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے ثانی تھے۔
رضاخانی ہمت کریں اور لگائیں ایک عدد فتویٰ امام فخر الدین رازی کے پر اور ان بہت سے علماء کرام پر جنہوں نے بہت سے امور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کو نبی کریم ﷺ کا ثانی کہا۔

رضاخانی اپنے گھر کی خبر لیں:

آپ کی کیا کرے کوئی مدحت نائب غوث دریائے رحمت
آپ کی ذات عکس پیمبر سیدی مرشدی اعلحضرت

(تجلیات امام احمد رضا، ص 167)

معاذ اللہ یہاں احمد رضا خان کو نبی کریم ﷺ کا عکس کہا جا رہا ہے کہ جس طرح آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر آدمی کو اپنا عکس نظر آتا ہے اس طرح جب تم نبی کریم ﷺ کو دیکھو گے تو تمہیں وہ احمد رضا خان نظر آئیں گے اور جب احمد رضا خان کو دیکھو گے تو تم کو نبی کریم ﷺ کا چہرہ نظر آئے گا۔ العیاذ باللہ۔ ایک اور غالی بریلوی مرید اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو پھر عیاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

(دیوان محمدی، ص 191)

معاذ اللہ یعنی آج سے چودہ سو سال پہلے جو ہستی فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہوئی تھی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ وہی ذات اور اسی ذات کے جلوے آج چودہ سو سال بعد کوٹ مٹھن کی گلیوں میں میرے پیر یعنی پیر فرید کی شکل میں جلوہ آراء ہے۔
رضاخانیوں کو اپنے گھر کی یہ گستاخیاں نظر نہیں آتیں جو وہ دوسروں پر بلاوجہ گستاخی گستاخی کے فتوے داغتے ہیں۔

ساتواں اعتراض:

تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ ص 13)

اس شعر میں حضرت گنگوہی کی قبر کو طور سے تشبیہ دی گئی اور ان کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا گویا گنگوہی صاحب دیوبندیوں کا خدا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی طور پر جا کر اللہ سے یہی خواہش کی تھی کہ ارنی۔

جواب: اس شعر پر اعتراض بھی بریلویوں کی جہالت کا شاخسانہ ہے۔ ہر زبان میں بات سمجھانے کیلئے تشبیہات کا استعمال کیا جاتا ہے مثلاً جب آپ کسی کی بہادری سے متاثر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں شیر جیسا ہے یا کسی کی خوبصورتی بیان کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ فلاں چاند جیسا ہے۔ تو اب اس میں صرف اس کی کسی مخصوص صفت کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے تشبیہ من کل الوجوہ مراد نہیں ہوتی کہ فلاں آدمی جس کو شیر یا چاند سے تشبیہ دی گئی ہے اس کے شیر جیسے دانت ہیں ایک دُم ہے، چار ٹانگیں ہیں اور اس کا چہرہ چاند جیسا گول ہے۔ غرض تشبیہ صرف کسی خاص پہلو سے ہوتی ہے نہ کہ من کل الوجوہ۔

(مطول، مختصر المعانی، دروس البلاغۃ وغیرہم)

اسی طرح اس شعر میں جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کو طور سے تشبیہ دے کر ارنی کا جملہ استعمال کیا گیا اس سے مقصود صرف اس بات کا بیان کرنا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور خدا سے عرض معروض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کا دیدار کروں آپ کو دیکھوں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کا دیدار نہ کر سکے۔ اسی طرح آپ کی قبر پر آ کر میرا دل چاہتا ہے کہ ایک بار پھر میں آپ کا چہرہ انور دیکھ لوں بار بار بے ساختہ میری زبان سے نکل رہا ہے کہ ارنی مجھے اپنا دیدار کرائیے جس طرح جب آپ زندہ تھے تو میں آپ کے دیدار سے مشرف ہوتا تھا۔ مگر اب آپ کی وفات کے بعد میرا یہ مطالبہ کرنا

ایک نادانی ہی ہے کیونکہ اب آپ اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور اب آپ سے مثل زندوں کے دیدار کی خواہش کرنا نادانی ہے کہ گئے لوگ واپس نہیں لوٹتے۔

بریلوی اپنے گھر کی خبر لیں

قارئین کرام آئیے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ اصل میں اپنے پیروں کو اپنا خدا ماننے والے بریلوی بد بخت ہی ہیں۔ یار محمد گڑھی والا اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

خدا کو ہم نے دیکھا سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

(دیوان محمدی، ص191)

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی
علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

(دیوان محمدی، ص201)

آٹھواں اعتراض: مرثیہ گنگوہی کے کئی اشعار میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے استعانت طلب کی گئی ہے۔

جواب: ہم شرعی استعانت اور برگان دین کے وسیلے کے منکر نہیں۔ اس لئے پہلے ہمارا عقیدہ اچھی طرح سمجھو اس کے بعد اعتراض کرو۔ مزید تفصیل کیلئے امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''دل کا سرور'' اور ''گلدستہ توحید'' کا مطالعہ کرو۔

29. زاغ معروفہ کی حلت وحرمت کا مسئلہ

قارئین کرام! دراصل قطب الاقطاب فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے سہانپور کے کسی باشندے نے سوال کیا کہ:

سوال: جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟۔

جواب: ثواب ہوگا۔ ﴿فتاوی رشیدیہ، ص130، ج2﴾

اتنی سی معمولی بات پر نام نہاد بریلوی مولویوں نے اپنا کمال علم یہ ظاہر فرمایا کہ وعظ و تقریر اشتہارات ورسائل غرض جملہ مراحل طے کر ڈالے اپنے اکابر واساتذہ کو گالیاں دیں اور عوام سے دلوائیں حالانکہ متعارف کوے کا یہ مسئلہ کوئی جدید مسئلہ نہیں۔ دیگر آئمہ کرام کے زمانے میں بھی اس کے متعلق سوال ہوئے اور انھوں نے اس کی حلت پر فتوے دیئے۔۔ لیکن زمانہ کا اقتضاء اور چودھویں صدی کی آزادی کا منشاء ہے کہ عقل وفہم کو، اصول وشریعت کو، مسلک حنفیت کو سب کو بالائے طاق رکھ کر آنکھیں بند کر کے وہ وہ خامہ فرسائی کی گئی کہ الامان والحفیظ۔

جبکہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کے محض زاغ معروفہ کی حلت کے فتوے کی بنیاد پر اگر علمائے دیوبند کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جارہا ہے تو یہ حضرات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زبان کیوں نہیں کھولتے جو ہر طرح کے کوے کو حلال مانتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ ہو:

مسلک مالکی میں ہر قسم کا کوا حلال ہے

المالکیۃ قالوا یحل اکل الغراب بجمیع انواعه۔

﴿الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ج2، ص183، کتاب الحظر والاباحۃ، طبع مصر﴾

مالکیہ کے نزدیک ہر قسم کا کوا کھانا حلال ہے۔

حیرت ہے کہ مسلک مالکی والے اگر ہر قسم، ہر نوع کے کوا کھانے کو حلال لکھ دیں تو ان کے خلاف ایک لفظ ان حضرات کے منہ سے نہیں نکلتا۔ مگر علمائے دیو بند اگر فقہ حنفی کی روشنی میں کسی چیز کی حلت کا فتوی دے دیں تو آسمان سر پر اٹھالیا جاتا ہے؟ آخر یہ محض تعصب اور دیو بند دشمنی نہیں تو اور کیا ہے۔؟

پھر بریلوی حضرات کو فتاوی رشیدیہ کا یہ فتوی تو نظر آتا ہے مگر کیا کبھی اپنے گھر کی خبر بھی لی ہے کہ جن کے اعلحضرت نے ''چمگادڑوں'' اور ''الووں'' تک کے حلت کے فتوے دے ئے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

مولوی احمد رضا خان کے نزدیک ''چمگادڑ'' حلال ہے

چمگادڑ چھوٹا ہو یا بڑا جسے ان دیار میں باگل کہتے ہیں اس کی حلت و حرمت ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالی میں مختلف فیہ ہے۔ بعض اکابر نے اس کے کھانے سے ممانعت فرمائی۔ اس وجہ سے کہ وہ ذی ناب ہے مگر قواعد حنفیہ کے موافق وہی قول حلت ہے کہ مطلقا دانت موجب حرمت نہیں بلکہ وہ دانت جن سے جانور شکار کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ چمگادڑ پرند شکاری نہیں لہذا در مختار میں قول حرمت کی تضعیف کی گئی ہے۔

﴿فتاوی رضویہ، ج ۲۰ ص ۳۱۸﴾

بریلوی حضرات اب بتلائیں کہ تمہارے گرو جی احمد رضا خان بریلوی تمہیں کس مقام پر لے آئے ہیں۔ اب تو مہمانوں کی ضیافت پر اور میت کے سوم یعنی تیسرے دن اور میت کے چالیسویں میں اور ششماہی اور سالانہ ختم شریف میں اور شادیوں کے موقعہ پر مرغی کا اتنا مہنگا گوشت خریدنے سے تمہاری جان چھوٹ گئی۔ کیونکہ حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرغی کا گوشت کھانا مکروہ ہے لہذا مکروہ سے



بچنے کیلئے آپ کے امام صاحب نے آپ کی سہولت کیلئے یہ بابرکت فتوی دیا لہذا اب ہر بابرکت بریلوی محفل میں (خصوصا گیارہویں شریف اور احمد رضا خان صاحب کے سالانہ عرس) میں اس گوشت کو عام کیا جائے تا کہ مرغی کے گوشت کی مہنگائی کا توڑ بھی ہو سکے اور مہمان گوشت سے لطف اندوز بھی ہو سکیں۔ اور احمد رضا خان صاحب کو جھولیاں اٹھا اٹھا کر دعائیں دیں کہ جس نے آپ حضرات کو مہنگائی کے منہ سے نکال کر بغیر قیمت کے ملنے والے چمگادڑ کا گوشت کھانے کا فتوی دے دیا تا کہ اس کے مقلدین پریشان نہ ہوں۔

اگر آپ کہیں کہ حضرت آپ ذرا صبر سے کام لیں ہمارے ''آلہ حضرت'' نے اس کو اپنی طرف سے حلال نہیں کیا بلکہ فقہاء احناف کے حوالے دئے ہیں تو یہی بات ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی کوے کی ایک قسم کی حلت پر فقہاء احناف کے حوالے بطور دلیل رکھتے ہیں اس وقت آپ حضرات کو یہ اصول یاد کیوں نہیں آتے۔۔۔؟؟؟

''الو'' حلال ہے احمد رضا خان صاحب کا فتوی

اہلسنت والجماعت پر اعتراض کرنے والو ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آپ کے خان صاحب نے تو ''الو'' کے حلال ہونے کا بھی ایک قول نقل کیا ہے۔ فتوی ملاحظہ ہو:

بعض نے کہا کہ شقراق نہ کھایا جائے اور بوم (الو) کھایا جائے۔۔۔و عن الشافعی قول انه حلال امام شافعی کا ایک قول ہے کہ یہ (الو) حلال ہے۔

﴿فتاوی رضویہ، ج20، ص313، 134﴾

اگر چہ خان صاحب نے الو کھانے کے قول کی تضعیف کی ہے مگر کل کو اگر کوئی بریلوی اس فتوے کو دیکھ کر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر عمل کرتے ہوئے الو کھانے لگ جائے تو کیا بریلوی حضرات اس شخص پر بھی اسی قسم کے سوقیانہ جملے کسیں گے جو وہ

علمائے دیوبند پر بولتے ہیں اور کیا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بھی کبھی ان لوگوں
کی دراز زبانیں کھلیں گی۔۔یا یہ گالیاں صرف حضرات دیوبند کیلئے رہ گئی ہیں؟ ہاں
ہاں کبھی ان کے خلاف ایک لفظ نہ بولیں گے اس لئے کہ علمائے دیوبند کے خلاف
بکواس کرنے پر انگریز سے مال ملتا ہے اور ان حضرات کے خلاف بولنے پر جوتے۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا ہی نہ ہو

زاغ معروفہ اور فقہاء احناف

قارئین کرام حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتوی دیا اور
فقہاء حنفیہ کی تصریحات کے عین مطابق ہے اور ان کی فقاہت کا منہ بولتا ثبوت
ہے۔اس سلسلے میں حضرات سلف رحمہم اللہ کے اقوال پیش کرنے سے پہلے یہ بتانا
ضروری سمجھتا ہوں کہ کوے کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ کوا جس کی خوراک صرف اور صرف نجاست ہو یہ بالاتفاق حرام ہے۔

(۲) وہ کوا جس کی خوراک صرف پاک چیزیں ہوں جو صرف دانہ وغیرہ کھاتا ہے عموما
دیہات وغیرہ میں ہوتا ہے یہ بالاتفاق حلال ہے۔

(۳) وہ کوا جو کبھی غلاظت کھاتا ہے کبھی پاک چیزیں اور اس کی خوراک دونوں قسم کی
چیزیں ہیں۔تو یہ کوا امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مکروہ اور امام اعظم امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہے۔اور فتوی بھی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے قول پر ہے۔اور یہی کوا ہمارے علاقے میں پایا جاتا ہے اور اسی کو فتاوی رشیدیہ
میں حلال کہا گیا ہے۔

چنانچہ امام محمد بن محمد سرخسی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب مبسوط میں کوے کی اقسام

اور ان کے احکام کے بارے میں بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

فان کان الغراب بحیث یخلط فیاکل الجیف تارة والحب تارة فقد
روی عن ابی یوسف انه یکره لانه اجتمع فیه الموجب للحل
والموجب للحرمة وعن ابی حنیفة انه لا باس باکله وهو الصحیح
علی قیاس الدجاجة فانه لاباس باکلها ﴿المبسوط، ج۱۱ص ۲۴۸، بیروت﴾

اگر کوا وہ جو کبھی گندگی کھاتا ہے اور کبھی دانے تو حضرت امام ابو یوسف سے روایت ہے
کہ وہ مکروہ ہے۔کیونکہ اس میں حلت وحرمت دونوں موجب جمع ہو چکے ہیں۔اور
حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔اور یہی صحیح
ہے۔مرغی پر قیاس کرتے ہوئے کیونکہ اس کے کھانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

اب بریلوی حضرات جواب دیں کہ امام ابوحنیفہ کو تم لوگ بھی اپنا پیشوا مانتے ہو مندرجہ
بالا عبارت کو بار بار پڑھیں اور غور فرمائیں کہ امام سرخسی امام ابوحنیفہ سے کیا نقل کر گئے
ہیں اور کس طرح اس کو صحیح قرار دے چکے ہیں۔اور یہ بھی بتادیں کہ کوے کی مذکورہ قسم
پر حلت کا فتوی صرف ہمارے پیشوا حضرت گنگوہی نے ہی دیا ہے یا امام اعظم سے بھی
اس کا کچھ ثبوت ملتا ہے؟

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

اسی طرح امام علاؤ الدین ابوبکر کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کوے کی حلت وحرمت پر بحث
کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فحصل من قول ابی حنیفة ان ما یخلط من الطیور لا یکره
اکله کالدجاج و قال ابو یوسف یکره لان غالب اکله الجیف
﴿البدائع الصنائع، ج6،ص 197﴾

امام ابوحنیفہ کے قول سے معلوم ہوا کہ جو پرندے حلال وحرام دونوں طرح کی غذا

کھاتے ہیں وہ مکروہ نہیں ہیں جیسے مرغی اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ مکروہ ہیں کیونکہ ان کی غالب غذا مردار ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوگیا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کسی جانور کی خوراک میں مردار و نجاست کا غلبہ ہو تو وہ بھی حرام ہے یہی وجہ ہے کہ وہ عام پھرنے والی مرغی کو بھی حرام کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس قسم کا پرندہ حلال ہے۔ حیرت ہے کہ بریلوی حضرات دیوبند دشمنی میں کوے کی حرمت پر تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں مگر گندگی کھانے والی مرغی ٹھونستے وقت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کو بالکل پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

اسی طرح عنایہ علی ہامش فتح القدیر میں ہے کہ:

اما الغراب الابقع و الاسود فهو انواع ثلثه نوع يتلقط الحب و لا ياكل الجيف و ليس بمكروه ،و نوع منه لا ياكل الا الجيف وهو الذى سماه المصنف الابقع الذى ياكل الجيف و انه مكروه و نوع يخلط ياكل الحب مرة و الجيف اخرى و لم يذكره فى الكتاب وهو غير مكروه عند ابى حنيفة مكروه عند ابى يوسف

﴿عنایہ ص512، ج9﴾

غراب ابقع اور غراب اسود کی تین قسمیں ہیں ایک قسم صرف دانے چگتی ہے مردار خور نہیں یہ مکروہ نہیں ایک قسم صرف مردار خور ہے مصنف نے اسی کو ابقع کہا ہے یہ مکروہ ہے۔ اور ایک قسم دونوں طرح کی غذائیں کھالیتی ہے۔ کتاب میں اس کا ذکر نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہیں ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

پھر آگے اس اختلاف کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اصل ذالك ان ما يوكل الجيف فلحمه نبت من الحرام فيكون

خبيثاعادة و ما يوكل الحب لم يوجد ذالك فيه و ما خلط كالدجاج فلا باس باكله عند ابى حنيفه و هو الاصح لان النبى ﷺ اكل الدجاجة و هى مما يخلط

﴿ایضاً ص513-512، ج9﴾

اس اختلاف کی بنیاد اس بات پر ہے کہ جو پرندہ گندگی کھاتا ہے تو چونکہ اس کا گوشت بھی اسی سے نشو نما پاتا ہے اس لئے مکروہ ہے اور جو صرف دانہ کھاتا ہے تو چونکہ اس میں یہ صورت نہیں تو وہ حلال ہے۔ اور جو پرندہ گندگی اور پاک چیزیں دونوں کھاتا ہے تو وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہے اور یہی صحیح قول ہے اس لئے کہ مرغی بھی نجاست اور پاک چیزیں دونوں کھاتی ہے مگر حضور ﷺ نے اس کو تناول فرمایا ہے۔

درمختار میں ہے کہ:

حل (غراب الذرع) الذى ياكل الحب (و الارنب و العقعق) هو غراب يجمع بين اكل جيف و حب و الاصح حله

﴿درمختار مع فتاوی شامی، ص373، ج9﴾

اور کھیتی کا کوا جو دانا کھاتا ہے حلال ہے اور خرگوش اور عقعق وہ کوا ہے جو گندگی اور دانا دونوں کھاتا ہے صحیح قول کے مطابق اس کا کھانا حلال ہے۔

اسی طرح فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب فتاوی عالمگیری میں ہے کہ:

و الغراب الابقع مستخبث طبعا فاما الغراب الذرعى الذى يلتقط الحب مباح طيب و ان كان الغراب بحيث يخلط فياكل الجيف تارة و الحب اخرى فقد روى عن ابى يوسف رحمة الله عليه انه يكره و عن ابى حنيفة انه لا باس باكله وهو الصحيح على قياس الدجاجة

﴿فتاوی عالمگیری، ج5، ص358﴾

اور غراب ابقع جو صرف مردار کھاتا ہے طبعا گندہ ہے اور غراب زرعی جو صرف دانہ چگتا

ہے مباح اور پاکیزہ ہے۔ اور اگر کوا ایسا ہو جو مردار اور دانہ دونوں کھالیتا ہو تو اس کے بارے میں امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ مکروہ ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں یہی صحیح قول ہے جیسا کہ مرغی دونوں چیزیں کھانے کے باوجود حلال ہے۔

ان حوالوں سے بھی صاف طور پر معلوم ہوا کہ وہ کوا جو غلاظت اور پاک اشیاء دونوں کھائے وہ صحیح تر قول کے مطابق ہے حلال ہے اور اسی بنیاد پر فتاوی رشیدیہ میں حلت کا فتوی دیا گیا۔ غرض اس قسم کے کوے کی حلت میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں مگر چونکہ متروک الاستعمال ہے اس لئے نہ کسی نے اس کو کھانے کا خیال کیا نہ استفتاء کی ضرورت پیش آئی بلکہ عوام کا خیال یہی رہا ہے کہ حرام کوا یہی ہے۔ لہٰذا سہارنپور کے کسی باشندے نے شیخ المشائخ مولانا رشید احمد گنگوہی سے استفتاء کیا اور مولانا ممدوح نے معمولی طور پر جواب دے دیا۔ اتنی سی معمولی بات پر نام نہاد مولویوں نے اپنا کمال علم یہ ظاہر فرمایا کہ وعظ وتقریر میں وہ وہ گالیاں دی کہ الامان والحفیظ حالانکہ ان جاہلوں نے ذرا بھی نہ سوچا کہ ان گالیوں کی زد میں صرف حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہی نہیں آرہے ہیں۔۔ بلکہ یہ اعلام امت بھی اس کا نشانہ بن رہے ہیں۔ غرض یہ کہ فقہ حنفی کی ہر مستند کتاب میں یہ مسئلہ مذکور ہے طوالت کے خوف سے ہم انہی حوالہ جات پر بس کرتے ہیں اس لئے کہ ماننے والے کیلئے ایک حوالہ بھی کافی ہے اور نہ ماننے والے کیلئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے متعلق مولوی احمد رضا خان کا اصول

قارئین کرام ماقبل کے حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ حضرت علامہ رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتوی دیا وہی فتوی امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ لیکن آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ احمد رضا خان صاحب کے

اصول کے تحت جو مسلک اور موقف علامہ رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کوے کی حلت کے متعلق اختیار کیا احمد رضا خان صاحب کے اصول کے تحت وہی مسلک ان کا بھی بنتا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے مولوی صاحب کے قلم سے ایسی بات نکلوادی جس سے مسلک اہلسنت دیوبند کی زبردست تائید ہوتی ہے۔ احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں کہ:

اگرچہ کتب حنفیہ میں یہاں قول صاحبین پر بھی بعض نے فتوی دیا مگر اصح واحوط اقدم قول امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہے اور فقیر کا معمول ہے کہ کسی مسئلہ میں بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول نہیں کرتا جس کی تفصیل جلیل میرے رسالہ اجلی الاعلام بان فتوی علی القول الامام میں ہے۔ اذا قال الامام فصدقوہ فان القول ما قال الامام۔ ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص 144﴾

قارئین کرام احمد رضا خان صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ وہ ہر حال میں فتوی امام اعظم کے مذہب پر ہی دیتے ہیں الا کوئی سخت مشکل ہو بلکہ وہ تو اس میں اس قدر جنونی ہو چکے تھے کہ اس کی تائید میں ایک عدد رسالہ بھی لکھ دیا تھا جس کا حوالہ انھوں نے اپنے اوپر کے ملفوظ میں بھی دیا۔ پس ہم نے ثابت کر دیا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ زاغ معروفہ کو حلال مانتے ہیں اور احمد رضا خان کے قائم کردہ اصول کے تحت یہی مذہب مولوی احمد رضا خان کا بھی بنتا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی اسی پر ہے۔ پس یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ علمائے دیوبند کی ضد میں ان لوگوں نے نہ صرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کو چھوڑ دیا بلکہ اپنے دین کے بانی جن کے نام پر ان کے پیٹ کے دھندے چل رہے ہیں نے تقلید کو بھی خیرباد کہہ دیا۔

پھر یہ بھی دیکھیں کہ ہم نے ماقبل میں ثابت کر دیا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرغی کھانا مکروہ ہے یہ لوگ کوے کی حرمت پر تو ان کے قول پر فتوی دیتے ہیں

مگر نہ معلوم مرغی کے حرام ہونے پر یہ لوگ امام ابو یوسف کے مذہب پر کب فتویٰ دیں گے۔۔؟؟؟ مرجائیں گے مگر مرغی کھانا نہ چھوڑیں گے اگرچہ حرام کی ہی کیوں نہ ہو۔۔پس بریلوی حضرات کو بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر وہ کوے کے مسئلہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتوی دیں گے تو ردعمل میں مرغی کی حرمت پر بھی فتوی دینا ہوگا۔اور اس صورت میں مولوی احمد رضا خان کے وصایا شریف میں درج ایک درجن مرغن غذاؤں سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔۔تو کیا اس کیلئے تیار ہو؟۔

وقت کی کمی کی وجہ سے یہ چند معروضات پیش کردی ہیں۔اگر کسی بریلوی کی طرف سے کوئی ردعمل آیا تو انشاء اللہ مزید تفصیلی گفتگو کی جائے گی۔اللہ پاک حق بات قبول کرنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆☆

30. علمائے دیوبند اور بریلویت ایک جائزہ

(1) مولنا سید بادشاہ تبسم بخاری آف اٹک نے کرم شاہ کے مرنے سے ۸،۷ ماہ قبل اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ نہ سمجھا اور کہنے لگا آپ حضرات سے جو ہوسکتا ہے آپ کرلیں میں کسی مسلمان (نانوتوی وغیرہ) کو کافر نہیں کہتا۔(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں۔ ص108)(مطبوعہ اپریل 2009ء)

(2) پیر کرم شاہ صاحب نے جو خط لکھا تھا تحذیر الناس کے متعلق اس میں مولانا نانوتوی کا ذکر یوں کرتے ہیں ''حضرت قاسم العلوم '' دوسری جگہ'' حضرت مولانا قدس سرہ'' (اسکا عکس آجکل دارالکتاب سے چھپنے والے تحذیر الناس میں موجود ہے)

(3) پیرزادہ اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں ہندوستان کی دیگر اکابر ھستیاں بھی مثلاً مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مولوی عبدالسمیع رامپور مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔ (تذکرہ علماء اھلسنت و جماعت لاہور۔ص198)

4) انہی پیرزادہ بریلوی صاحب کی ترتیب اور تقدیم کے ساتھ چھپنے والی کتاب بلکہ انہی کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب تحفۃ الابرار میں ہے آپ (حاجی صاحب) کے خلفائے راشدین رحمۃ اللہ علیھم اجمعین کے اسماء درج ذیل ہیں مولوی محمد قاسم مولوی رشید احمد مولوی محمد یعقوب نانوتوی وغیرھم۔

آگے لکھا ہے'' حضرت مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ (تحفۃ الابرار ص447)

(5) مفتی فیض صاحب گولڑوی لکھتے ہیں علماء راسخین مثلاً حضرت سید دیدار علی شاہ لاہوری جناب مولوی محمد علی مونگری صوبہ بہار کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی جو ہر مسئلہ کو خالص شرعی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی تھے۔ (مہر منیر۔ص268)

(6) الحاج محمد یونس باڑی مظہری بریلوی لکھتے ہیں'' مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلیٰ حضرت نے جب اپنے دوست مولنا عبدالباری فرنگی محلی کو

رکھائی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا۔ اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی
پھر بھی انہوں نے نہ مانا اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی محبت کو برقرار رکھا (سیرۃ
انوار مظہریہ۔ص292۔ اس پر پروفیسر مسعود کی تقریظ بھی ہے)۔

(7) انہی مولنا عبدالباری فرنگی محلی کا خط موجود ہے جس میں ہے ہمارے اکابر نے اعیان
علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی اور جو حقوق اسلام کے ہیں اس سے ان کو کبھی محروم نہیں رکھا ہے۔
(کلیات مکاتیب رضاء۔ص390)

(8) معدن کرم میں لکھا ہے مدرسہ مظاہر العلوم میں ان دنوں مولنا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ
صدر مدرس تھے۔ (معدن کرم۔ص160)

(9) صاحب زادہ غلام نظام الدین مرولوی لکھتے ہیں دیوبندی اور بریلوی دونوں سنی اور حنفی
ہیں۔ (ھو المعظم۔ص43)

(10) علامہ نور بخش توکلی لکھتے ہیں:

شیخنا العلامہ مولنا مولوی حاجی حافظ مشتاق احمد صاحب چشتی صابری ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ لکھتے
ہیں کہ حضرت مخدومنا توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بر سبیل تذکرہ عاجز سے فرمایا کہ
ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور رسول اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں اور مولنا
محمد قاسم دیوبندی دونوں حضور ﷺ کے پیچھے دوڑے کر جلد حضور تک پہنچیں۔ مولنا محمد قاسم
صاحب تو وہاں اپنا قدم رکھتے تھے جہاں حضور اکرم ﷺ کے قدم مبارک کا نشان ہوتا تھا۔
مگر میں بے اختیار جا رہا تھا آخر مولنا سے آگے ہو گیا اور پہنچ گیا۔
(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ۔ص527۔مشتاق بک کارنر)

(11) خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں دیوبند دہلی سہارنپور اور گنگوہ کے اکثر جید علماء حاجی امداد
اللہ صاحب کے مرید ہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید ہیں
اور خلیفہ اکبر ہیں۔ ان کے خلفاء بھی بہت ہیں چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی محمد
یعقوب صاحب وغیرھم۔ (مقابیس المجالس۔ص352)

(12) مولنا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری لکھتے ہیں حضرت خواجہ کے اس ملفوظ
سے ثابت ہوا کہ مولنا رشید احمد گنگوہی مولنا محمد قاسم نانوتوی وغیرھم علماء دیوبند صحیح معنوں
میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے۔ حالانکہ بعض صوفی حضرات انکو
غلط فہمی سے وھابی کہتے ہیں۔ (حاشیہ مقابیس المجالس۔ص352)

(13) پروفیسر مسعود صاحب لکھتے ہیں مولنا گنگوہی۔ (فتاوی مظہریہ۔ص361)

(14) شاہ مظہر اللہ دہلوی لکھتے ہیں قسام ازل نے اسے سمجھ ہی ایسی عطا فرمائی کہ ایسے معنی سمجھ
میں آتے ہیں جو موجب کفر نہیں تو ایسے شخص کی دیانۃً تکفیر نہیں کی جا سکتی یہ تحریر اسوقت لکھی جب
بریلوی اعتراضات دیوبندی حضرات پر کے متعلق سوال ہوا۔ (فتاوی مظہریہ۔ص378)

(15) پیر مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت ﷺ
کے متعلق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فریقین اسماعیلیہ وخیر آبا
دیہ میں سے شکر اللہ سعیہم راقم سطور دونوں کو ماجور ومثاب جانتا ہے۔ (فتاوی مہریہ۔ص9)

(16) مولنا مولوی صاحبزادہ غلام محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حسن آباد (سواک
شریف) نے حکم دیا خواجہ غلام حسن سواک کے حالات و واقعات لکھنے کا وہ اس میں اپنے
متعلق لکھتے ہیں حصن حصین دلائل الخیرات جواہر خمسہ کی اجازت مجھے والد سے ہے۔ اور انکو
مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی سے تھی۔ (ملفوظات حسنیہ۔ص176 فارسی)

(17) حضرت خواجہ غلام حسن سواگ نے کئی ھندوؤں کو مسلمان کیا جو پڑھنے دار العلوم
دیوبند گئے۔ (ملفوظات حسنیہ۔ص181 فارسی)

(18) جید بریلوی عالم مفتی خلیل احمد خان برکاتی قادری بدایونی لکھتے ہیں ہندوستان کے
اور اہل علم بھی خانصاحب فاضل بریلوی کے مقرر کردہ مطلب سے متفق نہیں ہیں۔
(انکشاف حق ص23)

ii) علماء دیوبند کے عقائد میں کوئی عقیدہ ایسا ثابت نہیں ہوا جس پر حکم کفر وارتداد دیا جا سکے۔
(انکشاف حق۔ص23)

iii۔ بلکہ ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ یا اصول شرعیہ میں سے کسی اصل کا انکار ثابت نہیں ہوتا۔ (انکشاف حق۔ص25)

iv۔ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم۔ (انکشاف حق۔ص28)

v۔ جس کا کلام ہو اس صاحب کلام کی ہر تاویل قبول کی جائیگی ایسی صورتوں میں علماء اکابر دیوبند کی تکفیر ہوسکتی ہے؟ جبکہ ان کی عبارات کا وہ مفروضہ مطلب ہی نہیں نہ انکو قبول نہ اور علماء ہمعصر کو قبول۔ (انکشاف حق۔ص30)

vi) اکابر دیوبند یعنی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد سہارنپوری اور مولوی اشرف علی تھانوی مرحومین۔

(انکشاف حق۔ص35-36-51)

vii۔ ان عبارات (مذکورہ اکابرین کی) کا جو مطلب فاضل بریلوی نے مقرر کیا ہے وہ مضمون یقیناً کفر ہے مگر ان عبارات کا حقیقۃً وہ مطلب ہی نہیں۔ (انکشاف حق۔ص36)

viii۔ علماء بدایوں تو صاف کہہ رہے ہیں کہ فاضل بریلوی کو عبارات میں قطع برید و تحریف کا چسکا پڑ گیا ہے کوئی عبارات کسی کی پوری نقل نہیں فرماتے ہیں۔ (انکشاف حق۔ص153)

ix۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد سہانپوری مرحومین کے ہرگز یہ عقائد خبیثہ نہیں اور نہ ان کی عبارات کا وہ مطلب ہے جو حسام الحرمین میں بیان کیا گیا۔ (انکشاف حق۔ص166)

x۔ کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے جس کے مضامین میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

(انکشاف حق۔ص36)

(19) بریلوی محدث اعظم ہند کچھوچھوی نے دیوبندی امام کی اقتداء میں جمعہ پڑھا باوجود ساتھیوں کے کہنے کے یہ امام وہابی ہے۔ (انکشاف حق۔ص60)

(20) مولانا عبدالقدیر بدایونی کے متعلق بریلوی مفتی لکھتے ہیں نہ انہوں نے علماء دیوبند کی تکفیر کی نہ انکی تکفیر کی کسی طرح تائید کی۔ (انکشاف حق۔ص117)

(21) مولانا عبدالغفار خان صاحب رام پوری نے علماء دیوبند کی تکفیر کی مذمت کی اور حسام الحرمین کی ممانعت کی۔ (انکشاف حق۔ص118)

(22) مفتی خلیل احمد خان برکاتی لکھتے ہیں:

فقیر کے بڑے بھائی مولنا عبدالعزیز خانصاحب مرحوم کے مکان پر مولوی ظفر الدین صاحب موصوف کی زبان سے سنا تھا۔

چنانچہ فرمایا تھا کہ علماء دیوبند کی تکفیر صحیح نہیں نہ ان کا یہ عقیدہ ہے مجھ کو خوب تحقیق ہوچکی ہے کہ ان کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ بھائی صاحب مرحوم سے اس باب میں گفتگو ہوئی۔ یہاں تک کہ بھائی صاحب خاموش ہوگئے۔ مولنا موصوف نے بڑے شدومد کے ساتھ یہی فرمایا کہ تکفیر کا مسئلہ چلے گا نہیں۔ ان حضرات کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے جو ہمارا عقیدہ ہے وہی انکا عقیدہ ہے یہاں تک کہ بقول مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے مولنا ظفر الدین صاحب نے مولوی سہیل صاحب کی (جو مولوی اشرف علی صاحب کے مرید تھے) اقتدا میں نماز بھی ادا کی تھی۔ (انکشاف حق۔ص119)

(23) مولوی نذیر احمد خان صاحب مرحوم لکھتے ہیں مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مرحوم نے جو دیوبند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی اہل اسلام کو علم دین کی راہ بتائی۔

(انکشاف حق۔ص139)

(24) مولوی عبدالسمیع رامپوری نے براہین قاطعہ کے مصنف اور موید یعنی مولنا گنگوہی اور سہارنپوری کے بارے میں سخت الفاظ لکھے تھے حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے انکو کتاب سے نکالنے کیلئے کہا تو انہوں نے نکال دیا۔ وہ خود لکھتے ہیں جو الفاظ تیز وتند کسی کی نسبت لکھے گئے ہیں انکو نکال دوں گا۔ اور فریق ثانی جو کچھ زبان درازی کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اس پر صبر کر کے انتقام نہ لوں گا۔ (انوار ساطعہ ص25)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

میں نے یہ کہا کہ ہر مقام سے جس لفظ کو موجب ملال سمجھا نکال دیا۔ (انوار ساطعہ ص27)

ارباب تہذیب اور حاجی صاحب کے خط کے الفاظ یہ ہیں لازم انکوز رکتاب انوار ساطعہ خود
کلا میلہ دران قلمی غلیظ نفسانی شدہ باشد کہ ایں از طرز تحریر اصحاب تحقیق و بعید است اسمائے
برادران طریقت خود عبارت و اسمائے دیگر کہ نفسانی صادر شدہ باشد اخراج نمائند۔
(انور ساطعہ۔ص26)

مولوی صاحب نے جب سخت جملے اکابرین علماء دیو بند کے متعلقہ نکال دیئے وہ کب علماء
دیو بند کو کافر لکھ سکتے ہیں۔

(25) مولنا رحمت اللہ کیرانوی نے مولوی عبدالسمیع کو خط لکھا کہ جو آپ کی اور مولوی رشید
احمد صاحب کی مخالفت حد کو پہنچ گئی اور تحریر بھی اب بڑی سختی سے ہوتی ہے یہ مقدمہ جتنا
ہو سکے دبائیو اور ہرگز نہ بڑھائیو۔ (مخلصا انوار ساطعہ،ص30)

مولا نا رحمت اللہ کیرانوی جب رام پوری صاحب کو سخت باتیں لکھنے کی اجازت نہیں دے
رہے بلکہ فرمایا جارہا ہے کہ اس اختلاف کو دباؤ تو معلوم ہو گیا کہ ان کے نزدیک بھی اکابرین
کافر نہ تھے ورنہ وہ یہ نہ لکھتے۔

(26) مولنا (معین الدین اجمیری استاذ خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب) کا سیاسی مسلک
تحریک خلافت سے لیکر آخر وقت تک یہی رہا غیر ملکی حکومت کا خاتمہ اور استخلاص وطن کی جدو
جہد میں تمام اقوام ہندوستان سے اشتراک عمل مجلس احرار اسلام جمعیۃ علماء ہند آل انڈیا
خلافت کمیٹی انڈین نیشنل کانگریس ہر آزاد پسند جماعت کے رکن رکین تھے (باغی ہندوستان
ص214) جس زمانہ ابتلاء میں مولنا کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء اور مولنا احمد
سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء قید و نظر کی تکلیفیں اُٹھا رہے تھے۔ اس وقت تحریک کی
راھنمائی کیلئے آپ ہر ہفتہ دہلی تشریف لے جاتے اور جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد
مسائل حاضرہ پر تقریر فرماتے جمعیۃ العلماء کے اجلاس امروہہ کی صدارت فرمائی اور مستقل
نائب صدر رہے۔ (باغی ہندوستان۔ص204)

مولنا اجمیری صاحب نے مولنا عبدالباری فرنگی کے والد کے ہاتھ بیعت تھے۔
(باغی ہندوستان۔ص206)

انہی مولنا نے فاضل بریلوی کے خلاف تجلیات انوار معین لکھی جس میں فاضل بریلوی کو مکفر
المسلمین لکھا:

(27) مولنا اجمیری صاحب محمد عبدالشاہد خان شروان صاحب کو لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپکو فائز
المرام کرے اور سلسلہ خیبر آباد کو آپ کے دم سے زندہ رکھے۔ (باغی ہندوستان۔ص238)
اس سلسلہ خیبر آبادیہ کے اس چشم و چراغ نے اپنی کتاب میں اکابر علماء دیو بند کی تعریف کی
ہے مثلاً لکھتے ہیں جناب مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم۔ (باغی ہندوستان۔ص224)
مولنا مفتی کفایت اللہ علامہ سید سلیمان ندوی شیخ الاسلام مولنا سید حسین احمد مدنی اور دوسرے
اکابر علماء۔ (باغی ہندوستان۔ص225)
ایک جگہ لکھتے ہیں ایک مولنا شہید نے جہاد بالسیف کر کے بالا کوٹ کے مقام پر 1246ء
میں شہادت جہری حاصل کی۔ (باغی ہندوستان۔ص124)

(28) پیر مہر علی شاہ صاحب کی کتاب کے پیش لفظ میں ہے جہاں آپ بریلوی مکتبہ فکر کے
علماء کرام میں ایک عارف محقق اور عالم مدقق تسلیم کیئے گئے ہیں۔ وہاں دیو بندی طبقہ کے
اکابر علماء بھی آں جناب کے علم و عرفان کے ثناء خوان آتے ہیں اور ان دو بڑے اسلامی فر
قوں کے علاوہ دیگر اسلامی و غیر اسلامی فرقوں میں بھی آپ ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔
(اعلاء کلمۃ اللہ)

(29) مولوی ابوالحسنات احمد قادری لکھتے ہیں:
دیو بند کے شیخ مولنا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چار پاروں کا حاشیہ لکھا بقایا مولنا شبیر
احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ (تفسیر الحسنات ج1۔ص 74)
اور تفسیر الحسنات پہ کئی علماء کی تقاریظ ہیں
i) مولوی محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی برکاتی دارالعلوم حنفیہ قصور

ii۔مولوی احمد سعید کاظمی صاحب انوار السلام ملتان

اسکی تصحیح کرنے والے حضرات ونظر ثانی کرنے والے

۱)فاضل جلیل پروفیسر الحاج قاری محمد مشتاق احمد صاحب

۲)حضرت مولنا عبد الغنی صاحب عثمانی

۳)صاحبزادہ سید نذر حسین شاہ صاحب گجرات

۴)علامہ محمد شہزاد مجددی

۵)الحاج عبد القیوم قادری اشرفی (ج1 ص586)

(30) پیر محمد چشتی چترالوی جسکو اپنے نزاع میں مولوی اشرف سیالوی جیسے لوگوں نے ثالث مانا وہ لکھتا ہے "محدث کشمیری مرحوم"۔ (اصول تکفیر ص27)

مفتی محمد شفیع مرحوم (اصول تکفیر ص32)

(31) مولوی محمد ولی اللہ قادری (مرکزی ادارہ سلطان گنج پٹنہ) لکھتے ہیں۔

سلمہ پرسنل بورڈ کے سابق صدر مولنا ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (خیابان رضا ص159)

(32) بریلوی پیرزادہ کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب پیرزادہ اقبال فاروقی کی مجالس علماء کے ٹائٹل پر ہی بائیں طرف سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولنا شبیر احمد عثمانی کا نام لکھ کر نیچے لکھا ہوا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(33) بریلویوں کی مشہور کتاب جمال کرم ج2 ص894 میں لکھا ہے:

"مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ"

(34) تذکرہ تاجدار گولڑہ شریف جس پر عبد الحکیم شرف قادری اور پیر نصیر الدین گولڑوی کی تقریظیں ہیں اس میں ص 107 پر ہے۔حضرت مولنا اشرف علی تھانوی علامہ انور کاشمیری علیہم الرحمہ ص117، 118 پر ہے راقم تین بجے سو گیا اذان کے وقت خواب دیکھا کر جنت الفردوس کی ایک روش پر سیدنا مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز علامہ انور شاہ نور اللہ مرقدہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کھڑے ہیں۔

(35) صاحبزادہ محمد حسین للہی لکھتے ہیں:

شیخ العرب والعجم مولنا حسین احمد مدنی چشتی دیوبندی (تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی ص16)

(36) پیر سیف الرحمٰن پیرارچی لکھتے ہیں:

علامہ انور شاہ کشمیری صاحب (ھدایۃ السالکین ص95)

اس پر تصدیق عبد الحکیم شرف قادری کی بھی ہے۔ (ص378)

(37) مفتی احمد الدین سیفی توگیری لکھتے ہیں حضرت مولنا قاری طیب۔

(انوار سیفیہ حصہ عقائد۔ص346)

اس پر تقریظ مفتی عبد القیوم ہزاروی اور عبد الحکیم شرف قادری نے لکھی ہے۔ (حصہ 8,6)

(38) مولوی نور بخش توکلی لکھتے ہیں حضرت مولنا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ۔ص725)

(39) مولوی نور بخش توکلی لکھتے ہیں حضرت مولنا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ۔ص540)

(40) مولنا عبد الحئی لکھنوی لکھتے ہیں مولوی محمد قاسم النانوتوی فاضل کامل مستعد جید پھر آگے لکھتے ہیں فرحمۃ اللہ۔ (مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۔29)

٭مولنا لکھنوی کو بریلوی اپنا سمجھتے ہیں۔(تنبیہات)٭

(41) مولوی نور بخش توکلی لکھتا ہے مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(سیرت رسول عربی۔ص666)

31. کیا علمائے اہلسنت دیوبند انگریز کے خیر خواہ تھے؟

اعتراض نمبر۱:

مکالمۃ الصدرین ص 7 میں ہے کہ جمعیت علماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کی ایماء پر قائم ہوئی۔

جواب: بریلوی حضرات کا یہ دعوی سرے سے باطل ہے۔

﴿اولا﴾: اس لئے کہ مکالمۃ الصدرین کوئی مستند کتاب نہیں اگر اس کتاب میں درج شدہ باتیں واقعۃ کوئی مکالمہ تھا تو اس پر فریقین کے سربراہوں کے دستخط ہونے چاہئے تھے۔ جب کہ اس پر نہ تو حضرت مولانا مدنی کے دستخط ہیں اور نہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کے۔ اصل حقیقت اس کی فقط اتنی ہے کہ نظریہ قومیت کے اختلاف کے دنوں میں جمعیۃ علما ھند کے ارکان کا ایک وفد حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب کی تیمارداری کیلئے ان کے مکان پر حاضر ہوا۔ اس ملاقات میں چند ایک اختلافی مسائل بھی زیر بحث آئے۔ ارکان جمعیت اور حضرت علامہ کے سوا اس مجلس میں کوئی اور شخص موجود نہ تھا۔ جمعیۃ علمائے ہند کے مخالفین کو جب اس ملاقات کا علم ہوا تو ان بزرگوں کا آپس میں مل بیٹھنا سخت ناگوار گزرا۔ چنانچہ ان مخالفین نے بتوسط مولوی محمد طاہر صاحب حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کی شخصیت کو استعمال کر کے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ ان بزرگوں کو دوبارہ آپس میں مل بیٹھنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔ مولوی محمد طاہر صاحب نے کچھ باتیں تو حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی سے حاصل کیں اور بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا کر مکالمۃ الصدرین کے نام سے رسالہ طبع کرا دیا۔ اس رسالہ کے غیر مستند ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے مرتب یعنی

مولوی محمد طاہر بزرگوں کی اس ملاقات میں سرے سے شریک ہی نہیں تھے چنانچہ حضرت مدنی فرماتے ہیں کہ:

مگر خود غرض چالاک لوگوں نے نہ معلوم مولانا (عثمانی) کو کیا سمجھایا اور کس قسم کا پروپگینڈا کیا کہ کچھ عرصہ بعد یہ رسالہ مکالمۃ الصدرین شائع کر دیا گیا۔ جس میں نہ فریقین کے دستخط ہیں نہ فریق ثانی (ارکین جمعیہ) کو کوئی خبر دی گئی نہ ان میں سے کسی سے تصدیق کرائی گئی۔ خود مولانا موصوف کے دستخط بھی نہیں بلکہ مولوی محمد طاہر صاحب کے دستخط ہیں جو اثنائے گفتگو میں موجود تک نہ تھے ﴿کشف حقیقت ص8﴾

ارکان جمعیۃ کو جب اس رسالہ کی اشاعت کا علم ہوا تو عوام کے بے حد اصرار پر حضرت مولانا مدنی نے ۱۳۶۵ھ بمطابق ۱۹۴۶ء میں کشف حقیقت کے نام سے اس کا جواب لکھا جو دلی پریس پرنٹنگ سے طبع ہوا (یہ کتاب آپ کو سائٹ الحق پر بریلویوں کے رد میں کتابوں کے سیکشن میں مل جائے گی) جن میں انھوں نے اس بات کی صراحت فرمائی کہ رسالہ مذکورہ اس کے مرتب کے ذہن کی اختراع ہے جسے غلط طور پر علامہ عثمانی کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے چنانچہ حضرت علامہ مدنی فرماتے ہیں کہ:

مکالمہ مذکورہ مولوی محمد طاہر صاحب ہی کا اثر خامہ اور ان ہی کے فہم و خیالات کا نتیجہ ہے۔ اور ہماری باہمی گفتگو کو صرف ان خیالات و افکار کا حیلہ بنایا گیا ہے اور اسی لئے یہ حقیقت سے دور اور کذب و افتراء کا مجموعہ ہے۔ ﴿کشف حقیقت ص9﴾

نیز فرماتے ہیں کہ

اگر واقع میں یہ تمام تحریر مولانا شبیر احمد عثمانی کی مصدقہ تھی تو مولانا نے اس پر دستخط کیوں نہ فرمائے؟ اور اگر اس میں صداقت اور واقعیت تھی تو قبل اشاعت جمعیت کو دکھایا کیوں نہیں گیا۔ ﴿کشف حقیقت ص10﴾

یعنی حضرت علامہ عثمانی کا اس پر دستخط نہ کرنا ہی اس چیز کی دلیل ہے کہ یہ رسالہ ان کا

مصدقہ نہیں بلکہ مخالفین نے ان بزرگوں کے درمیان مزید بغض پیدا کرنے کیلئے اس کی نسبت حضرت علامہ عثمانی کی طرف کردی۔ چنانچہ حضرت مولانا مدنی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

چونکہ اس (مکالمۃ الصدرین) کی نسبت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی طرف کی گئی ہے اس لئے اس سے لوگوں کو بہت سے شبہات اور خلجانات پیدا ہوئے اور وہ ہماری طرف رجوع ہوئے۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بلاشبہ اس میں اکاذیب اور غلط بیانیاں ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی اور بغیر افسوس اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ ﴿ایضاص 4﴾

ان حقائق سے صاف ظاہر ہے کہ مکالمۃ الصدرین کوئی مستند اور مصدقہ کتاب نہیں یہ ایک غیر مستند کتاب ہے تو اس پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی سرے سے غلط ہے میری تمام بریلوی حضرات سے گزارش ہے کہ خود کشف حقیقت کا مطالعہ کریں جو ہماری سائٹ سے فری میں ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں انشاء اللہ آپ پر تاریخ کے کئی مخفی راز عیاں ہونگے۔

ثانیا: یہ بات مولانا حفظ الرحمن صاحب سے نقل کی گئی مکالمۃ الصدرین میں اور مولانا نے خود ان تمام باتوں کی تردید کی ہے کشف حقیقت میں اس تردید کی تفصیل موجود ہے جس میں سے کچھ عبارتیں ہم آئندہ پیش کریں گے۔ پس جب کتاب غیر مستند اور اس کے راوی کی تردید موجود تو ایسے حوالے سے استدلال کرنا سوائے دل ماؤف کو تسکین دینا نہیں تو اور کیا ہے؟

ثالثا: خود مکالمۃ الصدرین کے آگے والے صفحہ میں یہ عبارت موجود ہے کہ انگریز کی طرف سے یہ نوٹ لکھا گیا کہ

ایسے لوگوں یا انجمنوں پر حکومت کا روپیہ صرف کرنا بالکل بے کار ہے اس پر آئندہ کیلئے امداد بند ہوگئی۔ ﴿مکالمۃ الصدرین ص 8﴾

پس اگر جمعیت علمائے اسلام انگریز حکومت کی حمایت یافتہ تھی اور اس کی پشت پناہی حاصل تھی تو انگریز نے یہ حمایت اور یہ امداد بند کیوں کردی؟ اور کیوں یہ کہا کہ ایسے انجمنوں پر پیسہ لگانا فضول ہے؟

باقی رہا جمعیت علمائے ہند کا انگریز کے خلاف جدوجہد تو الحمد للہ اس پر اب تک پوری پوری کتابیں لکھی جا چکی ہیں اس جماعت کو ایسے اکابرین بھی ملے جنھوں نے اپنی آدھی سے زیادہ زندگیاں جیلوں میں گزار دیں میں یہاں صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں:

جمعیت علمائے ہند کے ۱۹۲۰ کے اجلاس میں جو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں ہوا انگریز کے خلاف یہ فتوی صادر کیا گیا:

مسلمانوں کیلئے ایسی ملازمت جس میں دشمنان اسلام (انگریز) کی اعانت وامداد ہو اور اپنے بھائیوں کو قتل کرنا پڑے قطعا حرام ہیں۔

اس فتوے پر چار سو چوہتر علماء نے دستخط کئے اور اسی فتوے کے بعد تحریک ترک موالات شروع ہوئی ۱۹۲۱ میں جمعیت کا یہ فتوی ضبط کرلیا گیا مگر جمعیت نے قانون شکنی کر کے بار بار اس کو شائع کیا۔ اور اسی تحریک میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ "اسیر مالٹا" ہوئے۔ غور فرمائیں انگریز کی روٹیوں پر پلنے والے اس طرح ہوتے ہیں؟ اگر یہ لوگ بھی انگریز کی جوتیاں چاٹنے والے ہوتے تو جیلیں آباد کرنے کے بجائے احمد رضا خان کی طرح ساری زندگی "بریلی" کے ایک حجرے میں بیٹھ کر ہر اس تحریک پر کفر کا فتوی لگاتے جو انگریز کی مخالفت پر کمر بستہ ہو۔

اعتراض نمبر۲:

تبلیغی جماعت کو بھی ابتداء میں حاجی رشید احمد کے ذریعہ حکومت سے کچھ روپیہ ملتا رہا۔ مکالمۃ الصدرین۔ص8۔

جواب: اس سے بھی فریق مخالف کو کوئی فائدہ نہیں

اولا: اس لئے کہ مکالمۃ الصدرین کی حقیقت پہلے بیان ہو چکی ہے وہ غیر معتبر کتاب ہے لہٰذا اس پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی درست نہیں۔

ثانیا: یہ روایت بھی مولانا حفظ الرحمٰن کے حوالے سے ہے اور مولانا نے خود اس کی پرزور تردید کی ہے:

چنانچہ کشف حقیقت ص۴۲ میں یہ عنوان ہے مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کا بیان اور پھر ص۴۴ میں مکالمۃ الصدرین کے حوالے سے لکھا کہ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداء حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہوگیا (مکالمۃ الصدرین) اس کا جواب حضرت حفظ الرحمٰن سیوہاروی ناظم جمعیۃ علماء ہند یہ دیتے ہیں:

و کفی باللہ شھیدا اس کا ایک ایک حرف افتراء اور بہتان ہے میں نے ہرگز ہرگز یہ کلمات نہیں کہے اور نہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کے متعلق یہ بات کہی گئی ہے سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ بلکہ مرتب صاحب (مولوی محمد طاہر مسلم لیگی) نے اپنی روانی طبع سے اس کو گھڑ کر اس لئے میری جانب منسوب کرنا ضروری سمجھا کہ اس کے ذریعہ سے حضرت مولانا الیاس صاحب کی تحریک سے والہانہ شغف رکھنے والے ان مخلصوں کو بھی جمعیۃ علماء ہند سے برہم اور متنفر کرنے کی ناکام سعی کریں جو جمعیۃ علماء ہند کے اکابر و رفقاء کار کے ساتھ بھی

مخلصانہ عقیدت اور تعلق رکھتے ہیں اب یہ قارئین کرام کا اپنا فرض ہے کہ وہ اس تحریر کو صحیح قرار دیں جس کی بنیاد شرعی اور اختلافی احساسات کو نظر انداز کر کے محض جھوٹے پروپیگنڈے پر قائم کی گئی ہے یا اس سلسلہ میں میری گزارش اور تردید پر یقین فرمائیں البتہ میں مرتب صاحب کی اس بے جا جسارت کے متعلق اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں والی اللہ المشتکی واللہ بصیر بالعباد۔ انتھی بلفظہ کشف حقیقت ص45-44۔

ایسی واضح اور صریح تردید کی موجودگی میں تبلیغی جماعت کو سرکار برطانیہ کا ہمدرد اور نمک خوار ثابت کرنا کہاں کا انصاف و دیانت ہے؟ سچ کہا

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

ثالثا: اس لئے کہ فریق مخالف نے عبارت نقل کرنے میں بھی دجل سے کام لیا ہے اور پوری عبارت نقل نہیں کی جو اس طرح ہے کہ:

اس ضمن میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ابتداء حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہوگیا۔ص8۔

معترض صاحب نے اپنے اعلحضرت اور دیگر اکابر کا روایتی طریقہ واردات اختیار کرتے ہوئے آخری خط کشیدہ جملہ حذف کر دیا ہے یہ جملہ باقی رہتا اور حذف نہ کیا جاتا تو ہر قاری یہ سوچنے پر مجبور ہوتا کہ:

اگر تبلیغی جماعت گورنمنٹ کے مقاصد کیلئے استعمال ہو رہی تھی تو یہ روپیہ بند کیوں کر دیا گیا؟ اس روپیہ کا بند ہو جانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ تبلیغی جماعت گورنمنٹ کے مقاصد کیلئے استعمال نہ ہو سکی اور انگریز کو اس کی توقع بھی نہ تھی ورنہ رقم کبھی بند نہ ہوتی رقم کا بند ہو جانا اور بند کر دینا ہی اس کی روشن دلیل ہے کہ تبلیغی جماعت انگریز کیلئے آلہ

کارنہیں بنی اور بفضلہ تعالیٰ پہلے سے اب جماعت تمام دنیا میں زیادہ عروج پر ہے اور ان ملکوں اور علاقوں میں بھی کام کررہی ہے جو انگریزوں کے سخت مخالف ہے۔

الفضل ما شھدت به الاعداء

تبلیغی جماعت کے متعلق بریلویوں کے روحانی پیشوا نظام الدین مرولوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

تبلیغی جماعت کی کوششیں بے حد مخلصانہ ہیں لیکن اس کے نتائج خاطر خواہ برآمد نہیں ہورہے ہیں۔ (ھوالمعظم، ص72)

اس کے نتائج خاطر خواہ کیسے ظاہر ہوں (بقول نظام الدین مرولوی صاحب کے) جبکہ بریلوی حضرات کی طرف سے اس کی مخالفت کی سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں ان کے بستروں کو مسجدوں سے باہر پھینک دیا جاتا ہے خود تو کبھی گھروں سے نکلنے کی توفیق نہ ہو اور تبلیغی جماعت جنھوں نے لاکھوں انگریزوں کو مسلمان کیا پر انگریز کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جائے ان کو وہابی کہہ کر بدنام کیا جائے۔

اعتراض نمبر۳:

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو ۶۰۰ روپے انگریز سے ملتے تھے ملاحظہ فرمائیں مکالمۃ الصدرین اس امر کی تردید خود حضرت تھانوی صاحب بھی نہ کرسکے ملاحظہ ہوالافاضات الیومیہ ص69 ج6۔

جواب: یہ حوالہ بھی فریق مخالف کیلئے سودمند نہیں اس لئے کہ

﴿اولا﴾ مکالمۃ الصدرین کی حقیقت واضح کی جاچکی ہے ایسی غیرمتند کتاب پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی جہالت ہے۔

﴿ثانیا﴾: اگر بالفرض اس مکالمہ کو مصدقہ تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی بریلوی حضرات کا

یہ دعویٰ کے مکالمۃ الصدرین میں تسلیم کیا گیا ہے کہ مولانا تھانوی انگریز سے چھ سو روپے ماہوار لیا کرتے تھے سراسر دجل اور صریح افتراء ہے کیونکہ مکالمہ میں اصل عبارت اس طرح منقول ہے فرماتے ہیں کہ:

عام دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی سیاسی جماعت یا تحریک کا مخالف ہو تو اس قسم کی باتیں اس کے حق میں مشتہر کی جاتی ہیں۔ دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ہمارے اور آپ کے مسلم بزرگ پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔

﴿مکالمۃ الصدرین ص9﴾

اس عبارت میں مولف صاف لفظوں میں اس الزام کو مخالفین کا سیاسی پروپگینڈا قرار دے رہے ہیں لیکن بریلوی حضرات کا دجل ملاحظہ فرمائیں کہ وہ پوری عبارت نقل کرنے کے بجائے صفحہ کو ایک مخصوص جگہ سے کاٹ کر پیش کرتے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی۔

﴿ثالثا﴾: اگر مکالمہ کے حوالے بالفرض سے اس الزام کو درست بھی مان لیا جائے تو بھی اس کی کوئی اخلاقی حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ خود حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے اس الزام کی تردید موجود ہے۔ چنانچہ جب حکیم الامت کو جب اس الزام کا علم ہوا تو بڑا حکیمانہ جواب دیا فرمایا:

اگر چھ سو روپے گورنمنٹ سے پاتا ہوں تو طمع ہے خوف نہیں اور اگر طمع کا یہ عالم ہے تو تم نو سو روپے دے کر اپنے موافق کرلو۔ اگر قبول کرلوں تو صحیح ورنہ غلط۔

الافاضات الیومیہ ص698 ج4، بحوالہ مولانا اشرف علی تھانوی اور تحریک آزادی ص54

جبکہ اس کے مقابلے میں فریق مخالف کے اعلحضرت کی حکومت انگریز کیلئے وفاداری کا اقرار خود انگریزوں نے کیا ہے ملاحظہ ہو:

The mashrik of gorakhpor and albashir usually took note the pro-government fatwas of Ahmed raza Khan.(Separatism among india Muslims,page 268).

انگریز مورخ سر فرانسس رابنسن کی کتاب علماء فرنگی محل اینڈ اسلامی کلچر میں مندرجہ ذیل الفاظ میں احمد رضا خان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے:

The actions of One learned man ,the very influcntional Ahmed Rada Khan (1855,1921) of bariellly,present our conlusion yet more Clearly....at the same time he Support the colonial Government loudly and vigorousily through world warl,and through the khilafat Movement when he opposed mahatma Gnadhi allaince with tha nationalist movement and non-Cooperation with the british.(ulam farange Mehal and Islamic culture page)

Khan ahmed rada of bareilly 37,37 & 47,58,67 and Support for the British 196(Index ,ulma farangi mehal and Islamic Culture page 263)

جبکہ اس کے برخلاف خود انگریز مورخین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ہمارے راستے میں سب سے سخت رکاوٹ دارالعلوم دیوبند تھا ملاحظہ ہو:

The most Vital School of Ulma in india is the second Half of the nineteenth Century was that centerd upon Deoband,the Darul Uloom.(The Muslims or british India,byP.Hardy page 170).

اعلی حضرت اعلی سیرت کے صفحہ ۳۳ اور اسی طرح حیات اعلی حضرت میں یہ بات موجود ہے کہ مولوی احمد رضا خان کے دادا نے گورنمنٹ کی پولیٹیکل خدمات انجام دی جس کے عوض ان کو آٹھ گاؤں جاگیر میں ملے اور ان کے ساتھ آٹھ سو فوجیوں کی بٹالین ہوا کرتی تھی۔

شاہ عبدالعزیز کے فتوے کے خلاف کے "ہندوستان دارالحرب" ہے اعلی حضرت نے ہندوستان کے دارلسلام ہونے کا فتوی دیا اس لئے کہ دارالسلام میں جہاد جائز نہیں۔اس کے علاوہ اس مکتبہ فکر نے آزادی کے ہر متوالے پر کفر کے فتوے لگا کر عوام کو ان سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔۱۹۱۴ میں الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ کے نام سے فتوی شائع ہوا جس میں خان صاحب کے علاوہ کئی بریلوی علمائے کے تصدیقات موجود تھے جس میں قائد اعظم کو کافر کہا گیا اور مسلم لیگ سے ہر قسم کے تعاون کو حرام قرار دیا گیا۔ان کے مولوی حشمت علی نے مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری کے نام سے کتاب لکھی جس میں قائد اعظم کو کافر قرار دیا گیا۔مولوی مصطفیٰ رضا خان نے اس زمانے میں مسلمانوں کے دلوں سے کعبہ و مدینہ کی محبت نکالنے کیلیے حج کے ساقط ہونے کا فتوی دیا اور آج بھی بریلوی برملا امام کعبہ اور مدینہ کو کافر لکھتے اور کہتے ہیں۔ مصطفیٰ رضا خان نے ایک کتاب لکھی اس زمانہ میں جواب نایاب ہے رسالۃ الامارہ والجہاد جس میں انگریز سے جہاد کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ یہ چند مثالیں میں نے دے دی ہے ورنہ ان کی غداریوں سے تاریخ کے صفحات آج بھی بھرے پڑے

ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے تاریخ آزادی میں کہیں بھی اس گروہ کا نام ونشان نہیں جس کا اعتراف خود مولوی احمد رضا خان کے سوانح نگار کرتے ہیں کہ اوراس کا الزام مورخین پر ڈالتے ہیں کہ انھوں نے محض تعصب کی وجہ سے ہمارے اعلحضرت کا ذکر کہیں نہیں کیا اور وہابی (یعنی دیوبند) کی خدمات سے ساری تاریخ کو بھر دیا۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کے حوالے سے بھی معترض نے اپنی ''مخصوص رضاخانیت'' کا مظاہرہ کیا ہے پوری عبارت اس طرح ہے:

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے ایک شخص نے ایک ایسے ہی مدعی سے کہا کہ اس سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ یہ خوف سے متاثر نہیں لیکن طمع سے متاثر ہے بلکہ خوف سے تو گورنمنٹ ہی متاثر ہوئی چنانچہ تمہیں اور ہمیں سو روپیہ نہیں دیتی تو اب اس کا امتحان یہ ہے کہ تم نو سو روپے دیکر اپنی موافق فتوی لے لو اگر وہ قبول کرلے تو وہ بات صحیح ہے ورنہ وہ بھی جھوٹ۔

﴿الاضافات الیومیہ، ج6،ص103 ،ملفوظ نمبر،88﴾

غور فرمائیں کس حکیمانہ اور بلیغ انداز میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس الزام کی تردید کررہے ہیں مگر معترض صاحب کہتے ہیں کہ نہیں وہ تو تردید نہیں بلکہ تصدیق کررہے ہیں۔۔تف ہے ایسی تحقیق پر اور ایسی دیانت پر۔

اعتراض ۴:

تھا کون جو انگریز کو کہتا رحمت؟ کس نے کیا گوروں کے وظیفے پر گزارا

جواب: ارے وہی جس کی وفاداری کے گن گاتے انگریز بھی بھائی وہی جن کو سیر کرائی جاتی ہے پینٹا گون کی آج بھی

(روزنامہ وقت لاہور ۱۰ مئی ۲۰۱۰ء کی خبر کے مطابق بریلوی علماء ومشائخ کو انتہاء پسندی کے خلاف پینٹا گون میں تربیت دی جائے گی۔)

اعتراض نمبر۴: مولانا رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی صاحب اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے۔ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۹۔

جواب: فریق مخالف کا یہ حوالہ بھی بالکل سود مند نہیں اس لئے کہ انھوں نے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت گنگوہی اور حضرت حجۃ الاسلام رحمہما اللہ انگریز کے وفادار تھے اور اس کے خلاف انھوں نے کچھ نہ کہا مذکورہ بالا عبارت مولف تذکرۃ الرشید کی ہے جس کے ذمہ دار وہ خود ہیں کسی اور کی عبارت کو لیکر کسی اور پر فٹ کرنا کہاں کا انصاف ہے۔۔؟؟ آپ کا یہ ثابت کرنا کہ ان حضرات نے انگریز کی مخالف نہیں کہ قطعا باطل اور مردود ہے جبکہ خود اسی تذکرۃ الرشید میں یہ حوالے بھی موجود ہیں کہ:

(ا) تینوں حضرات (حاجی امداد اللہ صاحب ،حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی) کے نام چونکہ وارنٹ گرفتاری جاری ہوچکے ہیں اور گرفتار کنندہ کیلئے صلہ (انعام) تجویز ہوچکا تھا اس لئے لوگ تلاش میں ساعی اور حراست کی تگ ودو میں پھرتے تھے۔﴿تذکرۃ الرشید، ج1،ص77﴾

(۲) روش (پولیس) رامپور پہنچی اور حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ حکیم ضیاء الدین صاحب کے مکان سے گرفتار ہوئے تخمینے سے یہ زمانہ ۱۲۷۵ھ کا ختم یا ۱۲۷۶ کا شروع سال ہے (الی قولہ) آپ کے چاروں طرف محافظ پہرہ دار تعینات کردئے گئے اور بند بیل (بیل گاڑی) میں آپ کو سوار کرکے سہارنپور چلتا کردیا گیا (الی قولہ) حضرت مولانا سہارنپور پر پہنچتے ہی جیل خانہ بھیج دئے گئے اور حوالات میں بند ہوکر جنگی پہرہ کی نگرانی میں دے دیئے گئے۔ ﴿تذکرۃ الرشید، ج1،ص82﴾

(۳) حضرت مولانا تین یا چار یوم کال کوٹھری میں اور پندرہ دن جیل خانہ کی حوالات میں قید رہے تحقیقات پر تحقیقات اور پیشی پر پیشی ہوتی رہی آخر عدالت سے حکم ہوا کہ تھانہ بھون قصبہ ہے اس لئے مظفر نگر منتقل کیا جائے چنانچہ امام ربانی جنگی حراست اور ننگی تلواروں کے پہرہ میں براہ دیوبند دو پڑاؤ کر کے پاپیادہ مظفرنگر لائے گئے اور اب یہاں کے جیل خانہ میں بند کردئے گئے۔ (الی قولہ) مظفر نگر کے جیل خانہ میں حضرت کو کم وبیش چھ ماہ رہنے کا اتفاق ہوا اس اثناء میں آپ کی استقامت، جوانمردی، استقلال کی پختگی، توکل، رضا، تدین، اتقاء، شجاعت، ہمت، اور سب پر طرہ حق تعالی کی اطاعت ومحبت جو آپ کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے تھی اس درجہ حیرت انگیز ثابت ہوئیں کہ جن کی نظیر نہیں ملتی۔ ﴿تذکرۃ الرشید، ج1، ص84﴾

(۴) حضرت امام ربانی قطب الارشاد مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کو اس سلسلہ میں امتحان کا بڑا مرحلہ طے کرنا تھا اس لئے گرفتار ہوئے اور چھ مہینے حوالات میں بھی رہے۔ ﴿تذکرۃ الرشید، ج1، ص79﴾

ان تمام واضح حوالوں سے حضرت مولانا گنگوہی اور ان کے رفقاء کا گرفتار ہونا جنگی حراست میں رہنا حوالات اور کال کوٹھریوں کا آباد کرنا اور قید وبند کی صعوبتیں اٹھانا روز روشن کی طرح واضح ہے اور ہمارا مدعی بھی یہی ہے۔ غرض ان کو انگریز کا وفادار ثابت کرنا تاریخ کو مسخ کرنا ہے اور معترض صاحب نے جو مجمل اور مبہم حوالہ دیا ہے اس سے انکا مدعی ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا یہ مجمل عبارت صرف اس کا مصداق ہے:

تم جو دیتے ہو نوشتہ وہ نوشتہ کیا ہے
جس میں ایک حرف وفا بھی کہیں مذکور نہیں

ھدیۂ بریلویت ۴۸۰

(۳) حضرت مولانا تین یا چار یوم کال کوٹھری میں اور پندرہ دن جیل خانہ کی حوالات میں قید رہے تحقیقات پر تحقیقات اور پیشی پر پیشی ہوتی رہی آخر عدالت سے حکم ہوا کہ تھانہ بھون قصبہ ہے اس لئے مظفر نگر منتقل کیا جائے چنانچہ امام ربانی جنگی حراست اور ننگی تلواروں کے پہرہ میں براہ دیوبند دو پڑاؤ کر کے پاپیادہ مظفرنگر لائے گئے اور اب یہاں کے جیل خانہ میں بند کردئے گئے۔ (الی قولہ) مظفر نگر کے جیل خانہ میں حضرت کو کم وبیش چھ ماہ رہنے کا اتفاق ہوا اس اثناء میں آپ کی استقامت، جوانمردی، استقلال کی پختگی، توکل، رضا، تدین، اتقاء، شجاعت، ہمت، اور سب پر طرہ حق تعالی کی اطاعت ومحبت جو آپ کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے تھی اس درجہ حیرت انگیز ثابت ہوئیں کہ جن کی نظیر نہیں ملتی۔ ﴿تذکرۃ الرشید، ج1، ص84﴾

(۴) حضرت امام ربانی قطب الارشاد مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کو اس سلسلہ میں امتحان کا بڑا مرحلہ طے کرنا تھا اس لئے گرفتار ہوئے اور چھ مہینے حوالات میں بھی رہے۔ ﴿تذکرۃ الرشید، ج1، ص79﴾

ان تمام واضح حوالوں سے حضرت مولانا گنگوہی اور ان کے رفقاء کا گرفتار ہونا جنگی حراست میں رہنا حوالات اور کال کوٹھریوں کا آباد کرنا اور قید وبند کی صعوبتیں اٹھانا روز روشن کی طرح واضح ہے اور ہمارا مدعی بھی یہی ہے۔ غرض ان کو انگریز کا وفادار ثابت کرنا تاریخ کو مسخ کرنا ہے اور معترض صاحب نے جو مجمل اور مبہم حوالہ دیا ہے اس سے انکا مدعی ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا یہ مجمل عبارت صرف اس کا مصداق ہے:

تم جو دیتے ہو نوشتہ وہ نوشتہ کیا ہے
جس میں ایک حرف وفا بھی کہیں مذکور نہیں

لفظ ''سرکار'' کا اطلاق رب تعالی (حقیقی سرکار) پر بھی ہوتا ہے

اصل میں فریق مخالف کو اس عبارت میں لفظ ''مہربان سرکار'' سے مغالطہ ہوا ہے حالانکہ یہ لفظ دیگر متعدد معنوں کے علاوہ مالک حقیقی آقا اور ولی نعمت پر بھی صادق آتا ہے چنانچہ فرہنگ آصفیہ ج 3 ص 70 میں سرکار کے معنی سردار، میر، پیشوا، رئیس، آقا، ولی نعمت اور والی وغیرہ کے کئے گئے ہیں۔

اور پھر ''مولف تذکرۃ الرشید'' جس طرح لفظ سرکار کا انگریز پر اطلاق کرتے ہیں اسی طرح ''اللہ تعالی'' پر بھی اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سہارنپور جیل سے مظفر نگر منتقل کرنے کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

سنا ہے کہ دیوبند کے قریب سے گذرنے پر مولانا قاسم العلوم نظر براہ راستہ سے کچھ ہٹ کر بغرض ملاقات پہلے سے آ کھڑے ہوئے تھے گو خود بھی مخدوش حالت میں تھے مگر بیتابی شوق نے اس وقت چھپنے نہ دیا اور دور ہی دور سے سلام ہوئے ایک نے دوسرے کو دیکھا مسکرائے اور اشاروں ہی اشاروں میں خدائے تعالی کے وہ وعدے یاد دلائے جو سچے سرکاری خیر خواہوں اور امتحانی مصیبتوں پر صبر و استقلال کرنے والوں کیلئے انجام کار ودیعت رکھے گئے ہیں۔ (تذکرۃ الرشید، ج 1، ص 84)

بالکل واضح امر ہے کہ یہ وعدے اللہ تعالی کے واللہ مع الصبرین، و ان جندنا لھم الغلبون، انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا اور فان حزب اللہ ھم الغلبون وغیرہ کلمات جو قرآن کریم میں موجود ہیں۔۔ سچی سرکار، آقائے حقیقی اور مالک الملک کے مخلص بندوں کیلئے ہیں جو امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہاں سرکار کے لفظ سے اللہ تعالی ہی کی ذات مقدسہ مراد ہے۔

اعتراض نمبر ۵:

حافظ ضامن، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی انگریز کی حمایت میں لڑے اور اور حافظ ضامن ''شہید'' ہوگئے۔ تذکرۃ الرشید، ج 1، ص 75-74

جواب: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔۔ معترض صاحب اتنا صریح دھوکہ۔۔ ہم نے یہ صفحہ بار بار چیک کیا اور کہیں ہمیں یہ عبارت نہیں ملی کہ حافظ ضامن صاحب انگریز کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے تاریخ کا ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ان کی شہادت شاملی کے میدان میں انگریز کے خلاف لڑتے ہوئے ہوئی۔۔ مگر آپ کس طرح خدا خوفی سے بے پرواہ ہو کر جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔۔ جن صفحات کا حوالہ معترض نے دیا ہے اس میں بھی اسی شاملی کے معرکہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ آپ میں اگر ذرا بھی انصاف و دیانت کا مادہ ہے تو جو عبارت آپ نے نقل کی ہے اس کتاب کا اصل عکسی حوالہ دے کر بعینہ ثابت کریں ورنہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

کا وظیفہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

۱۸۵۷ کی جنگ آزادی حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں لڑی گئی اور شاملی کے میدان پر قبضہ کر لیا گیا جو ایک ماہ تک رہا۔

☆ حاجی امداد اللہ صاحب کو امام، مولانا قاسم نانوتوی کو سپہ سالار افواج مولانا رشید احمد گنگوہی کو قاضی، مولانا محمد منیر نانوتوی اور حافظ محمد ضامن کو میمنہ اور میسرہ کے افسر مقرر کیے گئے۔ ﴿سوانح قاسمی، ج ۲، ص ۱۲۷﴾

☆ اس معرکہ میں حافظ محمد ضامن شید ہوئے حضرت حاجی صاحب اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کر گئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی روپوش

ہو گئے اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی گرفتار کر لئے گئے۔ مولانا گنگوہی کو سہارنپور کی جیل میں قید کر دیا گیا۔ تین چار یوم کال کوٹھری میں رہے اور پندرہ دن جیل خانہ کی حوالات میں قید رہے۔ آخر عدالت سے حکم ہوا تھانہ بھون قصبہ ہے اس لئے مظفر نگر منتقل کیا جائے۔ چنانچہ جنگی حراست اور ننگی تلواروں کے پہرے میں براستہ دیوبند چند پڑاؤ کر کے پاپیادہ مظفر نگر لائے گئے اور حوالات کے اندر بند کرا دیئے گئے چھ ماہ قید رہے آخر چھوڑ دیئے گئے۔

﴿ایسٹ انڈیا کمپنی کے باغی علماء، ص 113، از مفتی انتظام اللہ شہابی﴾۔

جناب پروفیسر محمد ایوب صاحب قادری مرحوم لکھتے ہیں کہ

☆ اسی (۱۸۵۷ کی جنگ آزادی) میں حافظ محمد ضامن صاحب کو گولی لگی اور وہ شہید ہو گئے آخر میں مجاہدین کے پاؤں بھی اکھڑ گئے انگریزوں نے قبضہ کرنے کے بعد تھانہ بھون کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ﴿جنگ آزادی، ص 181﴾

نوٹ: پروفیسر ایوب قادری بریلوی حضرات کے ہاں بھی مستند مانے جاتے ہیں عبد الحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب پر ان سے تقریظ لکھوائی اور ان کے انتقال پر اظہار غم بھی کیا۔

غرض یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت حافظ ضامن صاحب انگریز کے خلاف لڑتے ہوئے شاملی کے میدان میں شہید ہوئے مگر فریق مخالف کا سوء ظن دیوبند دشمنی ملاحظہ ہو کہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہوئے بھی کچھ حیا نہیں۔

اعتراض نمبر ۶:

شاہ اسمٰعیل صاحب نے انگریز کی حمایت میں لڑنے کا فتوی دیا۔

(ملاحظہ ہو حیات طیبہ ص 364)

جواب: یہ بھی آپ کا دجل وفریب ہے اس لیے کہ اگرچہ شاہ صاحب اور ان کی جماعت کا براہ راست انگریز سے مقابلہ نہیں ہوا تھا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ انگریز کے حامی تھے یا کوئی ایجنٹ تھے چنانچہ خود انگریز مورخ کیپٹن کنگھم تاریخ سکھ میں لکھتا ہے کہ

"سید احمد کے عمل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے مراد انکی صرف سکھ تھے لیکن ان کے صحیح مقاصد پورے طور پر نہیں سمجھے گئے، وہ انگریزوں پر حملہ کرنے میں محتاط ضرور تھے لیکن ایک وسیع اور آباد ملک پر ایک دور دراز قوم کا اقتدار ان کی مخالفت کے لیے کافی سبب تھا"۔ (سیرت سید احمد شہید۔ صفحہ نمبر 772)

نواب امیر خان انگریز کے خلاف تھے اور اسکے خلاف لڑے بھی۔ سید احمد صاحب ان کی فوج میں ۶ سال رہے مگر جب بعض مجبوریوں کی وجہ سے انگریز سے مصالحت کرنی پڑی تو سید احمد شہید نے اس کی شدید مخالفت کی اور متعدد بار ان کو منع کیا اور کہا کہ یہ کفار بڑے دغاباز ہیں، کچھ آپ کے واسطے تنخواہ یا جاگیر وغیرہ مقرر کر کے بٹھا دیں گے کہ روٹیاں کھایا کیجئے پھر یہ بات ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ مگر جب نواب صاحب نہ مانے تو سید صاحب یہ کہہ کر رخصت ہو گئے کہ اچھا آپ انگریزوں سے ملتے ہیں تو میں رخصت ہوتا ہوں، نواب صاحب نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر سید صاحب نہ مانے اور لشکر سے رخصت ہو گئے۔ (سیرت سید احمد شہید۔ صفحہ نمبر 43)

انگریز کے خلاف ان کے عزائم اور مقاصد کا اندازہ مندرجہ ذیل مکتوب سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو انہوں گوالیار کے ایک وزیر کو لکھا۔

جناب کو خوب معلوم ہے کہ پردیسی، سمندر پار کے رہنے والے، دنیا جہاں کے تاجدار اور یہ سودا بیچنے والے تاجر سلطنت کے مالک بن گئے، بڑے بڑے امیروں کی امارت اور بڑے بڑے اہل حکومت کی حکومت اور ان کی عزت کو انہوں نے خاک میں ملا دیا،

جوحکومت وسیاست کے مردمیدان تھے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اس لیے مجبوراً چند غریب و بے سروسامان کمر وہمت باندھ کر کھڑے ہو گئے اور محض اللہ کے دین کی خدمت کیلئے اپنے گھروں سے نکل آئے۔ یہ اللہ کے بندے ہرگز دنیادار اور جاہ طلب نہیں ہیں۔ محض اللہ کے دین کی خدمت کیلئے اٹھے ہیں مال ودولت کی ان کو ذرہ برابر بھی طمع نہیں جس وقت ہندوستان ان غیر ملکی دشمنوں سے خالی ہو جائے گا ہماری کوششوں کا تیر مراد نشانوں تک پہنچ جائے گا۔ الخ

(سیرت سید احمد شہید، جلد اول صفحہ 672، نقش حیات جلد 1، صفحہ 304-504)

اس تحریک کے کارکنوں کے عزائم کا اندازہ سید صاحب کے مندرجہ ذیل مکتوب سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے مسلمان وزیر غلام حیدر خان کو لکھا۔

ملک ہندوستان کا بڑا حصہ غیر ملکیوں کے قبضے میں چلا گیا ہے اور انہوں نے ہر جگہ ظلم و زیادتی پر کمر باندھی ہے۔ ہندوستان کے حاکموں کی حکومت برباد ہوگئی، کسی کو ان سے مقابلے کی تاب نہیں بلکہ ہر ایک ان کو اپنا آقا سمجھنے لگا ہے چونکہ بڑے بڑے اہل حکومت ان کا مقابلہ کرنے کا خیال ترک کر کے بیٹھ گئے ہیں اس لیے چند کمزور و بے حیثیت اشخاص نے اس کا بیڑہ اٹھایا۔ (سیرت سید احمد شہید، صفحہ نمبر 404)

انگریز کے خلاف حضرت سید نے اپنے خلفاء، مریدین، متوسلین، کارکنان کی کس طرح ذہن سازی کی تھی اسکا اظہار خود ایک انگریز مورخ ڈبلیو ہنٹر ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

اب ہمیں اس مجموعہ قوانین کا حال مختصراً بیان کرنا ہے جو ان کے پیروؤں نے ان کی تعلیم سے اخذ کیا اور جس کی وجہ سے انھوں نے ہندوستان میں ایک ایسا مذہبی انقلاب برپا کر دیا جس کی مثال اسکی گزشتہ تاریخ میں نہیں ملتی یہی انقلاب ہے جس نے پچاس

سال سے انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کی روح کو دبنے نہیں دیا۔

(نقش حیات جلد 2، صفحہ نمبر 53)

ان تمام حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ سید صاحب اوران کی جماعت نہ صرف انگریز کے سخت ترین مخالف تھے بلکہ انکے خلاف باقاعدہ جہاد انکی تحریک کا حصہ تھا ایسے صریح حوالے موجود ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص حضرت سید صاحب اوران کے سرفروش مجاہدوں کو انگریز کا ہمدرد اور خیر خواہ قرار دے تو اسے یہ ورد سکھا کر بریلی کے پاگل خانے میں داخل کروادیا جائے کہ۔

وقت ہوگا تو کوئی بھی نہ ہو گا میرا
اب لاکھوں میرے غمخوار نظر آتے ہیں

اب رہا حیات طیبہ کا وہ حوالہ جو فریق مخالف نے دیا ہے تو مندرجہ بالا حوالوں کے ہوتے ہوئے اسکی کوئی علمی وقعت نہیں خاص کر جب مرزا حیرت دہلوی ان الفاظ کو سید صاحب سے نقل کرنے میں منفرد ہوں چلیں بالفرض حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب اس قول کو بالفرض علی سبیل التنزل درست مان لیا جائے تب بھی جواب حاضر ہے کہ۔

ابتداءً انگریز کا طریقہ واردات یہ تھا کہ کسی مذہب اور فرقے کیخلاف تشدد سے کام نہ لیا جائے بلکہ اپنی تعلیم نظریات وافکار کے ذریعے ان کے ذہنوں کو فتح کیا جائے، لارڈ میکالے کے بیانات اس کی واضح دلیل ہیں تو اس دور میں جب بظاہر سب کو مذہبی آزادی حاصل تھی انگریز کیخلاف جہاد کا فتوی نہ دینے سے یا ملکی دفاع کے لیئے اسکا تعاون کرنے سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ جب انگریز ظالم نے ہزاروں بیگناہ ہندوستانیوں کو جن میں پیش پیش مسلمان تھے قتل وغارت کرنا شروع کر دیا اور تختہ دار پر لٹکا کر اپنی بھڑاس نکالی تو اس وقت بھی اس کے خلاف جہاد درست نہ تھا۔ ویسے بھی حضرت شاہ اسماعیل شہید ۱۸۵۷ء کے معرکے سے پہلے شہید ہو چکے تھے، پہلے کے

حالات کو بعد پرفٹ کرنا اور اس طرز سے انکو انگریز کا خیر خواہ اور ہمدرد ثابت کرنا بالکل بے سود عمل اور نرا دجل و فریب ہے۔

آنحضرت ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کے ساتھ امن اور صلح کا تحریری معاہدہ کیا تھا جس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ یہود یا مسلمانوں کو کسی سے لڑائی پیش آئی تو ایک فریق دوسرے کی مدد کرے گا۔

(زاد المعاد، ج 2 ص 17 و سیرت ابن ہشام ج 1 ص 405)

مگر بعد کو یہودیوں کے تینوں قبیلوں بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ کیخلاف انکی وعدہ شکنی سے نہ صرف انکے خلاف جہاد کیا بلکہ ان کو جلاوطن بھی کیا۔ نتیجۃً تاریخی طور پر بالکل عیاں ہے غرض مقدم و متاخر حالات کو گڈمڈ کرنا اور اس سے مقصد حاصل کرنا کسی بھی طور پر درست اور قرین قیاس نہیں۔

اب آخر میں ہم فریق مخالف سے سوال کرتے ہیں کہ شاہ صاحب اور انکی تحریک کے لوگ تو تھے ہی بقول آپ کے وہابی تھے، معاذ اللہ، اللہ و رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کے دشمن تھے، اسلام کے بدخواہ تھے مگر آپ کے روحانی دادا حضور مولوی نقی علی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کہاں تھے؟ انکو بھی چھوڑیئے آپکے روحانی ابا حضور مولوی احمد رضا خان جو بزعم خویش پورے ہندوستان میں واحد مسلمان اور اسلام کے خیر خواہ تھے، انہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کے کتنے فتوے دیے؟

چیلنج

ہمارا پوری دنیائے رضاخانیت کو چیلنج ہے کہ کوئی ایک مستند حوالہ دکھا دے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ احمد رضا خان نے اپنی پوری زندگی میں انگریز کیخلاف چلائی جانے والی کسی تحریک کی سربراہی کی ہو، اس میں کوئی حصہ لیا ہو، کسی ایک جلسے کی صدارت و

قیادت کی ہو جو انگریز تسلط کے خلاف ہو۔ زمین پھٹ سکتی ہے آسمان ریزہ ریزہ تو ہو سکتا ہے مگر قیامت کی صبح تک یہ لوگ ایک حوالہ پیش نہیں کر سکتے اور کریں بھی تو کیسے احمد رضا خان نے تو کبھی انگریز کی مخالفت کی ہی نہیں وہ تو انگریز کے حق میں فتوے دیتا تھا جو ہندوستانی اخباروں میں چھپتے تھے۔ چنانچہ انگریز مورخ سر فرانسس رابنسن اپنی کتاب میں لکھتا ہے

The Mashriq of Gorakhpur and all-bashir usually took not of the Pro- Government "Fatwas" of Ahmed Raza Khan.

[The Separation Among India Muslim . Page No. 268]

اعتراض نمبر ۷:

حسین احمد مدنی صاحب نے لکھا کہ انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا اور جنگی ضرورتوں کو پورا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی۔ (نقش حیات ج2 ص419)

جواب: اس حوالے کو نقل کرنے میں بھی آپ نے روایتی دھوکہ دہی سے کام لیا۔ اس لئے کہ حضرت سید بادشاہ انگریز کے سخت مخالف تھے اور ان سے جہاد کرنا ان کی تحریک کا اولین مقصد تھا۔ میں اس پر تفصیلی مضمون نقش حیات کے حوالے سے اوپر حیات طیبہ پر اعتراض کے جواب میں لکھ چکا ہوں اور نقش حیات ہی کے حوالے سے میں اوپر ان کے دو خطوط نقل کر چکا ہوں جس سے ان کے مقاصد پر روشنی پڑتی ہے کہ ان کی تحریک کا بنیادی مقصد ہی ان بیرونی قابضین کو ہندوستان سے نکالنا تھا۔ حضرت سید

صاحب نے اپنی جماعت کو اسی بنیاد پر استوار کیا چنانچہ خود اسی نقش حیات میں ایک انگریز مورخ ڈاکٹر ہنٹر کا بیان ہے:

☆اب ہمیں اس مجموعہ قوانین کا حال مختصراً بیان کرنا ہے جو ان کے پیروؤں نے ان کی تعلیم سے اخذ کیا اور جس کی وجہ سے انھوں نے ہندوستان میں ایک ایسا مذہبی انقلاب برپا کر دیا جس کی مثال گزشتہ تاریخ میں نہیں ملتی یہی انقلاب ہے جس نے پچاس سال سے انگریز کی حکومت کے خلاف بغاوت کی روح کو دبنے نہیں دیا۔

﴿ہمارے ہندوستانی مسلمان ص90، بحوالہ نقش حیات، ج2، ص35﴾

یہی انگریز مورخ لکھتا ہے کہ:

☆۱۸۲۱ میں امام صاحب (حضرت سید بادشاہ) نے اپنے خلفاء منتخب کرتے وقت ایسے آدمیوں کا انتخاب کیا جو بے پناہ جوش وخروش کے مالک اور بہت ہی مستقل مزاج تھے ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح متعدد بار جب یہ تحریک تباہ ہونے کے قریب تھی انھوں نے بار بار جہاد کے جھنڈے کو تباہی سے بچا کر از سر نو بلند کیا پٹنہ کے خلفاء جو انتھک واعظ خود اپنے آپ سے بے پرواہ بے داغ زندگی بسر کرنے والے انگریز کافروں کی حکومت تباہ کرنے میں نہایت چالاک تھے۔ ﴿ایضاً ص101، بحوالہ ایضاً﴾

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اسی انگریز کے مختلف حوالے نقل کرنے کے بعد اپنا تجزیہ لکھتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

☆(حضرت سید صاحب نے) تمام ملک میں اندر اور باہر ایسی ہلچل پیدا کر دی کہ مدبران برطانیہ لرزہ براندام ہو گیا۔ ﴿نقش حیات، ج2، ص38﴾

انگریز مورخ ہندوستان میں تحریک بالاکوٹ کے اثرات کے متعلق لکھتا ہے کہ

☆اب میں نے اپنی سرحد پر اس باغی کیمپ کی تمام تاریخ ۱۸۳۱ سے جبکہ اس کی ابتداء ہوئی ۱۸۶۸ جبکہ آخری مرتبہ انھوں نے ہم کو جنگ میں دھکیلا بیان کر دی ہے وہ تمام

مصیبتیں جو انھوں نے سکھ حکومت کے وقت سرحد پر نازل کی تھیں وہ تمام ایک تلخ وراثت کی صورت میں ہم تک پہنچیں اس نے تمام سرحد میں تعصبی جذبات کو برقرار رکھنے کے علاوہ تین دفعہ قبائل کو یکجا اکھٹا کر دیا۔ جس کی وجہ سے برطانوی ہند کو ہر ایک موقعہ پر بہت ہی مہنگی لڑائی لڑنی پڑیں یکے بعد دیگرے ہر گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ یہ ہمارے لئے ایک مستقل خطرہ ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے تباہ کرنے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اب تک بھی یہ ہماری غیر وفادار رعایا اور ہمارے سرحد پار دشمنوں کے امیدوں کا مرکز بنا ہوا ہے ہم نہیں جانتے کہ کس وقت ہم قبائل کی خانہ جنگی کی لپیٹ میں آجائیں گے جو وسط ایشیا میں ہر وقت جاری رہتی ہیں مگر اس وقت یہ عین ممکن ہے کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے ایک اور افغانی جنگ لڑنی پڑے یہ جنگ جب کبھی بھی ہوگی (اور جلد یا بدیر ہو کر رہے گی) تو ہماری سرحد پر غدار آبادی ہمارے دشمنوں کو ہزار ہا آدمی مہیا کر سکے گی۔ ہمیں ان غداروں کو اپنی ذات سے کوئی ڈر نہیں اگر ہمیں ڈر ہے تو ان شورش پسند عوام سے ہے جن کو یہ مجاہدین ہمارے خلاف جہاد کرنے کیلئے بار بار اکھٹا کرتے ہیں نو صدیوں کے دوران میں ہندوستانی لوگ شمال کی طرف سے حملہ کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔

﴿ایضاً ص25-24، بحوالہ نقش حیات ج2 ص41-40﴾

غرض صرف "نقش حیات" ہی کے ان تمام حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ حضرت سید صاحب انگریز کے سخت ترین دشمن تھے بلکہ انھوں نے اپنے جانشینوں کی اس طرح "برین واشنگ" کی کہ ان کی شہادت کے بعد بھی ان کی جماعت کے مجاہدین انگریز کو ناکوں چنے چبواتے رہے اور انگریز کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا منبع اور سرچشمہ یہی "تحریک بالاکوٹ" اور نظریہ "سید احمد شہید" رہا۔

بریلوی حضرات خود تو سیاسی یتیم ہیں ساری زندگی حکومت وقت کی جوتیاں چاٹتے

رہے اپنے سیاہ کرتوتوں اور ضمیر فروشی پر پردہ ڈالنے کیلئے ایسے مجاہدین کو بھی انگریز کا
ایجنٹ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مگر حق کے سامنے آخر باطل کب تک ٹھہر سکتا
ہے۔ فریق مخالف نے جو عبارت پیش کی وہ مکمل اس طرح ہے کہ:

ہندوستان کی یہ بہت بڑی بدقسمتی تھی کہ سید صاحب کو مسلمانان پنجاب کی حد درجہ پامالی
وزبوں حالی کے باعث مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بالمقابل صف آراء ہونا پڑا اور آخر
معرکہ بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ ورنہ اصل یہ ہے کہ سید صاحب کا
مقصد ہندوستان اور مسلمان کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے تسلط واقتدار سے نجات دلانا
تھا۔ انگریز خود اسے محسوس کرتے تھے اور اس تحریف سے بڑے خوفزدہ تھے۔ اسی بناء
پر جب سید صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا تو انگریزوں نے اطمینان کا
سانس لیا اور جنگی ضرورتوں کے مہیا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی۔
سید صاحب کا اصل مقصد چونکہ ہندوستان سے انگریزی تسلط اور اقتدار کا قلع قمع کرنا
تھا۔ الخ ﴿نقش حیات، ج2، ص18﴾

غور فرمائیں کہ خط کشیدہ عبارات کو کس طرح گیارہویں شریف کا شربت سمجھ کر ہضم
کرلیا گیا۔ عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ حضرت سید صاحب کا اصل مقصد
انگریزوں کو ہندوستان سے مار بھگانا تھا مگر بدقسمتی سے سکھ اس راہ میں رکاوٹ بن گئے
انگریز کو چونکہ اس تحریک کا علم تھا کہ یہ ان کے تسلط کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے تو
انھوں نے اطمینان کا سانس لیا کہ اتنا بڑا خطرہ ان کے سر سے ٹل گیا اور اب مجاہدین
ہماری جگہ سکھوں سے برسرپیکار ہوگئے ہیں۔ اور ہماری جان فی الوقت کیلئے چھوٹ
گئی۔ اب رہا جنگی ضرورتوں کے مہیا کرنے کا سوال تو اس میں یہ کہاں ہے کہ حضرت
سید صاحب نے خود یہ سامان لیا یا اس کا مطالبہ کیا یہ بھی تو ممکن ہے کہ انگریز نے خفیہ
طریقہ سے ایسے ذرائع سے مہیا کیا ہو کہ سید صاحب کو اسکا علم ہی نہ ہوا اور ایسا ہونا

جنگوں میں ممکن ہے کہ ایک دشمن اپنے مفاد کیلئے خفیہ طور پر دوسروں کی مدد کرتا ہے سکھ
چونکہ ہندوستان میں بہت سی جگہ پر قابض تھے لہٰذا انگریز ان کو بھی اپنے لئے خطرہ سمجھتے
تھے اور یوں ایک تیر سے دو شکار کرنے کا سوچا ہوگا۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ انگریز نے بطور لالچ یہ سامان شروع میں مہیا کیا ہو مگر مجاہدین اس
لالچ میں نہیں آئے مکالمۃ الصدرین کا حوالہ گزر چکا کہ پہلے انگریز اسی طرح کیا کرتا
تھا۔ اور پھر اسی نقش حیات میں ہے کہ:

یہ جماعت انگریزوں کی طرف سے ہر قسم کی ہلاکتوں اور ایذاؤں کا نشانہ بنتی ہے اور تحمل
کرتی ہے مگر آزادی کی جدوجہد اور انگریز دشمنی سے باز نہیں آتی۔ انگریز لالچ دیتا
ہے قبول نہیں کرتی۔ انگریز ڈراتا ہے مگر نہیں ڈرتی۔ ﴿ج2، ص 43-44﴾

حیات طیبہ کے حوالے سے میں یہ ذکر کرچکا ہوں کہ حضور ﷺ جب مدینہ تشریف
لائے تو سب سے پہلے وہاں کے یہودیوں سے ایک امن معاہدہ کیا جس میں ایک شق
یہ بھی تھی کہ جب مسلمانوں پر کوئی حملہ کریگا تو یہودی مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور
جب یہودیوں پر کوئی حملہ کرے گا تو مسلمان یہودیوں کا ساتھ دیں گے۔ تو اب کیا
کوئی بے دین معاذ اللہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمان یہودیوں کے نمک خوار اور ایجنٹ
تھے۔ العیاذ باللہ۔

اعتراض نمبر ۸:

عبید اللہ سندھی صاحب کے ملفوظات میں ہے کہ مجاہدین کا گزران انگریز کی
رہین منت تھا۔ (ص362)

جواب: حضرت عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہمیں باوجود تلاش کے نہیں
مل سکے اس لئے مکمل سیاق وسباق کے ساتھ اس کا عکسی حوالہ پیش کریں۔ اس کے بعد

انشاء اللہ قائد انقلاب حضرت عبید اللہ سندھی صاحب کے تاریخی کردار پر بھی بحث کی جائے گی۔

البتہ کسی بھی بزرگ کے ملفوظات کے متعلق آپ کے اکابرین کا عقیدہ ہے کہ:

بزرگوں کے ملفوظات میں کچھ باتیں ان سے غلط منسوب ہوجاتی ہیں۔صاحب ملفوظ خود اس واقعہ یا بات کو لکھنے والا نہیں ہوتا۔۔اس لئے عین ممکن ہے کہ کوئی دوسرا شخص خواہ کتنا ہی معتبر اور ثقہ کیوں نہ ہو اس سے ملفوظ نقل کرنے میں غلطی ہوسکتی ہے اور وہ بات خلاف واقعہ ہوسکتی ہے۔۔۔لہٰذا بزرگوں کے ملفوظات سے استدلال کرنا اور اسے قطعی حوالہ سمجھنا درست نہیں۔ملخصا۔

﴿عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ۔ج1۔ص392-391﴾

لہٰذا اصولی طور پر ملفوظات سے آپ کا استدلال کرنا درست نہیں۔

اعتراض نمبر۹:

''یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد ومعاون سرکار ہے۔'' (سوانح قاسمی ص94)

جواب:معترض صاحب کو اطمینان ہے کہ ان کے حلقے میں کوئی ایسا پڑھا لکھا اور اپنے ذہن سے سوچنے والا آدمی نہیں پایا جاتا جو یوں سوچے کہ یہ انگریز مدرسہ دیکھنے اور اہل مدرسہ سے ملنے آیا تھا نہ کہ لڑنے۔یہ کوئی انسپکٹر آف سکولز بھی نہیں تھا جس کے حلقہ میں دیوبند کا مدرسہ آتا ہو اور مدرسہ کو اچھا برا جو جی میں آئے لکھ جائے اور ایسے معائنہ لکھنے والے اپنے نقطہ نظر سے تعریف (اور ضرورت ہو تو تالیف وتقریب کی) ہی بات لکھا کرتے ہیں، چاہے اندر سے کچھ بھی خیال ہو، اس لئے یہ گواہی ''لاکھ پہ بھاری'' تو کیا ہوتی سرے سے گواہی کہلانے کی بھی نہیں ہے بلکہ غور کیا جائے تو اس

سے بالکل الٹی گواہی نکل رہی ہے کیونکہ اس انگریز کو یہ فقرہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا پیش آئی تھی اگر یہ مدرسہ واقعہ میں موافق سرکار ہوتا؟ یا کم از کم یہ بات مسلمہ سی نہ ہوتی کہ انگریز سرکار اسے اپنے خلاف سمجھتی ہے؟ ایک مدرسہ جو حکومت وقت کا ممد ومعاون ہو اس کے معائنے میں ''لیفٹیننٹ گورنر کا ایک خفیہ معتمد انگریز'' بطور تعریف یہ لکھے گا کہ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں ہے؟ اتنا بڑا احمق انگریز گورنر کا معتمد خاص نہیں ہوسکتا۔ یہ تو کسی معاون ووفادار ادارے کی تحسین وتعریف کی کوئی پسندیدہ صورت نہیں ہے بلکہ اس کیلئے ایک شکایت پیدا کرنے کی صورت ہے کہ اسے خلاف سرکار سمجھے جانے کا بھی کوئی امکان مانا گیا جو نمائندہ سرکار ایسے خیال کو دفع کرنے اور ہمیں مطمئن کرنے کی ضرورت سمجھ رہا ہے کہ سرکار ہمارے ادارے کو اپنے خلاف نہیں سمجھتی۔اس لئے کبھی نہیں سنا گیا ہوگا کہ کسی سرکار نے کسی کو وفاداری کا سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہو کہ یہ ہمارے خلاف نہیں ہے۔

الغرض معترض صاحب کو اپنے حلقے میں اس طرح سوچ رکھنے والے آدمیوں کے نہ ہونے کا کامل اطمینان ہے اور دوسروں کے تاثرات سے یہ لوگ سروکار نہیں رکھتے ورنہ ان کے از خود سوچنے اور سمجھنے کی بات تھی کہ کوئی بھی آزاد ذہن کا اور سمجھدار آدمی ان کی اس تاریخ سازی کو پڑھے گا تو بجز اس کے کچھ نہیں کہے گا کہ قبلہ محترم! یہ گواہی انگریز حکومت سے دارالعلوم دیوبند کی وفاداری کی نہ ہوئی بلکہ الٹی اس بات کی ہوئی کہ یہ دارالعلوم حقیقت میں خلاف سرکار تھا۔

لیکن الحمدللہ! کہ دارالعلوم دیوبند جس ادارہ کا نام ہے اسے کسی ایسی گواہی کی ضرورت نہیں اس کی پوری صد سالہ تاریخ کا ایک ایک ورق اپنے کردار کا بہترین گواہ اور ہر خارجی گواہی سے بے نیاز کردینے والا ہے۔معترض صاحب کو شاید معلوم نہ ہو کہ دارالعلوم دیوبند کو رام کرنے کیلئے گورنر صاحبان کے صرف معتمد نمائندے ہی نہیں

آئے بلکہ بعض دفعہ گورنر صاحب نے بھی تکلیف فرمائی لیکن اس پتھر میں جونک نہ ان سے لگی نہ ان سے لگی۔ البتہ ایسے مواقع سے یہ فائدہ ضرور اٹھایا گیا کہ دشمن اگر خود کو دھوکہ میں ڈالنے کا موقع دے رہا ہے تو اسے دھوکے میں رکھنے کا ہی رویہ اختیار کیا جائے۔

اعتراض نمبر۱۰:

''سوانح قاسمی'' کے حاشیہ سے موجودہ مہتمم دارالعلوم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کے بیان کے دوٹکڑے درج کئے گئے ہیں۔

(۱)(مدرسہ دیوبند کے کارکنوں میں اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو
گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں
گورنمنٹ کوشک وشبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔''

(۲) گورنمنٹ کی طرف سے ایک انکوائری کے تذکرہ میں)

''اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو
سامنے رکھ کر مدرسہ کی طرف سے صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی۔''

(ص95)

جواب:

لگتا ہے کہ معترض صاحب قلم اٹھاتے وقت یہ قسم کھا بیٹھے تھے کہ حق وصداقت اور دیانت کا جتنا خون وہ ان صفحات میں کر سکتے ہیں کر کے رہیں گے چنانچہ حضرت مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کا ایک ''تہلکہ خیز بیان'' تصنیف کرنے کیلئے انہوں نے یہ ثواب کا کام خود ہی ڈٹ کر کیا ہے۔

''سوانح قاسمی'' کے مصنف حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بحث پر دارالعلوم کے روح رواں کی
حیثیت سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شروع کے دور میں جو نمایاں نہیں ہوا تو
اس کی وجہ سیاسی مصلحت تھی یا کچھ اور؟

حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم حاشیہ میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ اور جو کچھ بھی اس کی وجہ رہی ہو وقت کی سیاسی مصلحت بھی ضرور اس کی ایک وجہ بظاہر تھی۔ یہ حاشیہ کتاب کے ص 246 سے شروع ہو کر ص 247 تک گیا ہے یعنی ایک صفحہ سے زیادہ کا تھا۔ اس کی وہ چند سطریں یہاں پڑھ لینے کی ضرورت ہے جن میں قاری صاحب کی اصل مقصدی گفتگو درج ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں۔

''اس وقت کے نازک حالات، حضرت والا کا وارنٹ، روپوشی، سرکاری دوشوں کا پیچھے پیچھے لگا رہنا، پھر حضرت والا کے ان جذبات ونظریات کا ماضی سے زیادہ مستقبل کیلئے ہوتا جو اس وقت اجراء مدرسہ کی روح اور آج ایک مستقل مکتب خیال اور ملت کی تاریخ بنے ہوئے ہیں جن کی رو سے یہ مدرسہ تعلیمی ہونے کے ساتھ ساتھ گویا اہل اللہ کی سیاست کا ایک مرکز بھی تھا۔ کچھ ایسی باتیں نہ تھیں گو کلیۃً پردہ خفا میں ہوں یا کم از کم بحیثیت مجموعی حکومت وقت کی نگاہوں سے بالکل اوجھل ہوں ایسی صورت میں حضرت والا کا بحیثیت بانی یا بحیثیت کسی ذمہ دار عہدیدار کے سامنے آنا بلاشبہ مدرسہ کو خطرات ومہالک کا شکار بنا سکتا تھا اور ابتداء ہی سے حکومت وقت کی نگاہیں اس پر کڑی

ہوجاتی ہیں جس سے وہ حریت پرور مقاصد بروئے کار نہ آسکتے
تھے جن کیلئے یہ تاسیس عمل میں آئی تھی۔ ان حالات میں حضرت
والا کا کسی رسمی ذمہ داری کی صورت میں سامنے نہ آنا اور سب کچھ
ہونے کے باوجود کچھ بھی نہ ہونے کو نمایاں رکھنا ایک اچھی خاصی
سیاسی مصلحت کی صورت ہوجاتی ہے۔''

(سوانح قاسمی حاشیہ ص 246)

اس کے آگے بحث کے اس نکتہ پر کلام کرتے ہوئے کہ اگر ایسا تھا تو عام ممبران یا ممتحنین کی فہرست میں بھی حضرت (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا نام کیوں آیا؟ قاری صاحب مدظلہٗ نے تحریر فرمایا ہے کہ اتنی بات سے کسی عہدیدارانہ ذمہ داری کی صورت نہیں ظاہر ہوئی علاوہ ازیں اس فہرست میں ایسے حضرات کی اکثریت تھی۔ جو تارک الدنیا اور مسجد نشین بزرگ تھے جنہیں سیاست سے تو بجائے خود عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اور یا ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھیں۔''

(ص 247-246)

بعدازاں لکھتے ہیں۔

''اس پر بھی مخالفین مدرسہ نے حضرت ہی کے تعلق کو بنیاد قرار
دے کر مدرسہ کو حکومت وقت کی نگاہوں میں مشتبہ کر دینے میں
کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتی حتیٰ کہ گورنمنٹ کو تحقیقات کرانی پڑی۔
اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو
سامنے رکھ کر مدرسہ کی صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی ورنہ اگر شخصی
طور پر عہدیدارانہ ذمہ داریوں کے ساتھ حضرت والا آگے ہوئے

ہوتے تو ظاہر ہے کہ مدرسہ کی طرف سے ان بزرگوں کی صفائی
اور یقین دہانی کارگر نہ ہوسکتی تھی۔'' (ص 247)

یہ ہے حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کے اس بیان کی اصلی صورت جسے ایک ''تہلکہ خیز دستاویز'' بنانے کیلئے معترض صاحب نے اس میں سے صرف وہ فقرے لے کر درج کر دیئے ہیں جن پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے مگر کیا کوئی صاحب آدمیوں کی دنیا میں ایسے ہیں جو حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ کے بیان کی یہ اصل صورت دیکھنے کے بعد بھی اس بیان کی رو سے دارالعلوم دیوبند اور اس کے اصل ذمہ داروں کو انگریزوں سے نیازمندانہ اور سازبازانہ تعلقات رکھنے کا مرتکب کہنے کی ہمت فرماسکیں۔ ہم کن الفاظ میں اپنی اس تکلیف کا اظہار کریں کہ جناب معترض صاحب نے محض گروہ بندانہ بغض وعناد میں خدا ناترسی کا یہ ریکارڈ قائم کر کے لوگوں کو یہ کہنے کا موقع دیا ہے کہ یہ عباو قبا اور جبہ و دستار والے پیشوایان ملت و مذہب بھی کس گھٹیا درجہ تک گرتی ہو سکتے ہیں؟ ہم کہہ چکے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند اور جماعت دیوبند کا معاملہ انگریزوں کے سلسلے میں ایسا نہیں ہے کہ جس پر کوئی مدعی غبار اڑانے میں کامیاب ہو سکے۔ یہ چاند پر تھوکنا اور سر پر خاک اڑانا ہے جس کا نتیجہ ازل سے ایک ہی رہا ہے۔ ایک پوری تاریخ کو جو ہزاروں افراد کے جہاد و پیکار، قید و بند مصائب و آلام اور جہد مسلسل کے واقعات سے بنی اور اس ملک کے چپہ چپہ پر ہی نہیں اس سے باہر بھی خون پسینے کی روشنائی سے لکھی گئی اور ۱۹۴۷ء تک تسلسل کے ساتھ لوگوں کی نظروں سے گزری۔ ایسی تاریخ کو ایک بریلوی معترض نہیں ہزار، دس ہزار معترضین بھی چاہیں تو اسے چھپا دینے یا مسخ کر دینے پر قادر نہیں ہوسکتے، اس سے بھی آگے سن لیجئے۔

کہ اگر خود دیوبند والوں کی کسی کتاب میں بھی اس تاریخ کی عام شہرت کیخلاف کچھ

لکھا ہوا ہے تو اس کی مدد لے کر بھی اس برحق شہرت کا تختہ الٹ پلٹ ڈالنے کی کوشش ایک دیوانگی کے سوا کچھ نہیں ہوسکتی۔ ارباب جہاد و پیکار کی تاریخ میں ایسے نازک وقت بھی آتے ہیں کہ دشمن کو دھوکہ دینے کیلئے اپنے اصلی کردار کو چھپانا پڑتا ہے اور صاف گفتاری کے بجائے مصلحت کی زبان اور قلم سے کام لینے کا تلخ گھونٹ پینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسے معترض صاحب جیسے لوگ نہیں سمجھ سکتے جن کے کنبے، قبیلے میں بھی کسی نے ان خاردار وادیوں کی سیر نہیں کی لیکن اس راہ کے تمام رہبروؤں کی تاریخ میں ایسے اوراق کہیں نہ کہیں ضرور ملتے ہیں۔ ایسا ہی وہ ایک وقت تھا جب ۱۸۵۷ء کے جہاد کا پانسہ انگریزوں کے حق میں پلٹ جانے کے بعد، دیوبند کے بزرگوں نے دار العلوم کے نام سے ایک نئے محاذ کی بنا ڈالی تو اس کے روح رواں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نور اللہ مرقدہ نے اپنے آپ کو پیچھے رکھ کر ایسے لوگوں کو سامنے رکھا جن پر انگریز حکومت کو شک و شبہ کی نظر ڈالنی مشکل ہو۔[1] اسی طرح جب اسی نازک دور میں کچھ آگے چل کر بعض لوگوں نے ان بزرگوں میں سے کسی کے حالات سپرد قلم کیے تو اس وقت بھی ان کے قائم کیے ہوئے اداروں اور نئے ڈھنگ کے تنظیمی سلسلوں سے گورنمنٹ کی نظر ہٹائے رکھنے کیلئے مصلحت یہی تھی کہ ان کے جہاد و پیکار کے حالات انگریزوں کے خلاف ان کے سخت جذبات دھیمے اور ذومعنی الفاظ میں لکھے جائیں اور اس بات کو ان کتابوں کا ہر پڑھنے والا بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ اسی لئے آج تک کسی کو یہ خبط لاحق نہیں ہوا کہ ایسی عبارتوں کی بنیاد پر اصل حقیقی اور جیتی جاگتی تاریخ کے منہ آئے۔

---

[1] ان حضرات کیلئے جو الفاظ حکیم الامت حضرت مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم نے لکھے ہیں اور معترض صاحب نے نقل کیے ہیں وہ صرف یہی ہے کہ ”گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک و شبہ کرنے کی گنجائش نہ تھی۔“ ان الفاظ سے ”انگریزوں کے ساتھ نیازمندانہ تعلقات اور رازدارانہ سازباز“ کی بو کسی ایسے ہی شخص کو آسکتی

ہے جس کے فساد نیت نے اس کے تمام حاسدوں میں نہایت بدبودار فساد پیدا کردیا ہو کیونکہ یہ جس وقت کی بات ہے یعنی اس ۱۸۵۷ء کے کچھ ہی بعد کی جس میں فتح یاب ہوکر انگریزوں نے سارے ملک میں مسلمانوں پر وہ قیامت توڑی تھی کہ رگ رگ سے خون بہتا تھا، ہر طرف پھانسیوں کی گرم بازاری تھی، اندھادھند ہنگامہ دار و گیر بپا تھا۔ گلی کوچوں میں کشتوں کے پشتے لگ گئے تھے اور ہر مسلمان کے دل سے خون میں ڈوبی ہوئی آہیں مدتوں تک نکلتی رہی تھیں، ایسے میں کون بدنصیب مسلمان ہوگا جو ان ظالموں سے ”رازدارانہ سازباز اور نیازمندانہ تعلقات“ رکھنے کا روادار ہو اور پھر وہ بھی وہ لوگ جو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نور اللہ مرقدہ جیسے مجاہدین ۵۷ء کے گرد جمع ہونے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ یہ وقت تو ایسا تھا کہ سر سید جیسا آدمی بھی جس نے مسلمانوں کو انگریزوں سے وفاداری کی عمدہ صبر تلقین کی ”اسباب بغاوت ہند“ لکھ کر ان ظالموں کے خلاف چیخ پڑنے پر مجبور ہوا۔ اس لئے ہم تو اس زمانہ میں مسلمانوں کے اندر کسی نیازمند سرکار کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہاں بریلوی معترض صاحب کے اوپر والوں میں ایسے لوگ اس وقت بھی پائے گئے ہوں تو ان کا اسے بعید نہ سمجھنا ٹھیک ہے۔ جناب معترض صاحب میں اگر کچھ ہوش، گوش ابھی باقی رہ گیا ہو تو ہم انہیں پیر دانا حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نصیحت یاد دلائیں گے کہ ہر جگہ گھوڑا دوڑانے کی نہیں ہوتی۔

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
ک جاہا پربا ید انداختن

وہ کہاں اس تاریخ جہاد و پیکار کی باتوں میں اپنی ہنسی اڑوانے داخل ہوگئے۔ ان کیلئے مذہبی فتنہ انگیزی اور گندم نمائی و جوفروشی کا میدان ہی بہت ہے، محبت رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم) کے دعوے کرکے سچے محبوں کے خلاف لوگوں کو ورغلایا کریں۔ نذر و نیاز اور عرس و میلاد کے حق میں نکتے تراش کر عوام کو دام فریب میں پھنسایا کریں۔ ان موضوعات پر کتابیں لکھیں جن پر عام پڑھے لکھے خود کوئی رائے قائم کرنے کی معلومات نہیں رکھتے۔

لیکن ان تاریخی باتوں میں قلم فرسائی تو اہل علم و دین ہی میں نہیں ان عام پڑھے لکھوں میں بھی ان کا مضحکہ بنوا دے گی۔

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

اعتراض ۱۲:

اسی سوانح قاسمی میں جس کے ایک حاشیہ پر اوپر کی گفتگو ہوئی، ایک واقعہ صاحب سوانح (حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مقام ولایت کے تذکرہ میں اس بات کی مثال کے طور پر درج ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے مرتبہ کو بے حد چھپانے کا مزاج رکھتے تھے اور خاص کر باطنی قوت کا استعمال کبھی اپنی یا اپنے اہل خانہ واقارب کی ضرورتوں میں بھی نہیں کرتے تھے مگر کبھی کسی بیچارہ غریب کا کام آپڑے تو پھر آپ کا حال دوسرا ہوتا تھا اور اس قوت کے استعمال میں کوئی تکلف نہ فرماتے، وہ واقعہ یہ ہے کہ

ایک دفعہ دیوبند سے نانوتہ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ کا خاص حجام راہ میں آتا ہوا ملا، جو آپ ہی کے پاس جا رہا تھا اس نے ضرورت عرض کی کہ تھانہ دار نانوتہ نے ایک عورت کے بھگانے کا جرم مجھ پر لگا کر چالان کا حکم دیا ہے، میں بالکل بے خطا ہوں خدا کے واسطے مجھے بچایئے۔" اس کے بعد راوی کا بیان ہے کہ آپ نے نانوتہ پہنچ کر مسجد میں بیٹھتے ہی "مجھ سے فرمایا کہ منشی محمد یٰسین کو بلاؤ" جو آپ کے خاص کار پرداز تھے، ان منشی محمد یٰسین صاحب کے آتے ہی عجیب شان جلالی سے فرمایا کہ اس غریب حجام کو تھانہ دار نے بے قصور پکڑا ہے تم اس سے کہہ دو کہ یہ (حجام) ہمارا آدمی ہے اس کو چھوڑ دو ورنہ تم بھی نہ بچو گے، اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈالو گے تو تمہارے ہاتھ میں ہتھکڑی پڑے گی۔

منشی محمد یٰسین صاحب تھانہ دار کے پاس پہنچے اور حضرت کا ارشاد سنایا جس پر اس نے گھبرا کر کہا۔ "اب کیا ہو سکتا ہے روزنامچہ میں اس کا نام لکھ دیا گیا ہے۔"

یہ بات حضرت تک پہنچی تو منشی محمد یٰسین صاحب کو پھر یہ حکم دے کر واپس فرمایا کہ

"جا کر کہہ دو کہ اس کا نام روزنامچے سے نکال دو۔"

اس پر وہ غریب بہت پریشانی میں پڑ کر خود حضرت کی خدمت میں یہ کہنے کیلئے حاضر ہوا کہ

"حضرت نام نکالنا بڑا جرم ہے اگر نام اس (حجام) کا نکالا تو میری نوکری جاتی رہے گی۔"

آپ نے فرمایا:

"اس کا نام (روزنامچے سے) کاٹ دو تمہاری نوکری نہیں جائے گی۔"

آگے راوی کا کہنا ہے کہ

اس حکام کو اس نے چھوڑ دیا اور برابر تھانیدار ہی رہا۔

(سوانح قاسمی جلد اول ص324، تا330)

اس واقعہ کا حوالہ دے کر معترض صاحب فرماتے ہیں کہ

"مولوی قاسم صاحب نانوتوی اگر انگریزی حکومت کے باغیوں میں تھے تو پولیس کا محکمہ اس قدر ان کے تابع فرمان کیوں تھا؟"

جواب

یوں تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان تھے! اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے "تابع فرمان" ہو جاتے ہیں ان کی یہی شان ہوتی ہے! من کان للہ کان اللہ لہ (جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے) کیا یہ مشہور حدیث بھی معترض صاحب نے نہیں پڑھی؟ اور وہیں حاشیہ میں جہاں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق یہ حکایت درج ہے۔ مصنف (مولانا گیلانی علیہ الرحمۃ) نے بخاری شریف کی ایک

روایت کا جو ترجمہ درج کیا ہے وہ بھی معترض صاحب کی نظر سے بالاتر ہی رہا؟

''بندہ جب اپنے خالق کا محبوب بن جاتا ہے تو ارشاد ربانی ہے کہ میں اس کی بینائی ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے، اس کی شنوائی ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے پکڑتا ہے، اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے۔''

(ج1 ص323)

رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ کس درجے کے سیدھے اور بے خبر لوگوں کا طبقہ ان علماء کرام کے ہاتھ لگا ہے کہ اوندھی سے اوندھی بات کہتے اور لکھتے ہوئے بھی انہیں ڈر نہیں ہوتا کہ کوئی اس پر ہنس دے گا۔ بھلا کوئی بات ہوئی کہ قصبہ کے تھانیدار نے ایک بات مان لی تو اس سے انگریزوں سے سازباز ثابت ہو گئی! ٹھیک ہے کہ تم تو ان بزرگوں کو اپنی کم نصیبی سے صاحب ولایت نہیں مان سکتے لیکن اس کے ماننے میں بھی کوئی دقت ہے کہ یہ تھانیدار جو اسی قصبہ کا تھانیدار تھا انہیں خدا رسیدہ بزرگ مانتا ہو۔۔۔۔۔؟ یا اس علاقہ میں جوان کی وجاہت تھی محض اس کا لحاظ کرنے پر ہی مجبور ہو۔۔۔۔۔؟

ان میں سے کون سی بات ایسی ہے جو نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔؟ جبکہ اس کے برعکس ''اوپر کے حکام'' (اور وہ بھی ''مرکزی'' حکام) سے ''سازباز'' والے تعلقات کا علم ایک ہندوستانی تھانیدار سے ہونے کی بات کسی تھوڑی سی عقل والے کی بھی سمجھ نہیں آسکتی۔ کھلے تعلقات ہوں تو ضرور ایک تھانیدار بے چارہ بھی واقف ہو سکتا ہے مگر ڈھکے چھپے اور سازباز والے تعلقات ہوں تو اس کی خبر اس بے چارہ کے فرشتوں کو بھی ہونے سے رہی مگر واہ رے معترض صاحب! یہ سیدھی سیدھی باتیں پس پشت ڈال کر چلے ہیں کہ اسے 'انگریزوں کے خلاف دیوبندی اکابر کے افسانہ' جہاد و بغاوت کی پوری بساط الٹ دینے والی سنسنی خیز کہانی!' بنا کے چھوڑیں گے!۔

حالانکہ جہاں تک آپ کے مریدوں اور معتقدوں کا سوال ہے ان کیلئے تو کسی

کہانی کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف آپ فرما دیجئے کہ دیوبندی جو کچھ جہاد و بغاوت کی باتیں کرتے ہیں سب افسانہ ہیں۔ وہ بیچارے مان لیں گے لیکن جنہیں دلیل و ثبوت کی ضرورت ہے وہ آپ کی اس سستی ''سنسنی خیزی'' پر ہنس دیں گے کہ کیا دو آنے والا جاپانی طمنچہ معترض صاحب شیروں کا شکار کرنے کیلئے لائے ہیں؟ ایک طرف جیتی جاگتی اور (غلو پسند بریلویوں کو چھوڑ کر) مسلم و غیر مسلم سب کی مانی ہوئی حقیقت اور دوسری طرف یہ تھانیدار کی کہانی! ہائے ری کم سوادی! اور ہائے ری کج ادائی!!! اگر ان معترض صاحب کو اس معاملے میں مسٹر اوک کہا جائے تو بالکل موزوں ہوگا، انہی کی طرح ایک مسٹر اوک ہندوستان میں ہیں جو روز مضامین لکھتے کہ ''تاج محل'' مغل بادشاہ نے نہیں ہندوؤں نے بنوایا تھا۔ لال قلعہ اس بادشاہ کا بنوایا ہوا نہیں تھا۔ قطب کی لاٹ بھی مسلمانوں کا کارنامہ نہیں ہے۔ وغیرہ ذالك من الهفوات۔

اعتراض ۱۳:

سوانح قاسمی جلد دوم سے ایک عبارت لے کر سوال فرمایا گیا ہے کہ

''جب حضرت خضر کی صورت میں نصرت حق انگریزی فوج کے ساتھ تھی تو ان باغیوں کیلئے کیا حکم ہے جو حضرت خضر کے مقابلہ میں لڑنے آئے تھے؟ کیا اب بھی انہیں غازی اور مجاہد کہا جا سکتا ہے۔''

جواب:

سوانح قاسمی کی وہ عبارت ایک روایت کے ذیل میں ہے، روایت کے راوی ہیں نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن صاحب شیروانی اور جن کے بارے میں روایت ہے وہ ہیں حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یعنی نہ یہ خاص معنی میں دیوبندی اور نہ وہی دیوبندی، تعلق دونوں بزرگوں کو دیوبند کے بزرگوں

سے بھی تھا اور دیوبند کے بزرگوں کو ان دونوں سے بلکہ حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بعض بزرگان دیوبند کا ارادتمندانہ تعلق رہا ہے اور ان کے مزار کو بریلی والے بھی مانتے ہیں۔ حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، مگر دیوبندیوں پروار کرنے کے جنون میں جیسے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ہاتھ صاف کئے گئے ویسے ہی حضرت گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس جنون کی زد سے نہیں بچ پائے۔ ان کے متعلق سوانح قاسمی کے مصنف مولانا گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روایت نواب صدر یار جنگ کے حوالے سے یہ درج کی ہے کہ

> ''۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے مقابلے میں جو لوگ لڑ رہے تھے ان میں حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ بھاگے جارہے ہیں اور کسی چوہدری کا نام لے کر جو باغیوں کی فوج کی افسری کررہے تھے، کہتے جاتے تھے کہ لڑنے سے کیا فائدہ؟ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پارہا ہوں۔''

دوسری ایک روایت اسی سلسلے میں انہی راوی نے مولانا گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان فرمائی کہ ''غدر کے بعد جب گنج مرادآبادی کی ویران مسجد میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب جاکر مقیم ہوئے تو اتفاقاً اسی راستے سے جس کے کنارے مسجد ہے، انگریزی فوج گزر رہی ہے۔ مولانا مسجد سے دیکھ رہے تھے اچانک مسجد کی سیڑھیوں سے اتر کر دیکھا گیا کہ انگریزی فوج کے ایک سائیس سے...... باتیں کرکے پھر مسجد واپس آگئے۔'' اس کے آگے راوی (نواب صدر یار جنگ) کا بیان ہے کہ

> ''اب یاد نہیں رہا، پوچھنے پر یا از خود فرمانے لگے کہ سائیس جس سے میں نے گفتگو کی تھی یہ خضر تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال

> ہے؟ تو جواب میں کہا حکم یہی ہوا ہے۔''

اس کے بعد مولانا گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔

> ''یہ روایت نواب صاحب سے سنی ہوئی ہے، باقی خود خضر کا مطلب کیا ہے۔۔؟ حضرت ''حق'' کی مثالی شکل تھی جو اس نام سے ظاہر ہوتی ہے، تفصیل کیلئے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کی کتابیں پڑھیئے گویا جو کچھ دکھایا جارہا تھا (یعنی انگریزوں کا غلبہ) ''اسی کے باطنی پہلو کا یہ مکاشفہ تھا''

(حاشیہ سوانح قاسم ج2 ص103)

اس پر معترض سعیدی صاحب وہ معترضانہ سوال فرماتے ہیں کہ جس کا ذکر پہلے کردیا گیا کہ پھر ''ان باغیوں کیلئے کیا حکم ہے جو حضرت خضرؑ سے لڑنے آئے تھے؟ ان کا حکم۔۔۔۔۔؟ ان کا حکم وہی ہے جو ان حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کیلئے جناب ارشاد فرمائیں گے جو حضرت خضر علیہ السلام سے (باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر ان کا علم لدنی دیکھنے ان کے پاس گئے تھے) ان کے ہر فعل پر لڑ جاتے تھے اور بالآخر ان سے جدائی پر مجبور ہوگئے! پتہ نہیں قرآن میں بیان کیا گیا یہ قصہ آپ کو معلوم بھی ہے یا نہیں؟

یہ جواب تو ہوا معترض صاحب کے سوال کی معقولیت و نامعقولیت کو ناپے بغیر لیکن اس نظر سے جانچنے کے بعد خود آپ سے پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اس روایت میں حضرت شاہ فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ کسی اور کیلئے بھی لکھا ہے کہ اسے خضرؑ نظر آئے۔۔۔؟ حضرت شاہ صاحب کو نظر آئے تھے وہ میدان سے ہٹ گئے۔ دوسروں کو نظر آنے کا جب کوئی ذکر نہیں تو اس اعتراض کا کیا تک کہ وہ حضرت خضر سے لڑ رہے تھے۔ اس ضمن ایک دلچسپ بات یہ بھی محسوس ہوتی ہے کہ سوانح قاسمی

میں اس روایت کے ذکر سے معترض نے حقیقی نبی سمجھ لیا کہ یہ شاہ فضل الرحمٰن صاحب
بھی حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کے
دوش بدوش دوآبہ کے علاقے میں انگریزوں سے لڑرہے تھے۔ چنانچہ سوال کرنا چاہئے
کہ جب ان کے ایک ساتھی بزرگ نے یہ اطلاع انہیں دے دی تھی پھر کیوں وہ
انگریزوں سے لڑتے رہے؟ بے چارے معترض صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ شاہ فضل الرحمٰن
صاحب اودھ میں تھے اور اودھ دوآبہ سے کافی دور ہے۔

خیر یہ دلچسپ بات تو اپنی جگہ، ذرا دوسرا سوال کرنے دیجئے کہ حضرت یہ آپ نے
کہاں پڑھا ہے کہ اگر کسی دشمن فوج کے متعلق کسی بزرگ کا یہ مکاشفہ معلوم ہو جائے کہ
حضرت خضر کی شکل یا کسی دوسری شکل مشیت خداوندی اس دشمن فوج کے ساتھ ہے تو
مقابلہ میں لڑنے والے مسلمانوں کو ہتھیار پھینک کر ضرور میدان سے ہٹ جانا چاہئے
ورنہ وہ بجائے غازی اور مجاہد کے گنہگار رہوں گے؟

آپ نے کہیں کچھ پڑھا بھی ہے یا یوں ہی نام "محمد فاضل" ہوگیا؟ علامہ
صاحب! کسی بھی بزرگ کا مکاشفہ کسی دوسرے پر حجت نہیں، یہ صرف پیغمبروں کا مرتبہ
ہے کہ ان کا مکاشفہ بھی وحی کے ہم مرتبہ اور حجت!

اور چلئے سب باتیں آپ ہی کی ٹھیک! خدا آپ کے جنون اعتراض کو عمر دراز دے
اس کے صدقے میں ایک جگہ تو آپ نے مان لیا کہ یہ دیوبند کے بزرگ انگریزوں
سے لڑے تھے، حق اسی طرح سر چڑھ کر بولا کرتا ہے اور اس لئے اب اپنی زبان کے
مطابق خود آپ کے اپنے "سر پہ چڑھ کر آواز دینے والے" اس سوال کا جواب ارشاد
فرمائیے کہ آپ جو ان بزرگوں کیا انگریزوں سے جنگ و جہاد کو اب تک "افسانہ"
ٹھہراتے آرہے ہیں وہ سب آپ کا جھوٹا اور جعل تھا یا نہیں؟

اس کے بعد ایک بات جو اوپر اشارہ میں آئی ہے عوام کیلئے ذرا کھول کر کہہ دینا چاہئے

کہ مسلمانوں کا غلبہ ہو یا ان کے دشمنوں کا غلبہ سب خدا ہی کے اور اس کے اذن و مشیت
سے ہوتا ہے۔ انگریزوں کا غلبہ ۱۸۵۷ء میں بلاشبہ اسی اصول کے ماتحت ہوا اور اسی مشیتی
اور تکوینی تائید ونصرت کو صاحب کشف بزرگ صورت خضر وغیرہ میں دیکھا کرتے ہیں۔
اس کے ظاہر کردینے کا نام کوئی "دشمنان اسلام کی بارگاہ میں نیازمندی" رکھے جیسا کہ
معترض صاحب نے کیا ہے تو یہ محض جہالت ہے یا خدا سے بے خوف ہو کر ابلہ فریبی۔

اعتراض ۱۴:

سیرت سید احمد شہید ص ۹۰ ج ا میں ہے کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں
کھانا لیکر آیا۔

جواب: بریلوی اگر پوری عبارت ہی نقل کردیتے تو کسی بھی صاحب فہم کو کوئی
مغالطہ نہ ہوتا پوری عبارت یہ ہے:

ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ
پادری صاحب کہاں ہیں؟ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں انگریز
گھوڑے سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لیکر کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز
سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کردیئے تھے کہ آپ کی آمد کی اطلاع کریں آج
انھوں نے اطلاع کی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت آج قافلے کے ساتھ تمہارے مکان کے
قریب پہنچیں یہ اطلاع پاکر غروب آفتاب تک کھانے کی تیاری میں مشغول رہا تیار
کرانے کے بعد لایا ہوں سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کرلیا
جائے کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کردیا گیا اور انگریز دوتین گھنٹے رہ کر چلا گیا۔ تحقیق سے
معلوم ہوا کہ یہ انگریز کمپنی کے ملازمین میں سے نہیں تھا بلکہ نیل کا ایک تاجر تھا۔ (مخزن
احمدی ص 67-66 سیرت احمد شہید حصہ اول ص 237 طبع چہارم، خواجہ بک ڈپو اردو بازار لاہور)

یہ واقعہ اس دور کا ہے جب کہ حضرت سید صاحب اور ان کے مجاہد ساتھی قصبہ دھمدمہ سے آلہ آباد کی طرف روانہ ہوئے اور سکھوں کے مقابلے کیلئے سرحد پہنچنا چاہتے تھے مگر ابھی تک سکھوں سے جہاد شروع نہیں ہوا تھا اور حضرت سید صاحب کی جماعت ایک اصلاحی اور تبلیغی جماعت تھی جو توحید و سنت کی نشر و اشاعت اور شرک و بدعت اور بد رسوم کی بیخ کنی میں مصروف تھی اس انگریز نے عالم اور مصلح ہونے کی وجہ سے حضرت سید صاحب کو اپنی اصطلاح میں پادری سے تعبیر کیا اور کھانا بھی کمپنی کے کسی انگریز ملازم نے تیار نہیں کرایا تھا بلکہ وہ نیل کا ایک تاجر تھا اس سے یہ ثابت کرنا کہ اس جماعت کا انگریزوں کے حکمران طبقہ سے ملاپ تھا یا جماعت انگریز کمپنی کے خلاف نہ تھی قطعاً غلط ہے۔

آنحضرت ﷺ اور آپ کے چند صحابہ کرام خیبر کے غزوے سے متصل بعد ایک یہودی عورت کی دعوت قبول کی تھی جس میں اس نے زہر ڈالا تھا جس کا آپ ﷺ پر بھی اثر ہوا

(بخاری ج ا ص 356، ج 2، ص 610)

اور حضرت بشرؓ بن براء بن معرور اس زہر کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکے۔

(ابوداود ج 2 ص 264)

کیا کوئی مسلمان یہ جرات کر سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ آپ ﷺ کا یہودیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ تھا اسلئے ان کی دعوت قبول کی تھی۔؟۔ بخاری ج ا ص ۳۵۶ میں مستقل باب ہے ”باب قبول الهدیۃ من المشرکین“ یعنی مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا اور پھر مرفوع احادیث اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ معاذ اللہ کہ آپ ﷺ کی ہدیہ قبول کرنے کی وجہ سے مشرکوں سے ساز باز تھی۔۔؟؟۔

آثار سحر کے ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا
ظلمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنویر کا دامن چھوٹ چکا

الحمد لله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنهتدی لولا ان هد انا الله

32۔ اہلسنت کے تراجم قرآن پر اعتراضات کے الزامی جوابات

اعتراض نمبر 1

سنی تراجم میں مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے

الجواب: بریلوی حضرات پہلے اپنے گھر کو دیکھیں۔۔۔۔

(1) اعلیٰ حضرت بریلوی نے اللہ تعالیٰ کیلئے مکر کی نسبت کی ہے۔

مکر وامکر هم و عندالله مکر هم و الجزا محب رسول

کوہ افگن تھا انکا مکر مگر مکر حق تھا بڑا محب رسول (حدائق بخشش۔ حصہ 3۔ ص 41)

خانصاحب نے اردو زبان میں مکر کی نسبت حق تعالیٰ کی طرف کی ہے۔

(2) مولوی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اللہ تعالیٰ کیلئے مکر کا معنی خفیہ تدبیر لکھا ہے۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت۔ ص 28)

اویسی نے مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کیلئے کی ہے۔

(3) مفتی احمد یار نعیمی بریلوی صاحب لکھتے ہیں۔ رب تعالیٰ کے مکر سے بے خوف نہ ہو (تفسیر نعیمی۔ ج 3۔ ص 263)

(4) مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں اللہ کے مکر سے مراد۔

(تبیان القرآن۔ ج 2 ص 180)

(5) سید حفیظ البرکات شاہ بریلوی لکھتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ مکر خداوندی کا معنی بندے کو ڈھیل دینے اور دنیاوی ساز و سامان پر خوب قدرت دینے کے ہیں۔

(اردو تراجم کا تقابلی جائزہ کنزالایمان۔ ص 1100۔ ضیاء القرآن)

(6) مولانا عبد المالک صاحب جنکو عبد الحکیم شرف قادری نے تذکرہ اکابر اہلسنت میں

اکابر بریلویہ میں شمار کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں کفار نے مکر کیا اور خداوند نے بھی مکر کیا۔خدا تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ معصیت کو قائم رکھے اور کفار کو پتہ نہ لگے۔
انہوں نے بھی مکر کیا اور ہم نے بھی مکر کیا درانحالیکہ وہ ہمارے مکر کو نہ سمجھ سکے۔
(شرح کبیریت۔ص135)

موصوف نے 5 مرتبہ مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی دی ہے۔

(7) کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے مکر (حکم) سے کوئی اپنے آپکو مطمئن نہیں پاتا سوائے جاھلوں کے۔ (مکتوبات قدوسیہ اردو۔ص665)

(8) مولوی عبدالرزاق بھترالوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں اللہ کے مکر سے مراد تدبیر ہے۔
(تسکین الجنان۔ص165)

(9) یہی مولوی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکر کی نسبت دو وجہ سے ہے۔ (تسکین الجنان۔ص179)

(10) قاضی سجاد حسین صاحب جنکو بریلوی مولوی ابوالحسن زید فاروقی صاحب کو دعادی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ اور ان کی کتاب زیارت خیر الانام پر مقدمہ لکھ کر تعریف وتوثیق کی۔وہ قاضی صاحب لکھتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کے داؤ سے بے خوف تھے۔
(مترجم مثنوی دوم دفتر سوم۔ج دوم۔ص80)

اب آیئے اکابرین امت کی طرف

(11) سیدنا پیران پیر عبدالقادر جیلانی لکھتے ومکراً من الله وامتحاناً
(فتوح الغیب۔مقالہ نمبر9)

"یعنی اللہ کا مکر وامتحان"

(12) اور اسکا ترجمہ بریلوی مکتبہ فکر والوں نے نوری بک ڈپو سے چھاپا پایا ہے اس میں ہے۔مکر وامتحان اللہ کا ہے۔ (فتوح الغیب مترجم ص31 نوری بک ڈپو)
ترجمہ کرنے والے بریلوی اکابر میں سے ہیں سید سکندر شاہ صاحب انہوں نے بھی مکر کی

نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے۔

(13) حضرت جیلانی دوسری جگہ لکھتے ہیں فان کرامات الاولیاء حق و احوالهم حق غیر انها لسیت مامونة من المکر و الا ستدراج
(سرالاسرار۔ص214۔العارفین)

(14) اس کے ترجمہ میں بریلوی ملاں محمد منشا تابش قصوری لکھتے ہیں بے شک کرامات اولیاء حق ہیں ان کے احوال بھی حق ہیں مگر مکر واستدراج سے محفوظ نہیں۔
(سرالاسرار۔ص85۔قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(15) دوسرے بریلوی مولوی سید امیر خان نیازی سروری قادری ترجمہ کرتے ہیں: مگر مکر و استدراج سے محفوظ و مامون نہیں ہے۔ (سرالاسرار۔ص215۔العارفین)
شیخ جیلانی کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ کرامات تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں لیکن یہ بعض دفعہ انکو پتہ نہیں چلتا کہ یہ اللہ کی طرف سے کرامات ہے یا مکر واستدراج ہے۔

(16) مولنا روم لکھتے ہیں۔ زآنکه بودند ایمن از مکر خدا
(مثنوی روم۔دفتر سوم۔ج دوم۔ص80)

یعنی کیونکہ وہ اللہ کے مکر سے بے خوف تھے۔

(17) شیخ محقق دھلوی لکھتے ہیں: مکر خدا آنست۔۔۔الخ
(تکمیل الایمان۔ص188۔الرحیم اکیڈمی)

یعنی خدا کا مکر یہ ہے کہ۔

(18) پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی جو کہ بریلوی اکابر میں ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کیونکہ بعض دفعہ مکر الٰہی بھی ایسا کر دیا جاتا ہے۔ (موازنہ علم وکرامات۔ص15)

نوٹ: مکر، فریب، داؤ چال، تقریبا مترادف الفاظ ہیں اس لیے سب ایک ہی میں ہیں۔

رضاخانی فتوے

ہم تمام فتاوی جات بھی ذکر کر دیتے جو مکر وغیرہ الفاظ اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کرنے پر بریلو

یوں کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔

1) مولوی فیض احمد اویسی: مکر وغیرہ کی نسبت کرنے والوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ملحد وبے دین ہیں۔(سیدنا اعلیٰ حضرت۔ص20)

(2) قاری رضائے المصطفے صاحب لکھتے ہیں یہ کلمات کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہیں۔(قران کے غلط تراجم کی نشاندہی۔ص15)

(3) ملک بشیر احمد اعوان صاحب لکھتے ہیں سوچیے کہ خدا کی ذات کیلئے مکر وداؤ جیسے الفاظ کا استعمال کس قدر سوئے ادبی کا محتمل ہے۔(انوار رضا۔ص87)

(4) پیر محمد افضل قادری صاحب لکھتے ہیں: اردو زبان میں مکر کا لفظ ہمیشہ ناپسندیدہ خفیہ تدبیر سازش کیلئے مستعمل ہے لہذا اردو زبان میں لفظ مکر کو اللہ تعالی کیلئے استعمال کرنا سخت بے ادبی وگستاخی ہوگا۔(اھلسنت جنوری 2010۔ص11)

(5) بعض بریلوی حضرات نے کسی طرح بھی کسی زبان میں بھی نسبت ممنوع قرار دی ہے۔

القصہ مختصر بریلوی حضرات کے نزدیک۔پیران پیر، شیخ دھلوی ،مولنا روم ،اعلی حضرت ،مولوی عبدالمالک، محمد منشا تابش قصوری، سید سکندر شاہ، سید امیر خان نیازی، فیض اویسی ،پیر نصیر الدین، مولوی بھتر الوی وغیرھم سب کے سب ملحد وبے دین وزندیق گستاخ وغیرھا ہیں۔اب بریلوی حضرات جرات کر کے ان پر فتوے لگادیں۔

قارئین کرام! ہمارے اکابر نے جو یہ لفظ استعمال کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکے اچھے معانی بھی ہیں تو جب اللہ تعالی کیلئے استعمال ہوگا تو قطعا ویقینا معنی اچھا ہی ہوگا۔لیکن بریلوی حضرات کے نزدیک ذو معنی لفظ کا استعمال بھی گستاخی وسخت بے ادبی ہے تو پھر ہمارا رضاخانیوں سے سوال ہے کہ اگر کسی ذو معنی لفظ کا استعمال اللہ تعالی کیلئے نہیں ہوسکتا چاہے اس کے کتنے ہی عمدہ معانی کیوں نہ ہوں تو پھر دیکھو کہ ان اللہ لا یستحی میں ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔بے شک اللہ حیا نہیں فرماتا اور بالکل یہی ترجمہ خانصاحب بریلوی، پیر کرم شاہ، سعیدی، مفتی احمد یار نعیمی وغیرہ نے کیا ہے اور اللہ تعالی کیلئے حیاء کی نسبت کی ہے۔اور حیاء کا

معنی مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ شرم وغیرہ جب بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اس رکاوٹ کا نام حیا ہے۔

(تفسیر نعیمی ج1ص198)

کیا یہ لفظ اب تمہارے اصول میں استعمال ہوسکتا ہے خدا تعالی کیلئے خصوصا یہ تیسرا معنی تو کسی طرح درست نہیں لیکن پھر بھی تم نے استعمال کیا ہے اور کنزالایمان کی تعریف کے پل باندھتے ہو اب فتوی گستاخی وبے ادبی کا ان پر لگاؤ تو پتہ چلے۔

اعتراض نمبر 2

سنی تراجم میں اللہ تعالی کیطرف ہنسی ومذاق وٹھٹھا کی نسبت کی گئی ہے

الجواب: ہم عرض کرتے ہیں کہ یہی الفاظ آپ کے اکابر واصاغر کی کتب میں موجود ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں اللہ ان سے استھزا فرماتا ہے۔

(تفسیر نعیمی۔ج1۔ص151)

(2) غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں: اللہ ان کے ساتھ استھزا فرماتا ہے۔

(تبیان ج1ص297)

کیا استھزا اردو میں ہنسی ومذاق کے معنی میں نہیں ہے۔

(3) گولڑہ شریف سے چھپنے والی کتاب میں ہے۔اللہ ان سے ٹھٹھا فرماتا ہے۔

(وظائف چشتیہ مترجم۔ص7)

(4) حافظ نذر احمد نے ترجمہ لکھا ہے: اللہ ان کے ساتھ مذاق کرتا ہے (آسان ترجمہ قرآن۔ص7 (i) مفتی محمد حسین نعیمی (ii) مولوی سرفراز نعیمی صاحب نے تائید وتوثیق ونظر ثانی کی ہے یہ اسی ترجمہ کے شروع میں مرقوم ہے اور محبوب علی خان قادری برکاتی رضوی کے نزدیک صحیح کرنیوالا بھی مترجم شمار ہوتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں النجوم الشھابیہ۔ص9)

(5) ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں جس طرح وہ تمسخر مسلمانوں سے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ان سے تمسخر کریگا۔ (تفسیر الحسنات۔ج 1۔ص150,149) دوسری جگہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ٹھٹھا کرنا یہ ہے کہ۔۔۔۔الخ

(6) مولوی عبدالمقتدر بدایونی تفسیر عباسی میں لکھتے خدا وہاں ان سے ہنسی کریگا۔
(تفسیر عباسی)

بریلوی حضرات کی طرف سے فتاوی جات

(1) اویسی صاحب لکھتے ہیں ایسے تراجم الوہیت کی کھلی اور واضح گستاخی ہیں۔
(سیدنا اعلیٰ حضرت ملخصا۔ص 17)

(2) قاری رضاء المصطفےٰ لکھتے ہیں (ایسے ترجمے کرنیوالے) مترجمین نے خالق کو مخلوق کے درجے میں کھڑا کیا ہے۔ (غلط ترجموں کی مختصر نشاندہی۔ص 14)

(3) مولوی ابوداؤد صادق صاحب نے اس قسم کے الفاظ کو بازاری الفاظ میں شمار کیا ہے۔
(براھین صادق۔ص308)

(4) مدنی میاں لکھتے ہیں اگر ان مترجمین کو تائید ربانی حاصل ہوتی اور ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا سچا تصور ہوتا تو وہ اس سبوح وقدوس کے حق میں دل لگی کرنا ٹھٹھا کرنا ہنسی اڑانا وغیرہ بازاری محاورے ہرگز استعمال نہ کرتے (انوار رضا۔ص 36)

(5) پیر محمد افضل قادری صاحب لکھتے ہیں یہ الفاظ عقیدہ توحید کے اہم حصے عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کے خلاف ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صریح بے ادبی وگستاخی ہیں۔

(ماھنامہ آواز اہلسنت جنوری2010۔ص 14)

ان بریلوی فتاوی جات کی روشنی میں مفتی احمد یار نعیمی، غلام رسول سعیدی، گولڑہ شریف والے اور مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، ابوالحسنات قادری اللہ کے گستاخ، اللہ کو مخلوق کے درجے میں لاکھڑا کرنیوالے بازاری الفاظ استعمال کرنیوالے، تائید ربانی سے خالی اور ان کے دل اللہ کی عظمت و سچے تصور سے صاف اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کے منکر

ہیں۔کیا بریلوی حضرات ان سب حضرات کو کافر و بے دین وغیرہ کہیں گے؟

اعتراض نمبر 3

سنی تراجم میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھولنے کی نسبت ہے

الجواب:

(1) علامہ غلام رسول سعیدی نے ترجمہ کیا ہے سو اللہ نے بھی انکو بھلا دیا۔
(تبیان القرآن۔ج5۔ص185)

(2) پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں انھوں نے خدا کو بھلا دیا اور خدا نے انکو بھلا دیا۔
(ضیا القرآن۔ج1۔ص36)

(3) علامہ احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں آج ہم انھیں فراموش کر دینگے جیسا انھوں نے اپنے اس دن کے دیکھنے کو بھلا دیا۔ (ترجمہ البیان۔ص202)

فراموش اور بھولنا مترادف لفظ ہیں۔

(4) مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔اللہ بھی انکو بھول گیا۔
(مظہر القرآن۔توبہ۔ص563)

(5) ابوالحسنات قادری ترجمہ کرتے ہیں اللہ نے انہیں بھلا دیا۔
(تفسیر الحسنات۔توبہ۔آیت نمبر 67)

(6) حافظ نذیر احمد صاحب کے ترجمہ میں ہے اللہ نے انہیں بھلا دیا۔
(آسان ترجمہ قرآن۔ص440)

اسکی نظر ثانی دو بریلوی اکابر نے کی ہے۔

رضاخانی فتاوی جات

(1) قاری رضاء المصطفی صاحب لکھتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کیلئے بھلا دینا بھول جانے کے لفظ کا استعمال اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے کسی طرح درست نہیں بھول سے علم کی نفی

ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم الغیب والشھادۃ ہے۔ مترجمین کرام نے اس آیت کا لفظی ترجمہ کیا ہے جسکا غلط نتیجہ ہر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔

(غلط تراجم کی مختصر نشاندہی۔ص15)

(2) ملک شیر محمد اعوان صاحب لکھتے ہیں جن سے احتمال ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ خدا کو بھی نسیان لاحق ہوسکتا ہے۔

(انوار رضا۔ص88)

(3) پیر محمد افضل قادری صاحب لکھتے ہیں: مخالفین اہلسنت نے عالم الغیب والشھادۃ اللہ تعالیٰ کیلئے بھولنے بھلانے کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(ماھنامہ آواز اھلسنت جنوری 2010۔ص13)

آگے لکھتے ہیں:

مترجمین نے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کیلئے تنقیص کر کے عقیدہ توحید کی مخالفت کی ہے۔

ان فتاوی جات کی روشنی میں پیر کرم، شاہ علامہ کاظمی، مفتی مظہر اللہ، مفتی عزیز احمد قادری بدایونی، غلام رسول سعیدی، مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی وغیرھم یہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے علم کے منکر ہیں ان کی تحریر سے احتمال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کو نسیان لاحق ہو جاتا ہے عقیدہ توحید کے مخالف ہیں اور اھلسنت کے مخالف ہیں۔ بریلوی حضرات کو ھمت کر کے ان پر فتوی جاری کر دینا چاہیے۔

اعتراض نمبر4

سنی تراجم میں تاکہ ہم "جان لیں" یا "معلوم کریں" وغیرہ الفاظ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے

الجواب:

(1) مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں تاکہ ہم جان لیں (تفسیر نعیمی ج2۔البقرہ آیت143)

(2) یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں حالانکہ اب تک نہیں جانا اللہ نے ان لوگوں کو جو جہاد کریں۔

(تفسیر نعیمی۔ج4۔ص209۔العمران۔آیت نمبر142)

(3) کنز الایمان کے حاشیہ میں لکھتے ہیں لیعلم اللہ (الحدید) تاکہ اللہ جان لے یا فرمایا گیا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا ابھی تک اللہ نے مجاہدوں کو نہ جانا۔

(نور العرفان۔ص323۔نعیمی)

(4) پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں حالانکہ ابھی دیکھا نہیں اللہ نے ان لوگوں کو جنھوں نے جہاد کیا (ضیاء القران۔ج 1 العمران۔آیت نمبر142) واہ جی پیر صاحب آسمان سے گرے اور کھجور میں اٹکے۔ایک بات سے بچتے بچتے دوسری بات کہہ دی کہ اللہ نے دیکھا ہی نہیں رویت کی نفی کر دی۔

(5) مولوی محمد اچھروی صاحب لکھتے ہیں تاکہ معلوم کرے اللہ تعالیٰ کہ کون ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے۔ (مقیاس حنفیت۔ص292۔المقیاس پبلشرز)

دو بریلوی اکابر مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی تائید و نظر ثانی سے چھپنے والے ترجمہ میں "لنعلم کا ترجمہ" تاکہ ہم معلوم کریں۔ (آسان ترجمہ قرآن۔پارہ2۔ص53)

(6) سعیدی صاحب لکھتے ہیں ازل میں اللہ سبحانہ نے اشیاء کو مقدر کیا اور اللہ تبارک وتعالی نے یہ جان لیا کہ اشیاء ان اوقات میں اسطرح واقع ہونگی۔

(شرح مسلم۔ج1۔ص285)

کیا اس سے یہ مفہوم نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تو پھر جان لیا اس سے پہلے اسے پتہ نہ تھا؟؟؟

(7) اعلی حضرت لکھتے ہیں: اور اس لیے کہ اللہ دیکھے اسکو جو بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے (کنز الایمان۔الحدید۔نمبر25) یہاں بھی رویت کی نفی ہے

رضاخانی فتاوی جات

(1) اویسی صاحب ایسا ترجمہ کرنے والے کے متعلق لکھتے ہیں۔اعتزال کے حامی یا معتزلی

ہونیکی نشانی ہے۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت۔ص 119)

(2) قاری رضاء المصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں: انھیں تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا علم اللہ رب العزت کو بھی نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ترجمہ کر کے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کیلئے گمراہی کا راستہ کھول دیا اور یہودیوں، عیسائیوں اور ھندوؤں کے ہاتھوں میں اسلام کے خلاف اسلحہ دیدیا۔ (غلط تراجم کی مختصر نشاندہی۔ص 5)

(3) یہی قاری صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں: ترجمہ لکھتے وقت کس قدر غیر حاضر تھے یہ مترجمین کہ تفسیر کے مطالعہ کی زحمت ہی نہیں کی اور کس سادگی سے قلم چلا دیا آج بھی ان حضرات کے معتقدین مریدین و متبعین موجود ہیں اگر ان تراجم پر ان کے دل مطمئن وخوش ہیں تو بروز حشر خدا اور رسول کی گرفت کیلئے تیار رہیں۔

(4) مدنی میاں اس ترجمے پر برستے ہوئے فرماتے ہیں: بصیرت ایمانی سے محرومی کے باعث اتنا نہ سوچ سکے کہ معلوم ہوجائے کا محاورہ اس کیلئے استعمال کیا جائیگا جسکو پہلے سے معلوم نہ ہو۔ (انوار رضا ص 37)

آگے لکھتے ہیں

تائید ربانی سے محرومی کے باعث یہ نادار مترجمین کتنی بری طرح ہچکولے کھا رہے ہیں۔ مسلما نوں کے ایمان کو غارت کردینے والے ترجموں کو دیکھ کر ایسے ترجمے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی جو ایمان کو روشنی بخشے۔

(5) ملک شیر محمد اعوان صاحب لکھتے ہیں۔ ترجمہ سے یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے خدا کو پہلے کسی بات کا علم نہ تھا۔ اور یہ چیز خدا کے عالم الغیب ہونے کے سراسر منافی ہے۔

(انوار رضا۔ص 87)

(6) محمد افضل قادری صاحب لکھتے ہیں: ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کیلئے معلوم کرلے یا معلوم ہوجائے یا وہ جان لے کہ الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔ (آواز اھلسنت جنوری 2010۔ص 19)

دوسری جگہ لکھتے ہیں علم کا معنی معلوم کرنا کر کے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے۔

(7) مولوی ابوداؤد صاحب لکھتے ہیں مذکورہ تراجم میں یہ تاثر دینا کہ خدا تعالیٰ بھول جاتا ہے اور بھلا دیتا ہے۔ اور واقعہ کے وقوع سے پہلے نہ اس کو معلوم ہے نہ وہ جانتا ہے نہ دیکھتا ہے کس قدر الوھیت کی تنقیص و بے ادبی ہے۔ (براھین صادق۔ص 309)

ان فتاوی جات کی روشنی میں سعیدی، مفتی محمد حسین نعیمی، سرفراز نعیمی، مفتی احمد یار نعیمی ،پیر کرم شاہ، مولوی محمد عمر اچھروی وغیرھم

معتزلی، گمراہ، یہودیوں اور اسلام دشمن لوگوں کے ہاتھوں میں اسلحہ دینے والے ہیں یہ اور ان کے مریدین بروز قیامت خدا اور اس کے رسول کی گرفت کیلئے تیار ہوجائیں۔ بے ادب اور شان الوھیت کی تنقیص کرنے والے بصیرت ایمانی سے محروم ،تائید ربانی سے محروم، مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کرنے والے علم ازلی کے منکر ہیں۔ اصلی رضوی وہ ہوگا جو ان سب پر یہ سب فتاوی جات لگادے۔ بلکہ مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی رضوی صاحب لکھتے ہیں جہاد کرنے والوں کو بھی خدا نے ابھی تک نہیں جانا اور ثابت قدم رہنے والوں کو بھی نہیں جانا تو وہ خدا علم سے جاھل ہوا یا نہیں اپنے کفریات کو ترجمہ کے پردے میں چھپاتے ہو۔ (نجوم شھابیہ۔ص 10,9)

تو ان تمام اکابر کو کافر کہو کیونکہ تمہارے ہی اقوال کی روشنی میں انھوں نے خدا کو جاھل کہہ دیا۔

اعتراض نمبر 5

سنی تراجم میں اللہ کیلئے "قسم کھاتا ہوں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں

الجواب: بریلوی حضرات نے خود بھی یہی ترجمہ کیا ہے

(1) غلام رسول سعیدی نے قسم کھاتا ہوں ترجمہ کیا ہے۔

(تبیان القرآن۔ج 12)

(2) مفتی نظام الدین ملتانی ترجمہ کرتے ہیں میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔

(انوار شریعت۔ج2۔ص63)

(3) نقی علی خان نے ترجمہ کیا ہے میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں (سرور القلوب۔ص197)

(4) حافظ نذر احمد صاحب کے ترجمہ میں ہے نہیں میں قسم کھاتا ہوں۔

(آسان ترجمہ قرآن۔ص1264)

(5) مولوی عبدالستار نیازی صاحب نے ترجمہ کیا ہے: سومیں قسم کھاتا ہوں۔

(پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ص13)

(6) محمد یار فریدی کہتا ہے رب قسم کھاونڑ لگے۔ (دیوان محمدی۔ص248)

رضاخانی فتاوی جات

قاضی رضاء المصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہیں مترجمین کرام نے اپنے محاورے کا اللہ کو کیوں پابند کیا۔ کیا اس لیے کہ اس بے نیاز نے کچھ نہیں کھایا تو کم سے کم قسم ہی کھائے ایسی بھی کیا بے نیازی کہ کچھ نہیں کھایا۔

اعتراض نمبر 6

دیوبندوالوں نے انبیاء کی طرف گناہ کی نسبت کی ہے

الجواب:

احمد رضا خان ترجمہ کرتا ہے:

''تاکہ تمھارے سبب سے گناہ بخشے تمھارے اگلوں اور پچھلوں کے''

(1) بریلوی علماء اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں کیونکہ یہ ترجمہ لغت۔ اطلاقات قرآن نظم قرآن اور احادیث صحیح کے خلاف ہے۔ فقہاء اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (شرح مسلم۔ج7۔ص324,325)

قارئین یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ رضاخانیوں کا شیخ الحدیث ہے اور نام ہے شیخ الحدیث علامہ

غلام رسول سعیدی۔ بریلوی۔

(2) سید محمد مدنی اشرف کچھوچھوی رقمطراز ہیں۔

اعلیٰ حضرت کا ترجمہ کنز الایمان ظاہر نظم قرآن سے ہٹ کر ہے۔ شان نزول سے کوئی مناسبت نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی خلاف ہے۔ وحی الٰہی کے بھی خلاف ہے۔

(شرح مسلم۔ج7۔ص346)

(3) صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر زبیر حیدرآبادی نے مکمل کتاب بنام مغفرت ذنب تحریر کی ہے۔ جس کا موضوع اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی تردید کرنا تھی۔

کیا انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام سے گناہ کبیرہ صادر ہو سکتے ہیں۔ بریلوی علماء کی تحریرات پڑھیے۔

(1) غزالی زمان مولوی احمد سعید کاظمی: انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام سے کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا صادر ہونا ممکن نہیں۔ بجز اس کے سہو یا خطاء کے طور پر کوئی کام ان سے ہو جائے۔

(التبیان مع البیان۔ پارہ اول۔ص138)

(2) حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے: انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام سے خطاءً نسیاناً گناہ کبیرہ صادر ہو سکتے ہیں۔ (جاء الحق ص427)

رضاخانیوں کے پیشوا احمد رضا کی تحقیق گناہ کبیرہ کی تعداد کے بارے میں: گناہ کبیرہ سات سو ہیں۔ (ملفوظات۔ حصہ اول۔ص106)

اوپر کے حوالہ جات محض صدر گناہ کبیرہ کے تھے۔ اب آیا صادر ہوئے ہیں یا نہیں۔ انہیں بریلوی علماء کی زبان سنیئے۔

مولوی کاظمی یہی تقریر و تحریر میں کہتا ہے اور لکھتا ہے۔ کہ نبی نے گناہ کیے جس کی معافی مل گئی اور مستقبل میں گناہ کرے گا جس کی بھی معافی مل گئی ہے۔

(احمد سعید کی سعادتیں۔ص21)

کیا انبیاء گناہ کر سکتے ہیں فیصلہ آپ کیجئے اور مسلک بریلویت کی معتبر اور مستند مسلمہ شخصیات

جنہوں نے گناہ کی نسبت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ کی طرف کی ہے۔

(1) پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی: **واستغفر لذنبك ای لذ نب و جو دك**

(سرالاسرار۔ص74)

(2) محمد امیر خان نیازی: اے نبی اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہا کریں۔

(سرالاسرار۔ص75)

(3) شیخ عبدالحق محدث دھلوی: آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف

(اشعۃ اللمعات۔ج1۔ص454)

(4) شاہ ولی اللہ محدث دھلوی: کہ سابق گذشت از گناہ تو وآنچہ ماند

(ترجمہ قرآن اور فارسی۔ بحوالہ۔ قرآن کے غلط تراجم کی نشاندہی۔ص7)

(5) والد اعلیٰ حضرت نقی علی خان: تا کہ معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ

(الکلام الاوضح۔ص62)

(6) مفتی احمد یار نعیمی حکیم الامت بریلوی مسلک: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغفرت ذنب کی بشارت دی گئی۔ (جاالحق)

(7) شیخ الحدیث اشرف سیالوی:

ا) اے محبوب اللہ معاف کرے وہ تمام امور جنہیں تم مرتبہ قرب اور منصب محبوبیت کے اعتبار سے گناہ سمجھتے ہو وہ تم سے صادر ہوئے یا ابھی سرزد نہیں ہوئے۔

(کوثر الخیرات۔ص255)

۲) جتنے بھی تمہارے گناہ ہیں سابقہ یا آئندہ۔ (کوثر الخیرات۔ص237)

(8) پیر کرم شاہ بھیروی: آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے گناہ سرزد ہوا۔

(تفسیر ضیاء القرآن۔ج1۔ص50)

(9) خود اعلیٰ حضرت کا تائیدی ترجمہ کیونکہ فضائل دعا اعلیٰ حضرت کے والد کی کتاب ہے۔ اس کی شرح خود اعلیٰ حضرت نے اپنی قلم سے کی۔ الیاس عطار قادری اور اس کی پوری

ٹیم نے تصحیح کی اور شائع کیا۔

(حوالہ ملاحظہ ہو۔ مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔۔۔فضائل دعا۔ص86)

(10) صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر حیدر آبادی نے مغفرت ذنب کے موضوع پر مکمل کتاب تحریر کی

سب سے اہم ترین حوالہ بریلوی حضرات کی زبانی سنیئے:

قارئین کیا جبرائیل گناہ کر سکتا ہے۔ جن کے قلم سے جبریل محفوظ نہ رہا ہو تو انبیاء اولیاء کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حوالہ ملاحظہ ہو۔

جبریل علی الصلوۃ والسلام دعا مانگتے ہوئے۔ "اے اللہ میرے گناہ معاف کردے۔۔۔ پس اچانک حضور علیہ السلام آگئے۔ میں نے آپ کو ساری بات بتائی۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے"۔

(غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین۔ص100)

بریلوی مصنفین اور علماء کے نزدیک خطاء کا معنی گناہ ہی ہے۔ لغت میں خطا کا معنی گناہ ہی ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیں۔ص10)

اب وہ شخصیات ملاحظہ ہوں جنہوں نے خطاء کی نسبت انبیاء علیہ السلام کی طرف کی ہے۔

(1) والد اعلیٰ حضرت نقی علی خان آدم علیہ والسلام کو بسبب ایک خطاء کے بہشت سے باہر لائے۔ (انور جمال مصطفیٰ۔ص108)

(2) خود اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کا حوالہ حضرت ابراھیم علیہ والصلوۃ والسلام نے عرض کی کہ وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا۔

(کنز الایمان۔پ19۔السعراء۔نمبر82)

مزید براں صاحبزادہ ڈاکٹر محمد زبیر حیدر آبادی بریلوی نے انبیاء کرام کو گناہ گار ثابت کرنے کے لیے ان حضرات کو بھی اپنا ھمنوا تسلیم کیا ہے۔

(۱) علامہ رازی (۲) امام عسقلانی (۳) علامہ سیوطی (۴) علامہ فضل حق خیر آبادی

(۵) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۶) شاہ عبدالقادر (۷) شاہ رفیع الدین (۸) مفتی محمد مظہر اللہ (۹) علامہ ابن کثیر (مغفرت ذنب۔ڈاکٹر محمد زبیر حیدر آبادی بریلوی)

نیز بریلوی مذہب کے شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی بریلوی نے ان حضرات کی کتب سے انبیاء کو گناہ گار ثابت کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔ گویا یہ اکابر محدثین بھی اس موقف میں علامہ غلام رسول سعیدی بریلوی کے ساتھ ہیں۔

(۱) امام بخاری (۲) امام مسلم (۳) امام ترمذی (۴) امام نسائی نیز علامہ غلام رسول سعیدی نے حضرات صحابہ کرام کو بھی اپنا ہمنوا ثابت کیا ہے۔

(شرح مسلم۔غلام رسول سعیدی بریلوی)

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ (۲) عمر بن سلمہؓ (۳) انس بن مالکؓ (۴) حضرت ابو ہریرہ

حتی کہ علامہ غلام رسول سعیدی نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے بھی اقرار کروایا ہے۔

غفر لی ما تقدم من ذنبی

(شرح مسلم۔غلام رسول سعیدی بریلوی)

اعتراض نمبر 7

﴿ووجدك ضالا فهدى﴾ کے ترجمہ پر اعتراض

الجواب:

(1) اعلیٰ حضرت کے والد نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی۔

(الکلام الاوضح۔ص 67)

(2) مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں: شب معراج میں آپکو خاص صفات سے ناواقف پایا تو آپکوان صفات سے خبردار کیا۔ (شان حبیب الرحمان۔ص 218)

(3) سعیدی صاحب لکھتے ہیں: ہم نے آپکواپنی ذات کے مرتبہ اور قدر و منزلت سے غافل

پایا تو آپ کو آپ کے عظیم مقام سے مطلع کیا۔ (شرح مسلم۔ج1۔ص310)

(4) مولوی اختر رضا خان قادری لکھتے ہیں: آپکو نبوت سے بے خبر پایا تو نبوت کی طرف راہ دی۔ (انوار رضا۔ص141)

(5) آگے لکھتے ہیں: اور کہا گیا ہے کہ آپ اپنی شریعت سے بے خبر تھے تو اللہ نے آپکو آپکی شریعت بتائی۔

(6) اعلیٰ حضرت نے موسیٰ علیہ والسلام کیلئے یہ ترجمہ کیا ہے مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔

(شعراء نمبر 20 کنز الایمان)

(7) اس آیت کا ترجمہ سعیدی نے کیا ہے: میں بے خبروں میں سے تھا۔

(تبیان۔ج1۔ص216)

(8) دو بریلوی اکابر کے منظور ترجمہ میں ضالا کا ترجمہ بے خبر کیا گیا ہے۔

(آسان ترجمہ قران)

(9) تفسیر سعیدی جسکو محبوب علی خان نے مستدل بنایا ہے اور صحیح سمجھا ہے اسمیں ہے آپ نے علم احکام کی راہ نہیں پائی تھی آپکو راہ بتائی۔ (نجوم شہابیہ ص66)

ان تمام بریلوی اکابر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بے خبر، شریعت سے بے خبر، نبوت سے بے خبر، غافل ناواقف، راہ بھولا ہوا، احکام شریعت سے جہالت وغیرھا الفاظ استعمال کیے ہیں۔

رضاخانی فتاوی جات

(1) جو خود گمراہ ہو بھٹکتا پھرتا ہو راہ بھولا ہو ھادی کیسے ہوسکتا ہے۔

(غلط تراجم کی مختصر نشاندہی۔ص6)

(2) مولوی محمد صدیق لکھتا ہے معاذ اللہ دیکھا آپ نے حضور علیہ السلام کو بھٹکا ہوا اور بھولا ہوا کہا جا رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر بھی کوئی وقت ایسا گذرا ہے کہ آپ صراط مستقیم سے بھٹک گئے تھے یا بھول گئے تھے ان ترجموں سے گمراہ لوگوں کی حوصلہ افزائی

ہورہی ہے۔ (باطل اپنے آئینے میں۔ص 3)

ڈاکٹر مجید اللہ قادری لکھتے ہیں یہ تراجم یقیناً کسی نبی کی شان کے لائق ہرگز نہیں اور کسی قسم کی تاویلات بالکل غیر ضروری ہیں بلکہ دین سے ایک قسم کا استھزاء ہے۔

(کنز الایمان اور معروف تراجم قران۔ص 497)

(3) مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی نے راہ بھولا، ناواقف، بے خبر وغیرھا الفاظ کو توہین کے زمرہ میں شامل کیا ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔نجوم شھابیہ۔ص 49,46,45,44)

ان فتاوی کی روشنی میں نقی علی خان صاحب، خانصاحب بریلوی، سعیدی، احمد یار نعیمی، اختر رضا خان سب کے سب توہین رسالت کے مرتکب دین اسلام سے استھزاء کرنے والے اور انکے تراجم گمراھوں کی حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔

ایک بات یہاں عرض کرتا ہوا چلا جاؤں کہ ہمارے کسی بھی دیوبندی نے چاھے وہ اصاغر میں سے ہو یا اکابر میں اس آیت کا ترجمہ گمراہ نہیں کیا۔لیکن بریلوی حضرات نے جان بوجھ کر خود یہاں گمراہی لکھ دیا ہے۔حالانکہ مسلمان اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے گمراہ لکھ سکتا ہے۔جبکہ بریلویوں نے گمراہ لکھ کر ہمارے نام لگانے کی کوشش کی ہے۔جیسا کہ ابوداؤد محمد صادق نے براھین صادق ص 311 پر غلط ترجموں کی مختصر نشاندہی میں قاری رضاء المصطفے نے مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی نے تو حد ھی کردی ہے کہ کہتا ہے کہ تم نے اس آیت ترجمہ میں ضالا کا معنی گمراہ لکھا ہے۔حالانکہ دنیائے رضاخانیت کو چیلنج ہے کہ ایک حوالہ بھی اس پر پیش نہیں کیا جاسکتا کہ ہمارے کسی آدمی نے اس آیت میں ضالاً کا ترجمہ گمراہ لکھا ہو۔

کچھ حضرت شیخ الہند کے ترجمہ کے متعلق

حضرت کا ترجمہ ہے ''اور پایا تجھکو بھٹکتا پھر راہ سجھائی''

(جامع فیروز الغات اردو ص 232 میں)

بھٹکتے پھرنا کے معانی لکھے ہوئے ہیں:

حیران سرگردان پھرنا جستجو کرنا تلاش کرنا بھولا بھٹکا پھرنا گم ہونا راہ بھول جانا

اب اس کے معانی میں سے پہلے چار تو بالکل شیخ الہند کے ترجمہ کی تائید کرتے ہیں کیونکہ حضرت شیخ الہند کی بات کی وضاحت شیخ الاسلام مولنا شبیر احمد عثمانی نے کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آپ جب جوان ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کی بے ہودہ رواج اور طور اطوار سے سخت پریشان تھے۔اور خلقت کی ہدایت کیلئے کوئی مفصل دستور العمل نہ تھا۔آپ اسی طلب میں بیقرار ہو کر سرگرداں پھرتے اور غاروں و پہاڑوں میں جا کر مالک کو یاد کرتے اور محبوب حقیقی کو پکارتے تھے۔آخر اللہ تعالی نے آپ کی بے قراری اور پریشانی وحیرانی کو دور فرمایا اور وحی نازل فرمائی۔تو معلوم ہوا کہ شیخ الہند کا یہاں بھٹکتا ترجمہ کرنا بالکل تفسیر کے مطابق ہے نا کہ مخالف۔اور بھٹکتا شعراء کی زبان میں بھی تلاش وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے دیکھیے استاد داغ کہتے ہیں:

صد شکر کہ دنیا میں بھٹکتے نہ پھرے ہم
اللہ کے گھر پہنچے تیرے گھر سے نکل کر ہم

یعنی ہمیں تلاش نہ کرنا پڑا۔اللہ کے گھر پہنچ گئے ہیں۔تو یہاں استاد داغ نے بھٹکتے کا ترجمہ تلاش وجستجو کرنا لیا ہے۔یہ اس معنی میں مشہور ومعروف ہے۔ایک سوال کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ لوگ بھٹکتے کا معنی گمراہ بھی کرتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ لفظ اگر ہم نے استعمال کر کے غلطی کی ہے آپ آیئے اپنے گھر کو دیکھے:

کاظمی صاحب اس آیت وعصی ادم پارہ 16 کا ترجمہ بے راہ کیا ہے:

جبکہ بے راہ کا ترجمہ گمراہ، بے طریق، بے اصول، بے جا، بدچلن، بداطوار، ناجائز وغیرہ لکھا ہے۔ (جامع فیروز اللغات۔ص 247)

کاظمی صاحب پر فتوی لگائیں گے اگر ہمت ہے تو لگا کر دکھائیں خانصاحب بریلوی نے ترجمہ خود رفتہ کیا ہے۔اور خود رفتہ کا معنی بے خبر ہے اور بے خبر کا معنی غافل بے ہوش نا سمجھ

بے وقوف وغیرہ لکھے ہوئے ہیں۔ (جامع فیروز اللغات)

تو کیا فتوی خانصاحب پر بھی لگے گا۔

خانصاحب نے ترجمہ خود رفتہ کیا ہے۔اور زلیخا کو بھی یوسف علیہ السلام کی محبت میں خود رفتہ لکھا ہے آپ سوچئے کہ زلیخا کی سیدنا یوسف علیہ السلام کیلئے تڑپ کوئی اچھی تو نہ تھی۔کیونکہ وہ اسی تڑپ میں برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرنے لگی۔تو یہ بھی خود رفتہ اور آقا دو عالم صلی علیہ وسلم کو سچی چاہت وتڑپ جو اللہ تعالی کیلئے تھی اسکو بھی خود رفتہ خانصاحب کہہ رہے ہیں۔کیا یہ تمھارے اصول وضوابط کی روشنی میں گستاخی نہ ہوگی۔دعوے تو بڑے اونچے اونچے اور جو معنی زلیخا کیلئے کیا وھی سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کر دیا۔

(سوال) اگر لفظ کا اچھا معنی ہونے کے باوجود بھی وہ لفظ اچھے معنی کا خیال کر کے اللہ تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بولنا درست نہیں۔چاھے اسکا برا معنی ایک ہی ہو۔یعنی ذو معنی لفظ کا استعمال اچھے معنی کا لحاظ کر کے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنا گستاخی ہے۔اور غلط ہے تو پھر آیئے دیکھیے کہ

پیر کرم شاہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خواجہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور خواجہ کا معنی لکھا ہوا ہے۔خداوند،صاحب،سردار آقا،ہیجڑا،مخنث وغیرہ۔ (جامع فروز اللغات۔ص 597)

تو کیا کرم شاہ نے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں کی؟اگر کی ہے تو اسکو بجائے پیشوا کہنے کے کافر کہو اگر نہیں تو پھر کیا یہ اصول صرف ہمارے لیے ہی تم نے تیار کیا ہے۔

برادران اسلام مزید کچھ فتاوی جات نقل کر کے بات ختم کرنا چاہتے ہیں۔

(1) محبوب علی خان قادری برکاتی نے مکر کی نسبت اللہ تعالی کے لیے کرنے کو گندی گالی لکھا ہے اور کفر کہا ہے۔ (نجوم شھابیہ۔ص 9,8)

(2) خداتعالی کو غازیوں اور صابروں کے مال سے لاعلم لکھ دیا تو خداتعالی کو بے علم و بے خبر اور جاھل بھی مانا اور اس کے علم قدیم کو حادث بھی جانا یہ کھلا ہوا کفر نہیں تو کیا ہے۔

(ص 23)

(3) جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو درویش کہنے والا کافر ہے تو جو حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گناہ گار،خطا کار،قصوروار،جان بوجھ کر قصدا لکھے وہ کافر نہ ہوگا؟ (68)

مکر،ہنسی،ٹھٹھا اللہ کی طرف منسوب کرنے والے کو کافر لکھا ہے۔(ص 69)

مترجمین نے اللہ تعالی کی بھی توہین اور اللہ تعالی کے نبیوں کی توہین کی۔اللہ کے رسولوں کی بھی خصوصا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین کی توہین لکھی اور جان بوجھ کر لکھی سوچ سمجھ کر لکھی تو حکم شرعی سے کیونکر بچ سکتے ہیں بلکہ ان کفری ترجموں کی بنا پر ہر مترجمین آیت مبارکہ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم کے مصداق ہیں اور کافر ہیں۔حکم مصححین،محشین وناشرین پر ہوگا مسلمانوں کو ان ترجموں کے پڑھنے لکھنے سننے سے پرہیز کرنا چاھیے۔(ص 72)

قارئین کرام!اس کتاب پر تقریبا 54 علماء کی تصدیقیں ہیں۔یا ان 55 نے خود کئی مذکورہ اکابر بریلویہ کی کئی کتب کی تصدیق کی ہے اور ان سے محبت ومودت وعقیدت رکھتے ہیں اور انکو کافر نہیں سمجھتے تو دیکھ لیں کہیں خود بھی اسی فتوی کی زد میں نہ آجائیں۔تو اس طرح ساری بریلویت کفر کے گھاٹ اتر گئی۔اور یہی اہل بدعت کی نشانی پیر مہر علی شاہ صاحب نے لکھی ہے۔(اعلاء کلمۃ اللہ) اللہ تعالی ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے(آمین)

☆☆☆☆☆

33. فرقہ بریلوی کی مزید تحقیق کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ کریں

نوٹ:

یہ فہرست مختصر ہے۔ تفصیل کے لیے کتاب ادیان باطلہ اور صراط مستقیم از مفتی محمد نعیم صاحب دیکھیں۔

اہل سنت واہل بدعت کی پہچان۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

پانچ مسائل۔۔۔مفتی احمد ممتاز

چراغ سنت۔۔۔مولانا سید فردوس علی شاہ

الصلوۃ والسلام

حیات النبی ﷺ

فاضل بریلوی کا حافظہ۔۔۔محمد انور احمد

بریلی کا نیا دین۔۔۔مولانا ریحان الدین

چہل مسئلہ۔۔۔مولانا عبدالعزیز

رضاخانیت اور مسئلہ علم غیب۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

کفر وایمان کی کسوٹی۔۔۔مولانا مطیع الحق

فتاوی اعلی حضرت۔۔۔مولانا مطیع الحق

رضاخانی مذہب کامل دس جلد۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

بریلوی مذہب۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

فتاوی بریلوی۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

تلبیسات کنزالایمان۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

تلبیسات نورالعرفان۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیت اور تقدیس حرمین۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

تعارف احمد رضا خان بریلوی۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

مقیاس حنفیت کا تحقیقی جائزہ۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

عید میلاد النبی ﷺ کی حقیقت۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

مروجہ صلوۃ السلام۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانی ختم شریف۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانی حقائق۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیوں کی پیٹ پرستی۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیت اور دعا بعد نماز جنازہ۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

بشر مجسم حضرت محمد ﷺ۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

نور صفات حضرت محمد ﷺ۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیت اور مسئلہ مختار کل۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیت اور مسئلہ نور۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیت اور مسئلہ بشریت۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

رضاخانیت اور مسئلہ سایہ رسول ﷺ۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

تعلیمات احمد رضا اور امت احمد رضا۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

انکشافات بجواب زلزلہ

بیان الحق بجواب جاء الحق۔۔۔علامہ سعید احمد قادری

ضیاء الحق بجواب اغلاط جاء الحق۔۔۔مولانا محمد موسیٰ

دھماکہ بجواب زلزلہ

زلزلہ در زلزلہ۔۔۔مولانا نجم الدین

غلغلہ بجواب زلزلہ۔۔۔قاضی شمس الدین

بریلوی فتنے کا نیا روپ بجواب زلزلہ۔۔۔مولانا عارف سنبھلی

بریلوی حقائق بجواب دیوبندی حقائق۔۔۔مولانا حبیب اللہ

رضا خانی مولویوں کی دربار رسالت میں گستاخیاں۔۔۔مولانا محمد ضیاء القاسمی

بریلوی ملاؤں کا ایمان۔۔۔مولانا محمد ضیاء القاسمی

تیجہ شریف۔۔۔مولانا محمد ضیاء القاسمی

رسائل چاندپوری۔۔۔مولانا مرتضی حسن چاندپوری

کالا کافر۔۔۔مولانا مرتضی حسن چاندپوری

بریلوی مجدد سے مناظرہ۔۔۔مولانا مرتضی حسن چاندپوری

جیسی روح ویسے فرشتے۔۔۔مولانا مرتضی حسن چاندپوری

تلبیسات کنز الایمان۔۔۔مولانا عبد المعبود

آئینہ مذہب بریلویہ۔۔۔مولانا عبداللہ درخواستی

عقائد علمائے دیوبندی اور حسام الحرمین۔۔۔مولانا حسین احمد نجیب

اہل سنت کی پہچان۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

آنکھوں کی ٹھنڈک (مسئلہ حاضر ناضر)۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

دل کا سرور (مسئلہ مختار کل)۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

راہ ہدایت بجواب نور ہدایت۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

گلدستہ توحید۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

راہ سنت۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

عبارات اکابر۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

تنقید متین۔۔۔مولانا سرفراز خان صفدر

مطالعہ بریلویت (سات جلدیں)۔۔۔علامہ ڈاکٹر خالد محمود

شاہ اسمٰعیل شہید۔۔۔علامہ ڈاکٹر خالد محمود

عالم الغیب صرف اللہ۔۔۔علامہ ڈاکٹر خالد محمود

حالات وکمالات اعلی حضرت۔۔۔مولانا حبیب اللہ

فتوحات نعمانیہ۔۔۔مولانا منظور احمد نعمانی

فیصلہ کن مناظرہ۔۔۔مولانا منظور احمد نعمانی

پڑھتا جا شرماتا جا۔۔۔حافظ عبد الرشید

بریلویوں کی مذہبی خودکشی۔۔۔مولانا محمد موسی

رضاخانیوں کی کفر سازیاں۔۔۔مولانا نور محمد مظاہری

شریعت یا جہالت۔۔۔پالن حقانی

اصلی اور جعلی پیر۔۔۔مولانا حق نواز شجاع آبادی

ادیان باطلہ اور صراط مستقیم۔۔۔مفتی محمد نعیم

مشرب رضاخانی۔۔۔مولانا محمد یوسف رحمانی

مسلک رضاخانی۔۔۔مولانا محمد یوسف رحمانی

آئینہ رضاخانیت

نئے مجدد کا نیا ایمان

فاضل بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت۔۔۔مولانا محمد حامد میاں

نقد وتبصرہ بر کنز الایمان وخزائن العرفان۔۔۔مولانا محمد حامد میاں

رضاخانی امت اپنے آئینہ میں۔۔۔مولانا عبد الرؤف

بریلویت اپنی تحریروں کے آئینہ میں۔۔۔مولانا عبد الرؤف

اعلی حضرت کے باغی۔۔۔مولانا ابو وسیم سید محمد سلیم

پاگلوں کی کہانی۔۔۔مولانا محمد فضل

بدعت اہل اسلام کی نظر میں۔۔۔مولانا محمد اقبال

بریلوی مذہب اور اسلام۔۔۔مولانا ابو انور

کنز الایمان کا تنقیدی جائزہ۔۔۔مولانا محمد نعمانی

بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ۔۔۔مولانا اخلاق حسین

المہند علی المفند۔۔۔مولانا خلیل احمد

الشہاب الثاقب۔۔۔مولانا حسین احمد مدنی

تحفہ لاثانی برفرقہ رضاخانی۔۔۔مولانا عبدالشکور لکھنوی

نصرت آسمانی برفرقہ رضاخانی۔۔۔مولانا عبدالشکور لکھنوی

تلفری افسانے۔۔۔مولانا نور احمد

چہل مسئلہ حضرات بریلویہ۔۔۔پروفیسر رحیم بخش



34.انٹرنیٹ پر بریلویت کی حقیقت

انٹرنیٹ پر بریلوی حقیقت جاننے کے لیے اور مفت کتابیں حاصل کرنے کے لیے نیچے دی گئی websites دیکھیں۔

http://www.razakhanimazhab.com

http://barelvimazhab.blogspot.com/

http://www.razakhanimazhab.weebly.com

http://www.alittehaad.org

http://razakhanimazhab.yolasite.com/

http://sunnidefender.weebly.com/

www.rahesunnat.org

www.haqqforum.com

http://www.haqsach.tk/

http://sunni-media.com/

http://www.saifehaq.tk/

http://www.noorsunnat.tk

http://www.ownislam.com/

http://www.ahlehaq.org/

http://www.dar-us-slam.com

کتابیں download کرنے کے لیے۔

http://www.4shared.com/folder/hlfmudYZ/Razakhani_Barelvi_Books.html

http://islamicbookslibrary.wordpress.com/category/biddati-barelvi/

youtube پر رضاخانیوں کی حقیقت دیکھیں

http://www.youtube.com/user/RazaKhaniMazhab

http://www.youtube.com/user/rahesunnat

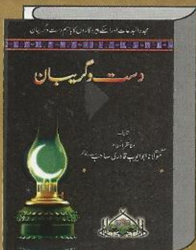
http://www.youtube.com/user/RazaKhaniCleaner

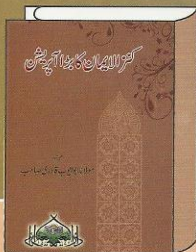
http://www.youtube.com/user/SaifeHaq

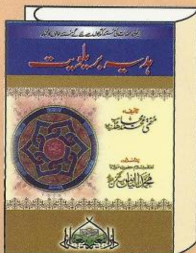
http://www.youtube.com/user/BiddatKiller

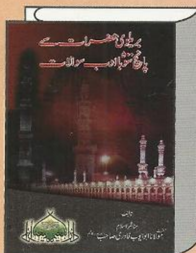
http://www.youtube.com/user/RazaKhaniCleaner

دار النعیم کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابیں











0333-4146562, 0322-4943864